

# جلد دوم

مرثیہ ہائے عشق

جسین قطع نظر مدگی بیانات درزم و درم معارک کر بلا اور مصائب جناب خاسر آل عباسیہ الشہداء علیہ التعمیت  
و اشناک کے ایک تازہ لطف صناع و بدائع لفظی کا بھی نسبت و مجموعہ مرثیوں کے مرثیہ علیم و موسوم بہ اسم تاریخی



منتاج طبع علی سخن شاخوش فکر پاکیزہ خیال حکاکلام شانامی گرامی گیر مرثیہ گو یوں کے  
شہرہ آفاق ہے

یعنی جناب سید حسین میرزا صاحب تخلص عشق

باہتمام ابو منوہر لال جبار گو سپرنٹنڈنٹ

پہ طبع میثقی فول کشور مقام لکھنؤ میں بارہویں

اکتوبر ۱۹۱۵ء



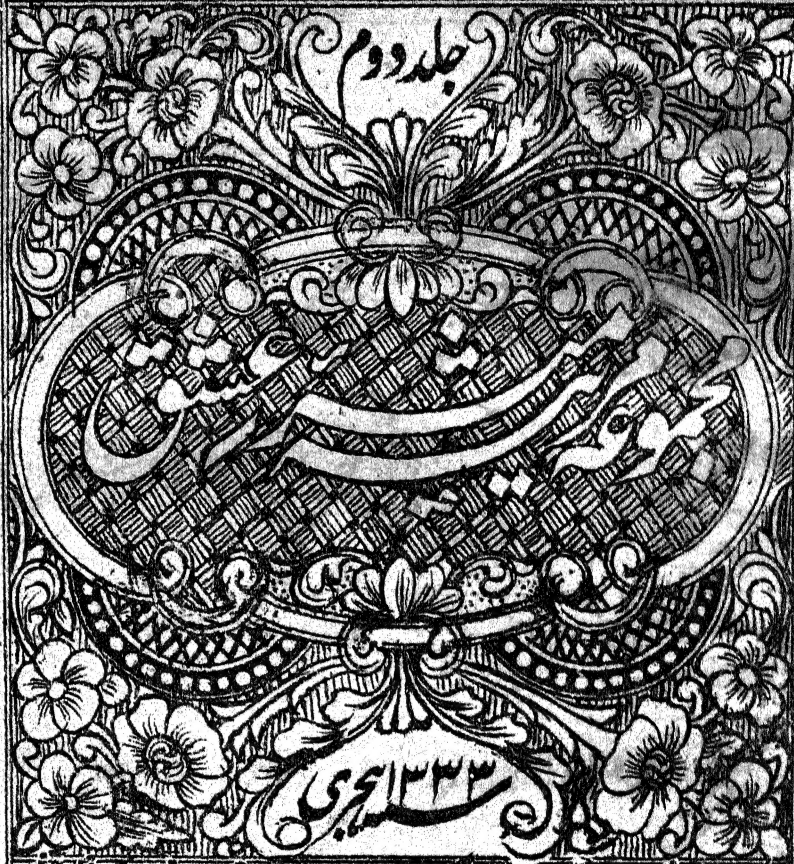
اطلاّع اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی نہرست  
مطلوب ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اعلیٰ حالات کتب  
کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی اوزان پر اس کتاب کے ٹیٹل پر بیچ کے تین صفحہ جو سادہ ہیں  
انہیں بعض کتب علم فقہ اردو و فارسی مذہب امامیہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے  
اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و افزون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب اردو فقہ مذہب امامیہ وغیرہ		جگر میں خراش ہوتا ہے۔	عمر
حلیۃ المتقین - ابن عربی محاسن اخلاق		چہارہ مجلس دلپذیر - اس میں حال	
ائمہ معصومین کا ذکر کیا گیا ہے۔	۱۲	حضرات پیارہ ائمہ معصومین کا یوم	
کر بلائے معلی - سید الشہداء کی شہادت		ولادت سے تا شہادت مفصل و مشروح	
اور مصائب کر بلا کا دلگذاڑ بیان ہے۔	۹	مندرج ہے۔ اس میں ۱۲ - مجالس قائم	
مجموعہ مرثیہ ہے اساتذہ شیعہ۔		کی گئیں ہیں اور ہر ایک میں ایک امام کا	
اس میں اساتذہ مثل ملا محتشم کا فی -		بیان ہے۔	۱۲
ظہوری - نفسی و غیرہ وغیرہ کے مرانی		چہل مجلس شہیر - اسکا تاریخی نام	
ہیں جو ہر صورت قابل دید ہیں۔	عمر	ذائقہ نام - ذکرین مصائب کیلئے کتاب بی بی	عمر
مختوب المصائب - حالات و فضائل		دیوان نوحہ حیات حیدرہ - یہ آغا	
مصائب سید الشہداء معتبرہ و مستندہ فریقین	۸	حید علی صاحب حیدر دہلوی کی نادر تصنیف ہے	
قرعہ ہے المصائب - اس میں بھی وہ		نہایت درد انگیز تاثیر کلام ہی قابل دید ہے۔	۴
جان ہوز و دلگذاڑ واقعات کا ذکر کیا ہے جسکے کلمہ میں		شرعۃ المصائب - اسکے ناخن بدل	
قلم آہنگ اشک سیہ روتا ہے۔	عمر	مضامین کو سنکر دل پر اثر پڑتا ہے کہ ہر شخص مثل مرغ	
واقعات نظم کر ملا فارسی - مکن نہیں		بسل مضطرب اور بی حال ہو جاتا ہے۔	عمر
کہ سنگدل سے سنگدل ہو کر پڑھ کر ایر نو بہار		غزوات حیدری - ترجمہ اردو و شکر کتاب	
کیطرح رونے لگے۔ وہ وہ مضامین درد انگیز		موسوم بہ علم حیدری -	عمر
لکھے ہیں کہ کیجہ پاش پاش اور ناخن غم سے		چہارہ مجلس مسی - تاریخی والا نمبر	۱۲

مَنْ بَكَى وَأَبْكَى وَتَبَاكَى وَجَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ

تائید جناب حدیث سے مجموعہ مرثیہ حمد و ثناء ممبر اعزاز اور ذریعہ تکریم و تکریم بحالت کجائی معروف ہے

جلد دوم



از کلام ہدایت نظام برائے مقبول برناوہر شکر و تعالیٰ پایہ یکس نامی جناب سیدین میرزا آقا علی حسینی

مطبع نائش و لکھنؤ مطبعہ مطبوعہ ۱۲۰۰



<p>۴۴          اودہ کی تپیل کی مسکریا          جبین عیسیٰ نفس نے پیا          کہین وہ باقین بہت بڑھایا پیا          عجم کا مالک نے کر دیا غنا</p>	<p>۴۵          فکرم کی ایک اور نرون میں          فردی و خاکسارون میں          ایک ملینیت اور خاکسارون میں          عجمی غلبہ شفا بست نرون میں</p>	<p>۴۶          بدشاہ کی شفاست اور          رقیب کی شفاست اور          بدشاہ کی شفاست اور          رقیب کی شفاست اور</p>
---	---	---

<p>گوئی اس سے دیا دیکھا چاہے          جو یہ چاہن وہی خدا چاہے</p>	<p>گیمیا سے ہو شتمہ مٹی          میٹون میں ہو عطریہ مٹی</p>	<p>دولت بے زوال پائی ہو          خوب سرکار باغہ آئی ہو</p>
---	---	--

<p>۴۷          بچپان سطر سے کھا دیکھا          دھوپ میں خون سے نہا دیکھا          انکے داد میں کوئی آنہ نہ سکا          بارش میں خدا ایک نہ سکا</p>	<p>۴۸          شہر قدرت خدا سے ملے          شہر جبریل کے اغنیائے ملے          شہر گداز سے شہر بادشاہ سے ملے          شہر گداز سے شہر بادشاہ سے ملے</p>	<p>۴۹          ایک قطرہ دروغ توں تب ہوا          دین بے نور مانتا تب ہوا          جہنم توں آگ تب ہوا          جہنم توں آگ تب ہوا</p>
---	--	--

<p>پاس درد جب گزرا نہ کیا          دل کے ٹکڑے ہو گئے گلا نہ کیا</p>	<p>شہر اسکوشہ امام نے دی          آبرو شاہ تشنہ کام نے دی</p>	<p>کیا اندھیرا سرور غور بنا          تھا شرارہ چہرا غور بنا</p>
---	---	---



۴۴ کیا نچو تھے شمعِ نسا کو دیا راہِ دین پائی ایشیہ کو دیا چین ہر وقت مصطفیٰ کو دیا نذر بندے نے سرِ خدا کو دیا	۴۵ درازا اٹھا جب کہ سرِ خاتم کیا نیو رائے تو سرِ خاتم کیا شاہ نہ دیکھا اس کو خاتم کیا نہ کہ کو خاتم کیا	۴۶ اقرار الوداع تھے ہرے مرد دین سب اور چھپے تھے خاتم کیا
۴۷ مالِ نیا دیا ہزاروں کو دینے جنت گناہگاروں کو	۴۸ گاہ لاشوں پہ آگے گرتے تھے کفِ افسوس ملتے پھرتے تھے	۴۹ تھایہ عالم نہ بول سکتے تھے منہ بھون کا حسین تکتے تھے
۵۰ کربلا میں نئی شہادتیں جب ہوئے قتلِ حسین لاکھ صدے تھے ایمانِ حسین وہابیابان وہ امتحانِ حسین	۵۱ جب لگا کر کس کو شہادت کیسی نہ کی جانکاہ نہ بنیں فوج نہ دید کی جانکاہ دھوپ درو توجواہ	۵۲ دولون بہنیں تثار ہوئی تھیں باہیں گردن میں ڈالے روئی تھیں
۵۳ جو بادر ہو العزیزین انکے نیچے کوشم تاشترین گر چہ جانی تھی غرب سے تاشترین پہا لیا حیات میں فزین	۵۴ فقط اکبر کے دم سے ہو چھل نہ خزان میں یہ ایک پھل میں اکبر کی باس میں اکبر کی باس	۵۵ درد ہو کر مکر میں بیٹھ رہیں بھائی جان آپ گھر میں بیٹھ رہیں
۵۶ ہو گئے پیر نا اسید ہوے بال سب دفنہ سفید ہوے	۵۷ دھوپ ہو لونِ غضب کی چلتی ہو دو پہر کوئی دم میں ڈھلتی ہو	۵۸ درد ہو کر مکر میں بیٹھ رہیں بھائی جان آپ گھر میں بیٹھ رہیں



[illegible]

۴۴۴ سپین پین غم اور غم میں سپین پین غم اور غم میں سپین پین غم اور غم میں	۴۴۵ نزد و غم گاہک پاس غم گاہک نزد و غم گاہک پاس غم گاہک نزد و غم گاہک پاس غم گاہک	۴۴۶ چاند سورج کی کچھ چمک بھی ہو چاند سورج کی کچھ چمک بھی ہو چاند سورج کی کچھ چمک بھی ہو
۴۴۷ بہن زینب کا دلدار بہن زینب کا دلدار بہن زینب کا دلدار	۴۴۸ علیؑ کو شاہ سید بلائے علیؑ کو شاہ سید بلائے علیؑ کو شاہ سید بلائے	۴۴۹ دل بایوس کو تزلزل ہو دل بایوس کو تزلزل ہو دل بایوس کو تزلزل ہو
۴۵۰ بہن زینب کا دلدار بہن زینب کا دلدار بہن زینب کا دلدار	۴۵۱ حسن ہو رحمت الہ کے ساتھ حسن ہو رحمت الہ کے ساتھ حسن ہو رحمت الہ کے ساتھ	۴۵۲ کیون بے چین اپنے کیون بے چین اپنے کیون بے چین اپنے
۴۵۳ بہن زینب کا دلدار بہن زینب کا دلدار بہن زینب کا دلدار	۴۵۴ مٹھ سے پوئے خوش سیر اکبرؑ مٹھ سے پوئے خوش سیر اکبرؑ مٹھ سے پوئے خوش سیر اکبرؑ	۴۵۵ کس سے پردا ہو کس سے ڈرتے ہو کس سے پردا ہو کس سے ڈرتے ہو کس سے پردا ہو کس سے ڈرتے ہو



<p>۱۵۵ آپ بین اور گھوڑ سارا ہو فقط اندر کا سارا ہو بہار کے سنہ سہارا ہو کس کو چار ہو</p>	<p>۱۵۶ جنگہ وزندہ کیل اندر لہجہ بادریں سے اندر مہربانی تعین بہت خدا کا</p>	<p>۱۵۷ نہایت فاطمہ کے حسن نہایت حسن کے حسن جنگہ سے جنگہ کی جنگہ جنگہ سے جنگہ کی جنگہ</p>
<p>۱۵۸ سیکھوں اہل زہلاک ہوئے لاکھ کے گھر ہزاروں خاک ہوئے</p>	<p>۱۵۹ حکم شوہر جو تھا گوارا تھا خوب فرزند کو سنوارا تھا</p>	<p>۱۶۰ نغمہ کو غم سے دل فگار آیا لین بلا لیں یہ کئے پیار آیا</p>
<p>۱۶۱ نور لگا ہوتا ہو منحرف اب سیاہ ہوتا ہو اورد روشن سیاہ ہوتا ہو گھر چار سیاہ ہوتا ہو</p>	<p>۱۶۲ آپ بھی جلد جانے خواہ اکھی بان کو بلائے خواہ خست شامیہ لائے خواہ جلد دہلا جائے خواہ</p>	<p>۱۶۳ کیون چلے جاؤ گے بچھو چھو کیا نہ اب بڑے بچھو چھو تو بچھو چھو چھو چھو چھو چھو چھو چھو</p>
<p>۱۶۴ لینے کو یک مرگ آیا ہو مالک الملک نے بلایا ہو</p>	<p>۱۶۵ جان سے نیک راہ میں جائیں یکے ہم قتل گاہ میں جائیں</p>	<p>۱۶۶ قائم اس نام کو خدا رکھے مکو زنیب کہاں چھپا رکھے</p>
<p>۱۶۷ سارے شہنشاہ و وزیر کین نہیں ممکن کہ کیا کین اب نہ آپ ادا سیر کین جو جاری مجال کین</p>	<p>۱۶۸ میں دن سے ملا نہیں پانی حق کا فدیہ ہو آہستہ پانی سنا پانی سے خور دل سے پانی</p>	<p>۱۶۹ چھوڑ کے شہر سے کھاجا ہو یہ مشکل مصطفیٰ کھاجا خوب پیری کا ہو عصا کھاجا سینا آپ سے جلد کھاجا</p>
<p>۱۷۰ زیست کے آئینہ کو توڑ پیگی کسی صورت اجل نہ چھوڑ پیگی</p>	<p>۱۷۱ عید حسن قبول واد رہی قتل اکبر کا ذبح اکبر رہی</p>	<p>۱۷۲ دیکھے قابل زیارت ہو پیاری باتیں میں پیاری صورت ہو</p>

<p>۱۱۱ بہشتی دل کا کیا ہوگا بہشتی دل کا کیا ہوگا بہشتی دل کا کیا ہوگا بہشتی دل کا کیا ہوگا</p>	<p>۱۱۲ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ</p>	<p>۱۱۳ سید الشہداء سید الشہداء سید الشہداء سید الشہداء</p>
<p>کو یہ صورت ہے اجل آئے شکل بخشش کوئی نکال آئے</p>	<p>پانوں ہمدے سے اٹھ نہ سکتا تھا تھیں پسینے میں غرق سکتا تھا</p>	<p>ول تڑپنے میں برق ہو صاحب بھڑپنے اور غلین فرق ہو صاحب</p>
<p>۱۱۴ زی صد کے خاک پر بجا بھی کس طرح ہو زمین کدھر بجا بھی دور و فاصلے ہو سب بجا بھی جلد و جلد و زبیر بجا بھی</p>	<p>۱۱۵ ظہر و زہر کے علی ظہر و زہر کے علی ظہر و زہر کے علی ظہر و زہر کے علی</p>	<p>۱۱۶ سید الشہداء سید الشہداء سید الشہداء سید الشہداء</p>
<p>اکبر شہید لب سے چھتی ہو ہم بھی لکے میں تم بھی لکھی ہو</p>	<p>گرد و پیر کے بلا میں لیتی تھیں سر قدم پر جھکے دیتی تھیں</p>	<p>نہ شہادت کی آرزو رہا ہے آپ چاہیں تو ابرو رہا ہے</p>
<p>۱۱۷ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ</p>	<p>۱۱۸ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ</p>	<p>۱۱۹ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ نیکے آواز نیشہ</p>
<p>جاؤں کیا طالب رضا ہوئے نہ رضا علی تو خفا ہوئے</p>	<p>پیرہ رہا ہے کاش مر جاؤں متوجہ جاتے ہو میں کدھر جاؤں</p>	<p>لیا تھا شہدائے حیدر ہوں قید ہو جاؤں میں شہید نہ ہوں</p>



<p>میں نے جو خضر کے ہونے کو پہچان لیا سب ہوں میں آج کا یہ کھنڈر پہنوں ہیسات پائوں میں تیرے میں جو تیری یاد میں رہتا ہوں</p>	<p>میں نے فتنہ اعمال میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ</p>	<p>میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ</p>
<p>خوب پانی ہی خوب کا سے ہیں ہم یہاں میں دن سے پیاسے ہیں</p>	<p>غلدر قبضہ تا ابد ہو گا داغ اکبر بڑی سند ہو گا</p>	<p>برچھی لہجی ہو تازہ پائے سے قبر ہتر ہو قید خانے سے</p>
<p>میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ</p>	<p>میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ</p>	<p>میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ</p>
<p>باقی کا سون میں بھر رہے ہو گئے ہم کو سب یاد کر رہے ہو گئے</p>	<p>گھر ہی باغ جنان شہیدوں کا چل بسا کاروان شہیدوں کا</p>	<p>شرم سے آب آہ ہوتا ہوں آپ دیکھیں عالم کھوتا ہوں</p>
<p>میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ</p>	<p>میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ</p>	<p>میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ میں نے کجیہ و کجیہ</p>
<p>سو گواروں کی یاس کا صدقہ علی اصغر کی پیاس کا صدقہ</p>	<p>کچھ ہمارا نہ رہا ہے ہو گئے یہ سب کچھ سرد کھا رہے ہو گئے</p>	<p>کیا میرے سے عذر کیجے گا کیا علی کو جواب دیجے گا</p>

<p>۴۴ شاہنشاہ زمین کی تیرے صبر و تحمل و خیریت کی تیرے خیریت کی تیرے دست عجب حسن کی تیرے لاشعور و لبر کی تیرے</p>	<p>۴۵ شہ کا منظر دیکھ کے کہا صاحب منہ کی دیدی انھیں رضا صاحب پہ کیجا نکلیا صاحب وہ بین صبر کی دعا صاحب</p>	<p>۴۶ کشتیوں میں سلاح اور لباس جنگ کے خالی تمام جمع تھا کھڑے کھڑے پہنچے زبرد سارے وہ جنگیاس</p>
<p>واسطہ اشک و آہ ز ہر اکا صدقہ درد فراق صغیر اکا</p>	<p>ساتھ جائیں جو یہ قمر جائے کیا کریں کچھ تو دل ٹھہر جائے</p>	<p>لہتی تھیں غل نہو خدا کے لیے چپ رہو صا جو خدا کے لیے</p>
<p>۴۷ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ</p>	<p>۴۸ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ</p>	<p>۴۹ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ</p>
<p>سرفروشان کر بلا کے لیے اذن بندے کو دو خدا کے لیے</p>	<p>کشتیان جو خواہیں لائی تھیں سربہ ہند تھیں روتی جاتی تھیں</p>	<p>ہمت زہرا جو پاس جا تھیں گردشہزادیان سب جا تھیں</p>
<p>۵۰ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ</p>	<p>۵۱ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ</p>	<p>۵۲ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ سب سے بڑا گناہ</p>
<p>ہو محل یہ بڑے تکلف کا پیر من لاؤ میرے یوسف کا</p>	<p>بوسے بالو سے مڑ کے ہو جاؤ تم بھی صاحب شریک ہو جاؤ</p>	<p>صورت یاس دل دکھاتی ہے جسم سے جان نکلی جاتی ہے</p>

<p>۴۴ نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا</p>	<p>۴۵ نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا</p>	<p>۴۶ نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا نہیں کیا کیا کہ جو کچھ ہو گیا</p>
<p>چاروں کیسو سر اسما تم تھے حلقے سب حلقہاے ماتم تھے</p>	<p>اشک پر سنا کے دیدہ ترے تھو دھلائی تھیں آب گوہرے</p>	<p>ذکر یا تم تھے سو گواروں میں چو دھوین کا ہی چاند تاروں میں</p>
<p>۴۷ سرمہ باریک آنگھ میں جو دیا چشم بدور دی بھون نعل مان چکا رہی کہ نور عین خدا بند ہوئی یہ آنگھ واویلا</p>	<p>۴۸ بند تھے نوید بازوؤں پر آہ نجا عجب حال زنجیر و بجاہ سرمہ باریک آنگھ میں جو دیا چشم بدور دی بھون نعل</p>	<p>۴۹ دھال جو زنجیر دوش فریادی شب نے معراج بدر سبیلی دھال کی وہ چمک وہ زیبائی میرا ہے جسے بے تاب آتی</p>
<p>۵۰ س بلا میں گم رہی ہوئی رکھیں وہی آنکھیں پھری ہوئی رکھیں</p>	<p>۵۱ ہاتھوں پر تھے جبینوں کو پھول پھٹتے تھے آستینوں کو</p>	<p>۵۲ سید سیفی وقار وی تھے ہاتھ میں ذوالفقار وی تھے</p>
<p>۵۳ تو بھارت خدا کو سہو دوش بجایا جی بیک میں بہ بین</p>	<p>۵۴ زینت کی دھالیں پڑھیں رکھا سر پہ عاقل کشا وہ کہ بندہ جسے میان رشت دعا بند تھے تھے میان رشت دعا</p>	<p>۵۵ تھیں تھیں تھیں تھیں ہوئیں چلا کے نوہ گز زنجیر اشق اکبر اور دوش پر زنجیر بند تھے تھے میان رشت دعا</p>
<p>۵۶ طور شادی کے پاب جاتے ہیں بھائی دو طہانے جاتے ہیں</p>	<p>۵۷ گرو چکر کے برہنہ سر باندھا گرو نشہ کا مہر باندھا</p>	<p>۵۸ پس پھو بھی یہ کلام کر کے چلے علی اکبر سلام کر کے چلے</p>







<p>میں نے اپنے بھائی جلد آج عوض کی طرح سے سسرانا پہن پانی سے نہ بان لانا یہ میری بہن دور ہم کی جانا</p>	<p>فراق بھائی کے گھر سے چھوڑ دینا بھائی صاحب نے کی بڑی تکلیف میں سے لاسپین کیلج تشکیت</p>	<p>میں نے اپنے بھائی جلد آج عوض کی طرح سے سسرانا پہن پانی سے نہ بان لانا یہ میری بہن دور ہم کی جانا</p>
<p>ہوئی تھنڈی ہوا آدھر بھائی سوندہ ہتا فرات پر بھائی</p>	<p>دو لڑکے دو لون ہاتھ پھیلا کے یہ گلے سے لپٹ گئے جا کے</p>	<p>ہو جو کنا وہ اسے کیسے گا بھوپھی زمین کے ساتھ رہے گا</p>
<p>میں نے اپنے بھائی جلد آج عوض کی طرح سے سسرانا پہن پانی سے نہ بان لانا یہ میری بہن دور ہم کی جانا</p>	<p>میں نے اپنے بھائی جلد آج عوض کی طرح سے سسرانا پہن پانی سے نہ بان لانا یہ میری بہن دور ہم کی جانا</p>	<p>میں نے اپنے بھائی جلد آج عوض کی طرح سے سسرانا پہن پانی سے نہ بان لانا یہ میری بہن دور ہم کی جانا</p>
<p>جاؤ باہر یہ علم جو نیا دو بچے کھوڑا محل میں بھو ادو</p>	<p>دو لون بھائی جدا ہوتے تھے یہ بھی روتے تھے وہ بھی روتے تھے</p>	<p>ہو دغا کی ہو س خدا حافظ بھائی جاتے ہیں بس خدا حافظ</p>
<p>میں نے اپنے بھائی جلد آج عوض کی طرح سے سسرانا پہن پانی سے نہ بان لانا یہ میری بہن دور ہم کی جانا</p>	<p>میں نے اپنے بھائی جلد آج عوض کی طرح سے سسرانا پہن پانی سے نہ بان لانا یہ میری بہن دور ہم کی جانا</p>	<p>میں نے اپنے بھائی جلد آج عوض کی طرح سے سسرانا پہن پانی سے نہ بان لانا یہ میری بہن دور ہم کی جانا</p>
<p>لو خبر بھائی مرے جاتا ہے کھر میں اسب عقاب آتا ہے</p>	<p>سے جاوے دو اتار میں ہم مدد کو کسے پکار میں</p>	<p>ہم ایک لکے ہما د کرتے تھے دوست تو تم کو یاد کرتے تھے</p>

<p>۱۱۱ ہاتھ ڈالے کلون میں دولوں کے آئے پیش رام عایب پس گھوڑے کے دولہے بختیاری بوئے اکبر کہ ہوں اجازت خواہ</p>	<p>۱۱۲ پاؤں کھینچا رکاب سے ہونے بوئے منت سے عابد پر نہ اتارنا ہمارے سر کی قسم سچو کام زمین کے ابرار ہم</p>	<p>۱۱۳ ہر جگہ خوش چو پانچ چار ہوں جی سامان چند بار ہوں راوی کے گھوڑے سے چور اور ہوں عین کی نیند میں تیار ہوں</p>
<p>اب توقف نہیں شہا اچھا شہ نے آہستہ سے کہا اچھا</p>	<p>روئے منہ رکھ کے زمین پر عابد غش ہوئے پھر زمین پر عابد</p>	<p>دنگی ہو حال دیکھتے ہیں آپ ان سب کا حال دیکھتے ہیں</p>
<p>۱۱۴ گھوڑے کے سب سے بہتر گھوڑے ہونے کے سوار اکبر پھر سے گھوڑے کا بندھن سب سے بھائی میرا وہ شکل زیب</p>	<p>۱۱۵ گھوڑے سے سب سے بہتر لپٹے بھائی سے خوش میں آئے یوں کہا انکو غش سے چو نکالے بھائی سب کو بٹھاؤ بیجا</p>	<p>۱۱۶ راہ انبوه میں نہ پانچ تیس نہم کے دیوار کو کر دیکھتے رو سے بھائی میں کہا تیس بھائی بھائی کے لئے جانتے</p>
<p>سر کو یہ گھڑی جسدائی کی تھامنے دو رکاب بھائی کی</p>	<p>لاش پر مقرر ہو لینا بھوکو بھی طرح سے رو لینا</p>	<p>چھپے آتی تھیں نومہ پر فضا گنتی تھیں گر کے خاک پر فضا</p>
<p>۱۱۷ ہوئے اکبر سوارانٹ کے قاب تھام لی عاتقہ جوڑین نے رکاب بوئے وہ باغ جوڑے کے آداب بے رنگار کیجیے نہ جناب</p>	<p>۱۱۸ چوڑے راستے ہوئے دامن آگے روتا ہوا بڑھا تو سن گھر سے ہو جھلجھل دامن</p>	<p>۱۱۹ مضطرب ہوں عاتقہ کے قاب شاہزادے ذرا ٹھہر رہا خل میں اکبر نے چو سنی صفا شاہ بوئے سنو سنو پٹیا</p>
<p>ہو تھا ہمت بخار ہاتھتے ہیں آپ کے بھائی ہاتھ کاٹتے ہیں</p>	<p>پیٹ کے سر کو غش ہو زمین زمین کسین پاؤں گرین کسین زمین</p>	<p>یہ دعا ملتی تھیں شادی کی ہیں مصاحب تھا ای دعا کی</p>

<p>۱۳۱۱ میں جو غیر خواہ قدیم میں آج کل کے ہر کسے کو علی کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں سرداروں کا یہ پایہ</p>	<p>۱۳۱۲ یہ بچے دیواریں آگے بے تامل کیا وانی خاک بے تامل کیا وانی خاک واعلیٰ کا غلہ بکھیر چاک شور و اکبر اکا انا افلاک</p>	<p>۱۳۱۳ دین صلا اہل علم و اہل زبان نظم و قصہ سہ کمان خاندانی میں کمر بستہ کمان شاہنامہ کا نام نوشتہ بیان</p>
<p>کچھ اضطراب سے لپٹیں پاسے اسے عقاب سے لپٹیں</p>	<p>نہ دکھائے خدا وہ لفتا تھا حشر سارے محل میں برپا تھا</p>	<p>ہوں برج یگانہ اکبر مرثیہ ہوا نہ اکبر</p>
<p>۱۳۱۴ دی صدا مہتاب لیتا چل ای ہلاکوں رکاب لیتا چل ہو نہ پیری غراب لیتا چل میں کو آفتاب لیتا چل</p>	<p>۱۳۱۵ تجلی دعا شد کی مضطرب دل ہو او خدا تو کہ یہ دعا دل ہو تیرے در کا حسین شعل ہو مخت شعل ہو</p>	<p>۱۳۱۶ کیا کہوں کیا ہو انکی زلف و سرا میں و افعی و شب لیدا سلسلہ شک و غم و غلا نسبت ان رجا ہو و غلا</p>
<p>پاؤں پر رشتہ دار ہا تو رہے یہ کینز قدیم سا تو رہے</p>	<p>شاد قلب ملول ہو جائے یہ ہدیہ قبول ہو جائے</p>	<p>نواف کی بوسے عطریں لہا شب مہتاب ام لیسلا ہو</p>
<p>۱۳۱۷ شہ نے فرمایا دیکھ کہ یہ حال نیکو قصہ ہوا ہے عشق کمال پر چلے ہیں کمان کرو تو خیال سوں جہاں ساقی ہر حال</p>	<p>۱۳۱۸ آج کل میں ہلکے آج کل میں ہلکے آج کل میں ہلکے آج کل میں ہلکے</p>	<p>۱۳۱۹ میں نے دیکھا ہے جو روح حسین میں نے دیکھا ہے جو روح حسین میں نے دیکھا ہے جو روح حسین میں نے دیکھا ہے جو روح حسین</p>
<p>سکے یہ عرش ہو میں وہیں فضا شور تھا ہاے مرگین فضا</p>	<p>نور سے رزم گاہ کو دیکھا رن کو دیکھا سپاہ کو دیکھا</p>	<p>بات اس آئینے سے حاصل کی ہو صفائی حسین کے ول کی</p>



<p>۱۳۱۵ حال بدین فرشتہ حال یون تو سب نے کہا ہو خوش حال کوئی ملتیں نہیں تھی یہ حال نقطہ دید کہ تو اس سے حال</p>	<p>۱۳۱۶ شکست ہو تو یوں کہ کیا کین گل دانا بدول ہو لا لہ امر سکین یا قوت تو ہو ہو جب میں اپنی عقیق ہو جب</p>	<p>۱۳۱۷ فنی تحقیقت خدا کی قدرت ہو سبز ہو بوستان حلیت ہو میرخ عارض حسن شہادت ہو نہر خط زہری علامت ہو</p>
<p>۱۳۱۸ ہم سے یہ کہدیا ہم سر کی دھماکے تھی تھی حیدر کی</p>	<p>۱۳۱۹ یہ سخن شاہ مجسرو بر کے ہیں نگرے میرے دل جاگر کے ہیں</p>	<p>۱۳۲۰ عارض و خط کے یہاں سے ہیں ہم حسین حسن کے پیار سے ہیں</p>
<p>۱۳۲۱ دو دنوں عارض ہیں چمن تشبیب پانی مصحف سے جا بجا تشبیب پا پہنچتا رہا ہو ذرا تشبیب پا پہنچا آئی ہو وہ کیا تشبیب</p>	<p>۱۳۲۲ شکل نظر میں پاک سے دانست سکے ہیں آہ سے دانست ہیں تمہیں کے شک سے دانست پہنچا ہے نہ میں سے دانست</p>	<p>۱۳۲۳ جو دنو حسین عرن سار دو دنوں عارض حسین گلزار کہ رہا ہو دن کا نقشہ مار سہرہ میں چاند چھین مار</p>
<p>۱۳۲۴ نور میں لا کلام یکستا ہیں کعب دست جناب موسیٰ ہیں</p>	<p>۱۳۲۵ ای سبج زبان یہ دشمن ہو بزرگم سویتوں کی سسرن ہو</p>	<p>۱۳۲۶ سید جنت ہی جان آدم ہو چاہ میں اسکی ایک عالم ہو</p>
<p>۱۳۲۷ لیکن نہیں خیال چمن حسین کوتی میں خوب دیکھ جائیں حسین نور میں نہیں خیال چمن حسین نور میں نہیں خیال چمن حسین</p>	<p>۱۳۲۸ نور عارض اور خوشنما خط ہو خط ریحان نہیں نبا خط ہو نور و سکھ ہو خط ہو نور و سکھ ہو خط ہو</p>	<p>۱۳۲۹ نور عارض اور خوشنما خط ہو خط ریحان نہیں نبا خط ہو نور و سکھ ہو خط ہو نور و سکھ ہو خط ہو</p>
<p>۱۳۳۰ پہلے بجا عشق عیسیٰ ۴ ہیں عین عابد کے حلقہ بینا ہیں</p>	<p>۱۳۳۱ کوئی خط اس سے ہر نہیں سکتا کوئی اس خط کو ہر نہیں سکتا</p>	<p>۱۳۳۲ کل فصاحت کے پھول چمن ہیں ہر تن گوش ہو کے سنتے ہیں</p>



دہری قیامت قدر حسین بالالا

<p>۱۳۱۱ھ</p> <p>گل شبو کی ایک شرب ہو بہار حسن نبی عین عین ہزار ہزار کیا دل باغ جو کہا بہر بار چو یہ اچھشت اچھشت</p>	<p>۱۳۱۲ھ</p> <p>رنگین بچوں میں گل کی گلی بین خادوں میں ہر گلی کہہ رہے ہیں یہ خج و شایہ میں میدان ہو جناب کے ہاتھ</p>	<p>۱۳۱۳ھ</p> <p>آج ہر وقت ضو لگائے ہو شمع طور اس سے لو لگائے ہو چمیلیاں قلمزم جہاد کی ہیں شافین نو باوہ مسرا کی ہیں</p>
<p>۱۳۱۴ھ</p> <p>دونوں شانے میں مصطفیٰ کو پیند دونوں پہلو میں رضا کو پیند ہین یہ زمر کو محبت کو پیند سینہ سلطان کو بلا کو پیند</p>	<p>۱۳۱۵ھ</p> <p>ہو سردست انگلیوں کی وچ شقی القم میں یہ گویا جو گرہ ایک ایک عقہ کشا ہین یہ بھون بھیلیاں دریا</p>	<p>۱۳۱۶ھ</p> <p>مخن اسکندر سخن کے ہیں پانچون آئینے پختن کے ہیں فتح کے طور کی ہیں بس شمعین دو طبق نور کے ہیں دس شمعین</p>
<p>۱۳۱۷ھ</p> <p>شان رب جلیل ہیں بازو یکسون کے تفیل ہیں بازو ہین ملک یہ دیل ہیں بازو بازو سے جبریل ہیں بازو</p>	<p>۱۳۱۸ھ</p> <p>شیر لپائے یہ کمان ناخن چہ اسدا این خون نشان ناخن ہین بعیدہ سر وہیل ناخن کھو لہرین عقدہ نمان ناخن</p>	<p>۱۳۱۹ھ</p> <p>کونٹ ناخن ذرا جو بڑھتا ہو بدر کے سر لال چڑھتا ہو سا منادل کوہ بڑے ڈر کا ہی بیان اب جہاد اکبر کا</p>

<p>۱۵۱ ہو گیا جو انور اسبجیل جاو سکے یا مصطفیٰ اسبجیل جاو ہو مقام و فاضل اسبجیل جاو نشور بودا و اسبجیل جاو</p>	<p>۱۵۲ دل بھی چہ اچھی چال ہے سانے عود قتال ہے طرف کرد بل خیال ہے دوست و دشمن کا ایک حال ہے</p>	<p>۱۵۳ نہ آدم اس گڑھی رہیں آنکھیں دیکھو مے لڑی رہیں آنکھیں آنکھوں پر طرفہ پردے پڑتے ہیں سب کینکے بی یہ لڑتے ہیں</p>
<p>۱۵۴ تشنہ لب سے عرض کرو خسرو خوش لقب سے عرض کرو بادشاہ عرب سے عرض کرو یہ ادب سے ادب سے عرض کرو</p>	<p>۱۵۵ نکل سب کی بدل ہی جانیگی نکل ناخیز چل ہی جا نیگی نکل خطبہ چل ہی جا نیگی نکل ہوا و پتھر سے نکل ہی جا نیگی</p>	<p>۱۵۶ رنگ سلطان دو جہان بند ہو جائے بزم میں رزم کا سماں بند ہو جائے نوں سیکر گودل اٹھ جائے ہو نہ جو بات صاف کٹ جائے</p>
<p>۱۵۷ سے ہو داؤد خواہ کوئی نہ بین سب بین تشنہ لب کا کوئی نہ بین سب بین سیاہ کوئی نہ بین سب بین آقا واد کوئی نہ بین</p>	<p>۱۵۸ جانب شربت کر بلا دیکھو خانہ شکر جنت دیکھو کنڈ دیکھو چاند دیکھو</p>	<p>۱۵۹ دل مراد یو ہیں بڑھتا ہی یا حسین آؤ عشق پڑھتا ہی واہ کیا شان حق تعالیٰ ہی واہ اندھیرا ہی یہ اجالا ہی</p>
<p>۱۶۰ سخت جانوں کی جانیں جاتی ہیں بچکیوں کی صدائیں آتی ہیں</p>		

<p>۱۱۱ آج جلیس میں ہم نے یہ رنگ دیکھ آئے علی اکبر کی جنگ دیکھ آئے</p>	<p>۱۱۲ دور جاتے ہیں جان جان کے ہم تارے توڑتے آسمان کے ہم</p>	<p>۱۱۳ صوت ابرار و صراخ میں راکب چھپا کر نظر لگایا</p>
<p>۱۱۴ موتی زمین رسا پر دتا ہی کلنے دشمن کے حق میں تھا ہی</p>	<p>۱۱۵ دین میں غلاموں کے شکر کیا دن میں غلاموں کا کیا کیا</p>	<p>۱۱۶ سکینوں میں دل جھلا دیتا چلنے میں رکھنا زمین پر ابھرتا</p>
<p>۱۱۷ یوں پر دین کے سر پہ بٹھ گیا دور سے گویا تیرے سر پہ بٹھ گیا</p>	<p>۱۱۸ آج کے دنیاوی یہ صدارت کب میں ہوں زلف سوار بدربوب</p>	<p>۱۱۹ گرمیاں جھوکیاں سر پہ بٹھ گیا نہم کے آنکھوں میں ابھلا گیا</p>
<p>۱۲۰ کی نگاہ خشن نے ہزار دن پر تھا عقاب اڑ چلا شکار دن پر</p>	<p>۱۲۱ آج خالق کے پاس جا بیٹھ گیا وہ پھر آئے تھے یہ نہ آ بیٹھ گیا</p>	<p>۱۲۲ پھول کھٹے ہوئے جراحت کو شونہی رنگ ہی شہادت کو</p>



<p>۱۶۱ رہین ہو چنے جو اکبر زنگاہ نور سے رن بنایا تکی گاہ غل ہو اساری فوج میں ناگاہ محبوبہ فرما ہو سے بڑوں لنگاہ</p>	<p>۱۶۲ نخل آریا جلد غم سے وہ غور سے دیکھ کے یہ چلایا اشقہ کیوں ہر ایک کھلایا پوچھی فوج ملک سے کیا</p>	<p>۱۶۳ کھلے کھلے جو اس جوان کا نام جلدی زوردار جیندہ نام ہو چلے جی میں کھلے نام کمان شاد و کایہ را انجام اس تساہل کا ہو برا انجام</p>
<p>ہین کمان کس سے ہم بگڑتے ہیں جس کی استہین اُس سے لڑتے ہیں</p>	<p>بند و بست امیر شام ہوا کام شہر کا تمام ہوا</p>	<p>رحم لازم ہمیں ہی ظالم کو بھیجے دیتا ہوں لڑکے حاکم کو</p>
<p>۱۶۴ عمر سکو ہوئی شہر لڑنے آیا ایک شہر تو دبالا ہوئی سب شہر دور سے جاتے ہیں دیکھ کر</p>	<p>۱۶۵ کونی شکستیں اب نہیں باقی تھا فقط ایک ہم حسین باقی نہ نہیں ایسے جب کہیں باقی اب ہوں رہتا ہوں پھر</p>	<p>۱۶۶ واہ کیا دل کا تھا کڑا شک نہیں ان ایک سے لڑا شک بہت ہی چھوٹا شک بہت ہی بڑا شک</p>
<p>دل زیارت سے لطف پاتے ہیں سب رکاوٹوں سے لپٹے جاتے ہیں</p>	<p>دل کو تھا پیٹنے بھی تو کیا ہوگا بڑھ کے دیکھو غش آگیا ہوگا</p>	<p>ہج عکس سلاح سے رن میں غرق تھا مہربان آہن میں</p>
<p>۱۶۷ کلی تو تھی فقط نگاہ ابھی ہو زبان غم کی راہ ابھی نہیں نکلی غم کی راہ ابھی نہیں سے بولے نہیں یہ راہ ابھی</p>	<p>۱۶۸ بھجوں کو شہر کی زمین نہیں کہ شہر کی زمین بھجوں کو شہر کی زمین نہیں کہ شہر کی زمین</p>	<p>۱۶۹ کون سا غل ہو افکار کی پناہ آسمان چھپ گیا خدا کی پناہ تھا جس کا تھا خدا کی پناہ تھا جس کا تھا خدا کی پناہ</p>
<p>ہاں یہ معجز تا جو کدنگے سب بھی تجھ کو قید کر لینگے</p>	<p>کوچ دنیا سے کہ چلے شیر کون جیتا ہو کہ چلے شیر</p>	<p>کون سے بند و بست ادھر نہ ہو اکبر صفت شکن خبر نہ ہو</p>

<p>۱۷۱۷ یک دو دین سوار چار طوط منتشر نیرہ دار چار طوط چرخین پھول خا چار طوط یہ گو یا بیا چار طوط</p>	<p>۱۷۱۸ کویں تیری کی تھی بلند آواز کیا ہو اسے زمانہ ہی بنا ساز فوج و ملکہ و علم پر ایسا ناز چار کون ہیں پیشیب و فراز</p>	<p>۱۷۱۹ بند سے غافل ہیں کیوں خدا کا چپ ہو دنیا کو بے وفا جانے ہو جو اچھا اسے بڑا جانے خس ہو ابن سعد کیا جانے</p>
<p>۱۷۲۰ رنگ باغ و غاہد لقا تھا شاہزادے کا جی بہلتا تھا</p>	<p>۱۷۲۱ موت سر پر ہو گیا شامل ہو الرحیل الرحیل کا غل ہو</p>	<p>۱۷۲۲ ہاں شہر مشرقین مجھے ہیں خوب اسکو حسین مجھے ہیں</p>
<p>۱۷۲۳ تعم تغیر زمانے مجھ کے آدم گسٹہ پیمانوں گاہ سر کے آدم نہر جی، چنگی، اتو کے آدم نعم یعین دہم ادھو کے آدم</p>	<p>۱۷۲۴ تھا ملا جل کا شور یہ تھی پکار ہو دی ذوالجلال وہ جبار ملک ہو ملک و اجد القہار وہ سرچے الحساب ہی ہتیار</p>	<p>۱۷۲۵ مرد چون کلاہ ڈھکنٹ جانا بید سار چھپو ن کا تھرا نا علموں کا سر چگون نظر آنا انکے چیکے نظارہ نہر مانا</p>
<p>۱۷۲۶ صدے سے نیلگون جو پانی تھا رنگ دریا کا آسمانی تھا</p>	<p>۱۷۲۷ سید مشرقین کا حق ہو بادشاہی حسین کا حق ہو</p>	<p>۱۷۲۸ دیکھو تاثیر خوت صابر کو تینین اہنگ جھکاے ہیں سر کو</p>
<p>۱۷۲۹ شہر شہنا کا ہر طرف سرت ختم کو شایان ہو سلطنت کونا انچہ مالک سے چاہیے ڈرنا ہو بجائے راہ میں مرنا</p>	<p>۱۷۳۰ تھی یہ قارون کی صدا ہزار الامان دور گرنسبد و دار طرفہ نیرنگ طرفہ لیل و نهار چاہئے عورت ہو یا ولی الابرار</p>	<p>۱۷۳۱ پیش آہنگ ڈھکے چلائے کون ہو صف سے جو نکلائے اس بباد کے سامنے جائے وہ سپاہی تین جو گھبراے</p>
<p>۱۷۳۲ خسروان بلند شان نہ رہے قرپر نوبت و نشان نہ رہے</p>	<p>۱۷۳۳ بابے بجتے ہیں ماحسہ اکیا ہی کون لاکھوں ہیں کون تنہا ہی</p>	<p>۱۷۳۴ کوشش نام و ننگ باید کرد روز جنگ است جنگ باید کرد</p>





<p>۱۹۷ چچ مین فوج کے یہ سالن تھا پو نشان تھا وہ داغ بیلان تھا قلب لشکر دل بہشتان تھا تھا جو زور وہ آہ سوزان تھا</p>	<p>۱۹۸ تھرک اس دیو کی سواری کا لبان کی گئی بیان کی بل چچ کی مین انکا تھا شور تھا پوری مین وہ بھیا رسوا</p>	<p>۱۹۹ مین وہاں ہمارے در کے تھیں نام سے آفتاب کو جو شرف آفتاب رنگ عقیقہ و زربخت تھا کہ وحی کے بچین مین خلقت</p>
<p>۲۰۰ دو حال کے پھول مثل داغ بٹے شام آخر ہوئی چراغ بٹے</p>	<p>۲۰۱ کی ہو کد ایل شام نے آیا علی اکبر کے سامنے آیا</p>	<p>۲۰۲ نہ نہ پھیر انیا زمین ہنسنے دی انکو غمی غار مین ہنسنے</p>
<p>۲۰۳ خانہ زاد کے کی شان شانہ کہو مجھے ہو کے جلو خانہ سین سین بیدین کا پروانہ میں میں خوشتر سے بیکانہ</p>	<p>۲۰۴ میں نے تھا دست حسن مین خاتم یون بکا را وہ عالم لائے مین اسکو ابن حکیم میں تھا را کی گئی تن سے خاتم</p>	<p>۲۰۵ ہو کے بہت آگے کی شانہ دو حال دی کوہ قلعہ کی شانہ ہوئے تیر دی پر شاہ کے یہ شانہ چھینکے یہ بھینکے کے لپکانہ</p>
<p>۲۰۶ میں نے ڈر کے خدا کا نام لیا علی اکبر نے ہاتھ تمام لیا</p>	<p>۲۰۷ دس چو خلعت دل اسکا بندہ ہو لفظ جاگیر اسین کندہ ہو</p>	<p>۲۰۸ دو حال تیری شب جدائی ہو یہ بچھ تلوار سے صفائی ہو</p>
<p>۲۰۹ ایک جلا نا گسٹان نکلا ایک چپے سے بد نکلا موت بولی عبث بیان نکلا بیلان سگری مین کران نکلا</p>	<p>۲۱۰ ایک سبب تھا کہ ہو کے علی کے مین پیر ہم خلیفان وقت کے مین پیر میں تیری دس سبب سے دل کو ستر</p>	<p>۲۱۱ میں نے معن کے پیر مین میں نے معن کے پیر مین میں نے معن کے پیر مین میں نے معن کے پیر مین</p>
<p>۲۱۲ ساتھ سردار فوج شری بھی تھے بچے بچے لگی بسر بھی تھے</p>	<p>۲۱۳ نام مشاہیر جان فشان تھی یہ تری موت کی نشان تھی</p>	<p>۲۱۴ چھ مین زخم کھا کے قاتل سے ہو کو یہ بھی پسند ہو دل سے</p>

<p>۲۱۴ مچھڑ گئے گادہ و حسن دین ہو مکدر مارے در سے حسین علیؑ کہہ رہے ہیں سکھو اور بدین خیرت</p>	<p>۲۱۵ خمن جلال آیا خمن جلال آیا خمن جلال آیا خمن جلال آیا خمن جلال آیا</p>	<p>۲۱۶ مچھڑ گئے گادہ و حسن دین ہو مکدر مارے در سے حسین علیؑ کہہ رہے ہیں سکھو اور بدین خیرت</p>
<p>شکل کب فوری بگڑتی ہو چاند پر کوئی خاک پڑتی ہو</p>	<p>کیا کس عجوبہ ہوا کیا ہو یہ اگر ہم کہیں تو زیب ہو</p>	<p>بارطاعت ہو گردن و سر پر سو ہے ہم مٹی کے بستر پر</p>
<p>۲۱۷ آج ناخوش ہیں جواب سوال محبین دیکھ لکھا حال سے دل اصرار ہو رہے یہ نیل ہو جو وقت سوال غوت کمال</p>	<p>۲۱۸ کھنکھان کے مالک ہیں کیا فقط اس حبان کے مالک ہیں خمن جلال آیا خمن جلال آیا</p>	<p>۲۱۹ مچھڑ گئے گادہ و حسن دین ہو مکدر مارے در سے حسین علیؑ کہہ رہے ہیں سکھو اور بدین خیرت</p>
<p>کیو سلطان لا جواب آئے لو تکیہ بن بو ترا ب آئے</p>	<p>ہوں مصیبت سے لاکھ طاقت شکر سے ہاتھ اٹھائیں کیا طاقت</p>	<p>قہر رب جلیل شاہد ہو شہر جبریل شاہد ہو</p>
<p>۲۲۰ پچھڑ گئے گادہ و حسن دین ہو مکدر مارے در سے حسین علیؑ کہہ رہے ہیں سکھو اور بدین خیرت</p>	<p>۲۲۱ مچھڑ گئے گادہ و حسن دین ہو مکدر مارے در سے حسین علیؑ کہہ رہے ہیں سکھو اور بدین خیرت</p>	<p>۲۲۲ مچھڑ گئے گادہ و حسن دین ہو مکدر مارے در سے حسین علیؑ کہہ رہے ہیں سکھو اور بدین خیرت</p>
<p>شہر میں ہو نہ کوہ و صحرائیں کوئی ہمسائیں ہو دنیا میں</p>	<p>کپڑے پھولوں میں لپٹائے ہیں عید ہو عطر میں نٹائے ہیں</p>	<p>محتاج جو کار خدا کیا ہم نے ہم نے مارا حبل اللہ کیا ہم نے</p>

۵۱۳  
ماں کی ہستی و فنا ہمیں  
خالق خلقت و مسبب الہمیں  
ابتدا ہمیں انتہا ہمیں  
خدا بندہ خدا ہمیں

نام معبود نام اپنے ہیں  
عروش و کرسی مقام اپنے ہیں

۵۱۴  
میرا ہے یہ بُد شوق کیا  
کون کا گنج عرق بن گیا  
دین کو رزق برین بن گیا  
حق و باطل میں فرق بن گیا

اپنے رازق سے حکم لیتے ہیں  
دوست دشمن کو رزق دیتے ہیں

۵۱۵  
بھائی قاتل کا رزق خود سے  
بھائی قاتل کا رزق خود سے  
بھائی قاتل کا رزق خود سے  
بھائی قاتل کا رزق خود سے

اُن بھون کو انھوں نے مارا ہی  
یہ دل دھو صلہ ہمارا ہی

۵۱۶  
ہم نے تیرے تہہ حال کیا  
ہم نے تیرے زہر کو یہ حال کیا  
ہم نے تیرا کرب کو یہ حال کیا  
ہم نے تیرا شہید کو یہ حال کیا

زلف شب کو سیر صبح کیا  
چہرہ صبح کو صبح کیس کیا

۵۱۷  
ہمیں اول بھیجیں ہمیں آخر  
ہمیں غائب بھیجیں ہمیں حاضر  
ہمیں باطن بھیجیں ہمیں ظاہر  
ہمیں چین بھیجیں ہمیں دلیر

ہمیں مطلوب اور طالب ہیں  
ہم عجب منظر انجائب ہیں

۵۱۸  
تیرے تہہ حال کیا  
تیرے زہر کو یہ حال کیا  
تیرا کرب کو یہ حال کیا  
تیرا شہید کو یہ حال کیا

ہمیں کچھ بڑھ کے آئنا قصہ ہی  
خیر یہ اپنا اپنا حصہ ہی

۵۱۹  
ہم نے تیرے زہر کو یہ حال کیا  
ہم نے تیرا کرب کو یہ حال کیا  
ہم نے تیرا شہید کو یہ حال کیا  
ہم نے تیرا شہید کو یہ حال کیا

ہم کو سارے رسول مان گئے  
جن بھی بیرا علم سے جان گئے

۵۲۰  
جب شہنشاہ کوئی تھا ہمارا نور  
صاحب العصر ہو گئے اب شہر نور  
میرا گویا دنیا جو ظلم سے معمور  
میرا گویا دنیا جو ظلم سے معمور

ہو حکومت ہمیں وہ حاکم ہو  
حشر تک دین ہم سے قائم ہو

۵۲۱  
تیرے تہہ حال کیا  
تیرے زہر کو یہ حال کیا  
تیرا کرب کو یہ حال کیا  
تیرا شہید کو یہ حال کیا

جب پلٹ جائیے جھکا لینگے  
دیو ہیں دیو کو گرا دینگے



<p>۵۲۹ بوسے اکبر کے دیو اور ہم ہیں وہ بوسے خدایت نیکے ہاتھ باندھ دین غم اگر جو پیشکش کا شکی تیغ و سپر</p>	<p>۵۳۰ ہم جو ہیں تشنہ کا تر کیا کام وہ بیان اودہ سلسیلہ جام جو بوسے آبدار ہے مصداق پیشکش کفار کی بوسے کیو</p>	<p>۵۳۱ حال دیکھا جو غور فرما کے شہرے چنید گام گام کے یون پکار کے نیکو کو چلا کے ہیں اور ہاتھ لوں ہر جا کے</p>
<p>خون سبایون کے چائے ہیں سرجون کے اسی نے کائے ہیں</p>	<p>سرخ ہیں ہونٹھ بھوکے پیاسے ہیں شیریں ہم لو کے پیاسے ہیں</p>	<p>اور اہل ستم بھی آئے ہیں تم اکیلے ہو ہم بھی آئے ہیں</p>
<p>۵۳۲ واہ گنگو خنجر کا نام خنجر سب سے ہو گیا اب وہاں پر نہ سنن لانا کسی بچہ کو جابجا</p>	<p>۵۳۳ آئے مارا ہے شتے ہی بجالا تیغ سے ٹکڑے ٹکڑے ڈالا دن ہوا کسی آنکھ میں کالا یہ کما دل ہوا نہ دیا</p>	<p>۵۳۴ دی علی نے صدارت طیار کا ہم ہیں موجود ستم طیار کا حق بجانب ہو دل کو سچا نصرت ہو نہ سائے کو</p>
<p>۵۳۵ وہ تو الفار کی لڑائی ہو آج تلوار کی لڑائی ہو</p>	<p>۵۳۶ نیزہ بے پناہ کو کاٹا کیسا نیزہ نگاہ کو کاٹا</p>	<p>۵۳۷ گوا کیلے یہ عبد باری ہیں لاکھ دو لاکھ پر تو بخاری ہیں</p>
<p>۵۳۸ قد قاست بیب صورت کیا ظاہری دست و پای طاقت کیا دل کے آگے خجلا حقیقت کیا عزت گم ہو غرور و نخوت کیا</p>	<p>۵۳۹ کھینچی شمشیر کا تھنڈا تھے جو ہلکے سب نے بھجایا گسٹری ابر سے نظر آیا چھپی دھوپ ہو گیا سایا</p>	<p>۵۴۰ ابن سب سے سچے آئے ہیں سہین شیریں بھی جاتے ہیں گسٹرون کو کھڑے بناتے ہیں بے تلوار کس کا</p>
<p>۵۴۱ ویکم خاموش یہ صدارت سنین بس شہنشاہ کر بلا سنین</p>	<p>۵۴۲ بس محیط ستم کی مون بڑھی اٹھ شقی کی مدد کو فوج بڑھی</p>	<p>۵۴۳ نہیں پرواہ شور ہوتے ہیں علی اکبر ہمارے پوتے ہیں</p>

<p>مرثیہ          جو کچھ سوچا ہے          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>	<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>	<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>
<p>تجھ اسکی اگر چہ سیل سے          سرخون نے اٹھا دیا تن سے</p>	<p>عقرب گور سے یہ بدترین          کشتہ اکبر کے کھس اکبرین</p>	<p>ہاتھ چومو گلے سے لپٹا کے          جائیں پھر ساتھ پانے دا دا کے</p>
<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>	<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>	<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>
<p>لٹ کے استادہ راہوار رہا          گھوڑے پر بے خبر سوار رہا</p>	<p>کیا ہوا نور عین دیکھ لیا          تھے بیٹا حسین دیکھ لیا</p>	<p>ہو زہرہ سرخ و خوبے جل کے          بیٹھیں طوبی کے سائے میں جل کے</p>
<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>	<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>	<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>
<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>	<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>	<p>مرثیہ          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں          سوچا ہے کہ میں</p>

مرثیہ  
 سوچا ہے کہ میں  
 سوچا ہے کہ میں  
 سوچا ہے کہ میں  
 سوچا ہے کہ میں

<p>۲۳۴ کہ جس نے تجھے کہ جان نثار فدا علیؑ کی پیشہ رفا میں یہ الطاف یاد گار فدا</p>	<p>۲۳۵ تھا کہین بن سکونہ قرار جنگم بن طفیل تھا غدار کیسے تھا کہ دیکھ چکی تلوار</p>	<p>۲۳۶ دروغہ جان بیکار میں سے جیت گیا بیکار سوی پر زب زب سے بیکار</p>
<p>ہو مخم مشک اچلی ہو اسے ہیں آپ مجھے زیادہ پیاسے ہیں</p>	<p>لکھ گئے وقت انتقال آیا شہ کے خورشید پر زوال آیا</p>	<p>مرا ہم زخم دل نے چاہے تھے لکھ گئے چار آیتے کے چاہے تھے</p>
<p>۲۳۷ محب روئے کیا کہ بان بیا کوئی دم کے بین بیا کیسی سے چھپے جوان بیا خاؤ جو وقت امتحان بیا</p>	<p>۲۳۸ دل چھپا آہ بون چلی بچی تھام لی سکے یا علی بچی کرتے چھپیں لی بچی تھا یہ سوز عشق جب بچی</p>	<p>۲۳۹ تھیں علیؑ شمس تلوارین توتے تھے سوا تلوارین تھیں بار بار تلوارین ریپ دھری ہزار تلوارین</p>
<p>دل کے مدد سے کوئی کیا آگاہ اب عجب حال ہو خدا آگاہ</p>	<p>لوٹ کے سینہ میں رہی رد کی شکل انی جگر میں رہی</p>	<p>تھاروان خون وار ہونے تھے ملک اسپین رحم روتے تھے</p>
<p>۲۴۰ میں سے رخصت ہو واس گئے میں سے بیاں یا میں گئے صاف تھا جب پرے کے بیاں گئے میں سے ہو واس گئے</p>	<p>۲۴۱ پیر بن حسین گائے تھے بڑھپان اور سب گائے تھے دور تھے جو وہ بیاں گئے تھے بہت تھے جی تھے تھے</p>	<p>۲۴۲ سب گائے تھے گائے تھے سب گائے تھے گائے تھے سب گائے تھے گائے تھے سب گائے تھے گائے تھے</p>
<p>مار کے فوج کو سمیٹ دیا جرم کی فرد کو پلیٹ دیا</p>	<p>خیم ہوے بار بار تو سن پر رکھ دیا سرفرس کی گردن پر</p>	<p>بس نہ سینٹے وہاں علی اکبر گر پڑے نجبان علی اکبر</p>



<p>۱۵۴ دلی صد کرب کلام ہوتا ہو خاتمہ یا امام ہوتا ہو نصرت اسب سے علام ہوتا ہو علی اکبر کبستام ہوتا ہو</p>	<p>۱۵۵ تجربہ نیا بجناب کی حالت ساتھ تھا دیکھتا ہوا صوت مرض کی وضاحت ہو نہیں طاقت بین علی صوفیوں سے اور جنت</p>	<p>۱۵۶ بہار اکبر کے باوقار گھوڑے کیون یہ کیا حال ہو گیا گھوڑے تیرے کھانے پینے کا گھوڑے تیرے پیچھے کرب ہوا جاہ گھوڑے</p>
<p>جلد ہا بیٹے حضور مجھے مرض کرنا ہو کچھ شہر مجھے</p>	<p>شہر سے فہرما یوم نکلتا ہو چل کدھر ڈھونڈنے کو چلتا ہو</p>	<p>کے یہ شاہ کا جگر تڑپا وہ یہ جلا کے خاک پر تڑپا</p>
<p>۱۵۷ بہار اکبر کے ہونے کی خبر دلی کے خاندان سے پہلے پہل سنت چھتر چھتر جوان علی اکبر</p>	<p>۱۵۸ قلین سے نظر نہ آتا تھا مہیا جو کہ ہر زین اتھرتے ہوئے کا تھانہ یا اسوار ہوئے کا خاک پر زور بجناب کی چھریا</p>	<p>۱۵۹ بہار اکبر کے روزگار کو مارا عاشق کے روزگار کو مارا تراپ کے گلے سے لگا مارا سوار کو مارا</p>
<p>چہرہ اور شک بارخ و کھنک اواز دھیر چہرہ بارخ و کھنک</p>	<p>زین پر شاہ ہوئے حم کا پنے نہر کا بن ملین ترم کپنے</p>	<p>ہوئے تنہا پکارے ہوئے چلیے آقا پکارے ہوئے</p>
<p>۱۶۰ میر تقی صد کہ ہر زمین کچھ نہیں سو جتنا کہ ہر زمین اوش جانا تھا کہ ہر زمین چھتر کر دوا کہ ہر زمین</p>	<p>۱۶۱ چھتر کے رونا چلا مثال حجاب روکنے سے رکنا وہ حجاب تھا جدھر قصد دوا بجناب حجاب جانی تیا دھر سے اس کی حجاب</p>	<p>۱۶۲ علی اکبر کے پوسے تھے جہاں لیکھا تھا کہ ہوا ہر زبان خوبست بایں مسرت و حرمان کہہ رہی تھی کوئی زمین پر بیان</p>
<p>سانس بھی لین نہیں یہ تاب لین لیے پھر تارہ اضطراب لین</p>	<p>تھم گیا پیش دوا بجناب کے شہر نے پوچھا ہر اس سے پھر کے</p>	<p>کیا پریشان ہوا ہر جنگل میں شیر زخمی پڑا ہر جنگل میں</p>

[illegible]

<p>۲۳۸ کجی چلا کے روئے گجی چلا دوست کوئی جو ہو تو چھوڑ دے کھائی کھو کر حسینؑ کے تھکا کرے عجب عجب</p>	<p>۲۳۹ دل کی کیا حال اور ہوا دل کی کیا حال اور ہوا دل کی کیا حال اور ہوا دل کی کیا حال اور ہوا</p>	<p>۲۴۰ کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>دور سے دیکھ کے نہ کل آئی دختر فاطمہؑ نہ کل آئی</p>	<p>یا لون اُسکے نہیں عشق تے ہیں نظر میں چلیے ہم انکولا تے ہیں</p>	<p>ہاتھ کوئی پڑھاے دیتی تھی رخیم دل کی بلا میں بستی تھی</p>
<p>۲۴۱ کیا قیامت ہو کہ ہری تھی بین تھی نہ ریا دے بیکار بین تھی نہ ریا دے بیکار بین تھی نہ ریا دے بیکار بین</p>	<p>۲۴۲ شاہ کجی چلا کے روئے گجی چلا شاہ کجی چلا کے روئے گجی چلا شاہ کجی چلا کے روئے گجی چلا شاہ کجی چلا کے روئے گجی چلا</p>	<p>۲۴۳ کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>پر سجون کو حجاب گھیرے تھا نہ آہر آفتاب پھیرے تھا</p>	<p>عشق ہی یا کی قصہ اٹھ جاؤ دیکھ تو لودرا ٹھہر جاؤ</p>	<p>اب یہاں کہاں کہاں بیٹا لوگوں مارا گیا جوان بیٹا</p>
<p>۲۴۴ کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۲۴۵ کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۲۴۶ کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی کونسی کونسی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>غم نے گھر سے ہمیں نکالا ہی علی اکبرؑ کو ہننے پالا ہی</p>	<p>کھول کے بال سب نے گھیرا تھا تن مجروح پر اندھیرا تھا</p>	<p>سامنے بھی کچھ ضعیف چلتی ہی دل سے اکبرؑ بدعا نکلتی ہی</p>



<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>	<p>مستم پانچویں پر انیسویں میں ہی تھیں مستم پانچویں پر انیسویں میں ہی تھیں مستم پانچویں پر انیسویں میں ہی تھیں</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>
<p>دونوں گھون سے پہلے آئے سب کو دیکھ کر کل پڑے آسود</p>	<p>سر گھٹا گا رو دا نہ پائے گا دونوں ہاتھوں سے گھٹیا پائے گا</p>	<p>شہ جو لٹے پٹ کے روتے تھے ملک الموت ہٹ کے روتے تھے</p>
<p>مستم شہ نے پوچھا کہ درود لے کر مستم شہ نے پوچھا کہ درود لے کر مستم شہ نے پوچھا کہ درود لے کر</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>
<p>درو کا کیا زیادہ ہو کم ہو اپکا اور آپکا غنم ہو</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>
<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>
<p>پاس تلو ہلا کہیں سکتے ہم گلے سے لگا رہیں سکتے</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>	<p>مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا مستم سب سے بڑا خدا کی بنا</p>

		<p>۱۵۱۴ غل ہوا ہو گیا شبابہ بیکھر شاہزادہ سدھارا کو تھیہ لاش پڑا ہے ڈال دو چادر لاؤ تخت اٹھک براستے قمر</p>	
		<p>غاک سر پر دم بکا ڈالو سندی صاحبواٹھا ڈالو</p>	
		<p>۱۵۱۵ کمر کھڑے پیچھے تھے شاہ بہا کمر ہفتے میں کربلا بین آجی آواز فاطمہؑ زہراؑ حسب کسے لے گئے جوان بیٹا</p>	
		<p>حشر ہو شور و شین کور کو میرے بیکس حسین کور کو</p>	
<hr/>			

<p>۴۷ موت کا اختر کی جدائی کا بیان ہو میت پر سے اکبر کی جدائی کا بیان ہو پیشکش میت پر سے جدائی کا بیان ہو ریشک میر انور کی جدائی کا بیان ہو</p>	<p>۴۸ لکھتے تھے میری پوچھو گچھو گچھو ہم جو کہیں مانا دے تھے علی اکبر فارغ ہوئے آیا جو دم طاعت ہو کلمہ نہیں بگڑا منزل خیر</p>	<p>۴۹ کیون یاد کرے اکبر کی جدائی کا بیان وہ خون کا دھبہ تھی جدائی کا بیان مٹھایا اس کا گنا بچھی جدائی کا بیان نکھڑا سا سینہ وہ غضب کل دھڑکن</p>
<p>پڑ کر دہن کی دہس پسیر خدا کے اٹھتے ہیں خدا صغر نادان کی بنا کے</p>	<p>آخر ہوئے سب رنج یہ عشرت ہوئی ہمو دفن علی اکبر سے فرغت ہوئی ہمو</p>	<p>بیدم جو ہو احسن ہوا تھا علی اکبر ہدیہ یہی مقبول خدا تھا علی اکبر</p>
<p>۵۰ مطلع نامی شاہ چھپا فاک شغافین جب فوت دل شاہ خور کی شہرت بلا بین یعنی خدا خور کی شہرت بلا بین تھا انج سے رعیت تن شاہ شہر امین تجسس گل خون سے دامن قابین</p>	<p>۵۱ کھینک کھینک پوئی جانی علی اکبر کھینک کھینک باران عدیم جانی ہو اکبر میر لای باران عدیم جانی ہو اکبر تھیل شغور شہر کی یاد دلی ہو اکبر جان بچ بہت جہمین</p>	<p>۵۲ سہارا بن گیا غم میں علی اکبر بچوں کے غم میں علی اکبر بچوں کے غم میں علی اکبر بچوں کے غم میں علی اکبر بچوں کے غم میں علی اکبر</p>
<p>تھی خاک خدا بن بداند کے منہ پر چھائی تھی اُداسی شہر بیاہ کے منہ پر</p>	<p>بہلاؤں ل زار کو وہ طو رہنیں ہو جیتے رہو تم اتو کوئی اور نہیں ہو</p>	<p>مر جائیں تو پھر شوق میں تکیل ہی جائے وعدہ کی فائین ہیں تھیل ہی پیارے</p>
<p>۵۳ ایک فاطمہ صدی سے جوتی تھا ناموش کھڑے تھے علی اکبر کی جوتی منہ پر سے تھا شوق شوق شوق نہیں دل سے نہیں بازو بندہ تھا</p>	<p>۵۴ بھلا کہ نکل جائے کچھ جوتی جائے بو جائے بلبلان میں جوتی جائے آگہ ہو جو اس داغ سے بھلا دی جائے موتیز میں جاند ہو بھلا دی جائے</p>	<p>۵۵ ہاں فوت ہو جادو لاؤ اس وعدہ اس دن کا جوتی جوتی جوتی تم جاؤ وطن میں کہ جوتی جوتی جوتی جوتی جوتی جوتی جوتی</p>
<p>ہم کس سے رضائیں کہ قلق سہ نہیں سکتے بابا کا عجب حال ہے کچھ کہ نہیں سکتے</p>	<p>اصغر سے چھتے اور قضا کر نہیں جاتے بھکویہ تعجب ہو کہ ہم مر نہیں جاتے</p>	<p>تم جاؤ ادھر اور میں عازم ہوں ادھر کا وعدہ ہو وہاں سا تھو ہی فرزند پد رکا</p>



<p>۱۰۷ جو کلمہ کہے غم سے فرار و طرد جان وہ لفظ چینی و رومیہ با بران ہو نغمہ کو سنجھا لو گے بیا در ہو جوان ہو عاقبت سجھلا رہو جو بے زبان ہو</p>	<p>۱۰۸ لیون پاس دی گون کے کبر کی چادر دانا کا مسعودیہ بابا کی اور لوار ہو جس کے بندین چلیاں و جگر کار سورج میں پختہ سے جگر کار</p>	<p>۱۰۹ بہر تو علم و اکبر و کبر کا کھانا روزانہ کہیں صحن میں تھیکے کھانا سیرانیان جھین لہو و شہر و خلیفہ کیجا جیو گے پرہیز میں تلوار کا چلیفہ</p>
<p>صاحب کے ہوز و در طرح و کیو بیٹا عزت پر اگر آئے تو لڑ لے کیو بیٹا</p>	<p>پاؤں کے نظارے و غلہ کیو بیٹا رنگ کے ہی اتھار لڑ لے کیو بیٹا</p>	<p>بابا کو بچا لون یہ خیال یدگا تھکو اگر لگی نبی بات جلال آیدگا تھکو</p>
<p>۱۱۰ ہر چیز کو فانی سے ہو گیا ہو نینچ پرت سے مقابل ہو کوئی ایسے نینچ خسرو یون کے وارث و خوار حسین چو کی ہو خاطر ہی او یا حسین</p>	<p>۱۱۱ گھوڑا تو دغا دار جا رکھی شہر کوڑا بھی سیکو نہیں بار علی کبر پتہ بھٹتا جا شارا علی کبر پتہ لگا نہ فراق سکو گوار علی کبر</p>	<p>۱۱۲ بجا گئے شہر و صوبہ جیو جیو بہ جا گئے شہر و صوبہ جیو جیو نیکو بہت علم و سب جیو جیو اک کے خجالتی علم جیو جیو</p>
<p>بیار ہو سجاد و دوا کیو اکبر زینب کا بہت پاس کیا کیو اکبر</p>	<p>سلطان میں نے جواب نہ دیا کیا تھا ماتا نے یہ ٹھوڑا میں بچپن میں دیا تھا</p>	<p>رو کو نکا تمہیں کیا کہ نہ ٹھکھول سکوا گردن بھی نہ اٹھیں نہ میں بول سکونگا</p>
<p>۱۱۳ خدا زمین میں پیدا ہو انھوں نے جین میں ہو چلے ہو سنجھا لا ہو انھوں نے زیا ہو زمین تو لا لا ہو انھوں نے نیچین نیچل سے کال ہو انھوں نے</p>	<p>۱۱۴ سب سے خیرا آب و نسو نہ ملو و اسکی خلقت میں دیا نیچے نکھاو میں کو ہم اب جا گئے ماسوں میں جاو ہر وقت خدا سے ہو پوچھنا لاو</p>	<p>۱۱۵ میں نے کچھ تیرے شاہ و مال تیرے ہوا رنگ ہوا توں و مال سو کیا کہ تیرا کتب پر اندوہ کا جمال میں نے کچھ تیرے کو بہت اپنے کو سنجھا</p>
<p>زہرا کی جگہ ماہ نقا آنکو بھٹنا مادر سے بھی رتے میں سوا آنکو بھٹنا</p>	<p>مادر کو دیا چاہیے بے شیر کا پر سا دو جا کے چھو بھی جان کو شیر کا پر سا</p>	<p>رو کے رنج سبط شہ بولا کہ کو دیکھا بابا کی طرف دیکھ کے افلاک کو دیکھا</p>



<p>۱۳۴          اس کی جان نہ پائی جو راز تہی عالمی          تسکین کی جسک کے صفت تفتالی          خیمہ میں لگے بیٹھے سب عجب کے والی          گردن نہ مٹنے نہ بڑا کے بھالی</p>	<p>۱۳۵          یہ سننے جھکا پا جو سر اس خوش فغانے          ہر سمت سے گلزار ابرم شاہ بدانے          روتی ہوئی زینت عین جلو کے نوجوانے          کہہ کر گئیں شاندار یکس کو دالانے</p>	<p>۱۳۶          عشق در فرخندہ سیر ہو گئی ہوگی          قتل علی اصغر کی خبر ہو گئی ہوگی</p>
<p>۱۳۷          پہننے تھے دی خون بھر ایسے صغر          تربت میں گئے آپے خونیں گھن اصغر</p>	<p>۱۳۸          چونکہ قیامت میں قیامت ہی بی بی          اکبر کو بھی مرنے کی اجازت ہوئی بی بی</p>	<p>۱۳۹          تھا افغان برفت سے افتخاری          اکبر جو چلے جنگ کو کرتے باری          یوں نہ سب قادیانوں کے نہیں داری          بیوہ شہر کو مان نکھو چھوچھو داری</p>
<p>۱۴۰          بچپن میں کیے کام شہیدان خدا کے          کیونکر ہو فرزند تھے شاہ شہدا کے</p>	<p>۱۴۱          پوچھا کہو پانی دم آخسر تو دیا تھا          قطرہ کوئی معصوم نے پیاسے نے پیا تھا</p>	<p>۱۴۲          بابا کی جدائی سے نہ روتے ہوے جاؤ          گھر میں کوئی دم کے لیے ہو ہوے جاؤ</p>
<p>۱۴۳          بابا نے تیرا کیا کہ قضا کرتے ہیں اصغر          یہ عاصیوں کے حق میں عاکرتے ہیں اصغر</p>	<p>۱۴۴          اس سن میں جب ظلم و ستم سہلے امان          پانی سے لب خشک طے رہے امان</p>	<p>۱۴۵          یاد سے فراق علی اصغر نہیں بھائی          ہشیار بڑی دیر سے مادر نہیں بھائی</p>





<p>۱۴۴ کج گئے کہ چلن میں نہیں فضل آلودہ خون سے کہہ گئے وقت بالے نیک کے بدن کا جسم چھوٹ گیا چھوڑا بھی زخم گلوں میں ہوا سے</p>	<p>۱۴۵ میں میں حاضر ہو کر بے چین پڑھنے پڑھنے کا نہیں تھا معلوم تھا حسن شباب نہ ہوا بس پکارا کہ درجہ بن کر علی بن عباس</p>	<p>۱۴۶ حضرت کو دلائل سے محبت تھی میں نے وقت سے نہ سوچا کیا چلا نہیں کہ لعل مجاہدے کیلئے کچھ بڑھادوں ہو تو قلب کا عالم</p>
<p>۱۴۷ مجاہد کا جو کچھ وہ اشاریے کہتا مرغان جنان کھینچنے کو ساتھ رہتا</p>	<p>۱۴۸ یوں حسن بڑھا جہنم کی پڑوں کی صف جیسے چمک لیں میں ہوتی ہر جلا سے</p>	<p>۱۴۹ کرتی ہوں دعا جلد آئی اجل آئے اکہوں کہ سدا رو تو گلچہ نکل آئے</p>
<p>۱۴۸ بیا بیا رہا حق میں جن جان میں کی بھی اڑا کر نہ رہا میں اگر دیوان تو دن کی گھنٹہ میں اس طرح میں اس طرح میں</p>	<p>۱۴۹ چپ نہیں کہ اگر چہ انوکھا بہتیار رہا نہ رو نہ پڑا پھر ضبط نہ تھا ضبط کیا میر علی جس وقت کہ آئے تھے میر علی</p>	<p>۱۵۰ کیا نہیں کہ چپ نہیں کہ آئے میں نے نہ سوچا کیا پیشہ سکیا مان کو جہاں سے باز شوق شہادت ہو گیا اکبر مراد</p>
<p>۱۵۱ یوں کہ انھیں خوب بھالی ہوئی بیٹا پر کس اکوں کو تو خالی ہوئی بیٹا</p>	<p>۱۵۲ کی عرض کہ جاتا ہوں اجل جسے قرین امان مجھے اب نے کی امید نہیں ہر</p>	<p>۱۵۳ سر پہ کے بانو نے کہا طرفہ بلا ہی ہی ہی علی اکبر کہیں مرنے کو چلا ہی</p>
<p>۱۵۴ انصاف کو کہیں نہ پانچیں بس کوچا آجھا ہو اتم بھی مہربان وہ زینت عورت تھے نہ زلف نہ چہ شہادت کے چہ میں نہ</p>	<p>۱۵۵ سینے سے گالا علی اکبر کا سفر جہاں سے پالا ہی زانے کو تیر اکبر جو غلام اسکا تو تیر ہی جو جاسے بجل آج</p>	<p>۱۵۶ یوں غلامی میں گھر کوئی تھے مان آئی ہی میر علی اکبر پھر نہ کہے مجھے جانے میر علی تھکے ہوئے اسکی کھینچے کوئی جان</p>
<p>۱۵۷ میں جیسے ہو گیا سو پس میر پیار پرداغ اٹھانے کو میر پیار</p>	<p>۱۵۸ جو جا ہو سزا دیجے حاضر ہو میں مان بخشو مگر اب دو وہ مسافر ہو میں مان</p>	<p>۱۵۹ کیوں صاحبو نجی اب جان پر لگی لوگو مجھے تر بان کرو شان پر لگی</p>

<p>۵۵۵ دو دین ہی کتنی ہوئی زندہ کئے ارمان بول میں ہے عاتقین کے ملتا ہوا جا بے غم تو بھی تیار ہے مگر دیکھ کر سے یہاں سر ہوتا ہے</p>	<p>۵۵۶ بابر نے دیکھا کہ پیر خاں تشین ہو باجون کا بول غل نہ غلہ افواج یمن ہو کی مرض تو یہ ہے کیا اور شہ دین ہو خیر کجا خیر و کچھ بھی تو نہیں ہو</p>	<p>۵۵۷ فرزند کی انتہی ہے سید نشان آس و سوسٹ اولاد علی نے جو کہا خوش ہے ویرانہ اولاد کی مان کی سچ سی بی بی میدان پر نشان</p>
<p>۵۵۸ کیا ٹھیک ہوا سن سمن جاکے تصدق ہم مشکل ہی تیرے غمانے کے تصدق</p>	<p>۵۵۹ تو نے تلوار کو خوش آئے ہوا کبر معلوم ہوا مان رضا لائے ہوا کبر</p>	<p>۵۶۰ کیا حسن کی بجلی کا شرار نظر آیا تھاراہ میں جو سنوہ سارا نظر آیا</p>
<p>۵۶۱ فرزند سے مادر ہوئی جھپکے ہر عشق چو کبھی سید بھی نہ خستاد و درد دیندین تو تھیں پیمان کلمہ جوش تھا جانب بیکل رخ غم زدہ و پویش</p>	<p>۵۶۲ شکل علی ہوئی گزشتہ کی لڑائی بوسے نہیں سہل سے پاشاہ جنگی لڑائی حضرت کی مصیبت میں کج کیا حال دی مجبور و فدا کا پین مری مثال</p>	<p>۵۶۳ وہ حسن داد وہ آغا ز جوانی وہ شان تیرا وہ غضب غیبی زبانی جبر کے سبب کس وہ پادشاہ و سرورانی جبر کے سبب کس وہ پادشاہ و سرورانی</p>
<p>۵۶۴ میں مان بولا گین دم رفتار پسری آنکھوں لگائی کبھی تلوار پسری</p>	<p>۵۶۵ روتی زمین سینہ سے لگا کے مجھے بابا ہو بچا گین دتا کبھی آ کے مجھے بابا</p>	<p>۵۶۶ لش سم گلگون چو پھر حسن حسین سے چہر نکالے مجھے حسینوں زمین سے</p>
<p>۵۶۷ پور میں چھو پو پو تو لہجے مان اب سنے رن کی جلی آئے امان آہستہ سخن یاں کہ کج ہے امان آہستہ سخن یاں کہ کج ہے امان</p>	<p>۵۶۸ حضرت کے دل سے پوچھی گئی پچھلے کے گلے سے پوچھی گئی حضرت علی کے غم کا حامی پڑ پڑا صفت برف غم کی گئی</p>	<p>۵۶۹ کب دین اہل عاق و عیال چھا کب دین اہل عاق و عیال چھا کب دین اہل عاق و عیال چھا کب دین اہل عاق و عیال چھا</p>
<p>۵۷۰ تسلیم کی نہ تیرے کو مدد علی اکبر باتو نے کہ چھوٹے پیارے علی اکبر</p>	<p>۵۷۱ اکبر جو پو پو زب فرس پاس ہٹ کے روئے شہ دین گردن تو سن پٹ کے</p>	<p>۵۷۲ ہونگے نہ جوان عالم سب میں ایسے دیکھے نہیں یوسف نے حکیم جوان میں ایسے</p>



<p>۴۴          طبع سلیم تاج وہ مرغوب میر کیا          کہیں کہیں درہ کہیں کہیں خوب میر کیا          زلف چہرہ کا عجب سیر کیا          خانی کے محبوب کا عجب سیر کیا          ہو پیشکش محرابین خوش سیر کیا</p>	<p>۴۵          طبع کھون کے لیے سر تار نام کے لیے          ہر طرف خوشبو کا سر تار نام کے لیے          ہر طرف نکست خوشی کے لیے نام کے لیے          حاجت نہیں خوشی کے لیے نام کے لیے</p>	<p>۴۶          طبع خوش فرائد کہ ہو گل میر کیا          ابرو وہ کمان میں ہو کمان میر کیا          گلگون چہرہ کی دانی          مٹی بچائی گئی تیغ صفائی          نہیں بچائی گئی تیغ صفائی</p>
<p>۴۷          ہر عضو بدن مثل بی انور حسین ہی          کیسویں دی ہین سرور فرق نہیں ہی</p>	<p>۴۸          ہر بال پے رونق تار سب ہی          خورشید سرور جسے دکھایا وہ شب ہی</p>	<p>۴۹          ابرو جو پہلے چہرہ کیلے زمین میں          معلوم ہوا چلگئی تلوار چمن میں</p>
<p>۵۰          ہر طرف نشان زلف سیر تیز ہوا ہی          ہر شگفتن خاک جہان سا پڑا ہی          کاہل نہیں سسلا سرور دفا ہی          تاروسے کہڑو کے جو پوچھو درد سا ہی</p>	<p>۵۱          طبع غرق لبخین حیدر علی اکبر          قطر کے غرق لبخین حیدر علی اکبر          وہ خاک کے ہر تار لبخین حیدر علی اکبر          جان بازوں کے دل لبخین حیدر علی اکبر</p>	<p>۵۲          شکل بہ نور زلف آفاق میں ابرو          خنجر کا ہوا دم بند و برق میں ابرو          تخیل کی کعبہ کی قسم طاق میں ابرو          سب جان تاروں کے وہ مشتاق میں ابرو</p>
<p>۵۳          ہمسہ ہوں اگر مار سید ہم زبان ہی          پیچ اٹھانے کی انھیں تاب کمان ہی</p>	<p>۵۴          الفت کا وہی رنگ ہو معمولی میں          باغون میں ہی بلبلین میں چوں ہی میں</p>	<p>۵۵          ترخون ہوئی نہیں زہار تھین          ہر بات میں چلائی ہین سو بار تھین</p>
<p>۵۶          زکریا ہر افسانہ کیسیو          زکریا ہر افسانہ کیسیو          سنبل کی پستان کیسیو          جی کا کشتان جلو کا کشتان کیسیو</p>	<p>۵۷          ہر وہ چہرہ کہ زراعت کیسیو          صاف آئینہ کو حسن میں کیسیو          پتوں پر بیابان ہر واسطے کیسیو          متاب بازار کو سرواٹے کیسیو</p>	<p>۵۸          خنجر ہر افسانہ کیسیو          اس ننگے پیر و انہیں چوکی کیسیو          ہر وہ چہرہ کہ زراعت کیسیو          ہر وہ چہرہ کہ زراعت کیسیو</p>
<p>۵۹          ہوں وصف بیان یہ ارمان نہیں میں          اہل شب قدر لگے آسان نہیں میں</p>	<p>۶۰          حقیقی نہیں آئینہ ہر دوش ہی جلی ہی          یہ شمع شہستان حسین ابن علی ہی</p>	<p>۶۱          منہ زہر ہی دگر گس نگران ہی جو تعب میں          دیکھا ہی ان آنکھوں کو مگر عین غضب میں</p>

<p>۱۷۷۷ چونکہ بصارت کا سہارا انھیں نہیں تھوگا نہ جفا کشی صفت ازاد خوش چشم جهان جان تیار نظر آنکھ کا مارا انھیں نہیں سبیل</p>	<p>۱۷۷۸ عارض بنایا خط سبز کو گلزار کاشانیوں کی حفاظت میں توریت خط سبز جو کھڑے کوئی تیار سبیری پہ طوطی کے قلم سے ہو نور</p>	<p>۱۷۷۹ تھوڑے عرصے میں گدگدوں میں ہر خشک گل کو سبز بنادیا نشانے کا شبنم سن تپتی تپتی نشانے کی گلکلیوں میں عارض بنادیا</p>
<p>۱۷۸۰ راتوں کو نہون بندہ کالی بن گھیر اسرار خدا دیکھنے والی ہیں یہ آنکھیں</p>	<p>۱۷۸۱ ہر خط خوش اس خط کے مقابل میں غلطی یہ کاتب قدرت کا نکالا ہوا خط ہی</p>	<p>۱۷۸۲ ہاتھ اٹکا نہو بندو غامین کسی بچا پر قبضہ ہی اسی ہاتھ کا شمشیر قضا پر</p>
<p>۱۷۸۳ یا قوت کا خون اس گہوے کی گہوے کیا بولتے ہیں محل عجیب شان خدا سرخ ہو تیرا کت جو چک رہے سو سب گل خوشید شوق اس میں مجھو</p>	<p>۱۷۸۴ سیدان میں مجھ کی یاد کیا جان پر اکبر کی طرف تیرا کبر بیان ہی رخسار آغاز خط سبز بیان ہی سبز ہی گلزار جوانی پر نشان ہی</p>	<p>۱۷۸۵ سینہ کی صدف کی کوئی سبیل نہیں زمین ہو وہ شیشہ نہو تپتی تپتی صورت میں خدایا کین کوئی مسرور نہیں سودا میں سب یہ بچو نہیں ملتا</p>
<p>۱۷۸۶ شہرہ ہی میان دھن تنگ زبان کا موہوم ہو مگر بلبل عجاز بیان کا</p>	<p>۱۷۸۷ سب شوق خط میں تھیں موقوف کسی پر کھایا ہی زمر دے مگر زہر اسی پر</p>	<p>۱۷۸۸ سینہ صدف کو ہر اسرار خدا ہی اعضائے جمعی صدر اسے سب کہا ہی</p>
<p>۱۷۸۹ چمکاتی تو راتوں کی چمکتی ہوئی جیسے کہ گلین نے شانے میں کیا جلوہ درندان کا نہیں ارض بلبل ہلا س کی سون ہو مگر خاک خط ہی</p>	<p>۱۷۹۰ خط سبز نہیں اکبر شہ قفا کا صدمہ گل عارض کو نہو گرم ہو کا رومال بندھا ہو حسن سبز قفا کا باجوئی زیارت میں سخن ہر قفا کا</p>	<p>۱۷۹۱ بلبل جوہ شہ گھٹان پوئلے سار شوق سب ہر جوتے پوئلے نشانے کے وقار و شکار پوئلے نقا چا پوئلے سوال سے پوئلے</p>
<p>۱۷۹۲ ہی اور ہی کے لطف جو تھو بند کیے ہیں سٹھی میں علی عقہ ثریا کو کیے ہیں</p>	<p>۱۷۹۳ دیکھو طوط خط و ذوق آگوا تھا کے گرمی میں خضر سو گے سینہ چاہو آگے</p>	<p>۱۷۹۴ سایہ نے کہا ہو تھیں بے ادبی میں کچھ کام نہیں جسم رسول عربی میں</p>

<p>۱۴۴ میں نے صدام سر نہ دی کچھ نہیں جہنم اسی خورید کے بلو کے کھانچو دی جاوے آواز ادا دھیان کو تو میں نے کیا تھا جیسے ایک وہ تو</p>	<p>۱۴۵ آپ میں کہانا کا کیون نہیں کرتے بان یہ سب بازار دکان کیون نہیں کرتے کیا سمجھو جو محبوب کیون نہیں کرتے نہو دیکھتے ہوصل علی کیون نہیں کرتے</p>	<p>۱۴۶ میں نے تیری دھڑکی دلی ہون میں نے تیری دھڑکی دلی ہون میں نے تیری دھڑکی دلی ہون میں نے تیری دھڑکی دلی ہون</p>
<p>۱۴۷ ہو شوق کہ پروں سوا ہو کر ہو وین تنگی ابھی اٹھ جائے تو دور ہو گے گزین</p>	<p>۱۴۸ مہراج میں تاعش گئے جو وہی ہیں ہم سب ہو جنکے لگے گودہ سی ہیں</p>	<p>۱۴۹ جو با تو غریب لطفین اور نہیں ہی سید کوئی مانند حسین اور نہیں ہی</p>
<p>۱۴۹ آج کل کے جہنم کو بھی نہیں جنت کے دیکھنے میں بھی نہیں اس میں میں بھی نہیں جو دن کی نگاہ اور کلا اور بھی</p>	<p>۱۵۰ آج کل کے جہنم کو بھی نہیں جنت کے دیکھنے میں بھی نہیں اس میں میں بھی نہیں جو دن کی نگاہ اور کلا اور بھی</p>	<p>۱۵۱ آج کل کے جہنم کو بھی نہیں جنت کے دیکھنے میں بھی نہیں اس میں میں بھی نہیں جو دن کی نگاہ اور کلا اور بھی</p>
<p>۱۵۱ تھے ذکر کہ ان میں بھی سب سلو ہیں اس کے خالق کے یہ جو وہ محبوب ہیں اس کے</p>	<p>۱۵۲ چاہو جو گواہی تو نہ عذر کسی کو سب خلق کرے مہر نبوت پر اسی کو</p>	<p>۱۵۳ آدم سے حسن تک جو بنی اور دلی ہیں ان سب کی جگہ ایک حسین ابن علی ہیں</p>
<p>۱۵۲ بیت کو عذر تھا بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا</p>	<p>۱۵۳ بیت کو عذر تھا بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا</p>	<p>۱۵۴ بیت کو عذر تھا بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا خدا ہی سے جو بھولتے تو جانتا تھا</p>
<p>۱۵۴ غش ہو گئے مشہور جو تھے سنگ ہی اصنام گرے آمد مشکل بنی مین</p>	<p>۱۵۵ اکبر ہو میں فرزند حسین ابن علی کا اس کو بیت پیر رسول عربی کا</p>	<p>۱۵۶ سین جو ہی اسم خوش انجام ہمارا مرتے لئے لیتے ہیں بھی نام ہمارا</p>



<p>۵۹۱ اب جو آتش پیکر عیان ہوئی ہو کھو یہ فوج تہ خاک زمان ہوئی ہو کھو مصداق علی شہد فغان ہوئی ہو کھو سوسے تار روان ہوئی ہو کھو</p>	<p>۵۹۲ دو فوج میں یکا دو سید کی طرح بے بیخ و بن چین چین کی طرح دست درخت نکلتے ہی گلے گلے اس سے پیشانی رخ ظفر طائر جان نکلتے اس سے</p>	<p>۵۹۳ چمکتے ہوئے تیری بی بی بوجھ کے چمکتے ہوئے تیری بی بی بوجھ کے نہیں اہل تہی ہوئے شہر بوجھ کے اگر کہیں بچا بچا تلواری بوجھ کے</p>
<p>۵۹۲ پر سیاہ لودم میں وہ شمشیر کھینچی جنگ اُردو بدر کی تصویر کھینچی</p>	<p>۵۹۳ جو ہر مین نہان پھول پر داغ سے نکلا غل تھا کہ رزہ پوش جوان پلنے سے نکلا</p>	<p>۵۹۴ پیاسی ہو وہ خون سپہ اہل جفا کی مشتاق سیاہی ہو زبان کلک قضا کی</p>
<p>۵۹۴ تو سب جین ہو خود و سب کاتے تو سب جین ہو خود و سب کاتے جو خوب طرانی میں ہو چالاک وہ آئے جانا ہو جسے جلد تہ خاک وہ آئے</p>	<p>۵۹۵ تو اسے یحییٰ نے کہا قفس خدای با نظر انظار آری تلواریہ کیا ہو گو یا ہوئی کاش شمشیر دم طرف مزای گو یا ہوئی کاش کی کوئی بھلا نام قضا کی</p>	<p>۵۹۵ کھائے کھائے کفارہ تھی عادت شمشیر لفظ شمشیر شمشیر جو کیا ابوسے شمشیر کھائے کھائے کی تیغ سے ظفا ہوئی تیغ کھائے کھائے ہو اسروئی دم کی بھی تیغ</p>
<p>۵۹۵ کیا ضرب ہو سب پیکر انصاف تو کر لیں ہم پہلے پہل ہاتھ ذرا صاف تو کر لیں</p>	<p>۵۹۶ مترقا بھی سہا یا نہ کھی میری نظر میں رہتی ہوں میں مشکل مجھ کی کر میں</p>	<p>۵۹۶ جب غور سے دیکھا تو کھلا طرف مزای سر کوں پڑھے شے ہو جہا میں جدای</p>
<p>۵۹۶ کھلا نہ پہ جہاں دھر سے کوئی پیکر لی زبان سے تلواریہ جہاں پیکر یون شہا پیکر خون بیا کھولا یون شہا پیکر خون بیا کھولا</p>	<p>۵۹۷ دشمن کو ستاؤں ہی آرا ہو میرا ہوں شہا کو شہا خون کھانا ہو میرا جہاں میں اس دم میں ہی کام ہو میرا کرتی ہوئی ہوں تلواریہ نام ہو میرا</p>	<p>۵۹۷ زدن کو قہار اصل کھانا ہو میرا باز جو قوی تھا مضمین کھانا ہو میرا چرا آئے خون میں نقصان کھانا ہو میرا سہا پیکر خون بیا کھولا کھانا ہو میرا</p>
<p>۵۹۷ چمکی دم حیرت سے پیر میں بجلی لیکا لگری گشت تصویر میں بجلی</p>	<p>۵۹۸ وہ تیز ہو لکین برق سے میری ہوا سے ازخون کے ہو کھیت ہر میری ہوا سے</p>	<p>۵۹۸ جب دوش عدد پر وہ ہی حال سے آئی چھو لوں میں پھل یا رعدا حال سے آئی</p>

[illegible]

<p>والہ مختار بھی جو پانی پہنچا یا شاہ مجاہدوں سپہ فرزند شہر کے سلطان بنام ارشاد کیا آپ اے بعث آرام</p>	<p>والہ فرزند پیدائش باطنی تمی ایک نگوئی میں شاہ زمین دی صورت داؤد سلیمان زمین ارشاد کیا صبر کرو بیخ و بن</p>	<p>والہ میدان میں وہ کج رجحان کا جانا کا کل ہو اسے اور آنا وہ شاہ کی غرت وہ مصیبت کا جانا نہو پیرے رمان قبا اشک جانا</p>
<p>ظاہر و جہل فیت میں گرفتار ہوں بیٹا پانی نہیں ممکن مجھے ناچار ہوں بیٹا</p>	<p>تم اپنے حشم روز جزا رکھو بیٹا عادوں کی عدالت کا مزا رکھو بیٹا</p>	<p>اقلب سپہ تمام میں وہ ماہ لقا تھا اقلب شہر بگیس کا عجب حال ہو تھا</p>
<p>والہ انہی غور و خیر سے آگے کے لئے آگے ہیں خجل ہوئے ہوئے آگے ہیں خجل زار لاد تو پیکار لی مٹھ میں نہیں زبان بول کے باب</p>	<p>والہ بوجاؤ در جنگ دلاورہ خیز ہیں پیش قدمی ادبی و دم و خیز ہیں سیک کر پیکر پیکر خیز ہیں شہر کا ہے پیر سلو کر خیز ہیں</p>	<p>والہ پیش قدمی پیکر پیکر خیز ہیں کی شاکھ یعنیوں کی پیکر خیز ہیں پیراس سے دھار دہر سو خیز ہیں قندیں وہ نہ جو تلو اور گانی</p>
<p>پہونچی جو زبان شاہ خوش سلوک ہیں یوسف کی زبان الکی یعقوب کے منہ میں</p>	<p>اب جگو ملیگامری تقدیر کا پانی اب ہی یہ گلا اور ہی شمشیر کا پانی</p>	<p>صد سے جناب علی اکبر کو بخش آیا خود دل کو خبر ہو گئی سرور کو شرف آیا</p>
<p>والہ اکبر کا عجیب حال ہو جو خفاں ہے جب شمشیر لگائی جعفری زبان ہے بہرے کہ اٹھائے مجھے اللہ جان ہے میرے گامیری زبان آپ کا حال ہے</p>	<p>والہ چلو مستعد رہو دعا ہوئے اکبر راہی طواف اہل خفا ہوئے اکبر بابائے گلے جلا ہوئے اکبر چھپ چھپ کرے زور ہوئے اکبر</p>	<p>والہ رہا رہا پیکر پیکر خیز ہیں تکڑی ہوئی تونی خیز ہیں تکڑی ہوئی تونی خیز ہیں تکڑی ہوئی تونی خیز ہیں</p>
<p>سو گئے ہو ہمیں ہوئے نہایت ہی گلا خشک حضرت کی زبان میری باں ہی خوشک</p>	<p>تھا قصد عامہ کا گردن خاک شفا پر ہر مرتبہ تھے ہاتھ گریبان قبا پر</p>	<p>خش ہو گئے ہمشکل ہی دامن زمین پر اٹکے ہوئے گیسوے خوار زمین پر</p>



<p>۵۱۴ جو ایک بیت کر گاتیر گل آلودہ خون ہوئی منتی قتل علی در دامنیت مگر گریہ کا نیکو دلی شہ کو صدمہ ہو جانے لگا</p>	<p>۵۱۵ تھوڑے میں آگ لگ کر آگ لگ گیا تھوڑے میں آگ لگ کر آگ لگ گیا تھوڑے میں آگ لگ کر آگ لگ گیا تھوڑے میں آگ لگ کر آگ لگ گیا</p>	<p>۵۱۶ اجال سے قتل میں ہو اور جی آج کل کے کایہ گریہ نیکو آج کل کے کایہ گریہ نیکو آج کل کے کایہ گریہ نیکو</p>
<p>۵۱۷ پہا سا کوئی یون جیسے گدے تانین ہوا تھی ہی گلا خون ٹھہرنا نہیں پایا</p>	<p>۵۱۸ بچین جو تھا زخمی شمشیر لہو میں غل تھا کہ تڑپتا ہی عجب شیر کو میں</p>	<p>۵۱۹ سر پیٹ لیا گنہ شہیدان میں جو آئے مٹھ پھر گئے قہرا کے لاشے شہدا کے</p>
<p>۵۲۰ پر باغ شہادت عجب لعلت کا دادا نے بزرگانہ خون کیے ہیں اب پیاس کی بھی پانی وہ پیے ہیں وادی عجب خون میں اسو پیے ہیں</p>	<p>۵۲۱ سبھی</p>	<p>۵۲۲ تعمین ہی صاحبیت علی کریم ضالع ہوئی سب علی کریم بصورت سلطان رسالت علی کریم ضلع نمونیاں شہادت علی کریم</p>
<p>۵۲۳ ہوں سب کے پرے آپ پر اتفاق ہیں ہوا محبوب آپ کے مشتاق ہیں باپا</p>	<p>۵۲۴ نعرہ جو کیا جانب کو تر گئے اکبر قہرا کے بدن سرد ہوا مر گئے اکبر</p>	<p>۵۲۵ افسوس ہی کی زیست تھے وفا کی میں مر نہ گئی ہاتھ غضب نے نقصا کی</p>
<p>۵۲۶ کیا سنا غیاوت کی شہادت میں کتنے ہیں سونے کے پتھر اکبر کے بابا کا پتھر تھے ہی حق کی دیکھ لے دیکھ لے دیکھ لے</p>	<p>۵۲۷ کی خاطر علی اکبر جو ہوا خیمہ سے نمایاں ہوئے حجاز مگر غیبے عیان فاطمہ کے حجاز مرد نہ تھے بیل میں مالک حجاز</p>	<p>۵۲۸ کھلنے نکالنے کی ہون چاہی اکبر مگر قہر تھا عین علی کریم ہونا نہ تھا عاشق شیدا علی کریم کچھ کھون حال ہوئی علی کریم</p>
<p>۵۲۹ میں آپ لیے ہوں کہ اس نظر آئے پانی میں نہویر جو پیا سا نظر آئے</p>	<p>۵۳۰ پتیا ب وہ خاتون معظم نکل آئیں کعبہ سے مگر حضرت مریم نکل آئیں</p>	<p>۵۳۱ معلوم نہیں ہوش بجا ہو کہ نہیں ہی سر پر بھی دیکھو تو وہ دوا کی کہ نہیں ہی</p>

<p>۴۱۷          زخمی ہو گیا جب سیدہ پاک          گریہ کرتی تھی کہ بیان کیا گیا          کہ وہ قیامت کے روز          زخمی ہو گا خون گھونٹے ہوئے</p>	<p>۴۱۸          اکبر سے بے قراری          ہشتاد ہوا اس حال میں          کہ وہ زخمی ہو گیا</p>	<p>۴۱۹          زخمی ہو گیا جب سیدہ پاک          گریہ کرتی تھی کہ بیان کیا گیا          کہ وہ قیامت کے روز          زخمی ہو گا خون گھونٹے ہوئے</p>
<p>۴۲۰          اگر تباہی غبار اکبر گدوش پر ہے          قبلہ کی طرف تھوکیے خاموش تھے ہیں</p>	<p>۴۲۱          بہوش تھیں لاشہ یہ انوش میں زینت          سنگے یہ صلا میں مگر ہوش میں زینت</p>	<p>۴۲۲          میں جاتی ہوں اویلا خدا حافظ و ناصر          لولا اکبر ذریعہ خدا حافظ و ناصر</p>
<p>۴۲۳          کیا ہو گئی وادی          آتش کا شعلہ لاشہ پر تھوکیے ساری          گدوش اکبر سے ادا ہو گئی ساری          خون علی کے پیشین رہی طاقت زاری</p>	<p>۴۲۴          چلے گئے زینت کے گدوش پر تھوکیے          زینت کے گدوش پر تھوکیے          زینت کے گدوش پر تھوکیے</p>	<p>۴۲۵          روتی ہوئی تھی سیدہ پاک          لاشہ پر تھوکیے ساری          گدوش اکبر سے ادا ہو گئی ساری          خون علی کے پیشین رہی طاقت زاری</p>
<p>۴۲۶          جب لاشہ پر اس کی گدوش آگیا          تھا شور کہ کو حضرت زہرا کو غسل دیا</p>	<p>۴۲۷          انکایہ گریہ بان ہی یہ ہاتھ ہی بھائی          میرا علی اکبر کا لبس ساتھ ہی بھائی</p>	<p>۴۲۸          بند تباہی کے گدوش آگیا          اس میں میں کچھ مہر جو ان شیر کی بوی</p>
<p>۴۲۹          زخمی ہو گیا جب سیدہ پاک          گریہ کرتی تھی کہ بیان کیا گیا          کہ وہ قیامت کے روز          زخمی ہو گا خون گھونٹے ہوئے</p>	<p>۴۳۰          زخمی ہو گیا جب سیدہ پاک          گریہ کرتی تھی کہ بیان کیا گیا          کہ وہ قیامت کے روز          زخمی ہو گا خون گھونٹے ہوئے</p>	<p>۴۳۱          زخمی ہو گیا جب سیدہ پاک          گریہ کرتی تھی کہ بیان کیا گیا          کہ وہ قیامت کے روز          زخمی ہو گا خون گھونٹے ہوئے</p>
<p>۴۳۲          جھوڑا نہیں آگ شہد ہیں اب ہمیں رونا          انکو تو بہت روئے ہیں اب ہمیں رونا</p>	<p>۴۳۳          سستے ہوئے غم یا اس کفر ماتے میں نہیں          دیکھو ہمیں غم میں جاتے ہیں نہیں</p>	<p>۴۳۴          سچ کہتی ہو تو تم ناز کے پائے کا ہو          اتنی بی بی یہ اسی سیوون والے کا ہو</p>

بیاد کو زبان کو نہیں اب تاباں غن  
 رشتہ کا نہیں گول میں آداب غن  
 شہجہ ببار گل شاد آداب غن  
 کھنچے ہیں تیری نظر سے آداب غن

کہ شاہ سے آقا ہوں فدائے علی اکبر  
 بلوایئے خادم کو برائے علی اکبر



<p>۴۱ مکتبہ خدا کر عزیزین ہم لاجو ابین پیری غور سے بین در کجا شب بین زارون کا جس کو پاس ہو وہاں بین سہو نہ ہو کہ خاک دربو تو را بین</p>	<p>۴۲ انچ کو آؤ کہ بین ہم کو کھانا نہیں کھلو سے ہوں از عجب طار ب پائین کیا زبات تھکے آؤ گے ز جنت نہیں تیا سے کبھی نہ ٹوٹ سکتے نصیب نہیں</p>	<p>۴۳ ایسی شنبیہ نبی خلیل ہے بندش کی زلفت میں ہیں نکال ہے صفا دہن کو بھی رسانی کرباں ہے ایسی در عارض علی اکبر کمال ہے</p>
<p>۴۴ تکلیف سر اٹھا کے نہ دین غار کی طرح دشمن جھاکے ملتے ہیں تلوار کی طرح</p>	<p>۴۵ مگر گو کہ اعتبار بھی ہم لاکھ امیرین پر ذاکر حسین علیہ السلام ہیں</p>	<p>۴۶ ای نجم خال ہو جو کدورت موان ہو آئینہ بکبین دل مداح صاف ہو</p>
<p>۴۷ طبع شامی سزا کر دو بصورت شباب ہمیں سزا کر دو یعنی جوانی علی اکبر سزا کر دو مسنو یا بول کے گوہر سزا کر دو ای دل پر حسین کے دل کا کر دو</p>	<p>۴۸ ہم پرین گدا سے بادشاہ افروختہ کیا غم ہو کسی کو جو عوی کمال سکا چھاوین پرین بھلا بخشے کیا چھا بھی جو کسی نے کہا کہد یا بجا</p>	<p>۴۹ اؤدا لقا اکبر اکبر حسین تبا ای خضر خطبے رہ ملک خن تبا نقیہ کون بونگ نواؤ دہن تبا نن او نزل دیدہ دین غم تبا</p>
<p>۵۰ لکھنا یہ حال رو دو اور دیکھ بھال کے پر بھی پر آج رکھ کے گلی نکال کے</p>	<p>۵۱ جھکنے سے یا بلند خیالی سے شوق ہی گردون کی شکل تیغ ہلالی سے شوق ہی</p>	<p>۵۲ ای تاوک خروہ دل بدین نشانہ ہو پر ذاکر تیر طبع رسا سے خطا ہو</p>
<p>۵۳ تھا عجیب لطف ملا آنکسارین ہم خاکسار ہو گئے جو کس نازین چھتا چھتا چھتا چھتا چھتا و شایہ کس طرح و شایہ کس طرح</p>	<p>۵۴ کتب و کلام ہیچ ان قابل نہ ہو گمانہ وصف ثانی امانت ہو نہ ان ایک طور پر جوار عانت کرے مگر عہدے غصہ سے ہوں طالب بد</p>	<p>۵۵ ای لعل لب بلبلین چاہا ذوق رکھانے پر تیر ہو حاصل ہو جو سب جودت کی ہو خند و شادی شمع نوا ہو</p>
<p>۵۶ فوج بخوم تھی در یہ تیغ لال تھی جھکتا نہ آسمان تو بزرگی محال تھی</p>	<p>۵۷ ای سر قد یہ مصرع موزون پسند ہوں مضمون مثل قامت طویا بلند ہوں</p>	<p>۵۸ ای آفتاب شاہ رخ و شن ضیاء ای صبح سینہ علی اکبر صفا ملے</p>

<p>نامہ تایید نور سنیہ کہ کجا کجا کچھ حال صبح کی تھی کہ تمام تجربہ نوازیان شکر تبارک جائی تھیں ملنے لگا روزگار برب کا نور صبح</p>	<p>نامہ رہنے لگا اذان وہ نہ بیکش حور پوچھا پوچھا زور زور سننے میں سر اٹھائے دیکھو خوش تھے ہوا و حضور کا طہور</p>	<p>نامہ معزولی مری ہوا رہین چلگئی کچھ گلشن سپہری رنگت بد لگئی</p>
<p>نامہ جب کہ چکا اذان گل نشا دریا بابو نے دینے لایا دینے دی تھا باہر سے آئے حضرت عیسیٰ خدا بہر سے آئے شہر</p>	<p>نامہ وہ نہ غلطہ عجب نور کا سماں منہ کو نکالے دم میں تھے شادمان باید گی سے کانپ گئے جگر جان پیسے جلال قاعدار کے نشان</p>	<p>نامہ دیکھے نشان صبح شہر بے قصور ہشکل مصطفیٰ کو بلایا حضور</p>
<p>نامہ یہ لکے اشک قیہ خورشید ایک حضرت کی جانا زہرا آسو دیکھ</p>	<p>نامہ غل تھا نازیون میں یہ سلمان ہیں کا کس دہ خوش گلوں موزن حسین کا</p>	<p>نامہ از نڈے کمال ادب سے کیا سلام پیشہ رہو پیار سے چاہئے انام کہیں تہمتوں سے لطف صبح تہام جلدی اذان کو شہر جلتی تہام</p>
<p>نامہ یہ آخری لباس ہو اچھا مزید کا لوٹے کا عصر کو اسے شکر قرب کا</p>	<p>نامہ کیا جانے ہو شفا کہ مرض میں فتور ہیں ہم آئے دور ہو گئے وہ ہے دور ہیں</p>	<p>نامہ ہو عاقبت پھر خدا سے دعا کریں مشکوٰۃ کو حکم دو کہ نمازین ادا کریں</p>

<p>۵۱ منہ کے کیا جوڑیں ہیں تنہا منہ کے کیا جوڑیں ہیں تنہا منہ کے کیا جوڑیں ہیں تنہا منہ کے کیا جوڑیں ہیں تنہا</p>	<p>۵۲ بہار ہو جسے جلوہ ناشب کو نکون افسار سے لگا کر ہر گام زبون جانا ہو جسکو جگہ کے کہو گنگا میں حق چون بہار ہو جسے جلوہ ناشب کو نکون</p>	<p>۵۳ اب بھی بھلے ہیں سنناں غرض حال اب بھی بھلے ہیں سنناں غرض حال اب بھی بھلے ہیں سنناں غرض حال اب بھی بھلے ہیں سنناں غرض حال</p>
<p>ایسا نور تھا نظر جو سو فوج شہ گئی گویا بحر جہون سے گلے ملے رہ گئی</p>	<p>بے گھر گئے ہوئے ہیں ساں میں کا کل سر کھڑا گاراہ خدائیں حسین کا</p>	<p>دربار جو چلا ہوا سے گھر گئے نہیں راہ مسافر ان عدم رو گئے نہیں</p>
<p>۵۴ میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں</p>	<p>۵۵ میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں</p>	<p>۵۶ میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں میں نے اپنے شوق کی خاک میں</p>
<p>مزدہ اجل سبھون کو شہادت کا دی گئی یا تو علیہ علی اکبر کو لکھی</p>	<p>سو بیکہ خوب فادی حجت فرامین ہم ہر گویہون کی فصل رہینگے ہوا میں ہم</p>	<p>دیگاہہ مٹھ چھپائے کچا دھن کیا کروں اب تم نہیں سمجھتے ہو اکبر میں کیا کروں</p>
<p>۵۷ بولی کلے لگا کے تباہ تو میں شمار بولی کلے لگا کے تباہ تو میں شمار بولی کلے لگا کے تباہ تو میں شمار بولی کلے لگا کے تباہ تو میں شمار</p>	<p>۵۸ اٹھائے تھے قلعہ عصمت پناہ کا بولین کہ یہ تھی پناہ کا اٹھائے تھے قلعہ عصمت پناہ کا</p>	<p>۵۹ بسیب غرا خواستہ مالک جو نہیں ہو ایک شوق میں رہاں میں ہو بسیب غرا خواستہ مالک جو نہیں ہو</p>
<p>شاید سفر میں جی سے گزے کا قصد ہی یوں لا جری نہ پوچھے مرنے کا قصد ہی</p>	<p>اب دلبر متول سے چھٹنے کا طور ہی اویسر لال یہ کو لٹنے کا طور ہی</p>	<p>کل جہان کا سر یہ قیامت کی بات ہی مضبوط ہو جوان ہو غیرت کی بات ہی</p>



<p>۱۳۵ کون آید سے ال کے چہرے چکا چکی اعد سے کون اور علی کے چہرے چکا چکی اکثر سے خالق کے چہرے چکا چکی کون آید سے ال کے چہرے چکا چکی</p>	<p>۱۳۶ زخم کے چہرے چکا چکی زخم کے چہرے چکا چکی زخم کے چہرے چکا چکی زخم کے چہرے چکا چکی</p>	<p>۱۳۷ جیسا کہ حسین عذر ہو میں اختیار میں اس محل میں غیر ہوں اور افتادار ناحق ہوں نام ویر دیا دن کا زار کے چہرے چکا چکی</p>
<p>۱۳۸ چھادی کر کے جو بیٹا کو گے تم یہ تو بتاؤ سا قہار سے رہو گے تم</p>	<p>۱۳۹ افسان کر جو خوف خدا سے کریم ہو بیوہ ہوں میں غریب سلیمانہ شہیم ہو</p>	<p>۱۴۰ کھیر نہ فوج دیدہ نہ ہر اکے نور کو کوئی بری نظر سے نہ دیکھے حضور کو</p>
<p>۱۴۱ گو یا ابو جواب میں زین العابدین امان عدم کو جائے ہم ساتھ جان فالتے سے قتل و کعبہ میں ناتوان سودا چاہیے کہ ہر چہرے کا دان</p>	<p>۱۴۲ پوچھے را اشک کے چہرے چکا چکی ای میری جان میری بہت خوب جواب میں میں کہ شاد ہو چکے شباب مطلوبہ بات کی نہیں اور ال</p>	<p>۱۴۳ چھوٹے چہرے چکا چکی بابر سرد کا چہرے چکا چکی چھوٹے چہرے چکا چکی چھوٹے چہرے چکا چکی</p>
<p>۱۴۴ اب میں حسین ہو خادم کا ہاتھ ہی بابا کالج منزل آخر میں اساتھ ہی</p>	<p>۱۴۵ تڑپ کے چہرے چکا چکی تم پہلے جان دو گے یہ جگو یقین ہی</p>	<p>۱۴۶ مان کے چہرے چکا چکی سینے کے دھینے سے جگر کا پتار ہا</p>
<p>۱۴۷ کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی</p>	<p>۱۴۸ کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی</p>	<p>۱۴۹ کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی کے چہرے چکا چکی</p>
<p>۱۵۰ بے ہن کل سے تیر جیون کو واسطے تیروں کی لوگین تیر میں سیروں کو واسطے</p>	<p>۱۵۱ کچھ اشتیاق جنگ میں تلوک سے آگاہی یہ پالنے والی مزاج سے</p>	<p>۱۵۲ بند لباس کشنہ جگر باندھتی گئیں بھر چرے کے گرد آپ کر باندھتی گئیں</p>

<p>۷۳۳ لایین حضور شاہ کچھوہ لودہ بولین کرپ جلتے ہیں برہنہیں جو حاضر ہو یہ مدینہ کو دوسرا پس صاحب مین در بدر نہ چوئی بونہ</p>	<p>۷۳۴ اونچا ہوا نشان فلک پر نصیحتی قیرون کو ساٹھ لکھ ہر تضاہلی سو سے بشت فوج شہ کر بلا جلی جنگ کے چرخ چھا ایسی ہو جلی</p>	<p>۷۳۵ اصغر نے کی قضا علی کے بے کھن بازو شاہو جگ لگے قتلہ لے خون کھودی لہ لالام نے صدر نہ ہون خون کیا زمین میں ریشہ لاگون</p>
<p>۷۳۶ کچھو میری فکر کیے مین مانتی نہیں یہ جائیں آپ جائے مین جاتی نہیں</p>	<p>۷۳۷ رین خزان بلخ نال بھول تھی ہنگام عصر نوبت آل رسول تھی</p>	<p>۷۳۸ جنگ مزار پر گل زہر اپت رہے سایہ کیے ہو علی اکبر کھٹ رہے</p>
<p>۷۳۹ پھرنے کا در بد جو تاش میں گم نام زینت کی بہت دیکھ کے کچھو کچھ نام فرمایا ساز و دہم تو تین تمام ہو گیا سوار کہ آجکا جو غلام</p>	<p>۷۴۰ جس میں خون یاقوت لال ہوئے سب کے پھول قافلہ لال ہوئے بیجان بن گیا کھلے ہوئے قائم عیب ظلم سے پال ہوئے</p>	<p>۷۴۱ آیا جو ہوش قبضے اٹھے آتش فرزند سے لپٹ گئے غلام آہ کتے تھے بار بار یہ سلطان دین پناہ آج کا اصغر نادان کو بے گناہ</p>
<p>۷۴۲ عرفت سے احترام سے لجا یہ لکھن رہو الاس مقام سے لجا یہ لکھن</p>	<p>۷۴۳ بازو کئے لہو مین عمار بحر کے ٹوٹی لڑکھ حضرت عباس مرچ کے</p>	<p>۷۴۴ بیکس حسین چھو کو بہت جو چھو رہے یہ دست بستہ پاؤں پر اس وقت گر پڑے</p>
<p>۷۴۵ یک پہ کے سر و باغ نامت دان لکھن سیرون کا غول گرد نام زمان ہوا جس میں سر سر اوہ بی غیاں ہوا جگائی کو کھنڈ نہ اس وجہ ہوا</p>	<p>۷۴۶ ورد الکا جو تیر لکھ کو صفینہ غم گم افلاک شہ کو دن مسرت اکبر نے بڑھ کے ہاتھ دھڑا دھڑا نجانے بین قلع دل ماہ بیکر</p>	<p>۷۴۷ کی عرض منج سے علی پر تمام حضرت ملا خط کو کون سے تمام شہر کا قریب و بیکر میں تمام شہر کا قریب و بیکر میں تمام</p>
<p>۷۴۸ اکبر مین کچھ نشان ہر ناکہ نشان کا تم سر پرانے کھولہ و شقہ نشان کا</p>	<p>۷۴۹ بھائی کی منہ ہو کے جو دم دیکھنے لگے اکبر کا منہ امام احم دیکھنے لگے</p>	<p>۷۵۰ بابا مال پر علی اصغر کے خون کا لیگا عوض غلام برادر کے خون کا</p>





<p>۵۵۵ سب تر باہون درو اجل سے قریب مگھوڑوں پا مال پہ چلے تیرے قریب سب تر باہون درو اجل سے قریب مگھوڑوں پا مال پہ چلے تیرے قریب</p>	<p>۵۵۶ اب بے چارے کی حالت سب تر باہون درو اجل سے قریب مگھوڑوں پا مال پہ چلے تیرے قریب سب تر باہون درو اجل سے قریب مگھوڑوں پا مال پہ چلے تیرے قریب</p>	<p>۵۵۷ اب بے چارے کی حالت سب تر باہون درو اجل سے قریب مگھوڑوں پا مال پہ چلے تیرے قریب سب تر باہون درو اجل سے قریب مگھوڑوں پا مال پہ چلے تیرے قریب</p>
<p>۵۵۸ بلوے میں خاندان جہاں میر ہو ناحق حبیب حق کی نوا سی اسیر ہو</p>	<p>۵۵۹ تہ سے نہ آؤ سیک کا الم اس دلیر کا مرا بڑا ستم ہی برابر کے کشیر کا</p>	<p>۵۶۰ غش محقر قریب مادر و فرزند جو گیا مان سے پسرو دل ہوا حشر ہو گیا</p>
<p>۵۶۱ نہایت میں محفل شاہ شہین نہایت میں محفل شاہ شہین</p>	<p>۵۶۲ وقت ہمارے عصر کی نزیک یا امام وقت ہمارے عصر کی نزیک یا امام</p>	<p>۵۶۳ ہو جو ہم غمخواران ملے تو غلام جائے ہو جو ہم غمخواران ملے تو غلام جائے</p>
<p>۵۶۴ صاحب بچا ہے تو ہی کیا حال آپ کا شہ نے کہا یہ چھوڑے ہیں ساتھ لپکا</p>	<p>۵۶۵ گویا ہو حسین کہ باہر پھینکے ہم فصہ نماز اب تہہ خیر پڑھیں گے ہم</p>	<p>۵۶۶ بولین تڑپ کے طائر دل جب بھٹکیا اللہ جانتا ہی کلیجہ تنگ کیا</p>
<p>۵۶۷ اب اختیار ہوئے اذن لے لے لے چکا اب اختیار ہوئے اذن لے لے لے چکا</p>	<p>۵۶۸ اب اختیار ہوئے اذن لے لے لے چکا اب اختیار ہوئے اذن لے لے لے چکا</p>	<p>۵۶۹ اب اختیار ہوئے اذن لے لے لے چکا اب اختیار ہوئے اذن لے لے لے چکا</p>
<p>۵۷۰ در عیشہ ہی ہم باد شہ کا سنات میں دیتا ہوئی دخل بزرگوں کی بات میں</p>	<p>۵۷۱ رو لین مجھ میں بھی سب قضا میں رنگ ہی اکبر بھو تہہ ملو قوت تنگ ہی</p>	<p>۵۷۲ دم کین دعائیں مضطرب حال چلین ڈیوڑھی کی سمت کوئے ہو بال چلین</p>

<p>۵۶۴ فرو باد علیؑ کہ بونٹ کھینچے کے ساتھ چلا کر بیان کے ساتھ چلا کر بیان</p>	<p>۵۶۵ جلد دوم مرثیہ میر عشق آج کل کے زمانہ کی قدر و قدر آج کل کے زمانہ کی قدر و قدر</p>	<p>۵۶۶ تسلیم کی جلا سے سلطان شمس رہا کیے ساتھ یہ نظر یہ نور عین رہا کیے ساتھ یہ نظر یہ نور عین</p>
<p>۵۶۷ سب چو گئے امام عزیز الدیار سے مشکل کشائے خلق کیلئے مزار سے</p>	<p>۵۶۸ ہوئے جدا ہر ایک ایس و شفیق ہی کوئی نہیں رفیق یہ بابا رفیق ہی</p>	<p>۵۶۹ پوچھے سر شاگ شیر خدائے حبیب سے خود تھام لی رکاب حسینؑ غیب سے</p>
<p>۵۶۸ سب چو چلا شہید شیر خدائے حبیب ہوئے عکس پر سلطان دین چلا اب گھر کی روشنی نہ رہی حسین چلا</p>	<p>۵۶۹ تھا ایک شہزادہ کا کوئی کا غلام تھا ایک شہزادہ کا کوئی کا غلام</p>	<p>۵۷۰ مطلع سخن کا شباب ہو نظر تیرے ساتھ رسالت تاب ہو نظر تیرے ساتھ رسالت تاب ہو</p>
<p>۵۷۱ نفس بد معین بیوی اٹھائے کے واسطے بھیکیں مسکین لوہی نہ لائے کے واسطے</p>	<p>۵۷۲ کچھ رہے عدم کی خطا ہو تو بخشد ہے کوئی قصور ہوا ہو تو بخشد</p>	<p>۵۷۳ پیدا ہوئے ہیں نور کے مضمون جبر سے کیا کیا فیض جانے لگتے ہیں ایسے</p>
<p>۵۷۴ تاوس مصطفیٰؐ میں تو ہو فرق بچہ دان سید منظوم فرق بچہ دان سید منظوم فرق</p>	<p>۵۷۵ پہلے تو تھی جنت ہو اب گھر کا قہر جنت ہو اب گھر کا قہر جنت ہو</p>	<p>۵۷۶ میں نے منصف ہوئے بند ہوئے مقام خود اب تک زبان اور تیری اپنی بیان خود اب تک زبان اور تیری اپنی بیان خود</p>
<p>۵۷۷ پتہ تابا بلایت پتی ہو کے رہ گئے اکبرؑ سے عاصی اہل حرم رو کے رہ گئے</p>	<p>۵۷۸ بھائی ہمیں دعا سروس کام کیجیو سجاد کا ہمارے عوض کام کیجیو</p>	<p>۵۷۹ صورت نظر نہ آئی اب مہر و ماہ کی تصویر کیجئے ہوں رسالت پتہ اف کی</p>

<p>۵۳ اگر کفار و دوزخ پر غلط ناز و نار تو ہو تو نور نور اجلال کو کہہ کہہ تجلی ہو طور طور ایک خط و قلم بوسے بدین حسن و جود</p>	<p>۵۴ اگر کوئی صبح و شام پاؤں پر چھینکے کہیں نہ زمان اسکے لیے کتنی ہی طرح دیکھ نہ لیں وہ سائیں ہی کی طرح دیکھ نہ لیں</p>	<p>۵۵ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ کیا شکست شیبہ ہی ہو عتاب پہ آغاز خط سے میں کج عتاب پہ پر داری سنہ آئینہ لاجواب پہ یہاں چاندنی کے کھیت کیا عتاب پہ</p>
<p>۵۶ پر آہ آہ عضو بدن سرد سرد ہیں لب مسخ مسخ عارض گل روز دین</p>	<p>۵۷ گلگون کو پیچ و تاب ہو کل و پین ہو گھوڑا نہیں ہو نکست لب حسین ہو</p>	<p>۵۸ راحت فتن سے سب عارض نپائی ہو یوسف کی چاہ خضر کو گلشن میں لائی ہو</p>
<p>۵۹ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ</p>	<p>۶۰ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ</p>	<p>۶۱ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ</p>
<p>۶۲ چھایا ہو رعب شکر اہل نفاق پر غل ہو کہ رسول کریم بن براق پر</p>	<p>۶۳ ہیں کون جو کچال پر اسکے تار ہیں معشوق و کبک ماہ و خال تار ہیں</p>	<p>۶۴ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ</p>
<p>۶۵ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ</p>	<p>۶۶ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ</p>	<p>۶۷ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ اگر کشت شیبہ ہی ہو عتاب پہ</p>
<p>۶۸ مشرق و برق ہی شاہد رعنا کی شان سے استر ہو ابرنگے دوطن آسمان سے</p>	<p>۶۹ وہ ماہ نو بہ قح کا جاسوس بن گیا وہ برق بجلی تو یہ طاؤس بن گیا</p>	<p>۷۰ تن کے عرق سے گرد ہو رتبہ گلاب کا دیٹھا ہو عطر آج گل آفتاب کا</p>



<p>۱۷۴ کیا انظار تھا تو بالابو کے عین بریک سے نہ کھپ چکی تین در سے جو ہم نے آسمان تین کر کیا تھا کہ جو نور سے نیک دل تین</p>	<p>۱۷۵ اگاہ انا کو دروہر گون کے نام سے جوت نام کہ کے لہو ابل شام سے ناچار ہم نے شہرین کلام سے تو ازادی سپاہ کو علم نام سے</p>	<p>۱۷۶ کے پیر سے نام سے ان کی فرشتہ میں جو شہرین شہرین پور نکلی چو کہ بالا دوش میں زین پوری علی بن ابی طالب</p>
<p>۱۷۷ شکر تمام زیر و زیر ہو کے گھٹیا اٹھی ہواستین تو زمانہ اٹکلیا</p>	<p>۱۷۸ یار و قسم خدا کی بہت دل افس ہی پانی ذرا سادو مجھے دودن کی پیری</p>	<p>۱۷۹ ناگن بنی اڑی نظر اعدا سے لڑ گئی موبان سے جدا ہوئی جان پر گئی</p>
<p>۱۷۸ گلیاں بھئی کی نذر کو جو جسکے پاس میں گھسین غزال جج بالو سے گل ہوا مادس دھڑکنا غنائے صفا کھڑی شکر عجب شوق اہل دین وفا</p>	<p>۱۷۹ وہ عین یاد گار تھا کہ نبی کا ہون کیا چاہتین کہین یو تیا کا ہون محبوب ہون کہ یہ لڑائی کا ہون کہہ گئے گا کہ جو بہن کا ہون</p>	<p>۱۸۰ کب ہو پناہ تو غولے جلیل کی خج شہر خوف قتلے قلیل کی زکیت بیان بد گئی پیچ جلیل کی حاجت ہوئی زمین کو جو جلیل کی</p>
<p>۱۸۱ بلبل جولاں پھول تو گراں فاختہ دل سیر لا طوق یہ آئی فاختہ</p>	<p>۱۸۲ میں دھوپ میں ہن سائے میں ہم کہ پیری میر چچا حسن ہی تو بابا حسین ہی</p>	<p>۱۸۳ نارون کا آسمان نے خزیہ چھپا لیا جلنے کے ڈر سے طور نے سینہ چھپا لیا</p>
<p>۱۸۴ بھول سے شکر نہ شکر طفر ملا دست جبری سے بھڑکے پیچ دھڑلا ایسا بڑھا کہ شایہوں سے دھڑلا فرزند کو زدن پاس سے گدلا</p>	<p>۱۸۵ کے پیر سے نام سے ان کی فرشتہ میں جو شہرین شہرین پور نکلی چو کہ بالا دوش میں زین پوری علی بن ابی طالب</p>	<p>۱۸۶ کے پیر سے نام سے ان کی فرشتہ میں جو شہرین شہرین پور نکلی چو کہ بالا دوش میں زین پوری علی بن ابی طالب</p>
<p>۱۸۷ دی شاہ نے صدار بھی لڑنا نہ چاہیے صاحب کے لال ہو تھیں غصہ دہا ہیے</p>	<p>۱۸۸ بلجائے اذن جنگ کہ دل میر قرار ہی شہر بولے میری جان تھیں اختیار ہی</p>	<p>۱۸۹ ہند ہی لو رشتہ نجف کے غبار پر ہند کہنے شراب ہمارے مزار پر</p>

<p>۴۹۰ رکھنا ہو سو کوئی سوچے لگا لگا تیرے لیے جو اختیار ہو زبردست لگا لگا تیرے لیے جو اختیار ہو زبردست لگا لگا</p>	<p>۴۹۱ ایسا راق اپنی سواری کے واسطے ہم میں خدائی شکر گزار ہی واسطے آئے سکندر آئینہ داری کے واسطے تھکا اٹھائے مرضی باری واسطے</p>	<p>۴۹۲ ہر جنگ میں کنیل رہا زبردست سب سے پہلے میں عمر کر لیتا اس لئے پیکا سے سیاہ عدد کے کمان و تیر سچا ہے جمال علی سے جوان تھا</p>
<p>۴۹۱ گھر دیکھیں تو حلاہ جنت بھی جہان دین جہان میں لباس خلد کاشیہوں کا تیرین</p>	<p>۴۹۲ برہم ہی نہ تھی خبر زمین راز دنیا زمین پیرکان تیر پاؤں سے نکلا تراز زمین</p>	<p>۴۹۳ چکر لڑتے جانتے تھے حقیقت جہم کی تھی خاصیت ایک یہ باب علوم کی</p>
<p>۴۹۲ تم ہو وہ بد کہ ہے باری کی کرتے ہم کے لیے نیک ہیں کہ صلائی کرتے کتے ہیں صاف صفا کی کرتے سب خیروں کی عقدہ کشائی کرتے</p>	<p>۴۹۳ تم بھی تو چھاپیں احوال دیکھا اندروں میں کھول دینا آنے لگی ندا چاہا کہ باغ کھول دینا آنے لگی ندا یا مہر رضا کھول دینا آنے لگی ندا</p>	<p>۴۹۴ یوں تم جھون کی اپنی شجاعت میں جس شکل سے مجاز و حقیقت میں صفت جو ہم راہ زمین و آسمان میں تمہارے ہوا جس جرات میں</p>
<p>۴۹۳ آہا نہیں جلال زبان کو لئے نہیں ہم شیر بے ستارے کبھی بوتے نہیں</p>	<p>۴۹۴ قابل نہیں تمہاری امامت کا یا علی اقرار دیلو اپنی ولایت کا یا علی</p>	<p>۴۹۵ مراؤ ایک غریب میں تم سب کے داغ ہو چاہیں تو ملک ظلم ابھی پھر لے ہو</p>
<p>۴۹۴ زائے تیر قمر کا تیر کو تیر کا کیون آج ہم میں تم میں جو تیر کا تھا صبح و شام علی شاہ خفا تھا صبح و شام علی شاہ خفا</p>	<p>۴۹۵ مفتی جو کیا تم کو ہو کیناں جانہ ہو جا اپنے پیارے قاتل جانہ رکھتا دو کہے نور سے تیرا جمال جانہ کبھی صبح و شام صاحب جانہ</p>	<p>۴۹۶ جرات ہی دیکھنا تو ہو خیر و شیر پیر کے لیے شہسوار علی نے کیا جو دار بہر ایک ایک پہ چڑھ کر رہا تیری حسرت تھی تیرے چہرے کا</p>
<p>۴۹۵ طور کلام گفتگو جانفرا میں تھا کل فرق دو کما تھا ہم میں خدا میں تھا</p>	<p>۴۹۶ تھا سامنا جو شمس رخ پر تراب کا یہ وجہ تھی کہ پھر گیا منہ آفتاب کا</p>	<p>۴۹۷ تھرا کے گر پڑی زح کفار مر گئے آنکھیں جو بند ہو گئیں سر نہ اڑ گئے</p>

<p>دل شامیوں کی تیغ کی نچھار دیا گوشت پرانے تیغ کی نچھار دیا انگلیوں کی تیغ کی نچھار دیا کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>	<p>میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>	<p>میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>
<p>ایسے چلے کہ مر گئے ایک لکھ لکھی گرمی یہ تھی کہ ناریوں کو سرد کر گئی</p>	<p>غش لگیا ہر ایک عدو سے امام کو مار سیدہ سونگ گیا فوج شام کو</p>	<p>بھاگے نہ مول چاند کے زخمی کیے تھے مردہ تھے ابر تیغ کا پانی پیے تھے</p>
<p>دل شامیوں کی تیغ کی نچھار دیا گوشت پرانے تیغ کی نچھار دیا انگلیوں کی تیغ کی نچھار دیا کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>	<p>میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>	<p>میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>
<p>وہ لکڑی تھا اجل کی ترازو میں تلگیا خادم ہوا ہوا جو لکڑی زخم کھلیا</p>	<p>منہ زرد زرد ہو گئے سب سے گزر گئے بس ہنستے ہنستے زخمی شمشیر مر گئے</p>	<p>دبے تھے خون کے قدر دلوں سے تیغ پر تقوید سرخ بندہ گئے باز سے تیغ پر</p>
<p>دل شامیوں کی تیغ کی نچھار دیا گوشت پرانے تیغ کی نچھار دیا انگلیوں کی تیغ کی نچھار دیا کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>	<p>میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>	<p>میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا میں نے کھانے کی تیغ کی نچھار دیا</p>
<p>میر کا یہ غدر کہ خالق کا ڈر نہیں لوگ کا دو ہوا جسے نافل خبر نہیں</p>	<p>ہر تن کو وصل فری کا نایاب ہو گیا دن بہر جسم سر شب سرخاب ہو گیا</p>	<p>بیدم تھے کہ میں لیتا اب کی طرح کشتے تھے کہ میں لیتا اب کی طرح</p>



<p>۵۱۱ جو نیزہ باز تھے غمگین جو ہنس گیا نہ سے کیا یک کو نیزہ دیر کیا سینہ ل کی شکل کی نگہ کر گیا بانہ در خاندان میں بھی گویا</p>	<p>۵۱۲ تھا شامیوں کا قول کہ نیزہ کی کہان سیو جبر کی بار بار کھلو ہو گیا گر ہون کی حسن کے کھلاؤں تھا نیزہ میں شہر کی کی این تیلان</p>	<p>۵۱۳ پتیا بلب سید بار ہو گیا جیران ابن حیدر کہہ کر ہو گیا جہی مان حسین کا دلدار ہو گیا دردا جگر سے نیزہ کی بار ہو گیا</p>
<p>کلی اومین بھر کے نئی چال ہو گئی گویا زبان کلاک قضا لال ہو گئی</p>	<p>پیشک سنان کے وصف تین تیر ہو شیخ اجل ہو نیزہ اکبر تو وہ ہو</p>	<p>وہ چاند جو لوہین سراپا تھا گیا انکھوں میں شاہ دین کی اندھیرا چھا گیا</p>
<p>۵۱۴ یوں پانچ میں تیرے سے چاہ گیا جوشن ہون سے بازو جان چھا گیا شک شہاب قلب خط شعل تھا نیک سنان ہرن موسے گزرا گیا</p>	<p>۵۱۵ نیزہ چلا جو رنج کی زشت کار ہو پوچھا سوپ کے منہ دل تیرا ہو تھا شور یہ ریگا گدا بے ہوا ہو منصور کو سچ پڑھا تے ہین دار ہو</p>	<p>۵۱۶ کلیب کے گریہ سے پیکر شاہ لاقا غصہ نے تیرے کھال سے پیچھے چھا گیا دل تھا بکریوں پیڑوں کو لایا گیا لوہ سا کام بان مسافر کاٹ گیا</p>
<p>سینوں کو روزوں کی سبب شہر بنا دیا ہر ایک استخوان کو مگر نبنا دیا</p>	<p>تھا سنگدل تمام وہ نیزہ جو چلیک تیر شہاب کوہ گرا تے نکلیک</p>	<p>دل ہو گیا فگار جب نور عین کا برجی سے چھڑ گیا ہی کلیر عین کا</p>
<p>۵۱۷ تھا شامیوں کا قول کہ نیزہ کی کہان سیو جبر کی بار بار کھلو ہو گیا گر ہون کی حسن کے کھلاؤں تھا نیزہ میں شہر کی کی این تیلان</p>	<p>۵۱۸ جائے شہر بار ہوئی درویش اکبر کے منہ کی بار ہوئی درویش ہوا زدی کے بار ہوئی درویش توہ ہو گیا حسین کے کوئید عین</p>	<p>۵۱۹ کلیب کے گریہ سے پیکر شاہ لاقا غصہ نے تیرے کھال سے پیچھے چھا گیا دل تھا بکریوں پیڑوں کو لایا گیا لوہ سا کام بان مسافر کاٹ گیا</p>
<p>ظاہر ہو جو خود سبز چاہ سے غل تھا کہ آڑو ہا نکل آیا جاب سے</p>	<p>اکبر کی بیاسی سے تہہ تھا چاہ سے جلدی جگر کی آگ کو بایا تھا چاہ سے</p>	<p>ناحق فلک نے داغ بچھے مرے عا دیا کس چاہ میں حسین کا یہ سف گرا دیا</p>

<p>۱۳۱          کس کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی</p>	<p>۱۳۲          کس کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی</p>	<p>۱۳۳          کس کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی</p>
<p>۱۳۴          لاشوں میں بھی پسرنہ ملائم ٹرا ہوا          رہو اراک شاہ کے پاس اکھڑا ہوا</p>	<p>۱۳۵          حسرت جان دیتے ہیں عین شباب میں          زلفیں سیاہ لوثی ہیں افطربین</p>	<p>۱۳۶          آئے مگر حیب کٹانم کی چھا گئی          مجبور ہیں بہن کو عین موت آگئی</p>
<p>۱۳۷          رحمن سے جو چہرہ ہے سہمی ہو          گردن سے شکر ہے خوش و شگفتہ ہو</p>	<p>۱۳۸          کس کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی</p>	<p>۱۳۹          کس کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی</p>
<p>۱۴۰          بولا زبان حال سے میں شرمسار ہوں          آیا تو ہوں حضور دگر بے سوار ہوں</p>	<p>۱۴۱          دینے ندی صدای بھی شہ مشرق کو          اے درد دل بکار تو لیتے حسین کو</p>	<p>۱۴۲          قریب کو یہ خبر جو ملی کیا تعب ہوا          مقتل میں نکلے سر نکال میں غضب ہوا</p>
<p>۱۴۳          کس کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی</p>	<p>۱۴۴          کس کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی</p>	<p>۱۴۵          کس کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی          کی خبر ہے کہ میر تقی</p>
<p>۱۴۶          رہو ار جلد مثل غزال حرم گیا          راکب جان پڑا تھا دہان کجا ہم گیا</p>	<p>۱۴۷          بیس خاموشی ز لیسٹ کسباب حال          اب متظار کچھ نہیں حضرت بھی آچلے</p>	<p>۱۴۸          آنسو روان بنی ہوئی تھکے چلن          ہی و جری جوان علی المرتضیٰ بان</p>

<p>۱۳۱ چلے چلے نہ فرج کو ہوتا سین چلے چلے نہ فرج کو ہوتا سین چلے چلے نہ فرج کو ہوتا سین چلے چلے نہ فرج کو ہوتا سین</p>	<p>۱۳۲ تو حسین پستی اوئی شہنشاہ تو حسین پستی اوئی شہنشاہ تو حسین پستی اوئی شہنشاہ تو حسین پستی اوئی شہنشاہ</p>	<p>۱۳۳ صاحب بین لاشہ علی اکبرؑ صاحب بین لاشہ علی اکبرؑ صاحب بین لاشہ علی اکبرؑ صاحب بین لاشہ علی اکبرؑ</p>
<p>۱۳۴ نہیں چلی نہ آئین یہاں یہ خیال ہی نہیں چلی نہ آئین یہاں یہ خیال ہی نہیں چلی نہ آئین یہاں یہ خیال ہی نہیں چلی نہ آئین یہاں یہ خیال ہی</p>	<p>۱۳۵ سرشارہ شہید بنی پر جو دھلیک سرشارہ شہید بنی پر جو دھلیک سرشارہ شہید بنی پر جو دھلیک سرشارہ شہید بنی پر جو دھلیک</p>	<p>۱۳۶ ہو وہ کیا ہو اعلیٰ اکبرؑ ہو وہ کیا ہو اعلیٰ اکبرؑ ہو وہ کیا ہو اعلیٰ اکبرؑ ہو وہ کیا ہو اعلیٰ اکبرؑ</p>
<p>۱۳۷ آواز دی کی پاس بار کر دہن آواز دی کی پاس بار کر دہن آواز دی کی پاس بار کر دہن آواز دی کی پاس بار کر دہن</p>	<p>۱۳۸ پولس نامہ خلق سے ناشاد اٹھ گیا پولس نامہ خلق سے ناشاد اٹھ گیا پولس نامہ خلق سے ناشاد اٹھ گیا پولس نامہ خلق سے ناشاد اٹھ گیا</p>	<p>۱۳۹ سو کے ریشم کیا ہوئے نہ سو کے ریشم کیا ہوئے نہ سو کے ریشم کیا ہوئے نہ سو کے ریشم کیا ہوئے نہ</p>
<p>۱۴۰ کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہی کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہی کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہی کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہی</p>	<p>۱۴۱ یہ حقوب بھی اٹھ دے کا جو وہ دل ہی یہ حقوب بھی اٹھ دے کا جو وہ دل ہی یہ حقوب بھی اٹھ دے کا جو وہ دل ہی یہ حقوب بھی اٹھ دے کا جو وہ دل ہی</p>	<p>۱۴۲ سند پر اپنی تشہ دہان آکے سو رہو سند پر اپنی تشہ دہان آکے سو رہو سند پر اپنی تشہ دہان آکے سو رہو سند پر اپنی تشہ دہان آکے سو رہو</p>
<p>۱۴۳ مظلوم کے کلام شہنشاہ جبر و مظلوم کے کلام شہنشاہ جبر و مظلوم کے کلام شہنشاہ جبر و مظلوم کے کلام شہنشاہ جبر و</p>	<p>۱۴۴ تو حسین پستی اوئی شہنشاہ تو حسین پستی اوئی شہنشاہ تو حسین پستی اوئی شہنشاہ تو حسین پستی اوئی شہنشاہ</p>	<p>۱۴۵ کس غصہ کی گئی میر نوجوان کس غصہ کی گئی میر نوجوان کس غصہ کی گئی میر نوجوان کس غصہ کی گئی میر نوجوان</p>
<p>۱۴۶ کیا کیا دعائیں سبط بنی دم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی دم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی دم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی دم کیا کیے</p>	<p>۱۴۷ دلیر سنان ملا کی چلتی ہو یا حسینؑ دلیر سنان ملا کی چلتی ہو یا حسینؑ دلیر سنان ملا کی چلتی ہو یا حسینؑ دلیر سنان ملا کی چلتی ہو یا حسینؑ</p>	<p>۱۴۸ گل سی کلایان تری شمشاد گلین گل سی کلایان تری شمشاد گلین گل سی کلایان تری شمشاد گلین گل سی کلایان تری شمشاد گلین</p>



۱۳۱۰  
 شادی بھی تو ہوئی نہیں  
 واری دھن نہیں کے پیوہ  
 قسریان جاسمان  
 بیٹیا نہیں جو دین  
 ایک کے کھلاکے مان  
 احوال بقیاری دل کیا تھا  
 اچھا ہو صبر کون او جو  
 کسب نہیں کیا کرون کہ یہ  
 دل ماننا نہیں

۱۳۱۱  
 زلفوں کو آئینہ میں  
 سیدہ فگار آتر کے نشان  
 سراج کے میں غبار آتر کے نشان  
 زلفوں کو آئینہ میں  
 سیدہ فگار آتر کے نشان  
 سراج کے میں غبار آتر کے نشان  
 زلفوں کو آئینہ میں  
 سیدہ فگار آتر کے نشان  
 سراج کے میں غبار آتر کے نشان

۱۳۱۲  
 منت جگر کے سینہ پر جو وہاں  
 قتل میں قاتلون کا ہو اگر  
 نکلے حرم الٹ کے ادھر پہ  
 ہرست غل ہوا کہ قفس کمرے  
 چٹے کا داغ اٹھ نہ سکا  
 مگر گئے حسین

۱۳۱۳  
 کیا ہوں بیان عترت محبوب حق کے بین  
 جلدی بلاؤ ہند میں دل کو نہیں اوچین  
 فاسد کمال دیو پر عزت بین یا حسین  
 پاشاہ غرق لمحہ خون عذرا ہوں  
 مانند ذوالفقار علی سرخورد ہوں

<p>۴۱ میں نے پائین علی اکبر اقبال شہدین کی دنیا علی اکبر چشم کل زمر کی دنیا علی اکبر کچھ میں کیا جانے کیا میں علی اکبر جو کچھ میں نور خدا میں علی اکبر</p>	<p>۴۲ منہج و سیم جو جوان میں علی اکبر شیلہ سفلہ دستان میں علی اکبر ہر عالم گلزار جہان میں علی اکبر صغریٰ طرح رشیدہ دستان میں علی اکبر</p>	<p>۴۳ نظم کا اس میں علی اکبر آپ سخن کی دنیا میں علی اکبر ماہی زبان نطق کے دریا میں علی اکبر کہیں میں فکر و مضنون میں علی اکبر کہیں میں تہا میں علی اکبر</p>
<p>رخسار میں یا مصحف پر نور کھلے ہیں دادا کی طرح عقدہ کشائی کو تلے ہیں</p>	<p>سوجان میں خرو و کلان نکلے تصدق طفل نکلے تصدق میں ان نکلے تصدق</p>	<p>وصف اکبر و نشان کا پر معلول ہی چکے تعریف کو خورشید اتر آئے فلک سے</p>
<p>۴۴ میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر</p>	<p>۴۵ میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر</p>	<p>۴۶ میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر</p>
<p>اکبر سا قمر و ملک بے نہیں دیکھا مردم تو ہیں کیا چشم فلک نے نہیں دیکھا</p>	<p>اکبر لہ ماجد کا ادب کو پے میں اکبر دیکھو قدم شہ کی طر سو میں اکبر</p>	<p>ہو فرض کہ تقریر کی تاثیر دکھا دوں اکبر کی انھیں پہنچ کے تصویر دکھا دوں</p>
<p>۴۷ میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر</p>	<p>۴۸ میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر</p>	<p>۴۹ میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر میں نے پائین علی اکبر</p>
<p>بھاتے ہیں انھیں نیزہ و شمشیر بھی سے ہو صاف عیان خواہش تقدیر بھی سے</p>	<p>باکل جو رہ طرز کس چھوٹ گئی ہو ہر بیت میں ہر بند میں کج بات نئی ہو</p>	<p>افعی قلم منظم کا زہر آج آگل تو ہاں تیغ زبان عرصہ تقریر میں چل تو</p>

<p>۱۱۱ اس کو کہ سارا پوچھوئے میں نے کون سا کون سا جو نہ ہو سچا نہ ہو سوائے اس کے کہ</p>	<p>۱۱۲ ہو زلف کیجئے ایجان کا مصلہ بج مری یا ہو ورق صبح ہو قبلہ نہ چشم پہ مرغ میں نہ بین کو شگون میں</p>	<p>۱۱۳ کیا مصحف رسا ہو کیا خط کا الماس کی تختی ہو سر کا دندان و دندان کی پوچھ نقطہ موم و موم کی</p>
<p>۱۱۴ روین چرخ میں سے جان گئے ہیں اکبر تو ظہیر کو آئین جو کون لے ہیں اکبر</p>	<p>۱۱۵ ایرو جو یہ پٹی کے ادھر اور ادھر ہیں کیا خوب سیہ ماہی بلو کے پر ہیں</p>	<p>۱۱۶ لب سیدک بخندان کے برابر ہیں نعت دل موسیٰ دید بیضا کے قرین ہیں</p>
<p>۱۱۷ یوسف صفت آئین خرقا کا حل میں شما کے چپے سر فلک کج حل میں پاپین تو نہ ہو سر فلک کج حل میں بر کے یہ سبھی طائر جانست حل میں</p>	<p>۱۱۸ ایجان میں ہیں لعل و زلف شان و شرف میں ہیں زلف و شان شاوون میں ہیں زلف و شان میرا زلف کج کج کج کج کج کج</p>	<p>۱۱۹ پرو نور و زلف میں ہیں زلف و شان لکھا ہو کج کج کج کج کج کج بکھڑے کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج</p>
<p>۱۲۰ اکھڑکی طرح اکھڑا تانی جدھر آئے گویا ہو سب صاحب شوق القہر آئے</p>	<p>۱۲۱ دل سینہ میں ہو خانہ امیدین خوشید آئینہ میں آئینہ ہو خوشید خوشید</p>	<p>۱۲۲ کیا جانے کیا جسم ہو کیا سوسکھو گل کتے ہیں جہاں گل گل تار نظر ہو</p>
<p>۱۲۳ بیکہ کج</p>	<p>۱۲۴ کج</p>	<p>۱۲۵ کج</p>
<p>۱۲۶ لیکن ہیں بہادر ہیں دلاور ہیں سخی ہیں صورت میں ہیں شہر آشوب میں سخی ہیں</p>	<p>۱۲۷ یہ بکھری ہوئی زلف یہ چہرا نہیں دیکھا تار رنگ جان کا کبھی سہرا نہیں دیکھا</p>	<p>۱۲۸ ہو کون جو اس چاہ کا اشتاق نہیں ہو سون باغ ارم ساق نہیں</p>



<p>۱۰۰ سب غصہ بین بہ ہر گز نہ رہتا ہوا دبا ہونے اقبال سب درویش فلک کو دبا ہونے کی حالت میں نقل فتح کی منتظر بین گشت</p>	<p>۱۰۱ جسٹ بیچو بیچو نہ دین آتی تباہی پانی کی ہوتی آل محروم مناہی جسم ہوتی سزا شریف کی سیاہی میں شہو خاوار نے دھوا فرشتا ہی</p>	<p>۱۰۲ تلاش نشان آپ جھلکے ہو گردن جو دست اوچے کے گردان کے دان اگر نہ کیے کی عروض کا پتہ نہیں اگر نہ کیے کی عروض کا پتہ نہیں</p>
<p>۱۰۳ قد سایہ طوبی ہو یہ دنیا میں عیان ہو سب کہتے ہیں سوچیں حسن روان ہو</p>	<p>۱۰۴ مقراض شعاعی جو علی ایسوی ہے پس کھل گیا تعویذ قمار زوے شبے</p>	<p>۱۰۵ ہر چند جہاں بھی منظور نہیں ہو پر صبر سے حضرت کے کوچہ دور میں ہو</p>
<p>۱۰۶ اب سینہ آگ کی شعلہ میں جلیں سو بیچیاں اندوہ کی چلتی ہیں گل آئینہ صفائیں ہو زکات میں گل گشتہ ہو لیکن گل زہرا کا مقدار</p>	<p>۱۰۷ ماطر ملا خاک میں حیدر کا مریع برہم ہوا میدان زمین میں کایع مٹوا درون گلے ہو اس کے کایع مٹوا درون گلے ہو اس کے کایع</p>	<p>۱۰۸ خضر کا کما عمر تھی تاجا نہیں دم سینہ میں اس وقت کے جاتا نہیں یون بیکر کوئی چھوٹ کے جاتا نہیں سہا پاپ کو سینہ سے دگایا نہیں</p>
<p>۱۰۹ افسوس ہو جب نیزہ بیدار چلنے دیکھنے شہ دین کہ افسوس لینے</p>	<p>۱۱۰ وہ دفتر عالم کے آٹ جاکا دن تھا باغ اسد اللہ کے ٹٹ جاکا دن تھا</p>	<p>۱۱۱ خدمت کا یہ وقت اجل مجھے قرین تم ساتھ چھوڑو کہ پد رازد حیرین</p>
<p>۱۱۲ مان کہتی ہو جو مقدار کی برائی شادی کروں اس چاند کی چوچائی کیا ہو کہ جو ہون دست یورین اب تیو کٹ جاگی بریکائی</p>	<p>۱۱۳ وہ زمین کی زمین پر شاہ عمر و قیام اس کے لئے شاہ نہیں عمر اس کے لئے شاہ نہیں عمر اس کے لئے شاہ</p>	<p>۱۱۴ تیراج سے معلوم ہو کوئی نہیں تم جاؤ زمین چھوڑ کے جاؤ اس میں رجاں پر کوئی کھلیا ہی عالم رجاں پر کوئی کھلیا ہی عالم</p>
<p>۱۱۵ سہرہ ہو کمان خلعت شاہانہ کمان کا تقدیر میں ہو جھوک میں جھلکنا</p>	<p>۱۱۶ اندوہ والہ آپ کے پہلو میں کھڑے ہم مشکل تی باپ کے پہلو میں کھڑے</p>	<p>۱۱۷ سو کپہ تمام جھوکے علی اکبر بڑے سے ہاتھ نہ روکے علی اکبر</p>

<p>۱۳۴ مختار ہو چارہ توبین جگر بہ داری جائے دو چین مان تو کو مختار انہ سے بلیغی نالو گئے نادر عشق بلی جائے اسی سمجھ بیدار کو سواری</p>	<p>۱۳۵ یون جا جو اعرض سلمان دہ گرو کچھ باندین ہم اس وقت گرو کیجے کو وہ بولین کہ مطلوب ہو کیجے کو تو خفت سواد و جو در کار ہو بلیو</p>	<p>۱۳۶ نکاح یہ سخن آلود گسٹری بمراہ چھین لیکے بخت جادوئی داری ابھی جا جو دل سنو اور فانی تجاری خالی ہوئی جو بخت تو کو کوئی داری</p>
<p>۱۳۷ ہو خوب یہ معلوم کہ حق دار ہو مادر فرزند کی ہر حال میں محتار ہو مادر</p>	<p>۱۳۸ مغز زرد ہی اس دم ہو مجب مال تھارا ہی جان بھی او راحت جان مال تھارا</p>	<p>۱۳۹ دار شک کے لیے روئی تا شام سحر سے او چاند میں باہر کھی نکلوئی نہ گھر سے</p>
<p>۱۳۸ پھر دھیان بندن اکبر گل افشار ہم چاہتے ہیں تم سے نام نہ جلا ہر وقت شہید ہیں کہ در کام ہمارا مذہب زیندین ہی حسین آرام ہمارا</p>	<p>۱۳۹ یہ کہ کیا کیا فیضی رہی ہو تو تپتی ہو تپتی ہو جبکہ طلب ہو دو لاکھ کے زخم میں شمشاد ہو بیابا پر اس وقت میں تپتی ہو</p>	<p>۱۴۰ یہ حال کی کو علی اکبر نہ بتا نام و نسب بانو سے منظر نہ بتا کہ نہیں میں کیوں بے پروا نہ بتا کہ تھک کر میں اپنی چھبے مار نہ بتا</p>
<p>۱۴۱ اب پاس بھی آؤ کہ نہ آؤ علی اکبر مان کی جو رضا پاؤ تو جاؤ علی اکبر</p>	<p>۱۴۲ کیونکہ کون یا رادل منظر کو رہیگا حضرت کا اوسا منہ اکبر کے ہیکہ</p>	<p>۱۴۳ پوچھیں جو مجھے اہل بخت کون جن ہیں تم شوق سے گنایہ کنیز شہدین ہی</p>
<p>۱۴۳ بہی جو کونہ ادم سے علی اکبر دارائے دیان جلد اور نہ منظر ارشاد کیا آپ کو بانو سے منظر خفت کے لیے تے ہیں مشکل منظر</p>	<p>۱۴۴ وہاں گئے غور تو ہو شمر کی تہ جا امان جو مدینہ میں ہوا کیا جانا سوتلین کھینچ کر ہی چوپا وہاں لال سے پیرا کیا بیٹ</p>	<p>۱۴۵ اکبر نے کہا موت کھٹک لکان ہو چلنے کا پھر دوسرا نہیں گدراں ہو پہنزل فانی ہو بخت کا مکان ہو پہنزل فانی ہو بخت کا مکان ہو</p>
<p>۱۴۶ دیکھو کہ میں ایسا نہ غضب کیو صاحب اکبر کو نہ مرنے کی رضا کیو صاحب</p>	<p>۱۴۷ اس بات کی تاب آیکو ز ہمار نہوگی ہمسایہ یوں سے آنکھ کھی چار نہوگی</p>	<p>۱۴۸ مہتاب ہر ہمیشہ کوئی افلاک کے مجھے پوست حسین خوب میں ہر جا کے مجھے</p>

<p>۴۴۴ جو مکتے انکا کوئی لکھتا بھی نہیں کس کو نہیں گوئی ہنوش میں آرام کس کو بیان آب اجل کا نہ ملا جام سنت پر آشوبین شہینے کیو کا کام</p>	<p>۴۴۵ ہکے زبان نو سے عجب غم شکر کے گو یاد ہوئے لکھتے ستارگان میں جاے تقدیر کا لکھا بھی لکھتا نہیں کیاے منہج کیا ہی ہے بابائے تمھارے</p>	<p>۴۴۶ سید انبان چلا کین تلک ہو کیا تا دیر رہا کس عیب اس عکس سیرت بی دوری سے کیوں نہ نکلا الائی وہ خیرین جانم نہ جا کا ہوا</p>
<p>۴۴۷ کیا راہ میں رکتے سے جلا رہ گزری کو بس رات کی مہلت پر سر اسین سفری کو</p>	<p>۴۴۸ میدان میں ای نیک لقب سو رہو جاے جاگے ہوئے ہورات کے اب ہو جاے</p>	<p>۴۴۹ پتھر پکڑے کر شباب آپ چلا آ میں آؤں کہ تو اس عقاب آپ چلا آ</p>
<p>۴۴۸ موت ایک دن آئی گی گرج مزاج مجا جو انی میں جو بندہ تو جب ہو کتا ہو فرشتوں سے خدا رحیم کا ہو دنیا سے جو نہیں سفر اسے کیا ہو</p>	<p>۴۴۹ نہ گئے خور و زعفران نہ خور و زعفران نہ گئے کسے کسے کا یہ کی کی تقریر نہ گئے اصل انہو کی باپ کی تیر نہ گئے وہ چاہی ہی یہ چاہی تصویر</p>	<p>۴۵۰ دیکھ گیا پیر عاشق داو کی سواری پوزنیت میدان علی الکی سواری راج نہ چھری نہ اول کی سواری سکھ گیا طرک جانی صفی کی سواری</p>
<p>۴۵۰ نکل نہ کچھ ارمان سفر کر گیا جلدی کیونکر نہ تر سقے کہ یہ مر گیا جلدی</p>	<p>۴۵۱ ہو انکی خوشی عازم پیر کا ہون الکر رہو اری جی لاد کہ اسوار ہون الکر</p>	<p>۴۵۲ منہ ابر صفت اشکوں دھوتا ہوا آیا رہو ارجب درو سے روتا ہوا آیا</p>
<p>۴۵۱ قادی کی اصل کی کوئی نہیں جان دل شوق شہادت نہایت ہی شہان پہا نہ رہے وقت میں با حق کے توان نفس ہر کام لئے انسان شان</p>	<p>۴۵۲ کھینٹے ہوئے تھے حرم سب چھپر عجب کچھ رہو لالائی کوئی مضطر تعم زخم بیان بکھی بھی نہیں پر چلائے تھے خاتم کے شہرے بار</p>	<p>۴۵۳ پہا نہ رہے قریں جیج ہوئے سب کیا پہا نہ رہے لکھ لکھ شاک جو تھے تبار تعمی چو رہو بین کا چاند صلیقہ تبار سوچا کی کرکٹ تھو تھو تھو تبار</p>
<p>۴۵۴ مشرقی قضا یوں ہی جو چلائے تو کیا ہو تن سے جو اجمعی جان نکلائے تو کیا ہو</p>	<p>۴۵۵ دلیر غم داندوہ کی تلوار چلی ہی لجھاؤ کہ یہ مر کب عباس علی ہی</p>	<p>۴۵۶ سب بند قبا اہم باندہ روئے بیٹے کی مکر شاہ ام باندہ روئے</p>



<p>۱۷۵ سیدنا ابی بکر صدیقؓ کی عجز و انکساری میرزا رفیع الدین کو سنا کر کیا اسبند بانو نے کہا سو سے جہان جلائے دلہند اگر نہ کہیں نہ مظلوم کے فرزند</p>	<p>۱۷۶ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۷۷ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>
<p>۱۷۸ سیرت علیہ السلام میں یوں ہے پاس ہر عش ہو کہیں بانو علی اکبرؑ کے</p>	<p>۱۷۹ کیا ساتھ کروں کہ میرزا بیک تم جاتے ہو یہاں سے نہیں پانی نہیں ملتا</p>	<p>۱۸۰ سیرت علیہ السلام میں یوں ہے پاس ہر عش ہو کہیں بانو علی اکبرؑ کے</p>
<p>۱۸۱ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۸۲ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۸۳ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>
<p>۱۸۴ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۸۵ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۸۶ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>
<p>۱۸۷ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۸۸ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۸۹ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>
<p>۱۹۰ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۹۱ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>	<p>۱۹۲ پیر چنگیز کا کہنا کہ میرزا بیک کیا کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک جہان سے کہنے کی تھی کہ میرزا بیک</p>

<p>۷۵۵ کچھ ہے پوچھنا نہ ہوتا خوش بچام آرام ہو چکویں انیسو بچام بابا ہے بلو باد بھری اکبر بچام دستخیز دم جگ بھری بچام</p>	<p>۷۵۶ پیارا عجب لطف سلسلہ سلسل ہو مانع دین کیونکہ پیر شافعی خوشید ہو جادو فیض توخ چاند گل نہج شہ گداز دانتوں سے تون</p>	<p>۷۵۷ سیر کی گئی ہو تاہین اتنے کچھ بچام پیر درویشی نہ دے کہ دم بچام جھپکا دین اگر تیرا شاعری کو بچام سرخ شہید ہو کہ دودھ کے ارد بچام</p>
<p>۷۵۸ عشرت ہو تھیں بابی عشرت ہواری راحت ہو تھیں لال یہ احسری ہماری</p>	<p>۷۵۹ نہج پر جو کبھی لکھو دیا نظر آئے زلزلہ رخ اکبر گل رخا نظر آئے</p>	<p>۷۶۰ دعشتیں بھی غم نہ کہیں چرخ برین تھرا کے گزے تھرا کے گزے زمین پر</p>
<p>۷۶۱ اصطک کیا زور کو دیکھ سکے زیب چرخین ہوا نازی دھلی میدان کھن ہوئی فوج پر بھلی تیمار کی بوبے ستر بچام</p>	<p>۷۶۲ ہینا لہر دینی کے بھی تیرے کپڑے یاشت نہ مرد کو ملاج کا پیلو منازعہ نہ ہو سکے تو غلام گل منازعہ نہ ہو سکے تو غلام گل</p>	<p>۷۶۳ تغذوہ جان کی شہزادہ کچھ اکبر کو بھی تاج شہزادہ کچھ رشتہ زورہ ذوق خلعت کچھ پیرا ہن شادی شادمانہ کچھ</p>
<p>۷۶۴ تعلیم دین اسکے قدم پاک کمان ہو دو پرچہ پورہ مرد میں نہان ہو</p>	<p>۷۶۵ ابر و رخ روشن کے سبب رفتان ہو تیغ نہ لو کے لیے خورشید فشان ہو</p>	<p>۷۶۶ چار آئینہ کاشن مانے میں کمان ہو ہر حافظہ نعل کی صفائی عیان ہو</p>
<p>۷۶۷ گھوڑا منگوا کر لڑا تھیں کچھ گھوڑا منگوا کر لڑا تھیں کچھ مانند علی غلیظین کچھ دل تلخ ہے کشتے ہیں بیا بیا کچھ</p>	<p>۷۶۸ موتل جی قابل باب صاحب دین خدا بہادار سدی کے اسدین شانے نہیں دوا تھیں نور صدرین ایرو نہین بزم الشہزادہ کچھ</p>	<p>۷۶۹ ہزار صبا گام کا شہر ہو کچھ زین بنیا باب کچھ جان کمال بیتہ کی لعل کے صلے عقد کی چال دیکھ کا شہر شہزادہ کچھ</p>
<p>۷۷۰ ہر حال جبر میں یقین سب کو بچام آئینہ میں نقطہ پیر قدر سے دیا</p>	<p>۷۷۱ کھلتا نہیں کچھ راز دہن راز خدای دیکھیں تو بھلا اہل منظر غور کی بجای</p>	<p>۷۷۲ ہر وقت ہی رقبہ سیم سحری کی پاؤں ہم کے دل شیر کا دم زلف پیری کی</p>

<p>۵۳۲ خود کشیدہ کو در کج و در تنگ مشتاقان کا مستحق کیا شو کا بوس طوبہ و توبہ و رسم و رنج و زنج بیکھریں نہاد چادر گل پریں</p>	<p>۵۳۱ ایں گنج خود و دلی کو بھی نہ مارے گوئی تین بدخشاہی تین تین تارے کسب کیا پشیمانی سے خلق کے تین تارے کیا نہ ہلائے کھلیں یاد تین تارے</p>	<p>۵۳۰ جلیج و جلیج کوہ شمع سکھایا خوشبو جو زور شمع سکھایا چراغ بھی طور شمع سکھایا سیرت کو جلیج و جلیج سکھایا</p>
<p>خود کشیدہ ہو اس حسن کے مانوس کا سینہ لوگل کی کر کوہ کی طاؤس کا سینہ</p>	<p>چھپرہ دہ شمع مور کے آنکھوں پر اگر ہو یوں صاف اڑا دیں کہ نہ مرد کو خیر ہو</p>	<p>کفار کی ہستی کو بگاڑا وہ عین ہیں جیسے درخیز کر اٹھا اڑا وہ عین ہیں</p>
<p>۵۳۵ بیکل کی صدا دیو کاں و کا جو رنگ مہر و جلد ریشم و عطر لیسینہ خج مہر و طوق ریشم و عطر لیسینہ اطفال کے ہیں تو بھی زبان ہی ہو</p>	<p>۵۳۶ کفار کے نزدیک پوچھتے ہیں فریاد باد و ہون کیا ہو سب کرین ہم کوں ہیں اگر نہیں اور تو نہیں وہ کس ہیں کوہین گلشن سلیمین</p>	<p>۵۳۷ اگر ظالم و فاجر شہ ذلالت کو بلایا اس صوبہ میں نور شید راست کو بلایا خیر آریہ مجرم تھے بختیں رحم نہ آیا چھپرہ شہادہ صفا سے کیوں نہ لایا</p>
<p>آنکھوں سے لڑی اتنی ہر ہوئی آنکھیں بکلی کی عثمان رہو کہ کم زور کی آنکھیں</p>	<p>ہرین دل کے غنی مال نہیں رہیں گئے ہم خلق میں اپنا کوئی ہمسر نہیں گئے</p>	<p>چلتی تو رفتی شہیر شہر ساری زیب فلک پیر و مقبرہ ساری</p>
<p>۵۳۸ پیرہ و پیرہ پیرہ شمع و خضر و براس مہر و پیرہ پیرہ شمع و خضر و جلو کے شہباز لیل و پیرہ شمع و خضر و اس پیرہ کے خفا کی رات کی خضر و</p>	<p>۵۳۹ لکھنؤ میں تم کوستان کا لکھنؤ لکھنؤ میں تم کوستان کا لکھنؤ لکھنؤ میں تم کوستان کا لکھنؤ لکھنؤ میں تم کوستان کا لکھنؤ</p>	<p>۵۴۰ میدان میں اب بڑوں کو چکا تو جانین میدان میں اب بڑوں کو چکا تو جانین میدان میں اب بڑوں کو چکا تو جانین میدان میں اب بڑوں کو چکا تو جانین</p>
<p>شائے عین لای جانے تو بکشتے لکھ سینہ میں در آج کوستان شمع لکھ</p>	<p>خود کشیدہ کو ذرے سے گھٹا دیو عین ہیں ہم مار کے لاکھوں کے ہمارے عین ہیں</p>	<p>سہر چندہ حق میں فدا جان کہ تنگ پر زور پیدا لکھنؤ کھالین تو مریتے</p>



۷۴ میرزا کا چہ چاہو ہوا دم سے ہوا تو کس کی ملکیت عدو سے ہوا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا	۷۵ دار کا مددگار غلام مرزا بن بڑا مغرب سے پھرا کسے یہ مرزا بن بڑا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا	۷۶ غلام مرزا کا چہ چاہو ہوا دم سے ہوا تو کس کی ملکیت عدو سے ہوا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا
مردے کو جلاوین شہر شاکر میں چاہیں تو زمین کو ابھی اگر دیکھیں چاہیں تو زمین کو ابھی اگر دیکھیں	یہ ہکو شہر آج دیار میں کی خاطر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر	غصہ میں لگے دیکھنے شہر کی صورت لی میان سے تلوار چلے شیر کی صورت لی میان سے تلوار چلے شیر کی صورت
آفاق میں کیا جانے تھیں تھیں بہر حال یہ توں سرور میں تھیں تھیں انسان کو دست خدا میں تھیں تھیں	۷۷ یہ توں شہر کے شہر کے شہر کے شہر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر	۷۸ یہ توں شہر کے شہر کے شہر کے شہر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر
ان بازوؤں کی ضربِ معالی نہیں جانی ہوں لاکھ صفیں صاف معالی نہیں جانی ہوں لاکھ صفیں صاف معالی نہیں جانی	۷۹ یہ توں شہر کے شہر کے شہر کے شہر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر	۸۰ یہ توں شہر کے شہر کے شہر کے شہر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر نزد دس کی گھاسن لڑی لڑی کی خاطر
۸۱ میرزا کا چہ چاہو ہوا دم سے ہوا تو کس کی ملکیت عدو سے ہوا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا	۸۲ میرزا کا چہ چاہو ہوا دم سے ہوا تو کس کی ملکیت عدو سے ہوا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا	۸۳ میرزا کا چہ چاہو ہوا دم سے ہوا تو کس کی ملکیت عدو سے ہوا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا
۸۴ میرزا کا چہ چاہو ہوا دم سے ہوا تو کس کی ملکیت عدو سے ہوا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا	۸۵ میرزا کا چہ چاہو ہوا دم سے ہوا تو کس کی ملکیت عدو سے ہوا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا	۸۶ میرزا کا چہ چاہو ہوا دم سے ہوا تو کس کی ملکیت عدو سے ہوا بائے سب سے بڑا توں ہم سے ہوا

<p>۴۴ اعدا سے یوں جو بھگت کے غم و پیڑ و جی دیکھو اور قوم جو کوئی کہ بچان کے آواز نہ دے میں ہوں وہ بے پروا کی طرح</p>	<p>۴۵ آواز نہ دے چو کہتا ہی نہ دے یہ گھانٹوں میں دے چو کہتا ہی نہ دے</p>	<p>۴۶ سجائے گناہ کی طرح اجازت نہ دے چو کہتا ہی نہ دے میں ہوں وہ بے پروا کی طرح</p>
<p>۴۷ میں بیٹھے ہیں صحبت میں سؤل کی بچاؤتے ہیں خوب ہم آواز جی کی</p>	<p>۴۸ میں ہوں کی سرکار میں ممتاز ہو بیکس ہو مگر صاحب عجاہر پیہر</p>	<p>۴۹ سجائے گناہ کی طرح اجازت نہ دے چو کہتا ہی نہ دے میں ہوں وہ بے پروا کی طرح</p>
<p>۵۰ پہلے کی بیک بیک کے شمع پہا میں اسرار خدا سرور کیا ایسا سب چراغ شمع اجازت کے اس وقت کی طرح</p>	<p>۵۱ چو کہتا ہی نہ دے میں ہوں کی سرکار میں ممتاز ہو بیکس ہو مگر صاحب عجاہر پیہر</p>	<p>۵۲ سجائے گناہ کی طرح اجازت نہ دے چو کہتا ہی نہ دے میں ہوں وہ بے پروا کی طرح</p>
<p>۵۳ اس حال میں مجھ کو نہیں بچاؤتے کوئی کہتا ہی نہ دے</p>	<p>۵۴ میں ہوں کی سرکار میں ممتاز ہو بیکس ہو مگر صاحب عجاہر پیہر</p>	<p>۵۵ سجائے گناہ کی طرح اجازت نہ دے چو کہتا ہی نہ دے میں ہوں وہ بے پروا کی طرح</p>
<p>۵۶ ایں عشق ایسا جہان نوا ہے ایں عشق و عاشق و عاشق و عاشق ایں عشق و عاشق و عاشق و عاشق</p>	<p>۵۷ میں ہوں کی سرکار میں ممتاز ہو بیکس ہو مگر صاحب عجاہر پیہر</p>	<p>۵۸ سجائے گناہ کی طرح اجازت نہ دے چو کہتا ہی نہ دے میں ہوں وہ بے پروا کی طرح</p>
<p>۵۹ ابنی اہلین آواز سنا دیجیے تاکہ یہ گھانٹوں میں دے</p>	<p>۶۰ میں ہوں کی سرکار میں ممتاز ہو بیکس ہو مگر صاحب عجاہر پیہر</p>	<p>۶۱ سجائے گناہ کی طرح اجازت نہ دے چو کہتا ہی نہ دے میں ہوں وہ بے پروا کی طرح</p>





<p>نہلے دیکھا سو اظہارِ حسنہ کمال اندھ سے علی کو خلق مادل آنکھوں کے نام نہ وہ یہ میر کا اس چاند کے آنے سے ہوا دیکھے میں</p>	<p>نہلے میر تقی میر کی صفت کا پیر وہ عارف و عابد کا پیر راہِ حق کے چلنے والے پیر یوں کہ کوئی نہ کہہ سکے پیر</p>	<p>نہلے بلوہ سے بیافون تار بہار سے بھی نیند و صواب مٹی کی گھڑیاں ہیں بھی خوشی کی گھڑیاں ہیں بھی</p>
<p>دراغ اسکا اٹھانے میں بھی مضطرب نہیں معبود تیرے حکم سے باہر نہیں بھی</p>	<p>ہیلو سے غفلت نہ گنتی ہوئی نکلی سینہ سے کھینچ کر نکلتی ہوئی نکلی</p>	<p>جنگ میں آلودہ جلتے ہوئے دیکھا بجلی سے لہو بے شکلتے ہوئے دیکھا</p>
<p>نہلے ہر غیب و سرور میں علی کا یونین چاہتا ہوں کہ میر کا دور سے کہوں نہ اس کے نام میں ہر حق و واسطے اور خالق کا</p>	<p>نہلے زنا و عجب کی نیند وہ دلا تیار ہوں کہ نہانوں کی انہوہ میں جو کہ نہانوں کی انہوہ میں جو کہ نہانوں کی</p>	<p>نہلے تیرے گئے پیر کو پیر کا تیرے گئے پیر کو پیر کا تیرے گئے پیر کو پیر کا تیرے گئے پیر کو پیر کا</p>
<p>دنیا سے ہوا شادیہ نور شیدھا غصہ نہ کہیں امت میر پر بھی آجاتے</p>	<p>میر حسین عبادل سینہ سلطان میں طاؤس کی بیٹا تھا علی کے چین میں</p>	<p>جو پاس گیا غم کے ہمسائے مارا تلوار کا سایہ جو بڑا سائے مارا</p>
<p>نہلے لوگ جو تو میر کی نسبت کرتے میر کی نسبت کرتے میر کی میر کی نسبت کرتے میر کی میر کی نسبت کرتے میر کی</p>	<p>نہلے میر تقی میر کی نسبت کرتے میر تقی میر کی نسبت کرتے میر تقی میر کی نسبت کرتے میر تقی میر کی نسبت کرتے</p>	<p>نہلے میر تقی میر کی نسبت کرتے میر تقی میر کی نسبت کرتے میر تقی میر کی نسبت کرتے میر تقی میر کی نسبت کرتے</p>
<p>ہو خاتمہ گریست و اس کی بی وفا بشکل تیری قتل ہوا میں نے قتل کیا</p>	<p>کفار کے صلہ میں ہو ہر شکل تیری کیا مضطر بحال حسین رہی تیری</p>	<p>لو آج کے عوین جان یا چاہے رہیں لو آج کے عوین جان یا چاہے رہیں</p>

<p>۵۴۴ میں جو شوقی جیسا کہ میں نے سین پر سائے کے لیے سوچا ہے چشمِ مسافر کوئی مظلوم تیرے پیرِ کفنِ باغ سے اچھے کیلئے</p>	<p>۵۴۵ وہ جو ہیبتِ جلا رہیں تیرے کرتے تھے مجھ سے نہ نہ ناکام و آشور کد زخمی ہو کر وہ تیرے ہیبتِ نوار سے مشکل میں</p>	<p>۵۴۶ حضرت اسے خادم تیرے جیسا کہ اس جگہ کو گھر سے نہ مگر آگاہ ہیں دم کوئی کیسوں کا زید صبر کر آگاہ یہ کیسوں کا</p>
<p>کوئی نہ دم نزع اودھ اور اودھ ہو م آن بے میر سے نہ جانے یہ تم ہو</p>	<p>اکبر کی صدا آئی مدد کیجئے بابا مارا مجھے خادم کی خبر لیجئے بابا</p>	<p>جو افسے کہا وہ کیا شادی سے نہ ساعتہ اس کے تو کھیلانہ نہیں جو کچھ</p>
<p>۵۴۷ تیرے کی صدا آئی کو حضرت کیلئے عالمِ تیرے میں کیا ہو اسے کیون آج کے ہی نصرت بیان شرتہا سکون بھیجا یہ بد و فاجیہ نہ پوچھا</p>	<p>۵۴۸ نکلے یہ صدا کا نچ سدا بہار بود سے یہ خبر غلے یہ اللہ زبیر پیشے مگر فاطمہ سے قید کراد فریاد گھر آواز دای کیوں لاچار</p>	<p>۵۴۹ نہیں اس کیوں تیری تو میں غم میں آنہ نہ تیرے کی یہ نصرت ہو دیا آہیں دل صحت ہو تو کھو کھو اس شرت میں کیا اسے تقدیر ہو</p>
<p>۵۵۰ ایہ ابھی غیمہ سے نکل آئی زینت پاس کمرِ دیشاک علی جاہلی زینت</p>	<p>۵۵۱ ایہ الم و یاس مگر بھانہیں جانے صابر تو کسی حال میں گھر نہیں جاتے</p>	<p>۵۵۲ حضرت مجھے اب چھوڑ دین غم نہیں سکتا بیٹائی دل پر کچھ کہ نہیں سکتا</p>
<p>۵۵۳ یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک</p>	<p>۵۵۴ یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک</p>	<p>۵۵۵ یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک یہ تو تیرا دل بے شک نہ سبک</p>
<p>۵۵۶ کیون مول نشین نام اکبر میں زینت میں گھر میں اکبر ہو ہی غم میں زینت</p>	<p>۵۵۷ جاتا یہ گھر انے کا چلن نہیں سکتا یاشیر خدا صبر تو اب ہو نہیں سکتا</p>	<p>۵۵۸ اعلا کو قاسم نہیں جہاں نہیں وہ مجھے یہ دور آہ کوئی پاس نہیں</p>





<p>۱۲۷ ہنستا ہوا یہ کھلے روانہ ہوا ظلم با تھوون سے جگہ تمام کے لئے ظلم پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کے لئے تو ہمیں غلام</p>	<p>۱۲۸ چلنے اور دوسرے شمشاد جانی اچھی فلک پر نہ کی شہدہ بازی لٹا شمشاد غلام کے سینہ سے وہ غلامی پیشہ و پیشہ کو بھرا کے ہوا غلامی</p>	<p>۱۲۹ گنبدین کے گنبدین کے گنبدین عجائب کے عجائب کے عجائب بلوں زور و عبادت کے عجائب کچھ شمسنا قتل کے عجائب</p>
<p>اس سمت کہ غور کرین کھاتے ہو آئے اس سمت کہ غور کرین کھاتے ہو آئے</p>	<p>اس غموش میں لیتے ہی قضا کر گئے اکبر مٹھ دیکھ کے مولائے کہا مر گئے اکبر</p>	<p>مظلوم کے دل بند کی لاش آئی ہری بی شہید کے فرزند کی لاش آئی ہری بی</p>
<p>۱۳۰ گنبدین کے گنبدین کے گنبدین اس حال سے فرزند شمشاد نہیں سوئے شمشاد شمشاد نہیں سوئے شمشاد شمشاد</p>	<p>۱۳۱ پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار</p>	<p>۱۳۲ گنبدین کے گنبدین کے گنبدین عجائب کے عجائب کے عجائب بلوں زور و عبادت کے عجائب کچھ شمسنا قتل کے عجائب</p>
<p>فرزند کو جی شاہ نے دیتے ہوئے دیکھا برتی ہر اسے کر دین لیتے ہوئے دیکھا</p>	<p>اس حال سے خیمہ میں جو آئے شہر والا تھا شور کہ فرزند کو لائے شہر والا</p>	<p>سب تن کا ہی نور ہو بجان شہر پر کیا حسن ہو بانو کے مجاہد کامو پر</p>
<p>۱۳۳ پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار</p>	<p>۱۳۴ پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار پیشہ و پیشہ کیلئے جو جسے بیدار</p>	<p>۱۳۵ گنبدین کے گنبدین کے گنبدین عجائب کے عجائب کے عجائب بلوں زور و عبادت کے عجائب کچھ شمسنا قتل کے عجائب</p>
<p>گنبدین کے گنبدین کے گنبدین عجائب کے عجائب کے عجائب بلوں زور و عبادت کے عجائب کچھ شمسنا قتل کے عجائب</p>	<p>دلی تھی رد امان کے کپڑے عاشق ہو وہ چادر مہتاب تھی خورشید شفق ہو</p>	<p>اس دم میں بہت میں میں آئے ہیں جگہ بھالی کوہن بانوں کے میں جگہ</p>

<p>۱۳۱ کوی سجاد کو اسجا بنیاد مجا بیجا بیان اسکو نہ لار بابو نے کہا بیوہ کے تیس دست دلو چلائے کر امان نہ بار کو عیاد</p>	<p>۱۳۲ و ستود ہو جب گھر سے نکلتا و ستارہ مان بنون کا اندوہ سے بچتا ہو کلجا میدان کو چلا ہو گا جو سرزند کا لاشا کیا حال دل بابو سے دگیر کا ہو گا</p>	<p>۱۳۳ سہیل کے زینے کیے تھے تار مین نے کیا اکبر جسے خالق کے حوالے کساو سے زینب دل مضطرب ہو گیا اب تنجا بومان پاؤں کی گیسو دن واسے</p>
<p>۱۳۴ آئے دوہین مان لویہ بات ہماری ہو بھائی سے آخر یہ ملاقات ہماری</p>	<p>۱۳۵ تھی عزت سادات مولائے کے پیچھے مر کھوئے ہو آئے تو بولنے کے پیچھے</p>	<p>۱۳۶ بازو نے کہا غیر چلا آسے رب لاشے کے قرین پیچھے جا کر پیچھے بابو کا دیکھیں ہم شکل برادر</p>
<p>۱۳۷ غنیہ سادہاں بہر خدا کھول دنا مان بھائی کا مرے منہ تو ذرا کھول دنا مان</p>	<p>۱۳۸ دیکھ لو گی سہیلی وہ عاشق باری میدان کو چلی گھر سے جو بیسلی سواری</p>	<p>۱۳۹ بے عشق حزن غم ہوئی شوق شامی کیونکہ نہ کر نہ بلبل دل مرثیہ خوانی</p>
<p>۱۴۰ بابو نے ردا چہ اکبر سے اٹھائی تنجا دیکھ سے کہیں کھوئے جانی منش ہوئے یہ سیکے جوار و زانی لاشے کے اٹھانے کو بیجا عاشق کا فانی</p>	<p>۱۴۱ لاشے کی رکھ لیکے بلا مین یہ پکاری کیون چوڑ چپے چکوا نہ اب بڑے داری</p>	<p>۱۴۲ بیراد ہوئی ہو علی اکبر کی جوانی کیا غم جو زمانے میں نہیں مستہ دانی</p>
<p>۱۴۳ فصد نے کہا لوگوں کو ہوا تے ہیں پشیر مردہ علی اکبر کا یہ تھے ہیں پشیر</p>	<p>۱۴۴ ای سیر خوش اقبال خدا حافظہ ناصر مان صد ہو اے لال خدا حافظہ ناصر</p>	<p>۱۴۵ دل یوسف ادلاو علی شاد کر نیلے ہمیشہ گل پشیر تری امداد کر نیلے</p>

<p>۴۱ یارِ بزمِ بیکارِ عشق کسی نہ چاکِ بیکارِ عشق ہوں نے حضورِ شفا ر عشق زبانِ عشق سے لکھ لکھتے</p>	<p>۴۲ ہو نام سے کینا نام عشق اس گل سے دوستی ہو معطران عشق ہر ایک کی آنکھیں بالبدین عشق حسینؑ کی مہر عشق</p>	<p>۴۳ عشق کے علی نے کیسے کیا نام اس مر کو خدا نے حسینؑ کی نام اب غور سے ملاحظہ فرمائیے ابو حسینؑ کی صانعِ عالم</p>
<p>۴۴ آکھیں پھر عشق نہ شہر قہن کی چکی کے بدلے آئے صدایا حسینؑ کی</p>	<p>۴۵ کتے ہیں سب تازہ مضامین کا دھنکا سبے علحدہ انھیں پیوں کا رنگ</p>	<p>۴۶ نامتی زبان تیغ کے گوزم کھا گیا ہوئے حلالِ ظہر کی حرمت بچا گیا</p>
<p>۴۷ کیتا بوخین عیش جو سے نیل جو جو دوسری ایک جو صاحبِ کمال جو شایانِ قسط بھی کو کمالِ جلال جو تھا تیری ذاتِ عیدِ انشال جو</p>	<p>۴۸ تھا لا جواب تھے مظلومین کا موزوں ہو مختصر کسی حجت کا یعنی جنابِ حیدرؑ کے لئے کہا میں ہوں جسکی ضربِ عبادت جو سوا</p>	<p>۴۹ نہلے نے حالِ خالقِ افلاک کہا ناظم سے نہ صاحبِ رک سے کہا غناک سے کہا نہ فرماک سے کہا کچھ کچھ کہا وہ بختین پاک سے کہا</p>
<p>۵۰ انسان اپنی اصل کو پہچانتا رہے ہوں ایک مشت خاک یہی جانتا رہے</p>	<p>۵۱ میں کیا ہو کفر سے خالی زمین کو چکا دیا ہمارے تلوارین دین کو</p>	<p>۵۲ مطلق نہیں ہر اس حامیِ جلیل میں چو وہ خدا کے دست ہمارے قیل میں</p>
<p>۵۳ نہلے جان جو انسان کی حصول چاہا وہ کام ہے تو کرے رسول دنیا کے فروع کینا اہلِ مدین کاٹا ہو پیشِ خلق سے سارے رسول</p>	<p>۵۴ نہلے سانسے حسینؑ زود تھا کہ کی غرض کچھ تو زمینِ عین کا کہ بوئے علیؑ کو کو ملکوتِ بیکار کے کی حفظِ دین جنابِ تلوارین باکے</p>	<p>۵۵ نہلے طے چل کی خاطر کا واسطہ آؤد کو اپنے ساتھ لے گا واسطہ خونِ شہیدؑ و شاہ کا واسطہ صبرِ اسمِ غازی و صابر کا واسطہ</p>
<p>۵۶ جس پر تیری مہر وہی لا جواب ہو کیا جا کون زرہ ہو کون آفتاب ہو</p>	<p>۵۷ میں وہ ہوں جسے عمرِ ہمہ درضالیا تلوارین کھا کے دینِ پی کو پالیا</p>	<p>۵۸ خادم کو قرب چاہتے ہیں سے کا آپ کے میں عاشقِ قدیمؑ سے کا آپ کے</p>



<p>۱۰۰ کیونکہ وہ دوسریاں جسے کیا حاجت اس فقیر و سلطان کے عمر کے کام و خدمتوں کے کیونکہ وہ مسائبان کے</p>	<p>۱۰۱ کے اور غرض آپ کے کسانے سلمان بن بکر کے کسانے دل غم کی غم کی کسانے کے کسانے</p>	<p>۱۰۲ نہ غلام کا افسانہ علی کیونکہ وہ بیکانہ علی جسٹین بن بکر علی پہنچے سبوت کتابا علی</p>
<p>تائید غیر کی نہ مدد آشنا کی ہو اعجاز ہی جناب کا قدرت خدا کی ہو</p>	<p>۱۰۳ قاف خیال کے محبین اس دم نہ آید گا ذاکر تھا اس بھائی کا دوزخ میں جا کر گا</p>	<p>۱۰۴ کا ٹیلی کوہ پنج مدد ایک بار کی کھینچو نہ ہاتھ کو قسم زدا تھا رکی</p>
<p>۱۰۵ عشق و شہادت علیہ السلام ہوں کچھ شکر نہیں فقیر و سلطان ہوں اہل غدار سے تنفر تمام ہوں جب کے غلام تو اس کا غلام ہوں</p>	<p>۱۰۶ مدح کے معین مددگار حسین مگر زدا اجل کے غدار حسین دانائے از عالم اسرار حسین بے حسرت حسین</p>	<p>۱۰۷ یاقا طمہ قبول ہی اشک کرو شق میں گنا بگا کے حق سے صفا کرو پوشیدہ عیب کو بر خفا کرو اس ح خوان کو غلامت غوث عطا کرو</p>
<p>ہوئے ہیں جب یہ ذکر کہ فکر شرم نہیں اتھا ہوں میں حسین کی نگاہ نہیں</p>	<p>۱۰۸ چاہے جو تم سے حفظ حوالے خدا کے ہو پیارے خدا کے چاہنے والے خدا کے ہو</p>	<p>۱۰۹ مرد خون لباس لائے پشیمانی قسم مگر حضور چادر تطہیر کی قسم</p>
<p>۱۱۰ دعا کے حسین کے حسین اعدا ہوں دشاد و دشمن برداشت ان امور کی حسین راحت جہان میں حسین تلوار سے زیادہ حسین</p>	<p>۱۱۱ ۱۱۱ یو جو ہر شے کو غایت کی یاف زیادہ توں کو یو کی یاف عجیب دلیل یو کو یو کی یاف یو کو یو کی یاف</p>	<p>۱۱۲ ۱۱۲ بہان او شہید حسن متبا ہوں شکستہ ہوں ناب شکستہ ہوں خدا کے شہید ہوں خدا ہوں دینار مصطفیٰ علیہ السلام ہوں</p>
<p>پیش نگاہ فوج الم ہر جگہ پھری دیر پھری صلی جو کسی کی نہ پھری</p>	<p>۱۱۳ دم بھر میں نہ ہو گئیں شکنجہ یو میں کیا کیا بلا میں بے صدقے تے رہو میں</p>	<p>۱۱۴ زہر دغا مال دھوا دھو کے ہیں ہر وقت رنگ مہر ہو گئے جگر میں</p>

<p>۱۰۷ حضرت کی وجہ بھائی قیامت آید سب کچھ ملا زاری بھی نہیں بچو باقی نہیں رہے سو کوئی آرزو خادم ہو کر بلا میں یہ ہوں کہ چاہو</p>	<p>۱۰۸ ایک وقت علیؑ کے حنین میں ایک صاحب نے دین و دارم ایک صاحب نے دین و دارم نفر یاد اور قوی</p>	<p>۱۰۹ دن رات مہر وادہ نجوم خلک فلان غلان و حور و جنت و بی آدمی ملک در یاد کو وہ درشت ہو اور زمین کس درخت اکثری واسطہ میں کچھ ہوں</p>
<p>۱۱۰ ہلکا ہوا ہوا لاکھ بناتے ہیں اس طرح دیکھو ذرا حسینؑ بلاتے ہیں اس طرح</p>	<p>۱۱۱ ایک عسکر کی ہین ہو کہیں جگہ امان یا صاحب الزمانؑ خلیفہ ہوا امان</p>	<p>۱۱۲ رہے امام وقت ہیں معلوم آپ کے سب ہیں خدا کے حکم سے معلوم آپ کے</p>
<p>۱۱۳ کربلا کے شہداء کو کہہ سیکھ لاکھوں کی بھیجیں یہ بھیجیں لکھ کیسے چاہی کسی سے کجی نہ ایک لکھ کی تیری موت کا دوا دہ</p>	<p>۱۱۴ وقفہ ظہور میں تو قیامت عرب یوسفؑ کے بیٹے کی قیامت عرب منشوق عاشقوں کی قیامت عرب آواز خضر کہ لا تری دیکھتے ہیں سب</p>	<p>۱۱۵ مغرب نامہ میں کہ مجھے طاقت بیان میں کیا ہوں اور زبان اور زبان یا بیکہ ہوا امام زمانؑ کی زبان نظر کچھ حسینؑ کا سامان اسحاق</p>
<p>۱۱۶ تہما ہو جان مٹا و تر در ذرا نہیں آقا ترا غلام کسی سے ذرا نہیں</p>	<p>۱۱۷ ایک گل در اس تیرے نہونے سے بانہی پروا ہیں اندھیرے میں گھر چلے ہی</p>	<p>۱۱۸ پوچھے جو کوئی کس میں مضمون دیے ہیں کہہ دوں امام کے ہیں عنایت کیے ہیں</p>
<p>۱۱۹ امداد اور میں بیجا نفس جنہیں چوتھے امام شاہ شہیدان کے جان ایک نالوان مقام یہ تانیکا نہیں نیز و طوق ہیں سخن اہل انفس و کین</p>	<p>۱۲۰ قائم امام مہدیؑ کے عین غفور صاحب قار و منظر حق دافع ضرور جہاں میں غلام ہو آگاہ ہیں حضور یا بیکہ اپنے چہرہ نما جوان کی ضرور</p>	<p>۱۲۱ تھے صبح تیرے گرد زینان لاجواب نہاؤں میں تھے شمع ستاروں کی تاب ناظر کو کایا نفسوس ماہ تاب گو کیا شہیدان منتقل میں لاجواب</p>
<p>۱۲۲ بیچارہ دل سے بوج و شام ہی تسک خرابہ روح کو زمان شام ہی</p>	<p>۱۲۳ اہل سخن میں پھر ان ہوں حقیر ہوں حضرت کریمؑ نظر تو عدیم النظر ہوں</p>	<p>۱۲۴ تیرا رہتے تھے لون میں شہ مستقر تھے لاکھوں کا تھا جوم اکیلے حسینؑ تھے</p>

<p>اسے معاذ اللہ تھے خون میں کون دیکھتا تھے داغ از قلاب دیکھ کر کون دیکھتا تھا اتھا کا نصف صبر کون دیکھتا تھا جسے جھک گئی تھی کون دیکھتا</p>	<p>اسے قعر زخم شاہ دھوپ میں چلے جھکے جاوے کی جسے سایہ قد بر وجہ پر نظر روشن ہو کر کہ سرخ زلفان بجا کہ اللہ سے حرارت غاشور کا اثر</p>	<p>اسے ایسا جو پاس ہو کہ پریشان ہو گیا گھمتی تھی بکسی کہ دم اس دم الٹ گیا</p>
<p>اسے اس کو خبر نہ ملی حال کیا ہو ہیں صاحبان مال کہاں مال کیا ہو</p>	<p>اسے یہاں سب سے نہیں تھے جڑ ہو ہیں سینہ پہر میں چھائے ہو</p>	<p>اسے پیر تم تعالیٰ اس کی اللہ کی نیاہ چاہتی ہوئی تعالیٰ اس کی اللہ کی نیاہ دل اس قدر اس کی اللہ کی نیاہ</p>
<p>اسے پائی نہ راہ چو جویہاں آکھڑا ہوا گلیوں میں رات دن ہی اندھیرا ہوا</p>	<p>اسے سب سے کہ تمھاری شہادت کیا دی کچھ کر بلا سے آج کی گری زیادہ</p>	<p>اسے دانتوں میں خشک ہو خط دم نظر آئے یا قوت موتیوں سے طلب گار آئے</p>
<p>اسے ہو وہ خواب جیسا بھونکا ہو چھوٹے تھے اسے تو جس حال ہو سوچا کہ اس عید کی بچا جان ہو جو اس میں بڑن ہو تازہ نہال ہو</p>	<p>اسے نہیں پتہ میں درخت کے کچے کلام نہیں سے نقاب نہارت کی شام ایک شیت و شیری سپرد ای جو دم عام دنیائی ہے ثبات الا ای جو دم عام</p>	<p>اسے تھار نکال لگ کے دریا سرب تھے نہیں دینی نہیں ڈالیاں بچے کہا تھے</p>





<p>۱۵۵ چلائے سب جو نہ توڑ نہ ہوا چلائے سب جو نہ توڑ نہ ہوا چلائے سب جو نہ توڑ نہ ہوا چلائے سب جو نہ توڑ نہ ہوا</p>	<p>۱۵۶ دل تو وہی ہے نہ توڑ نہ ہوا دل تو وہی ہے نہ توڑ نہ ہوا دل تو وہی ہے نہ توڑ نہ ہوا دل تو وہی ہے نہ توڑ نہ ہوا</p>	<p>۱۵۷ پان تویں کے نام پر دل تو نہیں پان تویں کے نام پر دل تو نہیں پان تویں کے نام پر دل تو نہیں پان تویں کے نام پر دل تو نہیں</p>
<p>جلدی میں تھوڑے تھوڑے لکے لکے پانی ہلا جا یوں کے سنا اور لٹ گئے</p>	<p>رواؤں جن کا نام ہے نیک نام تھے کام آئے بعد مرگ بہادر غلام تھے</p>	<p>چلائے اس سب سے سیاہ لعین کہا ایمن کے نہ کوئی کہہ سکتے نہیں کہا</p>
<p>۱۵۸ بیگانہ جبریل سے مراد نہیں بیگانہ جبریل سے مراد نہیں بیگانہ جبریل سے مراد نہیں بیگانہ جبریل سے مراد نہیں</p>	<p>۱۵۹ چلائے سب جو نہ توڑ نہ ہوا چلائے سب جو نہ توڑ نہ ہوا چلائے سب جو نہ توڑ نہ ہوا چلائے سب جو نہ توڑ نہ ہوا</p>	<p>۱۶۰ آواز شہید علیؑ میں جواں نہ ارجیت آواز شہید علیؑ میں جواں نہ ارجیت آواز شہید علیؑ میں جواں نہ ارجیت آواز شہید علیؑ میں جواں نہ ارجیت</p>
<p>تھے مستغنیٰ بیکس بے آشنا حسینؑ تھی دھوم موش و فرش میں بیکس حسینؑ</p>	<p>لکھا ہی کی نہ اوجھڑ کے لال نے لیکھ سب پہلے کہا دوا لال نے</p>	<p>جیتی رہی یہ بیکس و نا شادا قہری زینبؑ سے حسینؑ کی فریاد قہری</p>
<p>۱۶۱ بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار</p>	<p>۱۶۲ بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار</p>	<p>۱۶۳ بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار بہارِ بہارِ بہارِ بہارِ بہار</p>
<p>لاشیں بھرنے قلع شہد اکوٹے ہوئے بعض توڑ پکے رہے بعض اٹھ کھڑے ہوئے</p>	<p>منظور رہی محل محبوب دیکھے کی رہ گئے عرض بہت خوب دیکھے</p>	<p>سکھدا حضرت پیدائش گریزے جھوٹے نیچے اٹھ گریزے</p>

<p>۵۵۵ کہیں نہ کہیں جیسے بچوں کو انتظار پوچھا پوچھے دو دروہو اور اشار لیکوں کو اردون کو پیر سے بار بار تھلے زبان کا سلبان فدا کیا</p>	<p>۵۵۶ اشے کیا ہے کہ مجھ کے دیدیا مٹھو سے فریب بردہ دیدیا زورین بچوں پر کہا اس کے دیدیا ماتھو نے شہر کی گود میں بجا دیدیا</p>	<p>۵۵۷ کہیں نہ کہیں جیسے بچوں کو انتظار پوچھا پوچھے دو دروہو اور اشار لیکوں کو اردون کو پیر سے بار بار تھلے زبان کا سلبان فدا کیا</p>
<p>۵۵۸ اہل ستم سے جنگ کی تدبیر چوٹے سے کیر چھوٹی شمشیر چاندی بہار سے نہ سب کوئی طرح کا جیکے کچھ نہ ہو گا ہوا نہ تھا منقل کی سمت کی بگڑان وہ ستارہ تھا پاؤں کی ہر کر نیکی مدد بہ اشارہ تھا</p>	<p>۵۵۹ تیسری بھی مسکرائے بددی چلو گئے پیسکا ہاتھ گود میں چل دی چلو گئے گود میں بھی نہ سب کوئی طرح کا جیکے کچھ نہ ہو گا ہوا نہ تھا منقل کی سمت کی بگڑان وہ ستارہ تھا پاؤں کی ہر کر نیکی مدد بہ اشارہ تھا</p>	<p>۵۶۰ رکھے قریب ہاتھ گلے کو سنبھال کے چلو بھرے اہو سے شہر و شخصال کے بہار سے نہ سب کوئی طرح کا جیکے کچھ نہ ہو گا ہوا نہ تھا منقل کی سمت کی بگڑان وہ ستارہ تھا پاؤں کی ہر کر نیکی مدد بہ اشارہ تھا</p>
<p>۵۶۱ مان لے کیا جو پیار زیادہ چل گئے پہنوں کی گودوں سے تڑپ کے نکل گئے دیکھیں تو آپ چاند سامنے زرد ہو گیا ضد ہر کہ روتے روتے بدن دھو گیا پہنوں کی گودوں سے تڑپ کے نکل گئے دیکھیں تو آپ چاند سامنے زرد ہو گیا ضد ہر کہ روتے روتے بدن دھو گیا</p>	<p>۵۶۲ بہار سے نہ سب کوئی طرح کا جیکے کچھ نہ ہو گا ہوا نہ تھا منقل کی سمت کی بگڑان وہ ستارہ تھا پاؤں کی ہر کر نیکی مدد بہ اشارہ تھا دیکھیں تو آپ چاند سامنے زرد ہو گیا ضد ہر کہ روتے روتے بدن دھو گیا پہنوں کی گودوں سے تڑپ کے نکل گئے</p>	<p>۵۶۳ روئیدگی کا نام رہے کیا مجال ہی پیدا ہو مجھ سے پھر کوئی دانہ مجال ہی بہار سے نہ سب کوئی طرح کا جیکے کچھ نہ ہو گا ہوا نہ تھا منقل کی سمت کی بگڑان وہ ستارہ تھا پاؤں کی ہر کر نیکی مدد بہ اشارہ تھا دیکھیں تو آپ چاند سامنے زرد ہو گیا</p>
<p>۵۶۴ دشمن ہاں جو شاہ سن کہ طرف ہرے یہ ہاتھ پاؤں مار کے رن کی طرف سے کین آنکھیں بند جان حزمین باگلی دامن قبا کا اوڑھ لیا منید آنکھی</p>	<p>۵۶۵ تاشتر خاک سارا زادہ اٹا لیا گیا پر کوئی ایک قطرہ باران نہ پائے گیا کین آنکھیں بند جان حزمین باگلی دامن قبا کا اوڑھ لیا منید آنکھی</p>	<p>۵۶۶ تاشتر خاک سارا زادہ اٹا لیا گیا پر کوئی ایک قطرہ باران نہ پائے گیا کین آنکھیں بند جان حزمین باگلی دامن قبا کا اوڑھ لیا منید آنکھی</p>





<p>۱۰۰ نوار سے کماندہ یکسین نڈ صلاح بولی وہ دیکھت من میں میدان لالہ چو چو راہو اسے کربا بر حال اسنے کما فی قوی اچھا پنا مال</p>	<p>۱۰۱ نشان و نیکو شکر کربا کو سطر سیاہ کربا صین سوپ بن چلی نور من چلنے کو تاب سے کربا</p>	<p>۱۰۲ چاہے کربا نہ تیر داغ مادی نخچہ کربا چلو زبرد سیاہی دور کربا زبرد من قارون پہلی نخست اثری کا مودم آبی راہی</p>
<p>۱۰۳ سنبھلا تو در چھوڑے ہر زخم من گیا بگڑے تو صفت زور بد اللہ بن گیا</p>	<p>۱۰۴ دل مضطرب میں شامیوں کے برق طویر طائر چھڑک ہے بن سیاہی میں لہیر</p>	<p>۱۰۵ مردوں تلخ گاؤ زمین پر حیات کی پھلی سے بجا پھلیاں لپٹیں وارث کی</p>
<p>۱۰۶ تیرے سب سے شہناز میں سے شہنشاہ کربا کے علم سے شہنشاہ کربا تیرے علم سے شہنشاہ کربا</p>	<p>۱۰۷ کاگاہ کربا صبر و استقامت گلوں سے کربا اساتے کربا نہا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا</p>	<p>۱۰۸ سنا چلا ہوا کربا کربا پہلے کربا کربا کربا نہا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا</p>
<p>۱۰۹ بولی کہ میں کلبے میں پرکان گویا چھوٹی سی قبر گود کے صدمہ بڑے ہو</p>	<p>۱۱۰ موت آئی اہل کو نہ دیدہ حسین کی دیکھو وہ سامنے ہو سواری حسین کی</p>	<p>۱۱۱ باکھر بہار زخم ریاضت کے پھول تھے گویا رواں حور من جنت کے پھول تھے</p>
<p>۱۱۲ خسبہ کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا</p>	<p>۱۱۳ کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا</p>	<p>۱۱۴ کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا کربا</p>
<p>۱۱۵ آب جل پہلے نگہبان گھاٹ کے منہ پر لہو ملوئی گلے کاٹ کاٹ کے</p>	<p>۱۱۶ سب انقلاب ہر کی تصویر ہو گئے تھے پیر تو جوان جوان پیر ہو گئے</p>	<p>۱۱۷ ہر وہ قیامت کی لحد کے چراغ کا طاؤس شخوام شہادت کے باغ کا</p>

<p>۴۳۰ یون تنقل نام عرس سے پہلے آہستہ پاؤں کیلئے آہستہ آہستہ مقام لب لباب کے لئے عزت کا نام کے لئے پہلے</p>	<p>۴۳۱ کھڑکے کیلئے زینبا بیگم آہستہ پہلے پہلے قلب سپاہ میں کیا دل جو وہ شمع پر شمع کا وہ آہستہ پہلے پہلے سپاہیوں میں</p>	<p>۴۳۲ گندم ناما بیان میں جوتوں میں میں پہلے پہلے پہلے پہلے میں پہلے پہلے پہلے پہلے میں پہلے پہلے پہلے پہلے</p>
<p>۴۳۳ لکھا جو وصف کا دوں کا چہرہ تھے دائرہ جو تہ کو یکدم بڑھ گئے</p>	<p>۴۳۴ تھی گردش آسمان کو سکنا زمین کو لاکھوں میں تھے چڑھا کر ہوا سین کو</p>	<p>۴۳۵ اپنے محب محب میں جناب میر ساقی ہمیں میں بادۂ حم غدر کے</p>
<p>۴۳۶ گو بیان حال کو غارت گاہ پہ دل دل براق مجھ کو جو دونوں پر غارت پہلے علی کے زانووں پر شاہ نادار میرا سوار و دشمنی پہ سوار</p>	<p>۴۳۷ سنبھلو علی کے پہلے غارت گاہ پہ اب کیا جو غارت گاہ پہ کیا کوئی انہیں جو سنبھلو غارت گاہ پہ میرا سوار و دشمنی پہ سوار</p>	<p>۴۳۸ دو دن کی پیاس میں یہ کبھی رہا کرتا سو کھا کھلا کتے تو نڈل میں گلا کرتا</p>
<p>۴۳۹ پہلے</p>	<p>۴۴۰ چراغ کی آبرو درو رہا صبر میں پھر جا میں دشمنوں کی کھٹا میں پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے</p>	<p>۴۴۱ پہلے</p>
<p>۴۴۲ پہلے</p>	<p>۴۴۳ جائے روئے شمع شمع کے واسطے آئے بہانہ تمہاری ہدایت کے واسطے</p>	<p>۴۴۴ گناہ میں جو لوگ نام آور میں ہوں زندے تو مرقہ دل میں ہوں</p>



<p>۹۲ بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں</p>	<p>۹۱ بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں</p>	<p>۹۰ بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں بجلی کی دھندلک میں</p>
<p>سر پر اجل ہر تیغ کی جھنکار سے ڈرو آواز تھر جابر و قہار سے ڈرو</p>	<p>وصالوں کا زمین چاروں طرف ڈھیر ہو گیا چلائے روسیہ کہ اندھیر ہو گیا</p>	<p>ماہی صفت یہ کیسے جل آب میں گری بجلی پہاڑ پر شب مہتاب میں گری</p>
<p>۹۳ دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں</p>	<p>۹۲ دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں</p>	<p>۹۱ دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں دو لاکھ شہداء میں</p>
<p>وصالین ہوں بلند مگر منہ بھی مڑا لگے عقی و صوم نار یوں کھوئیں توج آگئے</p>	<p>ہر کار ڈوا الجناح امام زمان ہوا نقطہ تو شمس دارو ہر آسمان ہوا</p>	<p>مشکل ہو سو گیسو کیڑے دیکھنا ملے اعمال ہوں برے تو شب کیہا ملے</p>
<p>۹۴ تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں</p>	<p>۹۳ تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں</p>	<p>۹۲ تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں تلاوار شہداء میں</p>
<p>ان معرکوں میں پانوں ٹھہرتے ہیں کس طرح بہ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اس طرح</p>	<p>آپ جو پھر خیال یہ مضمون رک گیا تلاوار کی شنائیں سہا پہا بھی کر گیا</p>	<p>ایرو شہ کا عکس ڈرا بدشعلہ پر سمجھا کہ ذوالفقار پڑی ذوالفقار پر</p>

<p>۴۱ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>	<p>۴۲ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>	<p>۴۳ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>
<p>آنکھیں پھر تھکا کر بڑھ چکیں کیوں پھر لڑیگا فاطمہ کے نور عین سے</p>	<p>سب موتن خدنگ بن خون کم ہوا نیرون میں چھہ رہی ملک عدم ہوا</p>	<p>دوبہ جودل بوسے کہا اضطراب چنگاریاں نکلتی ہیں موتی کی آگ سے</p>
<p>۴۴ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>	<p>۴۵ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>	<p>۴۶ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>
<p>چلائی فتح دیکھے شان آلہ کو تھنڈھا کیا چرخ نے مار سیاہ کو</p>	<p>تھی صفت کام لال کہ جو رنگ ہو گئی یا قوت سے گھٹا لطفی رنگ ہو گئی</p>	<p>دل سے نور بینی پر نور سے جلے پتھر فروغ شمع سر طور سے جلے</p>
<p>۴۷ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>	<p>۴۸ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>	<p>۴۹ میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے میں نے اپنے دل سے کیا ہے</p>
<p>خاک جبین شہ کے ٹھکانے جان لی او اہل شام صبح کے تار نے جان لی</p>	<p>کیا پھر زبان شہ پاکدات کا تھا قطع ایک بات میں رشتہ حیات کا</p>	<p>پھولا نیا شکوہ کہ خار اجل ملا دیکھا جو سب خلد کی جانب یہ پھل ملا</p>

<p>۱۰۴ عشق و محبت خلق شہنشاہ کیل تاکا جہان کی قدر انداز نہ نکلا چچی علی کی سیف ہوا مود و دلا جہاں کا لبت کیل کیل چلا</p>	<p>۱۰۵ کیا بات گوئی تھی کہ بے نظری کی فنا کی تھی بخت دم دار و گری نفس کی تھی بخت کی تھی حجاب کی نفس کی تھی بخت کی تھی حجاب کی</p>	<p>۱۰۶ خون کی تھی بخت کی تھی حجاب کی خون کی تھی بخت کی تھی حجاب کی خون کی تھی بخت کی تھی حجاب کی خون کی تھی بخت کی تھی حجاب کی</p>
<p>اب ہم گل آنچھوڑینگے تجھے بیجا ب کا دشمن ہو بوسہ گاہ رسالت مآب کا</p>	<p>جان اس کے دے سے اخل ناسفر ہوئی رہیں نہ کانوں کان کسی کو خبر ہوئی</p>	<p>تھے خون کی لال عجب لطف پائے تھے ناخن حنا عقدہ کشائی لگائے تھے</p>
<p>۱۰۷ مصطفیٰ کی تھی بخت کی تھی حجاب کی مصطفیٰ کی تھی بخت کی تھی حجاب کی مصطفیٰ کی تھی بخت کی تھی حجاب کی مصطفیٰ کی تھی بخت کی تھی حجاب کی</p>	<p>۱۰۸ تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی</p>	<p>۱۰۹ تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی</p>
<p>قرآن سے پھر اے لہو میں ہنسائے آیا ہر کر بلا سے یہ صکوت بنا کے تو</p>	<p>اتر اچھوڑ کا وجہ تو خاموش ہو گیا بھاری ہوئی حیات سبکہ و شن ہو گیا</p>	<p>بولا کوئی محال ہو کہ نہ کر حسین حسین تلوار سے کیے چھوڑ کر جو حسین حسین</p>
<p>۱۱۰ تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی</p>	<p>۱۱۱ تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی</p>	<p>۱۱۲ تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی تھی بخت کی تھی حجاب کی</p>
<p>پہلو نہی کو عرض کیا اہل نار نے منہ پر جواب صاف دیلہ و الفقار نے</p>	<p>پہونچا کمال رنج دلا سادے سے گئے تاری کو ہاتھوں ہاتھ جنم میں لیکے</p>	<p>ہون کاٹ کے لکڑی مطلق آئندہ تھا خط بھی کہیں بیان کمال بھرتھا</p>





<p>۱۲۴ انسان خطا چلی اگر ہو تو کیا بید کرتا ہو کوئی ظالم بے اعتدال حاکم تھا اگر کوئی بے رحم نہایت انعام پائین ہم جو یہ ظالم اور بے رحم</p>	<p>۱۲۵ بولا وہ ہاتھ جو کہے مرد فقیر ہون بے فکری رنگ بے عین کم ہون دل کھائے بادشاہ خجائب اہم ہون</p>	<p>۱۲۶ کچھ کچھ سوال کیا ہے کیا ہو آج کو یہ پیاس بے پانی کے اُغصوں کے کیوں پانی نہیں کے زبانی کیا ہے سر جو کج کیا</p>
<p>سر کاٹ لاؤ حکم یہ آتے ہیں شام کے نفرت ہو اسکو بیعت حاکم کے نام سے</p>	<p>سب جاتوں کے شوق یار تیار تیار ہو ایکیش غریب بخت کا ارادہ ہو</p>	<p>یہ فائدہ ہو کہ قطرہ ملا حسین اچھا وہی ہیں بہن کوئی گلا نہیں</p>
<p>۱۲۷ بولا عرب کہیں ہی قصیدہ وہ دل میں کہا کہ تے جیاب سوال کیا پیشین خدا بین وہ ہو عاشق خدا از ایسے رب ہائے حضور شہد</p>	<p>۱۲۸ کے کھانا خلقی و داد مصطفیٰ پونچا دیان ہو کینے جانتین جو دیکھ کر یوں یاد آئے سوا وز زندگی ہیں وہ ہر حق کے</p>	<p>۱۲۹ انہی کے کہنا وہ وہی رسول کیجا قسم خدائی علم و دل ملو نزدیک ہو کہ وہ شہادت حصول س حال میں ہو کہ وہ قبول</p>
<p>رویا لگے انھوں نے کیا امام کو تسلیم کی حسین علیہ السلام کو</p>	<p>نام خدا حسن کا تو تھے نور میں یادش بخیر دوسرے جہاں حسین ہیں</p>	<p>سب سے بے خداتے کو چارہ سار ہو بیشک تھائی ذات ساغر ناز ہو</p>
<p>۱۳۰ دل تلخ ہے سلام کا ہے کیا تھا سینہ چاہے تھی تھی کیا گو یا جو میگزبت ہستہ ہے جیاب جو جو کیا سلام فکرتے ہے جیاب</p>	<p>۱۳۱ جاؤ تیرے کہوں کہ مدد یا علی جلدی بیا فخر کو رو دیا علی مجاؤن کو بجا تے ہیں کہ یا علی خاموشیوں میں کیا یا علی</p>	<p>۱۳۲ کیجا لو بے کسی ہاتھ زخم دار کی عرض حاصل ہے سلطان جبار پانا قازانہ بیسویں گنا ہمار یاساں بیوی بے بیعت ہمار</p>
<p>ایسا نہو یہ لو کہیں تو ادھر گیا ہو کس طرف کا قصد بیان کیوں چھ گیا</p>	<p>آقا نہ خوار ہوں چین روزگار میں وحشت نہ ضرورت تم آنا مزار میں</p>	<p>بازار علم و رحمت افضال گرم ہو اب سے کون کونہ کھنتے ہاتھوں کی گرم ہو</p>

<p>۱۳۶          اچھا کہ جب بد سارا و صیبتا          پختی پختی قدر پیش خدا و صیبتا          چال کے ادب نہ کیا و صیبتا          سب کو آن آسان گر نہ پڑا و صیبتا</p>	<p>۱۳۷          کہنا کہ اب میرے شاہ اصبا          تھا کہ شخص سے نہ تو کتنی تبا          غلاموں کے لئے دلا دینے کے لئے          اس کو تھی جسے ملاقات کیا</p>	<p>۱۳۸          چلا کہ کہ کیا کیا تاون نام          میں تون قتل کیے بغاوت کی کام          میں تون دینے کیفین کے لئے کام          سبط رسول ابن علی کیا نام</p>
<p>۱۳۹          غم سے نہ کیوں دین کے طے آگے          عیسائیت مقصور وہی ہاتھ کر گئے</p>	<p>۱۴۰          تھا بار بار روزیان مرصنا علی          سنے کی ہو آپ کو سلیم یا علی</p>	<p>۱۴۱          قبر علی فاطمہ سے چھٹ گیا حسین          ہوا ب چال کے یہاں نہ حسین</p>
<p>۱۴۲          جب کہ خدا و ما شاہ تشکر          رخصت کیا سے تو عجب کا وہ ہے کجا          روتا ہوا دلائے برہا جب تک گام          بجائی مکتور کے کو تو دلائے ہوا</p>	<p>۱۴۳          جب کہ حق کا کام ہو          کہ گئے حضور کر کیا غلام ہو          کہ کیا ہوں نہ تو دیر گون کا نام ہو          خشت خدا بجا کے پڑا زور نام ہو</p>	<p>۱۴۴          کہ کیا ہو کہ کیا غضب ہوا          کہ کیا ہو کہ کیا غضب ہوا          کہ کیا ہوں نہ تو دیر گون کا نام ہو          خشت خدا بجا کے پڑا زور نام ہو</p>
<p>۱۴۵          آیا جو پھر کے وہ تو کہا کچھ پیام ہو          بجاتا ہو تو بخت کو ہمارا یہ کام ہو</p>	<p>۱۴۶          جلد اپنے پاس حیدر صفدر لایے          ہیا سا بہت ہوں ساتی کو نہ لایے</p>	<p>۱۴۷          سوے بخت یہ لیکر کے جاؤں تہا          بخت جیتے ہی علی کو دکھاؤں ہزار</p>
<p>۱۴۸          روغن میں گھری ہوئی سوئی تیار          میری موت سے ہو تو سوئی تیار          آنکھوں میں تیرے کو لگا نا ہزار          نہ چاند چاہے کہ نہ لگا نا ہزار</p>	<p>۱۴۹          ہوا تو کہ وہ عیب بان کیا ہے          حال تو کہ وہ عیب بان کیا ہے          مدد سے بچا ہوا ہوں گے کیا ہے          ہر سب کے لئے نہ تو دینا کیا ہے</p>	<p>۱۵۰          کہ کیا ہو کہ کیا غضب ہوا          کہ کیا ہو کہ کیا غضب ہوا          کہ کیا ہوں نہ تو دیر گون کا نام ہو          خشت خدا بجا کے پڑا زور نام ہو</p>
<p>۱۵۱          کچھ عرض کیو نہ کھڑے ہوئے          رونا لپٹ کے قبر امام غیور سے</p>	<p>۱۵۲          جب تک نشان نام و نسب نہ پاؤں گا          حضرت قسم خدا کی یہاں سے نہ جاؤں گا</p>	<p>۱۵۳          پوچھا تو کی یہ عرض کرتے ہوئے          شاہ و بخت ہیں میرے مرنے ہوئے</p>





۱۵۴  
 نکلے علی سے آل محمد بر سر  
 شکل سے شکست میں ہوا شاہ تک گذر  
 چو پہنچے ادھر آہ ہوا خاتمہ آمد  
 اٹھائے میر حسین چپے شمشیر

بیتی تڑپ کے جسم پدر سے لپٹ گئی  
 زنیب ابوی بھرے ہوئے سر سے لپٹ گئی

۱۵۵  
 زنیب سے جب امام زمان نے کیا نذر  
 دو دراز نام شکستہ یاد رہے غلہ  
 بارے غوثی کے گرنے کا ایک ایک  
 واحد تار ادھر کی صفین ہو گئیں ادھر

آپس میں ہمکنار بد فعال ہو گئے  
 آقا ہمارے پیچ میں پامال ہو گئے

<p>۴۴ کج جو طوفان و طغیان سلطان شوق نے کج جو طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان</p>	<p>۴۵ وہ غلامانِ افغان کا وہ طغیان وہ غلامانِ افغان کا وہ طغیان وہ غلامانِ افغان کا وہ طغیان وہ غلامانِ افغان کا وہ طغیان</p>	<p>۴۶ کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان</p>
<p>کس چیز کو تم شہ ثابت قدم نہ تھا نہ سے تہہ سحر غم کا کم نہ تھا</p>	<p>سیدان میں بول کے پالے ہی چلے غیر کہ دل کو سنبھالے ہو چلے</p>	<p>زمین کا چہرہ باز سا صدمہ سے تھکا مرد میں کیا حبیب خدا کو قسوق ہوا</p>
<p>۴۷ کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان</p>	<p>۴۸ کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان</p>	<p>۴۹ کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان</p>
<p>بھاگا خدیو شب رخ تیار ہو گئے لیکھ چرخ بزم سے پروانے ہو گئے</p>	<p>پردہ چین مہر سے شک الٹ گیا غم سے کلیر فاطمہ زہرا کا پس گیا</p>	<p>نوحین مہر سے دن باغ بلغ تھا دل فاطمہ کا لالہ صفت رخ و غوغا تھا</p>
<p>۵۰ کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان</p>	<p>۵۱ کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان</p>	<p>۵۲ کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان کج جو طغیان و طغیان</p>
<p>آغاز میں ہر تھا گلستان رسول کا انجام میں تباہ ہوا گھر قبول کا</p>	<p>جب چرخ بر نظر شوق صبح آگئی تبر محمد عربی تھر تھر لگئی</p>	<p>باقی ہو دھیان اس بحرِ عم کا آج تک تن کا پتا ہو نہ ترا عظم کا آج تک</p>



[illegible]

<p>۴۱۵ فولک تھان تھان جیکو کا عجب گاہ ملاک تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان</p>	<p>۴۱۶ کرتا تھا چو گشت جنگی ہستی تھے اس میں ایک سست گلی غنچداری کیسویں چین گلزار حنفی کریں تو نال ملک شان صفاری</p>	<p>۴۱۷ میں کی بات بات تھی جی جی میں کی بات بات تھی جی جی میں کی بات بات تھی جی جی میں کی بات بات تھی جی جی</p>
<p>کرتے تھے یہ کام ادا کرتے ہیں آہستہ بولو حضرت شبیر سوتے ہیں</p>	<p>میں پر ایک گل کے گل دم کھلے پانی بغیر خاک میں وہ پھول ملے</p>	<p>مرے کا قصہ خوش اقبال کر چکے قرآن تمام فاطمہ کے لال کر چکے</p>
<p>۴۱۸ میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان</p>	<p>۴۱۹ میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان</p>	<p>۴۲۰ میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان</p>
<p>جل جلی جلی شہ مظلوم کرتے تھے بیتاب رہیں حیدر کرا پھرتے تھے</p>	<p>مردم و نوروز حسین سحر میں تھا شدت و درونت علی کے جگر میں تھا</p>	<p>سامان جنگ عون و حمزہ کی ہوں ہاتھوں میں تین قاشق اکبر کی ہوں</p>
<p>۴۲۱ میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان</p>	<p>۴۲۲ میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان</p>	<p>۴۲۳ میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان میں نے تھان تھان تھان تھان</p>
<p>کیون آسمان و نور الم سے نہ پھیر گیا گلزار اربن مہتھون سے نہ کٹ گیا</p>	<p>کوئی اذان سے محو نظر آسمان پر تو قامت اہلوتہ کسی کی زبان پر</p>	<p>دیکھو جو اس طرح رفقا کے امام کو تسلیم کی حسین یلہ اسلام کو</p>





<p>۳۳۳ غیر ذوالخیر حیات میں جو کچھ ہوا گردن پر گھڑے کے چلا منہ زور میدان ظلم پر گھڑے نور اکبر پونے لگی تھی پرتار</p>	<p>۳۳۳ چالاک تھا یہاں نہ جان طبع غبی بود صحت جبریل و دان کاش کہ تیرے کوڑیوں اسطرح نہان موتور گر در شعلہ جوالہ دھوان</p>	<p>۳۳۳ چکا کے تنہا تنہا ناحق یہاں تین کہ تیرے آئینہ پانی کی ایک بوند نہ دریا کی تھم شاہ کا چپین ہی سب جہنم</p>
<p>آگے اجل بے یو سے لیے ذوالفقار کے نصرت پانوں چوم لیے راہوار کے</p>	<p>سوسہ فلک میں سے جو کیا راڈ گیا تھاغل فرشتہ بنکے وہ رہوار ڈ گیا</p>	<p>جو آپ کیسے گا وہ نہ ہرگز کر نیکی ہم حضرت کو بے گناہ لو سے پھر نیکی ہم</p>
<p>۳۳۳ تھی پال سے یہ صورت اسطرح میں پوئوں کی جیسے برہمیان سے پوئوں کنہی نہیں زمین صبح بہار میں پتھانیر کوہ طور کی نور کا چمن</p>	<p>۳۳۳ پوئے قریب شکر عار شاہ بہار سب کو زبان نشان کھلے پی صدا پانی ذرا سا دھبے تو مں اشتیاق پہر جاتے ہوئیں ان ذرا سا دھبے کا کل</p>	<p>۳۳۳ پکھڑا آج ذوالخیر کھائیے برق سسام او ملو اور کھائیے ناحق ہو پھر تیغ کے جوہر کھائیے سید نبی پھر تیغ عیسیٰ کھائیے</p>
<p>زہرا اولیٰ مطہرین قدم راہوار سے چکرارے تھے حیدر کر کہ اپیار سے</p>	<p>وحشت جو ہوئی قبر میں تو کام آؤنگا کوثر کا پانی خلد سے لاکے پلاؤنگا</p>	<p>جاتا رہا ہر پیاس سے کیا لاج تن کا زور ہاتھوں میں آپ کے کہ نہیں خیر کلا زور</p>
<p>۳۳۳ دندان راہوار میں منوھی پیر سینہ کو تنہا کھانے کی عوار میں ہر پاؤں تھا ہوا سے کھڑکھڑ دو باہوا تھا خیر ضیاء میں کر</p>	<p>۳۳۳ وہ ہوں میں غلہ میں چاؤنگا جیسا جھولا جھولا کرتے تھے جبین وقت خواب جانی میرا سید موم لا جواب بان میری آفتاب ہو تو پاپ بہ تاب</p>	<p>۳۳۳ پہنچے جسے بن علی تھرا گیا ابو شریہ خلیفہ بل کس گیا خود غیبی ہر کاد سن نہا گیا یہی سے بولتا ہوتا ماہ چھا گیا</p>
<p>جب خوبصورتی سے وہ گھوڑا روان ہوا گلگون بو گل نہ کبھی ہمعنان ہوا</p>	<p>خاصان ذوالجلال کی پیا راہ میں ہی ہکلا ہو مہر و مہر وہ تارا حسین ہی</p>	<p>سب طبعی پھر دھانے لگے آستین کو جبریل نے پردن میں چھپایا زمین کو</p>

<p>۱۰۵ گھبراہٹ میں سو گئے سب کو بھڑکاتے ہوئے خون میں نہایت کھل گئے سب کو بھڑکاتے ہوئے خون میں نہایت کھل گئے</p>	<p>۱۰۶ صاحبزادہ کوئی پائی نہیں نہ چاہے کوئی پائی نہیں صاحبزادہ کوئی پائی نہیں نہ چاہے کوئی پائی نہیں</p>	<p>۱۰۷ ہر گشت و خیزش میں خود زود و زود ہر گشت و خیزش میں خود زود و زود</p>
<p>طاہر ترب کے کوہ سے باہر نکلے بطن صدف کو چیر کے گوہر نکلے</p>	<p>خوش آفتون میں قاطعہ کے لال رہے جو نعل بے بہا میں ہی لال رہے</p>	<p>جب تیغ زن ریاض محمد کا گل ہوا رن میں چہرے زلیست ہزاروں گل ہوا</p>
<p>۱۰۸ نشان منور فی الاضواء تھا تیز از زلیست الاضواء کفار کو قیامت صغرا کا تھا کفار کو قیامت صغرا کا تھا</p>	<p>۱۰۹ چاہے دنیا میں گم نہ ہو چاہے دنیا میں گم نہ ہو</p>	<p>۱۱۰ عبدالغفر صید گشت تھا عبدالغفر صید گشت تھا</p>
<p>۱۱۱ ہمیت قری شامیو پیر یمن چھا گئی کہتے تھے کیا اٹھیں کہ قیامت ہی آگئی</p>	<p>۱۱۲ کر ڈالیں ایک ہاتھ سے ٹکڑے خیبر سادہ جو ہو تو دکھادیں اکھاڑے</p>	<p>۱۱۳ شہباز زو الفقار جو سس نکل گیا ہر رخ جان ترپ کے بدن سے نکل گیا</p>
<p>۱۱۴ نہیں وہ دن ہے سلطان کو نہیں وہ دن ہے سلطان کو</p>	<p>۱۱۵ پہنچے علیؑ کو کھیلنے پہنچے علیؑ کو کھیلنے</p>	<p>۱۱۶ ہر سو کو پہنچے خیر نے دو کیا ہر سو کو پہنچے خیر نے دو کیا</p>
<p>۱۱۷ عادت ہر یک ہر زمین ہر ملک عادت ہر یک ہر زمین ہر ملک</p>	<p>۱۱۸ اعدا پر اسطرح سے وہ مظلوم جا پڑا غل تھا کہ شیر آہود کی صفت پر آ پڑا</p>	<p>۱۱۹ صدقے سے رسولؐ خیر تو محضال کے زہراؑ نے اچھوڑا جو پلے اپنے لال کے</p>

<p>ہوئی شال برق ملک شال پونہ شال برق ملک شال زینت سے انکی جان کو کھنڈ ہو کمال سرخ دیکھ دیکھ کے چکا بخت حال سودین کو وقت عمر غلامان و اول</p>	<p>تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال</p>	<p>لے لے</p>
<p>دیکھا جو چار آئینہ والوان کو بھر چلی تیغ ہلال جن سے پانی میں گر چلی</p>	<p>راز خفی ہر ایک پر اس دم چلی ہو سرمزیر مشتق خامہ تیغ علی ہو</p>	<p>سیاہ آنکھ گردن تکفیر کٹ گئی آگے بڑھی جو تیغ اجل تیغے پہٹ گئی</p>
<p>تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال</p>	<p>تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال</p>	<p>تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال</p>
<p>جنت میں یہ زبان پر آدمی آگیا طاؤس ذوالفقار سر مار کھا گیا</p>	<p>سرو کار لے تیغ سے جب تیرے ہوش اڑ گئے کہ تیغ سے پروا نہ لے</p>	<p>فرق عدو موت کا ملنا محال تھا جس پر گری وہ تیغ سنبھلنا محال تھا</p>
<p>تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال</p>	<p>تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال</p>	<p>تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال تیرے قلم جو کہ تھی شال</p>
<p>پہنان ہر ایک باقی ظلم دسم ہوا یہ رو سیاہی ایک طرف سرم قلم ہوا</p>	<p>ہر ایک پیر کی اجل ساتھ پھرتی تھی حاجی چمک چمکے بیابان میں گرتی تھی</p>	<p>مانند برق صاعقہ پیر کی چلی گئی اتری تھی وہ فلک فلک پر چلی گئی</p>



<p>۱۰۷          حق سے شہادت اپنی گمشدہ شاہ چاہنے          فدا کا دلوں سے شہر دین بنانے</p>	<p>۱۰۸          وہ بیکسی گم ہوا وہ مرنے وال          مولا کی پیاسی بیویاں کس کی پیاس          دودھ بھونٹنے میں نکل تھا بھٹ بھٹ          تھکا ہوا صفت بدرا احمد خٹا کو کمال</p>	<p>۱۰۹          تہ تہ شہادت و شہادت شہادت          حق سے بیویاں کس کی پیاس          تھکا ہوا صفت بدرا احمد خٹا کو کمال</p>
<p>دو باہر ازال رسالت پناہ کا          اب کیا لڑیں کہ وقت ہر یاد رکھ</p>	<p>تر تھا ابو سے جسم شہر دل ہول کا          وردا شفق میں چاند پڑا تھا قبول کا</p>	<p>تھے حفظ ابن حیدر کہ ار کے لیے          پیدا ہو تھے ہاتھ وہ تلوار کے لیے</p>
<p>۱۱۰          ابن علی کی سبھی بیویاں          مولا پر اہل کربلا سے پیار          چپکے کے رہو اور جسے چلیں دل تو فگار</p>	<p>۱۱۱          غش تھا بیابان حلقہ اور خصل          آبی تھی اتنی جا کہ پڑا تھا علی کمال          نکلا ہر تھکنا بیابان مابہی دیا تھا حال</p>	<p>۱۱۲          وہ پیاسی بیویاں کس کی پیاس          تھکا ہوا صفت بدرا احمد خٹا کو کمال</p>
<p>۱۱۳          آنکھوں میں تیرے طاقوت جو گھر          روح جناب قاطمہ کے پٹ گئی</p>	<p>۱۱۴          کفار سے بلند تھی آواز شاہ کی          ظلمت سے آہی تھی صدایا آہ کی</p>	<p>۱۱۵          دوڑا جہیز میں چاندین نکل گئیں          ابرو ذرا جو چھین گئے تلوار میں چل گئیں</p>
<p>۱۱۶          گھوڑے سے گھوڑے کھینچ کر          تیرے قاتل کے ہاتھ میں بندھ کر</p>	<p>۱۱۷          غمناک پر دھڑکتے شہر میں          غمناک پر دھڑکتے شہر میں</p>	<p>۱۱۸          گھوڑے سے گھوڑے کھینچ کر          تیرے قاتل کے ہاتھ میں بندھ کر</p>
<p>۱۱۹          لشکر کی تھی گھٹا شہ گردون جناب پر          تیغوں کا سایہ صوب میں تھا آفتاب پر</p>	<p>۱۲۰          خیمہ سے آیا زمین مجب اضطراب سے          نکلا علی کے چاند کا ٹکڑا اسباب سے</p>	<p>۱۲۱          آنکھوں سے لطف چہرہ خزان کھلے تھے          مرد دم ہاتھ شہ کی دعا کو اٹھائے تھے</p>

<p>۱۰۷ مکتوب گلستان بنبرستان بنبرستان خلعت زمین بدین آفتاب پر پوشاک سے عیان کہ سو کالیہ دور کجی سر کجی دیجا ادراد</p>	<p>۱۰۸ سکین کین جابابین سکین کین سکین کین جابابین سکین کین سکین کین جابابین سکین کین سکین کین جابابین سکین کین</p>	<p>۱۰۹ مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین</p>
<p>اندوہ کے سوانہ کوئی اسے ساتھ تھا قوت یہ تھی کہ موت باقہوں میں لٹھ تھا</p>	<p>اس سمت جاؤں راہ کو میں جاننا نہیں بجھو کوئی کسی کو میں بھرتا نہیں</p>	<p>باہر محل سے جب تھوڑا لٹھ تھے انصار یقین مٹنے سے ساتھ چلتے تھے</p>
<p>۱۱۰ مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین</p>	<p>۱۱۱ مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین</p>	<p>۱۱۲ مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین</p>
<p>کس طرح ابن فاطمہ کو یائین کیا کریں اگر دشت کس یوچین کہ چھائیں کیا کریں</p>	<p>کس طرح یاس خلد میں بابا بٹھا تینکے ہونگے خفا کہ لینے بھی جگہ نہ آئیںکے</p>	<p>آقاہیں چھاؤں تیغوں کی دل چاہیے اسی جان بنارو واہی بات چاہیے</p>
<p>۱۱۳ مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین</p>	<p>۱۱۴ مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین</p>	<p>۱۱۵ مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین مکتوب کین جابابین سکین کین</p>
<p>میں دعوہ نہ تھا ہوں مثل دھڑکتے ہیں داد امین کیا کروں نظر آتے نہیں چھا</p>	<p>فرزند مر قرضی کو گلے سے لگاؤ نکلا سکرو میں ابن فاطمہ کے پاس جاؤ نکلا</p>	<p>مکتوب نہ اس طرح کبھی دولت برتوں کی ہوتی نہ باکمال یہ لکھیتی برتوں کی</p>

<p>۱۵۴ بیک بڑی مصیبت دینے لگے ہیں مقصود اس کا جو کین گھر سے نکلتے ہیں دل خون ہو گیا اور لہو ہوا دل سے دیتے ہو تیرا دل ہی طعین</p>	<p>۱۵۵ بچ بچا سر جانے اٹھ کے جو وہ غفلت تھا کرتے سے روئے کا ابو بچنے لگا مجرع سر کو زینت زانو سے سر کیا دیکھا کتا پڑا اور عمارتوں کو</p>	<p>۱۵۶ بیک بڑی مصیبت دینے لگے ہیں مقصود اس کا جو کین گھر سے نکلتے ہیں دل خون ہو گیا اور لہو ہوا دل سے دیتے ہو تیرا دل ہی طعین</p>
<p>۱۵۷ اسید زلیست کیا اجل لی حسین کی دشمن پران ساری خدائی حسین کی</p>	<p>۱۵۸ اشکون سے دھوے زخم تہ مدار کے سر پر دمرا عامہ مولا ستوار کے</p>	<p>۱۵۹ حضرت کو دینے شہر لپٹ گیا ایک آفتاب سے مہ نور لپٹ گیا</p>
<p>۱۶۰ بیک بڑی مصیبت دینے لگے ہیں مقصود اس کا جو کین گھر سے نکلتے ہیں دل خون ہو گیا اور لہو ہوا دل سے دیتے ہو تیرا دل ہی طعین</p>	<p>۱۶۱ شوگر عاشق شیراز دین تھا شہین رنغ میں جو گل حسن پوچھنی ہو تیرے لئے دوسرے آہستہ آہستہ نظر حسین</p>	<p>۱۶۲ شانہ بلا بلا کے پکارا چکا چکیا غوری بو سے نہیں حضرت کا بان کی چوڑی ہو حال سے بہرین چاچا بیرون کے ہو</p>
<p>۱۶۳ مادر نے بھی تھیں سنبھالا غضب کیا اسلحہ میں دوپہر کو نکالا غضب کیا</p>	<p>۱۶۴ چلائے یلے گو دین شہ آہم اہل اس دشت ہولناک میں او ماہم اہل</p>	<p>۱۶۵ نوش کر دو تھیں کھول کے پھرتے کام کو جلدی چپا گئے لگا لو غلام کو</p>
<p>۱۶۶ بیک بڑی مصیبت دینے لگے ہیں مقصود اس کا جو کین گھر سے نکلتے ہیں دل خون ہو گیا اور لہو ہوا دل سے دیتے ہو تیرا دل ہی طعین</p>	<p>۱۶۷ بابین گلے میں لہو پیا چپا چپا بہر کوئی تیرے لئے چپا چپا جانی حسن کی تیرے لئے چپا چپا ان ہفتوں میں لکھا چپا چپا</p>	<p>۱۶۸ جسے غلامین ہو گئے شہر قرآن مجید جو ہوا دین میں جو کھڑا کوئی بن بیلیان در پر کھڑا کوئی بن بیلیان</p>
<p>۱۶۹ میں نے دیکھ کے مجھے طہرائے میر جان کیا تا بھر ہو کر سے نکلے میر جان</p>	<p>۱۷۰ افسوس میر قتل کی ادا میں دھوم ہو کفار کا تمھارے چچا پر ہجوم ہو</p>	<p>۱۷۱ میرے سے لپٹی ہاتھوچی جان ملتی ہیں گھیر کے دم میں حضرت زینب علیہا السلام</p>



<p>۱۹۹ بلوادی کو کھلے ہون میں از شریب پیر ہون غزال ضمیمہ شاہ شریب مجاہد گمان تھا رقاہ میں یہ کیسے میں بن شریب چون بچوں کو در کبر</p>	<p>۱۹۹ چلائی مان لال بہت کاوت ہو افست کا ہو مقام شجاعت کاوت ہو تایید ابن شاہ ولایت کاوت ہو واری ہی چپکی رفاقت کاوت ہو</p>	<p>۱۹۹ کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب</p>
<p>انہ لڑو میں آپ دعا کیجیے چپا دادا کی تیج جھکو ذرا کیجیے چپا</p>	<p>لکھو کے ہاتھوں سے کہیں پھر نہ آئو شیر خدا کے شیر ہو پھر نہ جائو</p>	<p>افسوس لون عجز دہن آج مر گئے میں جانتا ہوں بھائی حسن آج مر گئے</p>
<p>۱۹۹ پہلے پیر کر لے شاہ و بزرگ میکے پیر کر لے شاہ و بزرگ پہلے پیر کر لے شاہ و بزرگ پہلے پیر کر لے شاہ و بزرگ</p>	<p>۱۹۹ کر لے شاہ و بزرگ کر لے شاہ و بزرگ کر لے شاہ و بزرگ کر لے شاہ و بزرگ</p>	<p>۱۹۹ کر لے شاہ و بزرگ کر لے شاہ و بزرگ کر لے شاہ و بزرگ کر لے شاہ و بزرگ</p>
<p>کٹ کٹ دو لون ہاتھ گرے نہ کہہ سکتے ایک لڑکی حسین علیہ السلام نے</p>	<p>شہ سے لپٹ کے میکس دنا چارہ گیا بوسے حسین بھائی کا دلدارہ گیا</p>	<p>صدو سے مخلوق گل روئے حسین پر چلتی تھی تیج ظلم گلوئے حسین پر</p>
<p>۱۹۹ کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب</p>	<p>۱۹۹ کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب</p>	<p>۱۹۹ کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب کھانین قائم مضطرب</p>
<p>نغمہ شمع فطاعت کیجے کے یونین پھر تاتھا گرد شاہ کے تیغوں کی چاقوین</p>	<p>عاجہ کے ساتھ ساتھ یہ گل پھر نہ ہے روشن جہان میں نام حسین و ن ہے</p>	<p>نغمہ کے سر صاف کرا کر روئے میں بھائی اٹھو اٹھو کہ پیر نہ ہوتے ہیں</p>

کراٹھا تھا آہِ غم  
 چلے ہو بے نظم ایک طوط شاہِ حبشی  
 سرِ جگر کاٹنے ہی اعدائے دھوم

ار دل نہ کیوں جہان کا مرقع اٹک گیا  
 زہرا کی گود میں سرِ شیر کٹ گیا

حبیبِ بچہ چاہیہ  
 مٹی از زمین پر تن سلطان کربلا  
 گریہ سے چشمِ لپکے بعینہ کسو بچلے  
 سر آئی فلک سے روئے کی آواز بولا

روتی رہی زمین پسر پو ترا بے کو  
 تھا چرخِ پد گن میں قلق آفتاب کو

جاے ادب جو رکے عشقِ ابنِ زبان کو بب  
 دل میں طوافِ مرقعِ بولاک کی جو ہو بس  
 ایتک تو چند وجہ سے تھا دل میں نشیب و یب  
 چلے پھینکے کربلا سے ملے کو اس برس

دم میں بہشت لینگے شہرِ مشرقین سے  
 روئینگے جب لپٹ کے ضیہِ حسین سے

<p>۴۸ عشق او شد مجازی حسین میتبید بر دیر غازی حسین منا خدا کی بنده نوازی حسین کعبین سر کتا و نوازی حسین</p>	<p>۴۹ عشق کی وفا و حسین عشق کی کجی حسین عشق کی یونین مبار حسین دلا کسے لڑا و مبار حسین</p>	<p>۵۰ عشق خالق عادل حسین کشت فنا و صبر حاصل حسین امر از دجال کمال حسین عیسی طیلعت کامل حسین</p>
<p>پیل و نند زہد عبادت سے کام ہی تسبیح سب شہید یہ خوشنوا امام ہی</p>	<p>ملتا و صفت شاہ اکم کا مزا ہمیں جہریل سے رہے لہن پر دہی ہوا لہن</p>	<p>دل بن پو تو اب کے ماتمین چاک ہی صد کہ ہر ہر ہر ہر تن مشت خاک ہی</p>
<p>۵۱ عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین</p>	<p>۵۲ عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین</p>	<p>۵۳ عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین</p>
<p>ہر صبح جہنم جگائے کو آگے آئینہ آفتاب کا عیسی دکھائے</p>	<p>پیر سحر قلن سے کفن پوش ہو گیا طولی بہار غم میں چین پوش ہو گیا</p>	<p>جب صفت رو کو لیر زمہ ارقم کردن بالائے خامہ نور کے سورہ کو کم کردن</p>
<p>۵۴ عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین</p>	<p>۵۵ عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین</p>	<p>۵۶ عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین عشق کی عین حسین</p>
<p>مر کے زیادہ قدر شہ نیک تو ہوئی پیا سے رہے تو پیش ضا آبرو ہوئی</p>	<p>یکبار تھر و غنوی انکے جو فضل ہو باد غزان کا باد بہاری سے وصل ہو</p>	<p>منا ب سجدہ گاہ شہ لاجو اب ہی ایکسا محارغ قبلہ نما آفتاب ہی</p>





<p>۱۱۵          طبع          تو غدا کے سر پہ کا پوچھ حسین          تو سپاہِ خلق تو آئے حسین          تو غنیمت قبول کی بات حسین          جیکو لاندھو پوچھ پوچھ حسین</p>	<p>۱۱۶          طبع          مفتون ہیں ہم گناہ حسین          بخشش کا مالک ہیں حسین          تو میری رخت کا نشانہ حسین          ہیں تیرے سر ازار نشانہ حسین</p>	<p>۱۱۷          طبع          سالہ کاروانِ مہدت حسین          نشانہ بستانِ ماست حسین          تیار تارِ مہوان سیاہ حسین          غنیمت از سبب حسین</p>
<p>گلہ پیدیں کو شب کو بخش ہو لاسنا کے          ہر صبح بلخ سے گل انجم چنا کرے</p>	<p>موجِ زاپش علم ماہِ گاڑ کے          روتی ہو صبح روزِ گریبان بھاڑ کے</p>	<p>ماہِ سعید حمیدِ رصفہ کالال ہی          شاہِ شہید حمیدِ رصفہ کالال ہی</p>
<p>۱۱۸          طبع          شہینِ غنیمت تو حسین          ایسا شہنشاہِ راجی تو حسین          منور ہو ملول ہو حسین          تیرا پہرہ شہنشاہی تو حسین</p>	<p>۱۱۹          طبع          حق کا مجبور ہیں تو حسین          حق پرست ہیں تو حسین          تو بیاہ زیندہ تیغ وہ صاحبِ حسین          جیکو جاکٹ گیا وہ سار حسین</p>	<p>۱۲۰          طبع          تقویٰ بلخ سے حسین          آمادہ فرخ تو حسین          رونق کچھ چرخ تجلج حسین          بارِ نعل باغ تیرا حسین</p>
<p>یہ شاہ کو بلندیِ اہستی کا ڈر ہوا          سکتا زمین کو چرخ کو دو ران ہوا</p>	<p>روئے نہ شاہِ غم سے دلِ ہندم نکلیا          اکبرؑ سے گلزارِ کاجبہ مگھل گیا</p>	<p>ایوبؑ بھی یہ صبرِ مین کب نام کر گئے          سب ہیں مہر حسینؑ عجب کام کر گئے</p>
<p>۱۲۱          طبع          عالمِ خلق تو حسین          عالمِ ملک تو حسین          جب گل کی سو کوئی تو حسین          نہ تیرے جیسے کوئی تو حسین</p>	<p>۱۲۲          طبع          عالمِ ملک تو حسین          دنیا برحق تو حسین          وہاں سے سرِ نشت کا حسین          وہاں سے جاکر حسین</p>	<p>۱۲۳          طبع          دنیا تو حسین          دنیا تو حسین          کیا حسین          کیا حسین</p>
<p>کیا شہرِ جوہر کی صنوبر دیا زمین          اس جامد کی تو ہوگی گلزارِ مین</p>	<p>حق آرزو نکارہ رخسارِ شاہ کی          چٹک لگائی خیر نے تو تیرا ماہ کی</p>	<p>اسے تمام خلق مین بہتر نہیں کوئی          بہتر کاؤ کر گیا ہو بر ابرہین کوئی</p>

<p>۲۳ سلطان بارگاہ شہادت حسین شیخ و جراح خاندان قدس حسین مقلد باب گلشن نبوت حسین صحت گواہان کی جوشین حسین</p>	<p>۲۴ عبد فلک بن حور در حسین نقل لالہ سے خدیوہ حسین نیکون سے خوش بدلتی حسین عشق بے نیاز بن حسین</p>	<p>۲۵ مہج کی شے ساغر گلزار حسین شہ کے تہ تیہ نہ تھا کوئی حسین مالی پر کسکان جھوٹ کے کین باز نہاے گل سے کیا پلین</p>
<p>۲۶ جو ذکر شاہ مین مین آرام مین نا کام و زبان اگر اکرام مین</p>	<p>۲۷ گو بلع عشق مین بندھا نبیا کا رنگ لکھنار سے تاسو ل عبکار رنگ</p>	<p>۲۸ میدان مین خون ماہ میو لکا بہ گیا تارے شفق مین دُوب کئے چاند کیا</p>
<p>۲۹ میر تقی میر و شوق حسین میر تقی میر و شوق حسین از شرف حضرت خیر کا پادشہ حسین برستی عدل تر از از حسین</p>	<p>۳۰ پیش کیا کب نور شمع حسین بچے شکر کی سیب کدو کے کنار از کا دست لیکت در کبے کنار نواغ کا نہیں حسین پر اختیار</p>	<p>۳۱ آہشت خدیوہ لال کی گلشن کیا فاطمہ کی کیا گلشن بہی خدیوہ کی دوست کی گلشن درست علی کی مو ل گلزار</p>
<p>۳۲ مردن کو انکے فوق و سار جہاں پر مازان ہر کر ملائی زمین آسمان پر</p>	<p>۳۳ ہیو بچا نہ کوئی پار اسی قاموس فی کے کھلے اسی کنار سے پیر اکڑ کے</p>	<p>۳۴ سنان شہ کے بیولون کا کاشانہ ہو گیا محبوب ہی کے بلع مین پر ام ہو گیا</p>
<p>۳۵ پیش حسین کی شہادت حسین پیش حسین کی شہادت حسین پیش حسین کی شہادت حسین پیش حسین کی شہادت حسین</p>	<p>۳۶ لا جو زمین نور گلشن حسین چشم چشم نام تو اسر گلشن حسین اٹھانا نہ چھو نہ حسین کھنچ کھنچ کھنچ کھنچ</p>	<p>۳۷ خاطر و گلزار حسین ز سے سیاہ گلشن حسین گلاب از نرم سے تہ تیہ حسین زبابا لیک لاد حسین</p>
<p>۳۸ فکر ترف علی خاک نشینوں کے باہین بہ ذرہ پروری کو کہاں آفتاب مین</p>	<p>۳۹ مہاں کے قتل پر تم بجا دل گئے مشتعل کشا کی بیٹیوں بال گل گئے</p>	<p>۴۰ جائے مین مے کو یہ ٹھہرے کی ٹھہرے جلدی ملو کہ موت مین قفہ ذرا نہیں</p>





<p>۴۳ تھا نہ ملک کے کھول دیا تو تیرا باب شیریں ملک میں تھی طرقت حلقہ کباب تھا نہ شہر میں تین شکر کین میں شہر شیریں ملک میں تیرا سر ہے اور تیرا</p>	<p>۴۴ تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو</p>	<p>۴۵ تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو</p>
<p>چرخ ملک سے ساتھ دنیا دور دور تک جانی تھی طر تو اکی صد اور دور دور تک</p>	<p>از جبار کست حشر بیا کچھ خبر تھی نیز روز برین ارقن دس کچھ خبر تھی</p>	<p>خیر سے کا لخلق شہر مشرقین کو پامال کر دو گھوڑوں کے جسم حسین کو</p>
<p>۴۶ آئے تھے اس کو نہ تیرا سر ہے دیان سعد کو نہ تیرا سر ہے از فون گرفتہ جلال تیرا سر ہے آئے تھے اس کو نہ تیرا سر ہے</p>	<p>۴۷ غور و زور تھے تیرا سر ہے بے کس تیرا سر ہے تیرا سر ہے از فون گرفتہ جلال تیرا سر ہے آئے تھے اس کو نہ تیرا سر ہے</p>	<p>۴۸ از فون گرفتہ جلال تیرا سر ہے بے کس تیرا سر ہے تیرا سر ہے از فون گرفتہ جلال تیرا سر ہے آئے تھے اس کو نہ تیرا سر ہے</p>
<p>تو جان کوئی دم میں بڑی بگڑی ہو شہرہ رکتے ہیں تیرا سر ہے تیرا سر ہے</p>	<p>ام ہین تہ زمین کہ تہ آسمان ہین ہم میرت ہو کچھ خبر نہیں سدم کان ہین ہم</p>	<p>دیکھو سب کو دم کو بندم میں کھڑے کچھ بھی نہ تیرا سر ہے تیرا سر ہے</p>
<p>۴۹ تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو</p>	<p>۵۰ تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو</p>	<p>۵۱ تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو تیرا سر ہے کبھی سلسلہ جمال جو جاکے کوئی تو جاکے پھر جمال جو</p>
<p>تہا ہین ہم سے چاک گریبان کیے ہو ہشت ہین سب ہاتھ میں عزت کو</p>	<p>آئین تو ملے دلیر زہرا کو مارو شیریں کے شیر کاتن سے آمارو</p>	<p>جبریل اگر نہ صورت تیرا سر ہے پر آنکھ تیرا سر ہے تیرا سر ہے</p>

<p>۵۴۴ ہم چاہتے ہیں کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید</p>	<p>۵۴۵ ہم چاہتے ہیں کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید</p>	<p>۵۴۶ ہم چاہتے ہیں کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید کی جائے کہ شاہین کی تائید</p>
<p>سبط بنی کو تیر لگانا چاہیے سید کو بیوہ کو ستانا چاہیے</p>	<p>ای زن پاک سید ذبیحہ نو دین صفت از آفتاب درختان کی گوین</p>	<p>عقار نورشہ کی مہین استیہانہ ہی پر حیت بہر تیر سہ پہلو شانہ ہی</p>
<p>۵۴۷ آپین کو سب سے پہلے جاگاہ ہو کہ وہ سب سے پہلے معدنہ کو سب سے پہلے معدنہ کو سب سے پہلے</p>	<p>۵۴۸ تقتے علی آئینہ بن کے دادواہ پلے تو سب سے پہلے شیشہ شامت داد و جان چاہ ان کے بعد نور کو آفتاب ماہ</p>	<p>۵۴۹ بہن ایک کو گشت شہناہ جوتہ دوسرے کو گشت شہناہ جوتہ سرخ آئینہ کہیں ہو جو شہناہ جوتہ و علیوہ آلود سے بہشتان گل</p>
<p>مہر رسول فاطمہ کے ماہ آگئے تسلیم کو جھکو شہ ذبیحہ آگئے</p>	<p>چار آئینہ سے لطف بڑا شکار مین آب بقا مین سونے نقش نگار مین</p>	<p>بہن ہیکل سے ہو کس بآب پر مشت مصطفیٰ ہو گل آفتاب پر</p>
<p>۵۵۰ نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد</p>	<p>۵۵۱ نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد</p>	<p>۵۵۲ نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد نہی کر شوق مراد</p>
<p>چکاہ نورون سے ہر جوان آس اجسام کے نشیمن کے ہر جان آس</p>	<p>انجم ہن گرد و حال کے چو لون نور یہ حال شہی رخ مین کیسو سور مین</p>	<p>سیف تن ہریش نام زم مین ہی عیسیٰ کی روح مہر فلک کی کہ مین ہی</p>



<p>۴۵ ہر صفت خدا کے مقابل یہ آئینہ اب ہو گازیہ زانو قاتل یہ آئینہ</p>	<p>۴۶ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>	<p>۴۷ ہر صفت خدا کے مقابل یہ آئینہ اب ہو گازیہ زانو قاتل یہ آئینہ</p>
<p>۴۸ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>	<p>۴۹ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>	<p>۵۰ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>
<p>۵۱ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>	<p>۵۲ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>	<p>۵۳ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>
<p>۵۴ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>	<p>۵۵ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>	<p>۵۶ دین بھرا ہیشہ ناکہ و شیون کردنگا مین داغون کی شمعیں لوں روشن کردنگا مین</p>



<p>۴۸۱ میں نے شمعِ من کو شامِ عمر دیا کے لئے زورِ دین کو کھو دیا لاشوں کے لئے بڑھیاں کھو دیا میں نے جانے جانے کو دودھ کھو دیا</p>	<p>۴۸۲ تجلی کی روشنی شمشادہ کو دیدی تجلی کی روشنی روحِ امین کا شمع بنی گلی کی گلی میں تجلی کی روشنی زینب کی گلی میں تجلی کی روشنی</p>	<p>۴۸۳ یہ بیخود ترین تیغِ تیغ کی گلی سرسبز کی گلی میں تیغ کی گلی بولا بول کی گلی میں تیغ کی گلی میر نے تیغ کی گلی میں تیغ کی گلی</p>
<p>۴۸۴ مگر دین جو ہم تو آکر تمھاری تیغ پہ لوٹنے پہن تیغِ علی ہو شیار ہو</p>	<p>۴۸۵ آیا ہو غیظِ ظالم کے گلزار کو صد شکر بھائی کیچھتے ہیں ذہِ افتاد کو</p>	<p>۴۸۶ آئی ہو تیغِ ہویہ مع تمام احتیاط کا چھپے ہو کہ آگے ہر رستہ صراط کا</p>
<p>۴۸۷ نیر سے ہزاروں تان کے باندھ دیے کھو گئے سیاہ قشبان بھر دیے میر کا کہ تیغین کے باندھ دیے میں نے اٹھا اٹھا کر باندھ دیے</p>	<p>۴۸۸ حضرت چلے دیے دہلی پہنچے یہ بیخود ترین تیغ کی گلی بھڑکی زدہ سے بار بار چکا ادرہ نور ظلمت کی دھند میں دیوانہ کی گلی</p>	<p>۴۸۹ تجلی کی روشنی شمشادہ کو دیدی تجلی کی روشنی روحِ امین کا شمع بنی گلی کی گلی میں تیغ کی گلی میر نے تیغ کی گلی میں تیغ کی گلی</p>
<p>۴۸۹ فلوں تو سنوں کے جو یلیا پھین گئی رن کی زمین نام زہر پوش بن گئی</p>	<p>۴۹۰ فوجِ ستم ادرہ چھاتی ہوئی چلی تیغِ علی ادرہ سے چھاتی ہوئی چلی</p>	<p>۴۹۱ دھواؤں کی جب چاک سیاہی ہو گئی چلائی فوجِ شام کہ لو صبح ہو گئی</p>
<p>۴۹۱ میں نے تیغِ شمشادہ کو دیدی تجلی کی روشنی روحِ امین کا شمع بنی گلی کی گلی میں تیغ کی گلی میر نے تیغ کی گلی میں تیغ کی گلی</p>	<p>۴۹۲ تجلی کی روشنی شمشادہ کو دیدی تجلی کی روشنی روحِ امین کا شمع بنی گلی کی گلی میں تیغ کی گلی میر نے تیغ کی گلی میں تیغ کی گلی</p>	<p>۴۹۳ یہ بیخود ترین تیغِ تیغ کی گلی سرسبز کی گلی میں تیغ کی گلی بولا بول کی گلی میں تیغ کی گلی میر نے تیغ کی گلی میں تیغ کی گلی</p>
<p>۴۹۴ دریا کی پھلیاں ہم تن اضطراب تھیں تکوارین دم چرلے ہو آبِ تھیں</p>	<p>۴۹۵ تھیں جھڑن شہِ عالی نسب گئے پیدل جو تھے سواروں کی لاشوں دے گئے</p>	<p>۴۹۶ اعضا ہمارے سرخ جو گلگون گشت گئے غل خاصِ شفق چلی ہو سوچیں دشت گئے</p>



<p>۹۹۱ چو چال چاہے اس پیکر باطل ہو زین گل تو صورت باور جاچکے نہک جا کے ساتھ جو صر زار چلے تسلیں ہوا کوسب کی بھی ہو چلے</p>	<p>۹۹۲ تھا جس شقی کو لفظ ناسخ کا عقار منصور بنے در اجل پر وہ خوار کینا کی خار کا جسے ترن تھا یاد مولا کی ایک ضرب میں دین تھا وہ نثار</p>	<p>۹۹۳ سکھ کر دیا بادی سکھ کر دیا بادی سکھ کر دیا بادی سکھ کر دیا بادی</p>
<p>کتنے ہیں پاؤں کی زمین کو دھرائیں ذرہ بھی خون پاؤں میں بھرائیں</p>	<p>وہ تصون سپہ بد شعار تھی جو شرمی رخن میں نظر ذوالفقار تھی</p>	<p>دو ہو گیا جو بانی بیدار کاٹ سے اُترا سقر میں تیغ شہدین کے گھاٹ سے</p>
<p>۹۹۴ رہو اب جان صاحب معراج ہو بلی قصر فلک کی سیمنی ہو بلی اسکو قرار صورت پیکر کی تیاق ہنچاؤ زمین نشان پیکر کی تیاق</p>	<p>۹۹۵ چمکی قریب عصائی کی تیغ بجادی اجل کے تیغے اس کا رب جو برکت کے دیکھ کر نہ کیا عجب اپنے لہو سے کیا وضو بوسے با لب</p>	<p>۹۹۶ ساقط تھیں فیضین ج کی جلال تھا عارفانہ خوف کا دار اشفاق خود گئے تھے خون شاہ کے سائے تلیم پاؤں کے تلیم کے سائے تلیم</p>
<p>گلگون کی یال میں بدشاہ زمانہ ہی زلزلہ پوری میں پتھر خورشید شانہ ہی</p>	<p>جو زیر تیغ سر نہ جھکاے قصور ہی محراب ذوالفقار میں سجدہ ضرور ہی</p>	<p>ایچھا علاج ملکر کو دین نے بتا دیا مستقیون کو تیغ کا پانی پلا دیا</p>
<p>۹۹۷ کسی کا نہیں سہا چو تو تو کسی کوئی درندہ چلتا ہوا کس کے کمر میں جو بندہ آئینہ کماں بنائے بیکس بنائے بندہ</p>	<p>۹۹۸ چو تو تو کسی کوئی درندہ چلتا ہوا کس کے کمر میں جو بندہ آئینہ کماں بنائے بیکس بنائے بندہ</p>	<p>۹۹۹ چو تو تو کسی کوئی درندہ چلتا ہوا کس کے کمر میں جو بندہ آئینہ کماں بنائے بیکس بنائے بندہ</p>
<p>پاکر کا وصف کوئی کئے کیا مجال ہی ظاؤں پر تار گ گل کا جال ہی</p>	<p>ایچھا نہ چھوڑا سپہ بد شعار کا آفتویٰ ہی ہی مجتہد ذوالفقار کا</p>	<p>صمد ہو اچھ نہ عالی وقار کو کشتون کو گلے روک لیا ذوالفقار کو</p>

<p>عجلہ مطلع رطل حسین کی کعبہ بلالین رطل حسین کی کھوئی تھی تمام بدعت حسین کی بوسہ ملک تیرا پر ملت حسین کی سب تھی زلزل صورت حسین کی</p>	<p>عجلہ شدن بین ہوا شور و فدا باجمیلان کب دی سپر سکودا ہنس سبک حسین صلا تکلفہ نصیب تمام ہو قرب کا بادشا</p>	<p>عجلہ کلی اثر کے خیمہ تا موس کی گشت جاکے جو تھے وہ لڑنے کے بجائی غل غل کر خیمہ پائے نہ جان شریف نیز جو تھے تمام کے نادر گشت بدت</p>
<p>البر کے غم سے ہاتھ جگر پر دھرا ہوا اضطر کا خون ساری لہ لہ میں بھرا ہوا</p>	<p>ہو ذوالجناح ایک جگہ پر رکا ہوا دیگر آنکھیں بند ہیں نہ نہ درجہ کا ہوا</p>	<p>چلوں تیرا دل جفائے ملا دیے اندوہ نے دل اہلرم کے ہلا دیے</p>
<p>عجلہ یون استفادہ کیے اس قدر حسین کی ایسا بھی کوئی ہو جو میری مدد کو ہے ایسا بھی کوئی کہ جو بانی پیچیدہ ہے ایسا بھی کوئی کہ جو دشت کو مگر ہے ایسا بھی کوئی کہ جو بیابان کو مگر ہے</p>	<p>عجلہ لئے ہنسنے تیرے بونی زندگی کا کل خوش ہو کر میرے فاطمہ پر گریا زوال راستہ قلعہ میں شکر کسب کا حال راہ کچھ اچھلتے ہیں مجھ کو بیابان</p>	<p>عجلہ پروا اٹھانے دے جو نہیں ہے کسی چلائی نیت خیر خدا اتمام کے سینہ پر ادا نام انتم چھپے کچھ مکارتیرا نہ ہے بن دیکھے آہو</p>
<p>لیک ہو بہن بچپون دے حسین کو ایسا بھی کوئی ہو کہ بچاے حسین کو</p>	<p>ے باک دست سید عالم سے چوٹ گئی چلا رہی ہیں فاطمہ ہٹا میں ٹٹ گئی</p>	<p>زخمی زیادہ عاشق مہر و ہو گئے سینے سے پار تیر سم آلود ہو گئے</p>
<p>عجلہ روئے تھے شاہ سناہننے تھے وسیلہ تھا شور و مہمان پر شول خدا کا ماہ گری کا تھا دھور کہ اشد کی پناہ نہ وہو پتھ تھی کہ حسین جلا کا رنگاہ</p>	<p>عجلہ تھے جو سیکو شاہ تنگ رہنچار میرے غم پر طے کیا بار بشار تھے زخم جسم سید ابراہیم بشار بیجان تیار تھے سو فار بشار</p>	<p>عجلہ دل ہو گیا فکرا جکے شاہ حسین چلائی رنج فاطمہ و رکابین پوسے رسلک شاک شاک رکابین جہی خدا پر غرا با سے نور عین</p>
<p>حجرات مردم آبی پسند تھے ہر سنگ آبشار سے شعلہ بلند تھے</p>	<p>تھے نالہ بتول کہ تیر کیا کروں اگر تیرا ذوالجناح سے پتھر کیا کروں</p>	<p>پیر کلوں جبین بدن سر و ہو گیا تھنے جو تیرے سے نہ زرد ہو گیا</p>

<p>۱۱۱ بادشاہین جھوٹے شہنشاہ انداز لب پر کوئی موت تھا بتر گار کرتا تھا صبر شاہ پندرا فقہار ہوتا تھا قادیون ارغاد بار بار</p>	<p>۱۱۲ آئی انداز حال بین اس شہنشاہ خوار شہید جو پہلے فلک پر کیا قیام مسکے بند قیاحول کے امام</p>	<p>۱۱۳ آواز آئی آئیں دیکھو کیون نہ تو نے پیادوں کا کیا شہنشاہ صاحب صاحب کیا جواس پیا پیون</p>
<p>۱۱۴ کیا حوصلہ ہر فاطمہ کے نورعین کا کیون یکتے ہو صبر ہمارے حسین کا</p>	<p>۱۱۵ شعلے کی شکل چرخ گھن لال ہو گیا تکلا دعو ان زمین سے عجب حال ہو گیا</p>	<p>۱۱۶ مطلق نہیں ہر اس تیرا ہی کام ہی کتے ہیں جسکو صبر وہ کچھ تمام ہی</p>
<p>۱۱۷ صدمہ ہو اکمال شہنشاہ نے کہا درگاہ بنے نیاز میں شہنشاہ خاکہ اب نہیں کوئی صاحب حسین شیک بین تیرا عشق صادق ہو</p>	<p>۱۱۸ پوٹے اوڑوڑو کی گندہ سے گر می سے آشیانوں میں گری ناری نام نہر کے اندر آئے سایہ کی طرف نہ شہر ہو گئے</p>	<p>۱۱۹ دیکھو اب ہے حکم شاہ کون کیا نہیں شہنشاہ میں معلوم ہوں غلام سے غلام پہلے کے ذریعہ سے گئے شہر ہوا</p>
<p>۱۲۰ ایسا طریق صبر کوئی جانتا نہیں ہر صبر حسین کا میں مانتا نہیں</p>	<p>۱۲۱ دونا تھا حسن فاطمہ کے نورعین کا وہ سب چرخ دیکھ کر ہنسنا حسین کا</p>	<p>۱۲۲ قبلہ کی سمت سید ابراہیم جاک گئے سجدے کو این جگہ رکھ کر اچھک گئے</p>
<p>۱۲۳ پہلے فلک پر اگر مریخ ہوا ہو دے آفتاب سوے شہنشاہ برے فلک آگ ہو آئین شرار حسین کا عجب اسد ہو اقبال</p>	<p>۱۲۴ دانا زمین پر جو کہ انبیا شہنشاہ کیا رنیشک ہوئے شہنشاہ جیل کو جو دھوپ میں شہنشاہ سکھایا یون کا چکر لال ہو</p>	<p>۱۲۵ کھانا اور نمازی نے چھین غریب ہو گیا تن سلطان جان بار کسی نے تیرے پہلو جو ناہان چوڑے حسین سے ہوا نور دان</p>
<p>۱۲۶ میتاب ہو نہ فاطمہ کا مہ اسد طرح جب جانوں پھر بھی صبر کرین شہنشاہی طرح</p>	<p>۱۲۷ شہنشاہ حکم خالق کون مکان کا ہی ہٹ جاؤ بے بہرہ وقت امتحان کا ہی</p>	<p>۱۲۸ سب تم کھلے شہنشاہ عادل ترب گئے بالا سے خاک صورت بھل ترب گئے</p>



<p>۱۲۱ جب کٹ چکا حسین کا کلاں بیدم ہوا اتنا رید سلطان کا بلا تھا کہ جسے چاہے آئے دل نہ کر کا جلا اس ظلم پر بھی آئے دل نہ کر کا جلا</p>	<p>۱۲۲ فصلہ کینہ کوئی نہ ملے چلائی سحر جو شری کو دیکھ تو اصر مقصود مسافر کو کر دین ہوئی پیر سرتی ہو کر ہم کو دیکھ تو اصر</p>	<p>۱۲۳ نہاد تم کو خدا سے کچھ ڈرا ماتے ہی پاؤں سید نبی نورید نہاد تم کو خدا سے کچھ ڈرا ماتے ہی پاؤں سید نبی نورید</p>
<p>۱۲۴ پوشاک جسم سید عادل اتار لی نہ کے کٹے گلے سے حامل اتار لی</p>	<p>۱۲۵ مظلوم کو غریب کو گمراہ چھوڑ دے سید کو بیلناہ کو لٹھ چھوڑ دے</p>	<p>۱۲۶ ہوتے تھے فوج پیاس میں آرزو کھائے منہ تیغ آبدار کے منہ سے ملائے</p>
<p>۱۲۷ اٹھو ابو العباس! منجان نقصا پاؤں بن گئے وہ جفا کار گیکیا اٹھو! منجان! منجان! منجان! منجان!</p>	<p>۱۲۸ روٹی رہی آدھ وہ خیرین دامصیتا بیس چور آدھ شہر دین دامصیتا تھوڑی کھانسی زمین دامصیتا تھا سوزنا سپہر بن دامصیتا</p>	<p>۱۲۹ تھا بن چکا شہر زری گلے لو لایہ سے کہ آدھ ہوئے پائے</p>
<p>۱۳۰ اتنا بھرا خون کہ پڑھنا محال ہو ہو جو ورق وہ صورت گلبرگ لال ہو</p>	<p>۱۳۱ سرکٹ گیا لہو شہ والا کا ہلکا لاشتا ترپ ترپ کے بیابان میں ہلکا</p>	<p>۱۳۲ سرتن سے کاٹ لے دل جان تو کلا جلدی مٹا لے نام علی اور رسول کا</p>
<p>۱۳۳ گویا ہو اجواب میں لوں نہ نہیں کیوں اے میرے بھائی! میرے بھائی!</p>	<p>۱۳۴ کھا ہوا بھر خطا شہنشاہ مجبور زینب نے والدی تھی گلے میں قہر</p>	<p>۱۳۵ بولا کہ کیا میں نہ کوئی شہر کج آج بھی سے منع کرے میرے کج</p>
<p>۱۳۶ سر نہ تھاے کرب میں تن سے اتر گیا اسین امویں کی گردن کا بھر گیا</p>	<p>۱۳۷ آفاق میں حائل شہ بے نظیر تھی یعنی نوشت خاص جناب امیر تھی</p>	<p>۱۳۸ یہ سب خیر دعیان بڑا فاطمہ کا ہو بالاے خلق شاہ گلا فاطمہ کا ہو</p>

۱۳۹  
۱۴۰

<p>بیا تھیں بے یار و مددگار          بیا تھیں بے یار و مددگار          بیا تھیں بے یار و مددگار          بیا تھیں بے یار و مددگار</p>	<p>منہ آنسوؤں سے دشت میں دھوئی تھیں فاطمہؑ          بیٹھی سر جانے لاش کے روتی تھیں فاطمہؑ</p>
<p>بے عشق کو ہوش آتے بلایے          روضہ پر اپنے کیتے بلایے          اصف کا واسطہ گل نہ کر بلایے          نفرت ہی ہنس سے تم تنہا بلایے</p>	<p>یا شاہ اہل زر کی خوشامد سے ننگ ہو          جینے سے اب یہ آپکا مداح تنگ ہو</p>

۱۴۱ نہ دیند تو خدایے نہ کچھ دے آئے ہی باتوں سید بنیاد پر دھرا فرمایا پھر سید بنیاد پر دھرا کروا دھین نہ کچھ دے	۱۴۲ سکینہ کو یہ نکلی رہ نہ چلائی نہ کچھ دے مقصود مسافر چوئی نہ کچھ دے سرتی جو دم کر دین ہوتی نہ کچھ دے	۱۴۳ جب کٹ چا حسین کا کلا بیدم ہوا اتنا رید اللہ کا بیل تھا کھٹے کھٹے آہ نذر کا جلا اس ظلم پہ بھی آہ نذر کا جلا
ہوتے تھے فوج پیاس میں شہم آزم کھائے مٹھ تیغ آبدار کے منہ بے ماس کھائے	مظلوم کو غریب کو گمراہ چھوڑ دے سید کو بیگناہ کو لٹھ چھوڑ دے	پوشاک جسم سید عادل اتار لی شہ کے کٹے گلے سے حامل اتار لی
۱۴۴ نہ کچھ دے نہ کچھ دے نہ کچھ دے نہ کچھ دے	۱۴۵ روٹی رہی ادھر نہ خیرین دامصیتا بیس سو ادھر شہ دین دامصیتا تھالی کی ہلاکی زمین دامصیتا تھا سورتا سپہر بن دامصیتا	۱۴۶ لوٹا ہوا انسان لہجہ جان مرگیا پاس لہجہ بن سکندہ جفا کا رگیا اسنے حامل شہ دین دیکھ کے کہا پاکل غبار و گردین آلودہ ہو گیا
سرتن سے کاٹ لے دل جان تو کلا جلدی مٹا دے نام علی و رسول کا	سر کٹ گیا مو شہ والا کا ہلکیا لاشتا تڑپ تڑپ کے بیابان میں لہکیا	اتنا بھرا خون کہ پڑھنا محال ہی ہی جو ورق وہ صورت گلبرگ لال ہی
۱۴۷ لوٹا دے کیا دین زنج کی گردن لہجہ نہ کچھ دے نہ کچھ دے نہ کچھ دے	۱۴۸ لے کر کچھ دے امام ملک سیر بانو نے خیرین ایک حامل بنہ سر لکھا جو بہر حفظ شہنشاہ جو در نہ کچھ دے	۱۴۹ کیون ادا ہو اب دین لہجہ چلتی تھی کچھ دے چلتی تھی کچھ دے چلتی تھی کچھ دے
یہ سب خیر دیمان بڑا فاطمہ کا ہی بالا اس خلق شاہ کلا فاطمہ کا ہی	آفاق میں حامل شہ بے نظیر تھی یعنی نوشت خاص جناب امیر تھی	سر انتہا سے کرب میں تن سے اتر گیا سین لہجہ کی گردن کا بھر گیا

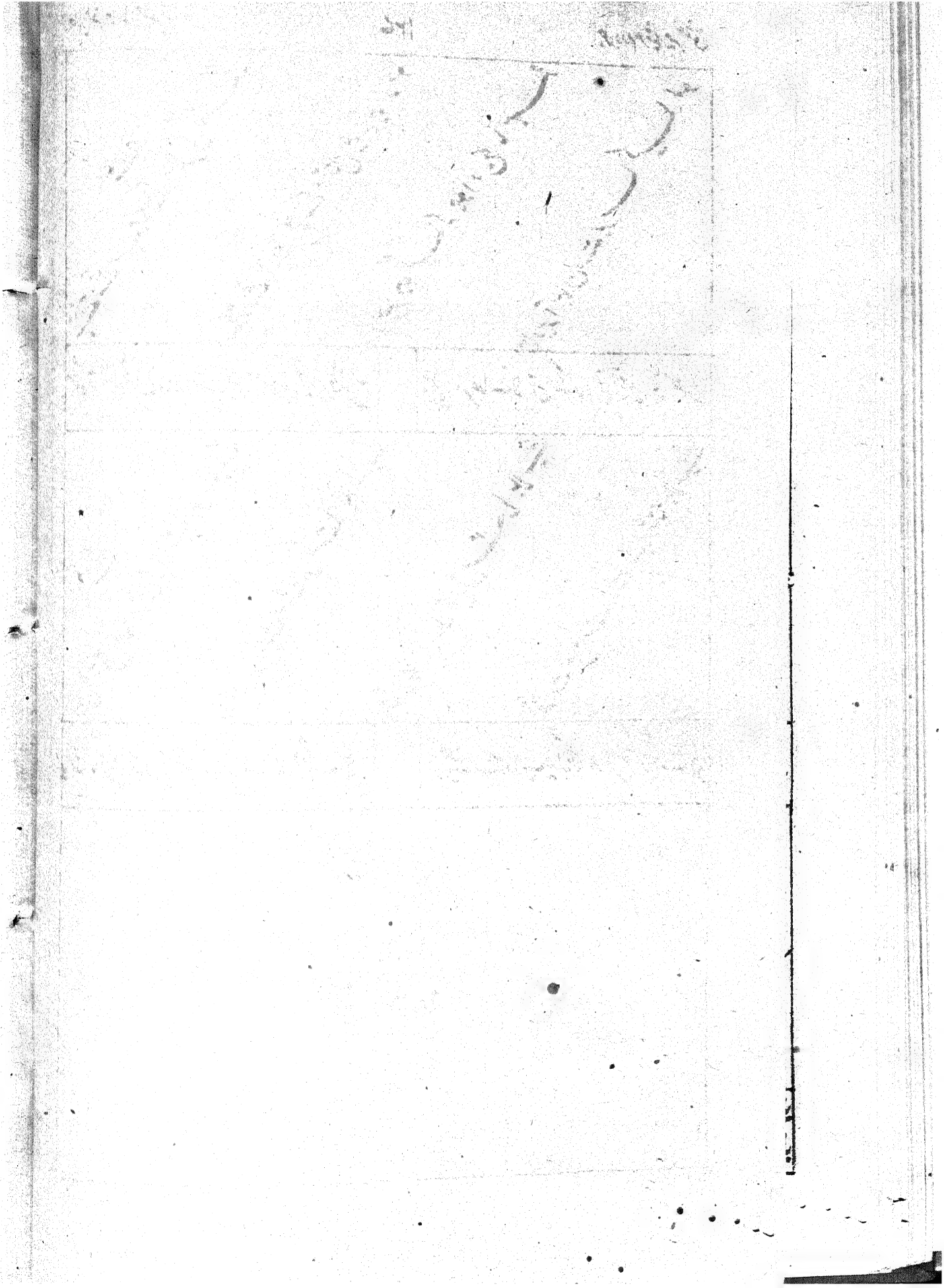


بیا تھیں بیکار گنگی گنگی  
بیا تھیں بیکار گنگی گنگی  
بیا تھیں بیکار گنگی گنگی  
بیا تھیں بیکار گنگی گنگی

منہ آنسوؤں سے دشت میں بھوتی تھیں فاطمہ  
بیٹھی سر جانے لاش کے روتی تھیں فاطمہ

بیا تھیں بیکار گنگی گنگی  
بیا تھیں بیکار گنگی گنگی  
بیا تھیں بیکار گنگی گنگی  
بیا تھیں بیکار گنگی گنگی

یا شاہ اہل زر کی خوشامد سے تنگ ہو  
جینے سے اب یہ آپکا مداح تنگ ہو









<p>۴۹ مٹی کی مٹی سے کچھ اپنیں کر لیں پڑن کو دے دیں خاں خاں کچھ پائیں کھڑکے ہو کر مٹی سے لکڑی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۵۰ بے بس سواری نظر نہ آئی کسی کو نہ سواری نظر نہ آئی سوار کا کھڑکے سے خاں خاں مٹی کباب مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۵۱ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>
<p>ملک فلک سے بڑھ کر دیکھ لیتے ہیں جزا خیرا عظمیٰ جھائے دیتے ہیں کسی سے حضرت پیر کو غبار نہیں غبار اب میں جا رہا ہوں غبار</p>	<p>۵۲ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۵۳ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>
<p>۵۴ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۵۵ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۵۶ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>
<p>امام وقت کج کو دے لے لے لے ملک عمر آجی جن دے دے دے دے چراغ زندگی اہل شام گل ہوئے ہزاروں اسن مچ ہو امین گل ہوئے</p>	<p>۵۷ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۵۸ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>
<p>۵۹ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۶۰ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۶۱ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>
<p>سفر نایابیاں ہو اجلائی ہے ادھر ادھر سے جنم آج آتی ہے روان ظلمت کتبہ کتب ہے ہمارے نام کا سکھ دیہ جلیق ہے</p>	<p>۶۲ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>	<p>۶۳ مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں مٹی بنیں</p>





<p>۵۲۴ کیا جوڑ سے بیست بیست آریا نظر حسین خاک کی چھلکی سے کر کے منظر نخال بیہ ریاضین ہوئی نہ نگاہ باس خشی بین از نسوختن</p>	<p>۵۲۵ کیا یہ سیکے بیان بخت سار انجیل تا بنین مژدگان پیکر کیا چال دیا جو کت مارا گیا علی کا لال ہوا لاکھ تین تیر کو انکال</p>	<p>۵۲۶ چسپے نغمہ لب لہا خد سے جگہ دیا لوگو کا جام بجا کجہ نامور دیا نخال برف تریپ کے زمین پر دیا تقدیر سر ہو اچھا جو اس قدر دیا</p>
<p>وحید اکم شہ نشہ آج تاب میں عقیقا سفینہ عاصیوں کا موتوں کی آبیان</p>	<p>ہمیشہ صرغ غزلے امام ہوں میں بھی کہا یہ بچن انھیں کا غلام ہوں میں بھی</p>	<p>اسی سوال میں شش سکوچد بار آیا بغیر پوچھے نہ لیکن مجھے قرار آیا</p>
<p>۵۲۷ تو یقین کرنا شتی امام زمین کیا سلام کیا بچن او بکسین بنو امام پر کیا کر کیا جان بچن نہشکے سر سے جو کیسے بچن</p>	<p>۵۲۸ بغیر بچہ پروگنا نہ خیاں نہ بیان کرد در درازان خطا کی رسم تجاوز رسم سراک مرقا کی رسم تقدیر شہادت سلطان کلا کی رسم</p>	<p>۵۲۹ ہو اکمال ہی مجبور بخت کی دست کہا آدہ نہ بنیں ہی بیات کی طاعت ہوا نہ راقہ ایسا عظیم ہی حسرت نگاہ میں ہی اچھا کھنڈ کی صورت</p>
<p>بتاؤ حال تم اپنا کہ مجھ کو میرت ہی یہاں کہاں کوئی بندہ خدا کی قدرت ہی</p>	<p>یہ سسکے یاس سے خیمہ نگاہ کی اسنے کہا کہ زعفر بن اور آہ کی اسنے</p>	<p>گئے حسین ستم سے کہ دار فانی سے بڑا گلہ ہی مجھے اپنی سخت بانی سے</p>
<p>۵۳۰ کھان بچی خندید ہر وہ عالم و دانا کہاں بھی راہ ہو اس طرحی سے آنا کہاں میں کون شوق ہو طو طو کہاں ہو سر حد ملک مہ دیو دانا</p>	<p>۵۳۱ جہاں غفر حق صدق ہو گیا جگہ کہا یہ بچن بڑا اشتیاق تھا جگہ بیت حسین کی باتوں کو سر آجگہ سزا و قصیدیاں کر لیا جگہ</p>	<p>۵۳۲ شادان مختصر عجب انجیل یادہ وہ کچھ شبنم کا دھن موافق مہول امور سلطنت انبیا طہین شبنول کہا کہاں کی جن سے بغیر مہول</p>
<p>اواس مہو پندھی چاندنی نکلتی ہی ہوا ہمیشہ یہاں دُور سے نیر چلتی ہی</p>	<p>ہر اس اذن و قبا بان پر گزر زعفر کہو تو کہے کچھ ٹھہرے کچھ پے زعفر</p>	<p>ہو اس آڑ سے ہو تھے جان بچی ہی بندھی تھیں بچیاں آنکھوں سے نہ بچا ہی</p>

<p>۴۴۰ وہ بادشاہ بن اس وقت بکام بزار پہنچ چکے تھے جس کا یہ قصد تھا کہ میں کو اپنے لیے جلا کر کھا دے</p>	<p>۴۳۹ یہاں تک کہ ان کا ہنسنے لگانا ہوا نظر میں تھوڑے دیر کے بعد ان کا سراخی ہوئی جو کہ کراخانہ ہوا اسی طرح کہ کراخانہ ہوا</p>	<p>۴۳۸ جس طرح کہ مہر علی عالم نواز اور ستم نواز اور محمد علی شاہ کھلے اور افغان شہر کے کین ہوا ایک سمت کو جو کین کو کین</p>
<p>۴۳۷ اٹھاسیچ سے لاشے مکی خزانہ تک رہے حسین بہتر رہا ایاں اب تک</p>	<p>۴۳۶ جنہر میں کو یہ صورت ہوا پہونچا مگر قریب تک جب میں جا پہونچا</p>	<p>۴۳۵ سیاہ شام نے مہر علی کو گھیرا تھا چراغ یحییٰ چادون طرف اندھیرا تھا</p>
<p>۴۳۵ خداوند کے بندوں کے لیے فانی کر کے دے گا فائدہ دے مگر میں دے رہا ہوں نہ دے</p>	<p>۴۳۴ کیا وہاں تک ہی گھاہ کام نظر میں تھوڑے دیر کے بعد میں نے نہ چھوڑا کہ ان کے کام نہر کا شہر بن دینا چاہتا تھا</p>	<p>۴۳۳ میں نے یہی غرض تھی کہ جلا کر کھا ستم نواز کو دیکھ کر جلا کر کھا بندہ گراں سب کو دیکھ کر کھا نہر کے ارے کی زبان طاری</p>
<p>۴۳۳ مقابلہ ہوا ہزاروں سے تاوان لے ہو یہ سب ہو شان مگر دیکھنے کے قابل ہو</p>	<p>۴۳۲ بڑا ہجوم ہوا ہزاروں سے چورہن شہر نظر میں تھوڑے دیر کے بعد</p>	<p>۴۳۱ پھر جو ساکین تابوت میں روانہ تھا علم کا تھا جو پھر ہوا وہ شامیانہ تھا</p>
<p>۴۳۱ میں نے یہی غرض تھی کہ جلا کر کھا ستم نواز کو دیکھ کر جلا کر کھا بندہ گراں سب کو دیکھ کر کھا نہر کے ارے کی زبان طاری</p>	<p>۴۳۰ حال غنا کہ کذا کذا کذا کذا سیاہ شام جلا کر کھا کھا کھا نظر میں تھوڑے دیر کے بعد</p>	<p>۴۲۹ میں نے یہی غرض تھی کہ جلا کر کھا ستم نواز کو دیکھ کر جلا کر کھا بندہ گراں سب کو دیکھ کر کھا نہر کے ارے کی زبان طاری</p>
<p>۴۲۸ خطرہ دہشت مہبت میں دیکھ دھشت کا سوسہ میں یہ موقع ہوا سر چلنے کا</p>	<p>۴۲۷ عقہ گیا کہ قدم دو قدم پر تھا نہ سکا کسی طرح سے حضور امام جانہ سکا</p>	<p>۴۲۶ برہما ہر نیز زہر اکٹھا سر کٹی ہو وہیں ہو چاند یہ بجلی جہان جکتی ہو</p>

<p>۵۵۳ گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں</p>	<p>۵۵۴ ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں</p>	<p>۵۵۵ ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں</p>
<p>۵۵۶ فدا یان نہ دین پناہ حاضر تھے فدا یان نہ دین پناہ حاضر تھے فدا یان نہ دین پناہ حاضر تھے فدا یان نہ دین پناہ حاضر تھے</p>	<p>۵۵۷ عیاں تھے عرش کے نظام جگہ میں عیاں تھے عرش کے نظام جگہ میں عیاں تھے عرش کے نظام جگہ میں عیاں تھے عرش کے نظام جگہ میں</p>	<p>۵۵۸ رہنا و میر کا اقرار لینے آئے تھے رہنا و میر کا اقرار لینے آئے تھے رہنا و میر کا اقرار لینے آئے تھے رہنا و میر کا اقرار لینے آئے تھے</p>
<p>۵۵۹ گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں</p>	<p>۵۶۰ ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں</p>	<p>۵۶۱ ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں</p>
<p>۵۶۲ فرستے سیکھوں جاتے اور آتے تھے فرستے سیکھوں جاتے اور آتے تھے فرستے سیکھوں جاتے اور آتے تھے فرستے سیکھوں جاتے اور آتے تھے</p>	<p>۵۶۳ جو حکم تو نہ اعدا سے بنے رہا رہا جو حکم تو نہ اعدا سے بنے رہا رہا جو حکم تو نہ اعدا سے بنے رہا رہا جو حکم تو نہ اعدا سے بنے رہا رہا</p>	<p>۵۶۴ بلند سبز ساحل بڑھا ہوا دریا بلند سبز ساحل بڑھا ہوا دریا بلند سبز ساحل بڑھا ہوا دریا بلند سبز ساحل بڑھا ہوا دریا</p>
<p>۵۶۵ گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں گندم خاکی سے فصاحت انہی نے نہیں</p>	<p>۵۶۶ ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں</p>	<p>۵۶۷ ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں ہنگامات غم کی راتوں کی راتوں</p>
<p>۵۶۸ ہمارے رملین لڑائی زخم کھانا ہمارے رملین لڑائی زخم کھانا ہمارے رملین لڑائی زخم کھانا ہمارے رملین لڑائی زخم کھانا</p>	<p>۵۶۹ لیٹ لیٹ کہ رسول طلیں دے تھے لیٹ لیٹ کہ رسول طلیں دے تھے لیٹ لیٹ کہ رسول طلیں دے تھے لیٹ لیٹ کہ رسول طلیں دے تھے</p>	<p>۵۷۰ اُدھر ہاتھ میں تھی باگ اور دُعا اُدھر ہاتھ میں تھی باگ اور دُعا اُدھر ہاتھ میں تھی باگ اور دُعا اُدھر ہاتھ میں تھی باگ اور دُعا</p>



<p>۱۳۳ کبھی شہید کی مہینگی کا نظر کبھی کبھی شکر عبادت و ادب کبھی کبھی کسار کا کھڑے ہو اور کبھی کبھی صاف شاہجہاں کھنڈے کرے</p>	<p>۱۳۴ کبھی بے مروتی سے نکال دیا کبھی بے خوفی سے نکال دیا کبھی بے خوفی سے نکال دیا کبھی بے خوفی سے نکال دیا</p>	<p>۱۳۵ امام حسینؑ کی پناہ چلے خدیجہؑ کی پناہ چلے جلیبہؑ کی پناہ چلے سیدہ جلیبہؑ کی پناہ چلے</p>
<p>کبھی ارڈا کے زسار شام پرانا کبھی جہان سے دہریں آکے کھیر کھانا</p>	<p>ہزاروں قطرے جبین نگار سے دو مہینے زنج تاہدار سے پیکے</p>	<p>امان امن صغیر و کبیرہ خدیجہؑ کفیل عقدہ کشا و شکر خدیجہؑ</p>
<p>۱۳۶ کبھی</p>	<p>۱۳۷ کبھی</p>	<p>۱۳۸ کبھی</p>
<p>کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>کوئی طریق رسائی نہ جب نظر آیا اُدھر گیا کبھی کبھی کبھی</p>	<p>جو کچھ ہوا وہ سے تمام ہی اسکو ساری ہمیشہ نہنگین شہر حجاز رہے</p>
<p>۱۳۹ کبھی</p>	<p>۱۴۰ کبھی</p>	<p>۱۴۱ کبھی</p>
<p>بیشتر نہ کبھی مایوسی مہلا جا ہے یہ مرحلہ ہی ابھی طو اگر خدا جا ہے</p>	<p>نصیب سلطنت قرب و دور ہو جائے سند قدیم عطا کی جدید ہو جائے</p>	<p>کھڑی دور پریشان راہ دوسر کو ہمار پاس بلا لودہاں نہ عفر کو</p>

<p>میں نے میر کے سر پہ ہوایا غل دین کوئی پس جو دیکھا میں نے</p>	<p>میں نے جنگ نام وہ اپنے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>
<p>خدا کی نشان دہی یہ رعب کا کہ دراق بدن میں جان دہی</p>	<p>لگا میں سینے سے ہمارے زخموں سے زعفران ہو ٹپکتا ہی</p>	<p>وہاں گراپ کہ مری زندگی وفادہ کرے کہا یہ میں کہ ای بادشاہ ادا کرے</p>
<p>میں نے میں نے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>
<p>میں نے میں نے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>
<p>میں نے میں نے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>
<p>میں نے میں نے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>	<p>میں نے میں نے میں نے</p>

<p>۵۱۲          اچھلے جھکے قدم سے پہلے کہ اس نظر          حسین کی کوئی نہ مہربا زعفر          دل سپیں نظر تھایا مہر از زعفر          جھپک جال پر کیمیز حسین کا زعفر</p>	<p>۵۱۵          عید اب کوئی دم میں نہ آدھو کا          بجا رہا سانسے حسین کی یاد ہو گا          کھڑے ہیں زعفر اسی قلندر کی یاد ہو گا          تیری ایک نہ یہ انبواہ ادبیا ہو گا</p>	<p>۵۱۴          حیم و عادل و منصف ملک اس کی          زون کھنچ فوج سے حسین شہر اس کی          بیان سکھایا نجاؤنگا کھنچ اس کی          ہو گا نام وافر و سر بھرا اس کی</p>
<p>۵۱۳          سنا جہاں میں یہ خوش بین ہی کرنا          امام وقت ہیں جو کچھ کہیں ہی کرنا</p>	<p>۵۱۶          ڈھلے گا دن تو قیامت یہاں بیا ہو گی          یہ ہونگے خلد میں سنسان کر بلا ہو گی</p>	<p>۵۱۱          ادا ہو گی وصیت شکستہ دل ہو گا          پیدل رکھ سے فدوی بہت جل ہو گا</p>
<p>۵۱۷          خنک غل کر اور عبادت کی کرنا          حسین جو ارشاد ہیں ہی کرنا          کہیں زعفر یہ جو صلہ خدا          خدین کا آج ہی ہے جب اب صاف کرنا</p>	<p>۵۱۸          بیان جبکہ زعفر نے جیجی فرمایا          نظر میں ایک نہ دیکھ اساد فتنہ آیا          حسین کے چاہتے تھے کچھ آیا          ایک بادلوں کے ہاتھوں کو تین چلایا</p>	<p>۵۱۹          کہا امام زمان نے حال ہی زعفر          بچے حسین سے یہ خیل ہی زعفر          آفتاب سے تھے ہم ہی بڑھل ہی زعفر          کیلکے ہوئے ہم ہی بڑھل ہی زعفر</p>
<p>۵۱۸          وحید عاشق و معشوق ہیں ملے میں          یہ جان دینے میں یکساں نازا تھا میں</p>	<p>۵۱۹          اگر غلام نہ اسوقت کام آئیگا          سینے لوگ جہاں میرا نام آئیگا</p>	<p>۵۲۰          قضا کو ڈھونڈو رہا ہی بلا نصیب حسین          کھڑے ہی خود ملک لپوٹ کے قریب حسین</p>
<p>۵۲۱          فلک سے جلوہ آجی حق رکھا ہو          کسی کو جیسے کوئی دور سے بلاتا ہو          کہہ کر تے ہیں ملک کو پکارا تا ہو          سب اس طرح کوئی دربار میں چلاتا ہو</p>	<p>۵۲۲          کچھ نام نہیں لکھا          کچھ نام نہیں لکھا          کچھ نام نہیں لکھا          کچھ نام نہیں لکھا</p>	<p>۵۲۳          جگر ساتھ ذرا تھوڑی دیر چلے زعفر          کیا اشارہ بڑھا اس پل میں          رکاب تھام لی میں چلا فرق میں          رکاب تھام لی میں چلا فرق میں</p>
<p>۵۲۴          خدا کے علم سے لینے کو ہیں آئے ہیں          یہ فکر نہ زمین اس دم میں مچھکا ہو</p>	<p>۵۲۵          کہنے سب امید اٹھ گئی بھلائی کی          پڑی حسین سے زعفر نے بیوفائی کی</p>	<p>۵۲۶          درخت خشک پریشان ہے اوپری تھی          عجب طرح کی اویسی وہاں بیتی تھی</p>



<p>۱۳۹ حسین کی لاش کو توڑی تھی ایک جوان کی لاش کو پھر احوال تو بدلے جوہر تیار سنا لگا چاند سے سینہ پر لگے زخمیں تھام کاٹے سر جو پوچھو خون دان</p>	<p>۱۴۰ بہارِ سبزه عارف نزار دل لکھ لکھ جو دیکھے کوئی دیکھ بھی تو کہہ دیند عوج حسن جوانی کی نیند عیاں شکوہ بین بادشاہ کے فرزند</p>	<p>۱۴۱ انکا جنتیں انکی بیان کردن بہ انجمن انکی غلام بھی نہ ہوئے انکی وہ جاگنا وہ چھپے چھپے انکی</p>
<p>۱۴۲ سرم کا بیچ پڑا زلف کا اشارہ تھا سیاہ جلد کا قرآن پارہ پارہ تھا</p>	<p>۱۴۳ جو کاٹ لے کوئی سر بھی نہ چھو سکتا یہ ایسے سوچیں کر ڈٹ نہ حشر تک لینے</p>	<p>۱۴۴ مصلیوں کی لاش ان کی اذان سے بڑھتی تھی ہمیشہ باپ کے چھپے نماز پڑھتے تھے</p>
<p>۱۴۵ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا میں نے بھی نہ سنا نہ دیکھا میرا سر بھی زلف کا اشارہ تھا میرا سر بھی زلف کا اشارہ تھا</p>	<p>۱۴۶ حسین سے ملنے کے لئے لاش کی تلاش جھکے تھے پھر بھی دل میں تلاش فریادیں گریں زلف کا اشارہ تھا کیا غلام سے ارشاد تھا کہ اوقات</p>	<p>۱۴۷ حسین سے فرات کے کنارے شہید ہوا ابھی اس کی طرف سے زلف کا اشارہ تھا کھانے پینے کے لئے شہید ہوا کھانے پینے کے لئے شہید ہوا</p>
<p>۱۴۸ چمک رہی تھی حسین آفتاب کی صورت ملی تھی اس کی رسالت مآب کی صورت</p>	<p>۱۴۹ کے یہ جان کہوں جاں نثار تو زعفر یہ کون ہیں انھیں بھی انتہا تو زعفر</p>	<p>۱۵۰ تیری نہ غنیمت پائی لاش کے منہ میں انکو بھی ایک نظر آئی لاش کے منہ میں</p>
<p>۱۵۱ ہوا سے لاش کو زور دے دے لے لے نثار دھو لے لے لے لے لے لے نشان حضرت شہید کے لے لے لے نشان حضرت شہید کے لے لے لے</p>	<p>۱۵۲ ہماری جان دیکھ بی علی کریم ہمارے زلف دیکھ بی علی کریم ہمارے زلف دیکھ بی علی کریم ہمارے زلف دیکھ بی علی کریم</p>	<p>۱۵۳ بی تاب کہا میں نے کہا میں نے بی تاب کہا میں نے کہا میں نے بی تاب کہا میں نے کہا میں نے بی تاب کہا میں نے کہا میں نے</p>
<p>۱۵۴ اکمال حسین سے گرد و غبار میں ہوئے جو ارجمت پروردگار میں ہوئے</p>	<p>۱۵۵ ہوئے ضعیف کہ صحرایں ہم عصمانہ رہا ہمارے زلف کا زعفر کوئی مزانہ رہا</p>	<p>۱۵۶ فوات سامنے بھی میمان چاہ نہ سکا حسین پیاس میں پانی انھیں ملا نہ سکا</p>

<p>نہلے جہان گریہ سے زبان مریہ کی سختی نہ ادا کی نہی نہ پھر خون کی تھک کیا دم اٹکوئی مگر دین میں ہی</p>	<p>نہلے دنانے کوئی بجلا کس طرح حکم نام روانہ ہوئے سب غیر توراہ جلا سلام کھڑا اٹھانے آگے دست نہ غلام کر کر دیکھو اب نہیں مقام غلام</p>	<p>نہلے پوچھ گیا نہی اپنے گھر کو جب بیان حال کیا دارالہ سے کس سب کہا یہ بیٹ کے کو خون کی بھینچا کہا یہ بیٹ کے کو خون کی بھینچا</p>
<p>نہلے یہ اتکا حال ہوادی سے میں گزر گیا شہید ہو اکبر حسین مرنے گیا تھک گیا</p>	<p>نہلے تھے جو چاہتے تھے کیا خدا حافظ ابن اوس حسین کے جان باز جا خدا حافظ تھک گیا</p>	<p>نہلے ہے تصویر ماتم یہ حکم دیکے چلا تمام اہل اعیال اپنے ساتھ لیکے چلا تھک گیا</p>
<p>نہلے تھک گیا پوچھتے ہیں اضطراب کو نہ جہاں سے چین اب قناب ہو نہ فدیت کو کس لیل ہو نہ کھنکھاتی ریح سے ہو چاہا ہو نہ</p>	<p>نہلے جہاں سے چین اب قناب ہو نہ فدیت کو کس لیل ہو نہ کھنکھاتی ریح سے ہو چاہا ہو نہ تھک گیا</p>	<p>نہلے تھک گیا پوچھتے ہیں اضطراب کو نہ جہاں سے چین اب قناب ہو نہ فدیت کو کس لیل ہو نہ کھنکھاتی ریح سے ہو چاہا ہو نہ</p>
<p>نہلے یہ ہے جھٹ گئے کیا کیا یمن الم نہ ہزار شکر بست بقیہ اہم نہ ہو تھک گیا</p>	<p>نہلے ہزار حریف نہ کچھ پوچھ کس طرح سے چلا خدا ہی خوب ہوا گاہ کس طرح سے چلا تھک گیا</p>	<p>نہلے بلند مرتبہ شہا ہے زہد رزن افتاد اگر غلط کلمہ عرش بر زمین افتاد تھک گیا</p>
<p>نہلے جہاں کی طاعت آسمان کی خدمت جہاں کی طاعت دین کی خدمت کما سجون ملاقات ہو چکی ہے جنت نہلے</p>	<p>نہلے جہاں کی طاعت آسمان کی خدمت جہاں کی طاعت دین کی خدمت کما سجون ملاقات ہو چکی ہے جنت نہلے</p>	<p>نہلے جہاں کی طاعت آسمان کی خدمت جہاں کی طاعت دین کی خدمت کما سجون ملاقات ہو چکی ہے جنت نہلے</p>
<p>نہلے جہاں کی طاعت آسمان کی خدمت جہاں کی طاعت دین کی خدمت کما سجون ملاقات ہو چکی ہے جنت نہلے</p>	<p>نہلے جہاں کی طاعت آسمان کی خدمت جہاں کی طاعت دین کی خدمت کما سجون ملاقات ہو چکی ہے جنت نہلے</p>	<p>نہلے جہاں کی طاعت آسمان کی خدمت جہاں کی طاعت دین کی خدمت کما سجون ملاقات ہو چکی ہے جنت نہلے</p>

مردم

<p>فصل چشم تھا جو نہایت نظر تھے علی گو در سحر کی بجائے صدائے علی پڑی ہوئی ہوئی کیان کیان علی کسی کیسے کہیں کس باپ کے لئے علی</p>	<p>علاء بہادور ہے جو آئین تھوڑا فوس فلک دیکھ کے اتنا تھا بار بار فوس خدا کا حق دے دے تھے اہل انفسوس خدا کا حق دے دے تھے اہل انفسوس</p>	<p>علاء تھے گدگد کیان کیان علی تھا شاہ دین بد کیان کیان علی کھڑی تھیں صحن میں زاریاں علی گھسی گھسی چھتین کمان کیان علی کیان کیان کیان کیان کیان علی</p>
<p>دھالی تھے ہمیں کیا نورین قتل ہو ہمارے سامنے زعفرین قتل ہو</p>	<p>فتانین خیمہ شمس کی تمام جلتی تھیں ایسر ہو کے بنی زادیان نکلتی تھیں</p>	<p>ادھر تو خیمہ گردون اساس لٹا تھا ادھر حسین کارن میں بلبس لٹا تھا</p>
<p>علاء تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا</p>	<p>علاء تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا</p>	<p>علاء تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا</p>
<p>اگلی بہار خزان فاطمہ کا باغ ہوا مزار احمد مختار عجیب راغ ہوا</p>	<p>تڑپ کے لوح جناب قبول روتی تھی ٹھٹھے تھیلال سیرن کے شام ہوتی تھی</p>	<p>لقاب چہرہ مولا کسی کے ہاتھ میں تھی لڑے دختر زہرا کسی کے ہاتھ میں تھی</p>
<p>علاء تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا</p>	<p>علاء تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا</p>	<p>علاء تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا تھا امام کو مارا</p>
<p>دور گاہ دریاے جمع البحرین نخون طہیدہ کرب بلا امام حسین</p>	<p>یہاں سے آج قدم بیدیاں بڑھاتی ہیں جنان میں لگ لگی حوریں نکلی آتی ہیں</p>	<p>کسی ہاتھ میں تیون چاک جامہ تھا کسی پاس لہو سے بھرا حمامہ تھا</p>



<p>اللہ تعالیٰ یہاں تک پہنچا جس نے میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار</p>	<p>اللہ تعالیٰ یہاں تک پہنچا جس نے میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار</p>	<p>اللہ تعالیٰ یہاں تک پہنچا جس نے میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار</p>
<p>روایں الحرم سے جو چھینے لیتے تھے تو چادرین انھیں ناموس آتا ہے دیتے تھے</p>	<p>قریب سے جو ہٹاتے تھے وہ نہ ہٹتی تھی چل چل کے بن بجائی سے ہٹتی تھی</p>	<p>مے جو حکم لعینوں کو لے سزا زعفر کمانیں جو ہوا خیرہ ہوا زعفر</p>
<p>واللہ میں نے یہ سب کچھ میں نے یہ سب کچھ میں نے یہ سب کچھ</p>	<p>اللہ تعالیٰ یہاں تک پہنچا جس نے میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار</p>	<p>اللہ تعالیٰ یہاں تک پہنچا جس نے میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار</p>
<p>ضعیف و لار کو قیدی بنا لاتے ہیں بہن کے طوق و سلاسل امام حسین</p>	<p>ادب آئے پر بار برہنہ سیر جبریل عوض نقاب لڑکے ہوئے پر جبریل</p>	<p>قسم خدا کی بڑا کام کر گئے بابا جلا کے دین محمد کو مر گئے بابا</p>
<p>اللہ تعالیٰ یہاں تک پہنچا جس نے میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار</p>	<p>اللہ تعالیٰ یہاں تک پہنچا جس نے میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار</p>	<p>اللہ تعالیٰ یہاں تک پہنچا جس نے میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار میں کو بے اختیار</p>
<p>کلام ضعف کمرش بجا مقام عبرت ہو پکارتی تھی اسیری مجھے نداشت ہو</p>	<p>رس من ہا تھوید اللہ کے دو ہائی ہو یہ وہ ہیں چادر تھویر جنگو آئی ہو</p>	<p>ثواب ہو گا مجھے مجلس عزاکرنا ہمیشہ ماتم ابن علی کیس کرنا</p>

<p>شروع میں نے یہ نوہ کیا حسین          جلا دیا نے میں کتنا ہوا حسین          ہر ایک سے کچھ آئی صد حسین          بھی سے درد ہی صبح و سحر حسین</p>	<p>جواشک تھمتے ہیں تو بیقرار ہوتا ہوں          یہ نام ایلے لگتا ہوں اور روتا ہوں</p>
<p>نہان کو رکب باب اور شمع ارباب          یہ غم خیز کو نہیں کی جناب میں اب          غلام خاص ہو آقا اسب وار طلب          بیان میں ذرہ نوازاپ سہا کوئی کب</p>	<p>دل شکستہ مداح شاد فرماوین          حضور مرثیہ پر میرے صاف فرماوین</p>





<p>۴۱ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>۴۲ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>۴۳ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>
<p>میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>
<p>۴۴ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>۴۵ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>۴۶ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>
<p>میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>
<p>۴۷ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>۴۸ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>	<p>۴۹ میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال میر حسینؑ کی شہادت کا حال</p>
<p>عصفور شاہباز پر آئے پکار کے گل چھینک میں قبا کے حزان کو تار کے</p>	<p>کسو کو کل کے جس کو کل کی کا در زمین بروہ منیر جنگ بر ابرو تہ زمین</p>	<p>گرتے کی فکر کی جو ہمارے سپہرے روکا پر شعل سے شہباز مہرے</p>

[illegible]

<p>۴۱ ایمان نہیں جو کئی برادر حکیم وہیں ہے جس کی ہر بات حکیم وہیں ہے جس کی ہر بات حکیم وہیں ہے جس کی ہر بات حکیم</p>	<p>۴۲ پہلے پہلے سے کہہ رہی تھی کہ عالم ہوا سب سے بڑا عالم ہوا سب سے بڑا عالم ہوا سب سے بڑا</p>	<p>۴۳ مگر غبارِ لشکر میں آگیا نظر اگر سزا دے دے تو اسے جاننا نہ وہ جوان کہ نہیں بے چین جاننا نہ وہ جوان کہ نہیں</p>
<p>۴۴ نہانہ جاسکو نگاہ میں آوے ہاتھ اٹھا کر کہ چلو لگا ضعیف ہوں</p>	<p>۴۵ اشیا سے جو برگ لے چھوٹ چھوٹ شاخیں تمام کرے لکین نہایت کے</p>	<p>۴۶ جنہیں بھی جھپون کہو اہل واد موجہ نہیں بقیہ ریح جہاد میں</p>
<p>۴۷ وہاں وہاں سے آتے ہیں دیکھو دیکھو یہاں سے آتے ہیں وہاں سے آتے ہیں</p>	<p>۴۸ جاری جاری ہے یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے</p>	<p>۴۹ وہاں وہاں سے آتے ہیں دیکھو دیکھو یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے</p>
<p>۵۰ گردن ہونے پر جو خیر فاضل حسین کی وقت مدد ہو سہل ہو مشکل حسین کی</p>	<p>۵۱ جنگ میں دشمنوں کا ہر حال نگاہی ہوئی تھیں ہر حال</p>	<p>۵۲ دروہوں پر ابرو معاون کا ہر پناہ ہر تیرنگ کی اہست پر ابر سیاہ</p>
<p>۵۳ دیکھو دیکھو یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے</p>	<p>۵۴ دیکھو دیکھو یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے</p>	<p>۵۵ دیکھو دیکھو یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے دیکھو دیکھو یہاں سے</p>
<p>۵۶ پہلے پہلے سے کہہ رہی تھی کہ عالم ہوا سب سے بڑا عالم ہوا سب سے بڑا</p>	<p>۵۷ پوشیدہ لوگ خوف سے ہوتے خونے سب بیکار جو ہوتے خاک میں</p>	<p>۵۸ غل تھا پہاڑ آج سرسبز ایسی ہلی زمین کہ لنگڑا کھڑے</p>





[illegible]

<p>۴۴۴ بویا جو جواب تو بانی ہی ز ناب بولایا کہ جو جواب تو بانی ہی ز ناب بویا جو جواب تو بانی ہی ز ناب بویا جو جواب تو بانی ہی ز ناب</p>	<p>۴۴۵ بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا</p>	<p>۴۴۶ بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا</p>
<p>آیا جھلک سر کو جو زہر کے شیر تک رو یا بہت کے پاس شہ دین سے دیر تک</p>	<p>میں کیا مدد کرونگا تمہارا غلام ہوں مشتاق جنگ سرور عالمیتام ہوں</p>	<p>بابا کا زور آنکھوں دکھایا نہ جاسکے عزت بھی تو نے دی ہے مجھے تو بچا لے</p>
<p>۴۴۷ بولایا کہ غلام کو اب آؤں کازندہ بولایا کہ غلام کو اب آؤں کازندہ بولایا کہ غلام کو اب آؤں کازندہ بولایا کہ غلام کو اب آؤں کازندہ</p>	<p>۴۴۸ بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا</p>	<p>۴۴۹ بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا</p>
<p>ہرگز خیال دل میں یہ حقیر نہ لائیوں پھر حرف اس طرح کے زبان پر نہ لائیوں</p>	<p>خنجر کے نیچے خون آگئے کا وقت ہے دربارِ دوا الجلال میں چلنے کا وقت ہے</p>	<p>دیکھو میں کیا دیو جری ہر رضا کے شہر روا ہو گئے لڑتے ہیں بے خبر خدا کے شہر</p>
<p>۴۵۰ بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا</p>	<p>۴۵۱ بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا</p>	<p>۴۵۲ بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا بولایا کہ کائنات میں ہو یہ کیا</p>
<p>بیجاے موت نارسے صبر میں کھینچ کے پہونچا کہیں مچھلیاں آئیں نہ لیں کھینچ کے</p>	<p>بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا بے شک کہ کائنات میں ہو یہ کیا</p>	<p>بجلی فدا ہو تیج شہر دم کے کاٹ پر دھمالوں اپر چھا ہوں تیغوں کے کاٹ پر</p>

۴۵۳



<p>۵۵ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>	<p>۵۶ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>	<p>۵۷ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>
<p>مولا کے رے فوج ستم بہت گئی دیکھا جو آفتاب علی شہ بہت گئی</p>	<p>بس حسین کے ہی کا ندھے سے حال موزے سے تیغ کمر سے نکال لی</p>	<p>تھے جان بلب عذوق شہ نخل میں گواہ کہ اب تیغ کی گرہیں تھیں جان میں</p>
<p>۵۸ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>	<p>۵۹ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>	<p>۶۰ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>
<p>۶۱ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>	<p>۶۲ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>	<p>۶۳ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>
<p>۶۴ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>	<p>۶۵ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>	<p>۶۶ خداوند عالم سے منسوب ہے دریا پر جس صبح یہ کار ہو گئے کے چھوٹے پیر سے سواریاں کے چھوٹے پیر سے سواریاں</p>
<p>کس طرح جاوین صفین پر یہ ہم سکین بجلی کڑ سے کالی کھائیں نہ ہم سکین</p>	<p>ملا کر تکی بکلیاں نہ چلنے تو دیکھے جو ہر دکھاؤں مجھ کو ٹھکنے تو دیکھے</p>	<p>جو بھاگے میں دام درہ سے اٹھ گیا بیدم ہوا وہ کام اجل کا سلج گیا</p>

<p>۴۳ درد دیا تو پوچھو کہ کون سے میں نے تجھے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۴ میرا دل تو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۵ میرا دل تو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>حضرت سے پلور غرو کا خیر کھا دیے شکلات کی تیغ سے جو ہر کھا دیے</p>	<p>ہو بکے جو شاہ سر سے عام لپیٹ کے سر کے ادھر سے سر میں پرست کے</p>	<p>تھارنگ ن جو تیغ شہ سیدہ مہر من مچھلی تھی سرخ پنجہ ماہ سپر من</p>
<p>۴۶ جلدی بگلتی ہے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۷ افشان سنہری اکبر کا جان میں کھجور کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۸ لڑائیوں میں کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>جب مارو القمار کو لہر کے رگلی میدان میں نہ خون کی لہر کے لہی</p>	<p>ہر وار تیغ واسپ کا منہ ساتھ مڑ گیا چمکی جو برق دھوپ میں طائر مڑ گیا</p>	<p>انیاں کھائی دیکھیں پون کچھ آہن مڑ پھریں سفید مچھلیاں جیسے شہناہن</p>
<p>۴۹ کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۰ کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۱ کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>تھارنگ ن سروں کی لہی کا شوق رن میں شوق بھی بھولی تھی منہ کا شوق</p>	<p>نور مجھ حسین میں اسوار چھپ چکے سلسلہ میں الجھل کے ہوا چھپ چکے</p>	<p>ابسا اتحاد وہ کہیں ٹرے نہیں سنا شیروں کو ہنسنے پیاس میں ٹر نہیں سنا</p>

<p>۱۵۱          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>	<p>۱۵۲          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>	<p>۱۵۳          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>
<p>دیکھا اٹھ کر رہا ہوا کہ غریب لدا کر کو          رعشہ ہر دستا بن شد و الفقار کو</p>	<p>پیا سے کے تم میں تالہ دف ریاد کیو          پانی پوچھو تو ہمیں یا دیکھو</p>	<p>صیغہ کیا کہ خون میں حضرت نہا ہے          سیار نیو چلو شد مظلوم آئے ہیں</p>
<p>۱۵۴          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>	<p>۱۵۵          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>	<p>۱۵۶          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>
<p>عجاس ہر ہمارے جی سے گذر گئے          بازو ہمارے ٹوٹ گئے بجائی مر گئے</p>	<p>معصوموں کو گلیسے لگا دیں آئین ہم          زمین کو سامنے سے ہٹا دیں آئین ہم</p>	<p>ہاموس بادشاہ زمین سے گلے          زخمی حسینؑ جھکے ہیں گلے</p>
<p>۱۵۷          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>	<p>۱۵۸          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>	<p>۱۵۹          حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا وقت          زود مقرر ہوا کہ آپ کو شہید کیا جائے          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ          کہ نہ کہ میں اپنے خون کو بچاؤں اور نہ</p>
<p>آمل بھی ملکہ مجھ کو یہ دم بین آید گا          رخصت یہاں حسینؑ کو زندہ نہا یگا</p>	<p>ناگاہ ایک رکھنا تم کی عیب گئی          پوڑھی سے بوس حضرت بشیر آگئی</p>	<p>یعنی ہمیں اس سے کبھی دم ملے تھے          آنکھوں کو دیکھنا کہ آنسو پڑتے تھے</p>



<p>۴۱ ججاء کے اہلبیت کے متعلق افواج شام و شامی اہلبیت کا رون طوطا و درجو و دیگر غنیمت و ہونہارین تو بہت عجب شادمان</p>	<p>۴۲ مکمل و مقبول و مقبول تجارت و تجارت و تجارت نوشہ و حنفی و حنفی و حنفی و ہونہارین تو بہت عجب شادمان</p>	<p>۴۳ نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی</p>
<p>تا کہ قدم رکھوں سے شہر سے نکل گئے گھوڑے کی یاں تھام کے مولا جھنگل</p>	<p>اس ظلم پر بھی سید مگر دوق بیٹ گیا دیکھا کیے علی سر شہر کٹ گیا</p>	<p>پوشاک خاص سپہ ہلاک لٹ گئی بیٹی تمھارے باپ کی پوشاک لٹ گئی</p>
<p>۴۴ نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی</p>	<p>۴۵ نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی</p>	<p>۴۶ نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی</p>
<p>۴۷ ہاں و اجماع دیکھو ماہ قبول کو لے آئیں میں اکب ووش قبول کو</p>	<p>۴۸ دور بار و ذوالجلال سے خلعت پہن لیا سید سیر جہ جنت پہن لیا</p>	<p>۴۹ غل تھا کہ آج صاحب شہر مر گیا شیر خدا پکارے عجب شیر مر گیا</p>
<p>۵۰ نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی</p>	<p>۵۱ نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی</p>	<p>۵۲ نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی نیشہ و حنفی و حنفی و حنفی</p>
<p>۵۳ گویش آگیا ہر شہر قین کو قرآن کی دودھو اکوئی میرے میں کو</p>	<p>۵۴ سب لٹ گیا لباس شہر ہلاک کا سر سے لیا کسی نے غلامہ سول کا</p>	<p>۵۵ بولادہ کیا تاؤن جو کچھ تھر ہو گیا بیل آن ندگی مجھے اب زہر ہو گیا</p>

<p>۴۹ کہیں کہیں توں تعلق ہو کہیں کہیں توں محبت سلطان حق ہو اندر آئی اسے سچے سچے جان نبوت بجائے کہیں سوئے سچے سچے جان نبوت بزدل انفاق حبیبیہ کر ازینہ</p>	<p>۴۹ چمکے کاندہ ساقی کی غنیمت کیا آوازہ سفر میں لے جان مصطفیٰ آقا و غلام چمکے شمع کی بجائے نورِ جنت میں ہو نہ اندر کا لالہ</p>	<p>۴۹ بے غصہ نہ کہے رنج ایسی چلا میں چاہو توکل گاہ چمکے رنج اور حلا دیکھنا نہ زورِ اجناج نہ بیجا کہ بربلا خاصیت اعلیٰ شمع غلام کا</p>
<p>۴۹ مکہ پر فتح دست شہ نامدار پر آقا نے میرے جبر کیا اختیار پر</p>	<p>۴۹ جاگتے ہیں وہ میں چین سے راتوں سوئی وہ روئیں گی پس کو تجھے میں نہ روئیں گی</p>	<p>۴۹ چلا یا ابے تعلق کا آقا کہ مر گیا آئی نہ کہہ فاطمہ کالال مر گیا</p>
<p>۴۹ کہیں کہیں شوق شہادت زیادہ ہو تجھ میں شمع فوج عدد شادان ہو سیرت بیان حضور شمع روشن نہاد ہو وقفہ میر کر کا فاضل حضرت کی یاد ہو</p>	<p>۴۹ یلا کہیں کہیں کاندہ ساقی سیرت بیرون کوئی شمع کی بجائے منشیں فاطمہ سے شمع کی بجائے سیرت پیر میں جب پیران کی بجائے</p>	<p>۴۹ کہیں کہیں شوق شہادت زیادہ ہو آئی ہو کہیں کہیں شمع کی بجائے سیرت بیان حضور شمع روشن نہاد ہو وقفہ میر کر کا فاضل حضرت کی یاد ہو</p>
<p>۴۹ اس دم تعلق سوا دیتا مت یہ نہ ہو امان کہیں جس میں کام کر گئی نہ ہو</p>	<p>۴۹ کوئی نہ تھا انیس شہ مشرقین کا میں نے تیرے ساتھ جو چھوڑا حسین کا</p>	<p>۴۹ روئے کہا جنوں سے غضب کا مقام ہو آنکھوں کی بند کر لو ادب کا مقام ہو</p>
<p>۴۹ جلال فانی کے سر پر شمع کی کمر یہ کیا کہیں حسین کی الفت کی کمر چھوٹا علی کے لالہ کوڑے میں خیل اندر انہی جان پہچانی ہوئی پیر</p>	<p>۴۹ چاہے اسکے دو دو جگہ شمع کی کمر لڑنے نہ دینے میں خیل بابر شاہ دین کہیں کہیں کات کے دم لڑنے میں فوس کی تربیت نہ جانی ہوئی پیر</p>	<p>۴۹ ایچا کے والد کو کوئی شمع کی کمر یہ کیا کہیں حسین کی الفت کی کمر چھوٹا علی کے لالہ کوڑے میں خیل اندر انہی جان پہچانی ہوئی پیر</p>
<p>۴۹ ملا ہے سکوا ہے امام ایسے قوت میں آقا کو چھوڑے ہیں غلام ایسے قوت میں</p>	<p>۴۹ بھر اس طرح کا وقت نہ ز خوار یا چمکا یہ لشکر گر لڑا کہ کام آئے لگا</p>	<p>۴۹ حبت کو آج مالک جن شمع کی کمر چھوٹا علی کے لالہ کوڑے میں خیل</p>

بے عشق نہیں بنیں طاقتِ کلام  
 میر تقی میر غفرتِ جبر کے شکار کلام  
 اہل غزائے یہ تصور کا ہر مقام  
 اتنا ہوئے تمہارے بچے قیام شکار کلام

ارمن سما کو غم ہر شبہ شہر حسین کا

اٹھو رسول کہتے ہیں ماتم حسین کا





<p>۱۱۷ بالاس مشفق کی مہر کمان حاضر را شہدا انبیا کمان شادی کا یہ کمان تین جگہ کمان یہ کمان خود کینے کوئی ایک کمان</p>	<p>۱۱۸ وہ قتل سے بڑی کو جو باری میرزا کی غلطی سے شاہی باری پیدا ہوا انھیں کے پیچھے پیچھے روح القدس عباسی انھیں کی باری</p>	<p>۱۱۹ انصاف کا ملاحظہ نہایت شہاب صوم وصال میں جو در لفظ پنجاب کی شہزادی کی بیاہ کر لاہور کیا خوب کو کلام خیر نکلتا ہے</p>
<p>شہزادوں کے عقد ہوئے شہر شہرین پانی ناک زمین ملی کس کو مہرین</p>	<p>جھینگے اہل فریہ صاحب تمیز بہین محمود کو کمال محمد عسکر بہین</p>	<p>حاصل ہند راہ خدا کو کمال ہو پرزخ ہے کہ صلب صوم وصال ہو</p>
<p>۱۲۰ لوہا کی زبان میں صبح میں نزدن کی مینے میں رشید کمان خطیبین خطیب کمان وہا و خاندان کتبہ خدا ورس</p>	<p>۱۲۱ تا رسول پانچ زبان علی عالی گزشتہ ملک شمس جان علی موزین علی تین شہر آستان علی پیدا ہوا کھڑے ہو کمان علی</p>	<p>۱۲۲ مشرقیہ میں ایک سو مصلحتان انہیں شہزادین سائے کتبہ کمان صوم وصال کا افسانہ تاجان جگہ سدا کی زبانی ہو خاندان</p>
<p>وہ فون کیل خاصہ ارجلیں تھے میر کمال ملن تھے اوصر جبریل تھے</p>	<p>دین جان قتل کہے یہ قدرت بظاہر نہد خدا بکھتے رہے رہتا ہوئی</p>	<p>ہوتا نہ کیوں یہ بادشاہ مشرقیہ بہتر خاندان کسی کا حسین سے</p>
<p>۱۲۳ پیش خدا رکھتے ہو اسکو خاستہ چلتے ہوئے بے شک کمان ایک ہو انوار شگفتہ بھون کی خوشنود و نور ہیں جو کراؤ شہر علی شہر</p>	<p>۱۲۴ شہزادہ قاضی بابا علی تین مادر قاضی نہت سبب ملک تقدیر قاضی ہیں جو عطر حیدر زمرہ قاضی مردن ہوئی ہیں کجیور قاضی</p>	<p>۱۲۵ یہ شہزادین صفت اقبالیہ چو حسین شافعہ ہم سب ہیں علی علی سالت تابین ازدم خور سید علی خاں ہیں</p>
<p>صوم وصال کی مہر نہ سہرا کو عید ہے ایکتا حسب نسب میں حسین شہید ہے</p>	<p>اسوا سٹے کہ خوف اندھیر کا دور ہو زیر زمین غلاموں کی قبر دن میں ہو</p>	<p>والا نسب ہو کوئی عالی نسب ہو جو کچھ ہوا انھیں کے سبب وہ سب ہو</p>

<p>۱۵۸          دوسری شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب</p>	<p>۱۵۹          یوں کہ وہ اس وقت شہید ہو گا          یوں کہ وہ اس وقت شہید ہو گا          یوں کہ وہ اس وقت شہید ہو گا          یوں کہ وہ اس وقت شہید ہو گا</p>	<p>۱۶۰          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب</p>
<p>۱۵۹          مثل علی ابیہشت و سقر کے قسیم ہیں          حضرت بڑے کریم ہیں ان کریم ہیں</p>	<p>۱۶۰          دین جد میں عا میں بہت محمود محمود          دین جد میں عا میں بہت محمود محمود</p>	<p>۱۶۱          گوی کے دین میں نہ نہیں ہو گویا نہیں          بانی کا شہر لوں کہیں آقا نشان نہیں</p>
<p>۱۶۱          دولت سر میں آئے تھے گشتہ ہوا          آئے تھے گشتہ ہوا          آئے تھے گشتہ ہوا          آئے تھے گشتہ ہوا</p>	<p>۱۶۲          روتے کی وجہ سے نہ ہوا باوہ          روتے کی وجہ سے نہ ہوا باوہ          روتے کی وجہ سے نہ ہوا باوہ          روتے کی وجہ سے نہ ہوا باوہ</p>	<p>۱۶۳          فدا کیا اس کے لئے ہوا باوہ          فدا کیا اس کے لئے ہوا باوہ          فدا کیا اس کے لئے ہوا باوہ          فدا کیا اس کے لئے ہوا باوہ</p>
<p>۱۶۲          کوئی جیسا کہ دے تو بڑا امین نام ہے          خود جیسا کہ دے تو بڑا امین نام ہے</p>	<p>۱۶۳          محلیت شہ کے ہاتھ کی پیش نظر تھی          محلیت شہ کے ہاتھ کی پیش نظر تھی</p>	<p>۱۶۴          بچوں کا حال خیر ہو ہو ای دلیر ہو          بچوں کا حال خیر ہو ہو ای دلیر ہو</p>
<p>۱۶۴          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب</p>	<p>۱۶۵          کیا کیا بیان ہو گیا          کیا کیا بیان ہو گیا          کیا کیا بیان ہو گیا          کیا کیا بیان ہو گیا</p>	<p>۱۶۶          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب          شہادت کہ ہو صاحب</p>
<p>۱۶۵          بولے کہ یہ مقام درد بڑا ہے          خدمت نہ کچھ ہوئی نہیں جسے جا ہی</p>	<p>۱۶۶          تو اب ہو کے ہر دل یوس بہ گیا          لشکر بھی وہ میں بھی نہیں مر کے گیا</p>	<p>۱۶۷          بننے کے ظن بانی سے شہید ہوئی          دریا کے سامنے تھیں سیدلین مصر ہوئی</p>

شہادت



<p>۲۵ ہر شہر کا بیان کی مشہور مختصر پہا سارے در دست نشین زباز ایس کر کہ کا فائدہ سب سول اندر کر کے زباز دین چاہو</p>	<p>۲۶ بہن خجی جھیلکین بنگا کتاب آیا غنیمت ایچہ نفس کو غنیمت نور کیا یہ سب ادبی اور ادب اندر کر کے بخت و بخت</p>	<p>۲۷ ہر شہر کا بیان کی مشہور مختصر پہا سارے در دست نشین زباز ایس کر کہ کا فائدہ سب سول اندر کر کے زباز دین چاہو</p>
<p>۲۸ کی سہ شہ نے سہی سہار شہ کے واسطے دی جان اپنی شیون کی بخشش واسطے</p>	<p>۲۹ آتا کا پاس ہی ہو کر ہے ہیجا نہیں تو ہا تھر پڑے ہیں کئے ہوئے</p>	<p>۳۰ رو کی مٹی جسے راہ سے یہ صلا دیا بختے قصور خلد کا راستہ تبا دیا</p>
<p>۳۱ تیری شہر کہ ہو عا بطو علم تھا غنیمت علم شاہ زینت و حکیم جس کے سارے بابت نام کلم چاہا سازان کی تیغ و تیغ</p>	<p>۳۲ اندر کر غنیمت علم کہ ہو عا بطو علم بہن خجی جھیلکین بنگا کتاب آیا غنیمت ایچہ نفس کو غنیمت نور کیا یہ سب ادبی اور ادب</p>	<p>۳۳ ہر شہر کا بیان کی مشہور مختصر پہا سارے در دست نشین زباز ایس کر کہ کا فائدہ سب سول اندر کر کے زباز دین چاہو</p>
<p>۳۴ حضرت کوڑے سے سوچ میں نہ گئے جو ہو جو ہو گیا دہن لشکر یہ ہوئے</p>	<p>۳۵ مرضی قریب نہ نہیں ہو نہیں سہی کستا ہی یہ بیان رہا ہوا چھاپین سہی</p>	<p>۳۶ یوسف سے پہلے چاہتے والے گند گئے تلوارین کھائیں شاہ و نور سہ گئے</p>
<p>۳۷ کشتے تھے ایک دین تھی کیا کشتے تھے ایک دین تھی کیا کشتے تھے ایک دین تھی کیا کشتے تھے ایک دین تھی کیا</p>	<p>۳۸ انسان کیا جو تھیں نہ زباز تلوارین کھائیں شاہ و نور سہ گئے تلوارین کھائیں شاہ و نور سہ گئے تلوارین کھائیں شاہ و نور سہ گئے</p>	<p>۳۹ یوسف سے پہلے چاہتے والے گند گئے تلوارین کھائیں شاہ و نور سہ گئے تلوارین کھائیں شاہ و نور سہ گئے تلوارین کھائیں شاہ و نور سہ گئے</p>
<p>۴۰ ہو پا ہونے پا بیٹے جیسے کسی جگہ اترے سوار دوش چیمیر اسی جگہ</p>	<p>۴۱ وہ ہم کا جہاد بیل کا جہاد ہی اونامی وہ جہاد یہ اعلیٰ جہاد ہی</p>	<p>۴۲ وارث ہون مرسلین کے علی الاعین شہید باب علم کے گھر کے جہاد ہون</p>

<p>۴۳۵ عمل خیر کی بجا جوانے گلشن تعلیم اسوی و ترقی پیش قدمی کے ہوئے پیش قدمی کے ہوئے</p>	<p>۴۳۶ تھا وقت تیرک بے غار شاہ نشین اٹھا شمال صائم گاہ دل حسین کسی کو صوم کی نیت نہ فرض عین چلیے میری گود میں اسے لیا حسین</p>	<p>۴۳۷ جانباز جان تار کمان حسین شید کے کرد گاہ کمان حسین جیج کو زنیو قار کمان حسین زنیابین روزہ دار کمان حسین</p>
<p>۴۳۸ اہل گناہ آئے جو مجلس میں رو گئے رحمت خدا کی نامہ اعمال دھو گئے</p>	<p>۴۳۹ بجھد کے یہ کھیل رہا اس سجد کا چہر خوشی کی وجہ سے تھا چاند عید کا</p>	<p>۴۴۰ اوقیر صوم آپ کے حصہ میں آئی ہو روزے میں انکے باپ تالہ کھائی ہو</p>
<p>۴۴۱ کھلا ہوا کمال مطلع شہنشاہ سکھو یہ مہیا کی پستی مصلطفا رہیہ جو صوم علی میں عزیزان حکم و روزہ میں</p>	<p>۴۴۲ موصوم ہو جو دل سے غریب یہ نہ کر غماز روح میں حکم رب واجب ہو روزہ چاند نور حسین گو یا حسین حسین گویا شاہ رب</p>	<p>۴۴۳ ہو ایک ہر گناہ سے کٹی ہوئی سب موصوم رہا ام جاہ غلبہ رب شکل کسیر گناہ کا آیا خیال کسیر</p>
<p>۴۴۴ معمول تھا نموش سول جلیل تھے خواہان وحی منتظر جبرئیل تھے</p>	<p>۴۴۵ ہی ترک شیر سے جو اشارا بیان کرو تصدیق کو یہ حکم ہمارا بیان کرو</p>	<p>۴۴۶ انکی طرح ہی کوئی گناہوں سے پاک بھی ہی خاک پاک و فضا اقدس کی خاک بھی</p>
<p>۴۴۷ تھے حسین شباب قاضیہ حسین تھے حسین حسین شہنشاہ کی عرفین کے خجستہ بجا سمو اور حسین خبر ویت بال</p>	<p>۴۴۸ لیکے بی بی نے گود میں فرما لیا حسین اشارہ ہی خاطر کی لکے گار ہو جو اشارہ آپ کا کہ کمر گار ہو جو اشارہ آپ کا کہ کمر گار</p>	<p>۴۴۹ کے لکے لکے لکے لکے لکے لکے ظاہر نہون حسین شہنشاہ حسین شہنشاہ کا ہونہ دشمن جان حسین شہنشاہ کا ہونہ دشمن جان حسین</p>
<p>۴۵۰ پر اسکی وجہ کیا ہو خدا جائے کب انہیں دودھ اس قمر نے آخر شب پیا انہیں</p>	<p>۴۵۱ کیا بات اسکی واہ جو بیار ہو آپ کا حقا حسین قمری نانا کا باپ کا</p>	<p>۴۵۲ پوچھا تو روستان میں گئے حسین کیا ظالمون کے بیچ گئے حسین</p>

<p>۱۵۵ کین ایشام دشمن دین بنیدین اکو خدا کا خوف بنیدین نہ بنیدین کیا کیا از تین مجھے دین نہ بنیدین ناری دین پو فابین لعین نہ بنیدین</p>	<p>۱۵۶ اوتیج کجما شقوہ شمر ہر نوین او اتہا کا صاحب بنیدین نہ بنیدین آگاہ کیا حسین کی نیت سے نہ بنیدین شاہدین ساکنان فلک ساکن نہ بنیدین</p>	<p>۱۵۷ آدہ جادو سے بانسی جوان بشکل نصطفی کو پکارتے شہر زمان آسے جو وہ علحدہ شہر نے کیا بیان پاٹھا تھائے باپ کا بر آج اتحان</p>
<p>فرمایا کہ یہ دے ہیں بچا متا ہو نہیں یہ مجھے آشنا میں اغین جانتا ہو نہیں</p>	<p>خو شبو سے پیکر شہدا اس قیامین ہی کیا ٹھیک جسم خاص آل عبا میں ہی</p>	<p>بچے کا ہم مسافرون کے طور پر نہیں دم بھر کلکیش و پس ہی فقط اور نہیں</p>
<p>۱۵۸ قرآن عیب پوشی سلطان الجواب زنجی طے پہنچ میں شہر کو جواب پینے پر کہ فرستو پتیا کیا خطاب کو ہلکے سے آٹ کے لئے انقاب</p>	<p>۱۵۹ جب جھٹکنا نہ لیا کلام چو نہ سے یہ وہ ان کے لئے کلام اکے اور میں اغین کیا کلام کراہ تھاج حسین نہ سے صبح شام</p>	<p>۱۶۰ الفت نہیں ہی با پکڑتے خلیل کتبے توین کہ او دیکر عجب حال بھین کے گرائی نہ نیرت میں کمال سکھو چائے بعد و اولاد کا ملال</p>
<p>۱۶۱ ہر کالی کچھ نقاب جو روے سیاہ کی انکھوں سے خون پونچھ کے شہرے لگا کی</p>	<p>۱۶۲ بہتر ہی موت صلح تلک سے کیا کریں جو صلحت جناب برادر سے کیا کریں</p>	<p>۱۶۳ ابن علی و شیر ذہیب عزیز میں بجائی کیجئے بجائے یہ سب عزیز میں</p>
<p>۱۶۴ نقاب چھوڑے ہیں شہر کی اندر دیکھ کوئی بیان شہر سے اندر ناہانے پر تھانے اس کا ہر طور نہ جاسکے کہ نہ جانیں وہ دور</p>	<p>۱۶۵ عجین جو نام شیر و بطحان میں ایسی ہی جی میں زمین میں نہیں کیا کیلے کہین قل کے حوالہ میں پڑھتی ہیں ملال میں از دین میں</p>	<p>۱۶۶ اکبر کا رسو نہ جانی حیات ہی شہر کے کہ ان میں جی میں کی بات ہی خون کیسے چڑھی آدھی رات ہی خیر نام و سید و سید بے ثبات ہی</p>
<p>۱۶۷ حوالہ سپہ دل کا حسین کیا رکھے منظور ہی مجھے بھی نہ کوئی بُرا رکھے</p>	<p>۱۶۸ آراستہ جو فوج آدھ اور آدھ ہوئی جاگے نصیب رخ و جنت سحر ہوئی</p>	<p>۱۶۹ پہلے بہشت کو سفر ای نیسکو کرو دوبلو لو میں آپ ہمیں سر خر و کرو</p>



<p>۵۵۵ چو چہرہ منیک بعد اہلکے ادر از دم چو چہرہ منیک بعد اہلکے ادر از دم چو چہرہ منیک بعد اہلکے ادر از دم چو چہرہ منیک بعد اہلکے ادر از دم</p>	<p>۵۵۶ ہاں لوٹ کو حسین کے گھر کو ہونے پر کار ہاں لوٹ کو حسین کے گھر کو ہونے پر کار ہاں لوٹ کو حسین کے گھر کو ہونے پر کار ہاں لوٹ کو حسین کے گھر کو ہونے پر کار</p>	<p>۵۵۷ دوسن زبان سے دیکھنے دل گواہ ہو دوسن زبان سے دیکھنے دل گواہ ہو دوسن زبان سے دیکھنے دل گواہ ہو دوسن زبان سے دیکھنے دل گواہ ہو</p>
<p>۵۵۸ اکبر کو اذن دے کے بڑا نام کر گیا اکبر کو اذن دے کے بڑا نام کر گیا اکبر کو اذن دے کے بڑا نام کر گیا اکبر کو اذن دے کے بڑا نام کر گیا</p>	<p>۵۵۹ یوں اضطراب میں تہہ کلگون کیا چلے یوں اضطراب میں تہہ کلگون کیا چلے یوں اضطراب میں تہہ کلگون کیا چلے یوں اضطراب میں تہہ کلگون کیا چلے</p>	<p>۵۶۰ سہر جو کٹا کو پیویرا مید کھل گیا سہر جو کٹا کو پیویرا مید کھل گیا سہر جو کٹا کو پیویرا مید کھل گیا سہر جو کٹا کو پیویرا مید کھل گیا</p>
<p>۵۶۱ ملائین کے سبوت سلطان نہ جان ملائین کے سبوت سلطان نہ جان ملائین کے سبوت سلطان نہ جان ملائین کے سبوت سلطان نہ جان</p>	<p>۵۶۲ رنگوں کے ملنے خون گریبا جہاں گرا رنگوں کے ملنے خون گریبا جہاں گرا رنگوں کے ملنے خون گریبا جہاں گرا رنگوں کے ملنے خون گریبا جہاں گرا</p>	<p>۵۶۳ ہوتا ہی ایک شہر کے منہوں سے ہوتا ہی ایک شہر کے منہوں سے ہوتا ہی ایک شہر کے منہوں سے ہوتا ہی ایک شہر کے منہوں سے</p>
<p>۵۶۴ میرت کی ہی جگہ نہ مقام تجب یہ ہو میرت کی ہی جگہ نہ مقام تجب یہ ہو میرت کی ہی جگہ نہ مقام تجب یہ ہو میرت کی ہی جگہ نہ مقام تجب یہ ہو</p>	<p>۵۶۵ افسانہ خدیو خوش انجام رہ گیا افسانہ خدیو خوش انجام رہ گیا افسانہ خدیو خوش انجام رہ گیا افسانہ خدیو خوش انجام رہ گیا</p>	<p>۵۶۶ جاسکے خدا کے خون سے سہرے تمام رات جاسکے خدا کے خون سے سہرے تمام رات جاسکے خدا کے خون سے سہرے تمام رات جاسکے خدا کے خون سے سہرے تمام رات</p>
<p>۵۶۷ مفتوح قریب گ نام ایک خصال مفتوح قریب گ نام ایک خصال مفتوح قریب گ نام ایک خصال مفتوح قریب گ نام ایک خصال</p>	<p>۵۶۸ دوسن نہ شہر کی ہو صدقہ بخت دوسن نہ شہر کی ہو صدقہ بخت دوسن نہ شہر کی ہو صدقہ بخت دوسن نہ شہر کی ہو صدقہ بخت</p>	<p>۵۶۹ بہار صوبین نہ شہر و دین کے بہار صوبین نہ شہر و دین کے بہار صوبین نہ شہر و دین کے بہار صوبین نہ شہر و دین کے</p>
<p>۵۷۰ کروں جھکی مٹی زخم بدن تھے طہا ہو کروں جھکی مٹی زخم بدن تھے طہا ہو کروں جھکی مٹی زخم بدن تھے طہا ہو کروں جھکی مٹی زخم بدن تھے طہا ہو</p>	<p>۵۷۱ فرما کے اپنے بڑے کو فال کے حسین فرما کے اپنے بڑے کو فال کے حسین فرما کے اپنے بڑے کو فال کے حسین فرما کے اپنے بڑے کو فال کے حسین</p>	<p>۵۷۲ دس</p>



<p>۷۷۷          حسینؑ کو اہل بیتؑ سے          ثابت قدمی سے          تھکا ہوا          ہوں حاضر و غائب          ہوں حاضر و غائب          ہوں حاضر و غائب</p>	<p>۷۷۸          ہرگز ایک اور ایسی نہیں          چاہیے جس سے          کوئی نہ تھکے          جو بیان افسانہ</p>	<p>۷۷۹          ہرگز ایک اور ایسی نہیں          چاہیے جس سے          کوئی نہ تھکے          جو بیان افسانہ</p>
<p>حاضر ہوا ہر قتل کے میدان سے حسینؑ          آیا خدا کے سامنے کس شان سے حسینؑ</p>	<p>ان سب میں غل ہوا سوے مقتل و انہو          کوئی نہ تھا مدد کو جو حاضر ہوا نہ ہو</p>	<p>حالت عجیب کی مگر اس کی مدد ہی ہوئی          دیو لڑی میں حسینؑ باب کے سرکاری کی</p>
<p>۷۸۰          بن تیری ذات یک نہ تھا اور خدا          ہر وقت تیرے جبین اسرار کا          نہ تھا چھپو چھپو          نہ تھا چھپو چھپو</p>	<p>۷۸۱          کہیں نہ تھکے اشارے خاک          فرمایا کہ جہنم چاہیے          یعنی عرش و عرش تیری تیری</p>	<p>۷۸۲          کہیں نہ تھکے اشارے خاک          فرمایا کہ جہنم چاہیے          یعنی عرش و عرش تیری تیری</p>
<p>سب کینے صبر میں بکس کے گدھی          جاتی رہی بات جو تو نے مدد نہ کی</p>	<p>جو کچھ بیان ہاں ہوا ہے جانتا ہوں          سب کا خدا کے فضل سے مشکل نہ ہو</p>	<p>منہ دیکھتے ہوئے شہد والا چلے گئے          افسوس کہ دل کو سنبھالا چلے گئے</p>
<p>۷۸۳          بندہ جو شاک تھوڑے میں          راحت میں نہ تھوڑے میں          انسان کے سوا تیری عادت میں          سب کچھ جو وقت فضل عادت میں</p>	<p>۷۸۴          بعد اس کے شہر طہر میں          ہو کیا بیان توکل          جس دم میں حسینؑ اپنے          شہر دیوانہ میں</p>	<p>۷۸۵          باہر سے نکلا حسینؑ و بیباکی          صورت نظر آئی جہنم کی          لہجے کے نام سب کو چاند بار کی          لہجے کے نام سب کو چاند بار کی</p>
<p>بچی طرح جو میری طلب ج ہو گئی          نانا سنے لے مجھے معراج ہو گئی</p>	<p>سب کو اپنی تھیں دست ادب جوڑ کے          سر پہ حسینؑ دامن شہ چھوڑ کے</p>	<p>آگے رکاب تمام لے یہ تو نہ زور تھا          لہجے کے نام سب کو چاند بار کی</p>



<p>۵۱۲ سوسہ عثمان دلاز کی سیرت و خطبہ روایہ ذوالجناح بنو حاکم و ابن کثیر خود قہام کی کتاب یہ چالیس جوں کا چھوٹی جہاز کی خدمت میں سے لکھی گئی</p>	<p>۵۱۱ کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں</p>	<p>۵۱۰ بہر عدو پیام اہل اسکی ضرب ہو صابر ہو گو کہ صاحب آلات حرب ہو شاہوں سے کچھ زیادہ شوکت میں نہ ہو یک سوا ہو طاقت و قوت میں نہ ہو</p>
<p>۵۱۳ آزادہ زندگی کے چار جہاز میں روایت کرتے ہیں کہ پڑھ کر کوئی بھی واسر تار آتا ہے عجب حال سے باب کبھی لکام مرگب شاہ فداک کا</p>	<p>۵۱۲ ہوا عمارت توکل سے ہو مراد صاحب میں تو اسے غلام پر عمار کافی ہو وہ توکل کو کسی یاد رہی ہوئی پھر جو دہانے و خوش نما</p>	<p>۵۱۱ کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں</p>
<p>۵۱۴ ایک کمال شہ کو ترسے اس کے حال پر دقیقین بخیر ہوئے جو اس کی دل پر راغب بن ابی یوسف کے خطبہ میں آتا ہے مقتطفہ ہے</p>	<p>۵۱۳ کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں کتاب حسین کے چار جہاز میں</p>	<p>۵۱۲ بہر عدو پیام اہل اسکی ضرب ہو صابر ہو گو کہ صاحب آلات حرب ہو شاہوں سے کچھ زیادہ شوکت میں نہ ہو یک سوا ہو طاقت و قوت میں نہ ہو</p>
<p>۵۱۵ دوم برنی ہو سید عالی میں کیا کردن ہو سید عالی میں کیا کردن ہو سید عالی میں کیا کردن ہو سید عالی میں کیا کردن</p>	<p>۵۱۴ انصاف کا ہو قول نہ دیکھا یہ طور بھی کوئی حسین سامتوکل ہو اور بھی کوئی حسین سامتوکل ہو اور بھی کوئی حسین سامتوکل ہو اور بھی</p>	<p>۵۱۳ بہر عدو پیام اہل اسکی ضرب ہو صابر ہو گو کہ صاحب آلات حرب ہو شاہوں سے کچھ زیادہ شوکت میں نہ ہو یک سوا ہو طاقت و قوت میں نہ ہو</p>

<p>۹۹۱ جسد چرخیکہ و تنہایہ چرخیکہ مقتضی شہسوار صاحب لیل و نعل موجہ بین حسینؑ کے گھوڑے کو تھا خیال مطلق نہ تو تھکان چلا نہ تیز چال</p>	<p>۹۹۲ چلائی فتح فاتح نمبر کے لالہ بین بول احوال شوقینہ ذوالجلال بین دی غیر صد کہ عیدیم کے معنی جمال بین عیدی پکا سے صاحب ہر حال بین</p>	<p>۹۹۳ نیز بین صبحی کجاوے کو درکین تلقین دوستوں کو میان لکھکین اسے جہان مد کا بوطالب مدد کین ہر وہ بین جو اعانت بہرین کین</p>
<p>۹۹۲ تھا صمد تھا ہست را کہ روانہ تھا ضعف ہر دوش بنی تازیانہ تھا چون چکا مقابل صعب پیکار ذوالجناح تھا اس کا حال کھار ذوالجناح تر آئی عداوت کی وفادار ذوالجناح سوار سے شیار ذوالجناح</p>	<p>۹۹۵ طالب بین مدد کے کہتے تھے اشتیاق را کھوں سے جو مقابلہ پر دین تھے لغزہ زن حسینؑ کے دگر ہر خدا سبیا ہو بچین ذکر ہمارا تو ذکر کیا</p>	<p>۹۹۱ مدد کین تو شکیب بین لان کین پھینچ بین نگاہ چارون جلیان کین کمدن جو ترکہ کراد بان کے بیان کین کمدن جو ترکہ کراد بان کے بیان کین</p>
<p>۹۹۳ ہر چند بھوک پیاس بھی مشت بلائی پر ترے ساتھ ساتھ ہماری دعا بھی ہر چند بھوک پیاس بھی مشت بلائی پر ترے ساتھ ساتھ ہماری دعا بھی</p>	<p>۹۹۶ جسپر ہمارا سایہ پر سے یاد رب کرے اگجائے سرمد نہ کسی سے طلب کرے جسپر ہمارا سایہ پر سے یاد رب کرے اگجائے سرمد نہ کسی سے طلب کرے</p>	<p>۹۹۴ ایکا بھی جو بہر تھا ہو حسینؑ کا ایس ہو سیدین اور خدا ہو حسینؑ کا ایکا بھی جو بہر تھا ہو حسینؑ کا ایس ہو سیدین اور خدا ہو حسینؑ کا</p>
<p>۹۹۴ میں خنک بجا ہو پیر کے میں خنک بجا ہو پیر کے میں خنک بجا ہو پیر کے میں خنک بجا ہو پیر کے</p>	<p>۹۹۶ چیتی ہو جان آب لقا سے تو ہر چیتی ہو جان آب لقا سے تو ہر چیتی ہو جان آب لقا سے تو ہر چیتی ہو جان آب لقا سے تو ہر</p>	<p>۹۹۶ ہم کو ضعیف بین اسکا و تقین ہم کو ضعیف بین اسکا و تقین ہم کو ضعیف بین اسکا و تقین ہم کو ضعیف بین اسکا و تقین</p>
<p>دل توڑتے ہیں شان خدا کے دل کی ہی کسو ضعیف بچے ہو قوت علی کی ہی دل توڑتے ہیں شان خدا کے دل کی ہی کسو ضعیف بچے ہو قوت علی کی ہی</p>	<p>طلعت میں ہو تو نور سے آفتاب سے بر سے جو آگ پانی نہ مانگے سحاب سے طلعت میں ہو تو نور سے آفتاب سے بر سے جو آگ پانی نہ مانگے سحاب سے</p>	<p>فرما کے یہ حسینؑ بڑے فوج ہٹ گئی الٹی جو آستین تو دنیا اٹک گئی فرما کے یہ حسینؑ بڑے فوج ہٹ گئی الٹی جو آستین تو دنیا اٹک گئی</p>







<p>۱۱۱۱ کی بیعت اور دین چھوڑ کیا قبول فرما کے رہا اسے بولے نہ ملول بس جو یہی محبت جان و دل تو مل کرتا ہو جیسے حسین اویہ و در سول</p>	<p>۱۱۱۱ اونچا وہ باغ اور وہ درخت حسین کی بولی بکے رنگ نقاس حسین کی اچھی طرح سے دیکھو طاقت حسین کی غلط کاروں میں کھانے طاقت حسین کی</p>	<p>۱۱۱۱ بارہ شاہ تھا کہ بولے چیل نوج زبیل جگ گئی تپ چیل افکار صومین بھی توفیق ہوا چیل لایا یونین پیام خدادند چیل</p>
<p>ہم بیکون کا ذکر عبادت سے کم نہیں رونا حسین کو یہ شہادت کم نہیں</p>	<p>ہو نیمجان شکار تڑپت و بال ہی بچے میں شاہ باز کے جنبش محال ہی</p>	<p>ہم منظر میں نذر کو سراؤ لڑ چلے آؤ ہمارے پاس حسین آؤ لڑ چلے</p>
<p>۱۱۱۱ کچھ دیکھنا ہے چلے شاہ نامدار گھوڑے چلے کیونکہ بے بیان سوار جو در سے چلے نظر آئی ذوالفقار مانند برق آئی کیا شاہین نے دار</p>	<p>۱۱۱۱ ٹار بھی تھا پاڑہ نکال بھی پیار گھوڑے جو دی پھر اصف کیا پیار چکا زمین تو ہو بواغل گمراہ پیار چوہین جو زمین بیان جا بجا پیار</p>	<p>۱۱۱۱ شہرے نکس میان میں اتر چلے گھوڑے کی جگ چھوڑ کے کیا اتر چلے کیا شاد نہاں سید ابراہیم اتر چلے کیا چوبیل سے ہی تھا اتر چلے</p>
<p>فوجیں ہوئیں ادم کی دھڑل ہوئیں ساری صفیں جو راست ہوئی تھیں</p>	<p>بالیدہ یوں تھراہ دو رخ سے ملے ہیں عضو بدن ملہ اسی سنگدل کے ہیں</p>	<p>چلتے ہیں تپ خالق اکبر کھڑے رہو چلتا ہمارے ساتھ ہی دم بھر کھڑے ہو</p>
<p>۱۱۱۱ آیا نظر سے توی کوئی پہلوان بس تھا کمین تاتو میں شہزادان لڑا وہ راہو اسے چلا کے الامان گھوڑے بیعت اٹھا جو لیا گیا گامان</p>	<p>۱۱۱۱ تھا یہ شہر فوج سے کیا الامان تھا یہ شہر شمشیر غدار الامان جانیں چاہیے نہ ابراہیم الامان دوستوں کے مددگار الامان</p>	<p>۱۱۱۱ چھوڑ میں اس طرح سے شہر کو چھوڑے بچھے تمام کیونکہ واسے کرے کاشتے کی فکرت میں اس شہر سے میں مضطرب رہوئے ادم سے</p>
<p>تھا شور کچھ بھی راگت مرکب با رہی بیکس میں زور سرد دل سوار ہی</p>	<p>بھاگے گناہ کی نہ ادم منہ کو بوڑھے خیمہ سے ابن سعد بڑھا ہاتھ بوڑھے</p>	<p>بیٹھے تھے اپنی گود میں حیدر لے ہوئے روح القدس تھے سایہ شہر کے ہوئے</p>

<p>۱۳۱ مگر دین کے لئے دعا کرتے ہیں ملاوار کھان میں کھانے کو میں بہشت میں بہشت میں میں بہشت میں بہشت میں</p>	<p>۱۳۲ اب شہر ہر وہ شہر کہ دیکھنا پھر نہ پائی ہو کہ کیا مجال ہو افطار ہو یہ صوم نہایت مجال ہو پیشوں سے جو حرام گلے سے ہلال ہو</p>	<p>۱۳۳ خیر سے وقت فرج نہ ہو گا درگاہ سجھا ہمال عید کو خود ملک گیا کشتے کی تھی کمال خوشی منجھ گیا مرا آئی صلات جب کت چکا گیا</p>
<p>۱۳۴ باقی کی تھی صد کہ یہ کسی مجال ہو دیکھو میں صاحب صوم وصال ہو</p>	<p>۱۳۵ کیا صاحب حقیقا شہر ارجند تھے بہر دم گلے سے خون بہا ہونہو بند تھے</p>	<p>۱۳۶ حاصل ثواب طاعت غفار ہو گیا روزہ یکب لطف سے افطار ہو گیا</p>
<p>۱۳۷ اس شہر کا دیکھ کر کہ کرب سے اپنی تقدیر جو تھی یہ کیفین میں پیار زخمین شاہ کیفین میں پیار زخمین شاہ کیفین</p>	<p>۱۳۸ میں سوائے شہر و کجا ہو مقام یہ مرنے کی بل میں نہ ہوں من تمام افطار صوم آپ غذا سے کجا ہو مقام اسم جن پر درست بلا شہر لا مقام</p>	<p>۱۳۹ راوی سلیون کیا تو تم مصیبت مار کے نام ائمہ و مصیبت خیموں پر آسے اہل ستم و مصیبت لوٹے گئے نبی کے حرم و مصیبت</p>
<p>۱۴۰ ما تھے سے ناف ہا کہ زیاہ زخم تھے درد اہر اردہ صد و پچاہ زخم تھے</p>	<p>۱۴۱ کیونکر بیان کیجے کیونکر چھری چھری ہفتاد بار شہ کے گلے پر چھری چھری</p>	<p>۱۴۲ تا سیرا ہلیت کو اتنا نہ تھا کوئی لہر میں لگی تھی آگ بجھا تا نہ تھا کوئی</p>
<p>۱۴۳ میں کاٹنے پر لگا بابر دھو چھو ل کے پتلے بیان ہو گیا گواہ داوہی ہوتی تو دھن میں پٹی ہو گیا</p>	<p>۱۴۴ دیکھیں کھڑی تھی برادر کے سامنے کشتا قحاق محال کا خواہر کے سامنے ہر دم گلا بول کے خیر کے سامنے سلمان تھے یہ قحاق اکبر کے سامنے</p>	<p>۱۴۵ گذرا جو من بان تھکتے ہو کمال دروازہ پر بابا کی تھی کھال تصویر کی طرح تھی کھال میں ان کی موت ایک خصال</p>
<p>۱۴۶ کچھ لو ندین میں کچھ لو کھل کھل کی بات تھی سے شہر کھان پھر نکل پڑی</p>	<p>۱۴۷ کامل خدا کے عشق کی تکمیل میں ہوئے شہر زنج سایہ پر حیرت میں ہوئے</p>	<p>۱۴۸ نیزہ اٹھا کے آسنے جو قصد روا کیا ظالم کے ظلم سے انھیں میں رہا کیا</p>



<p>۱۰۱۱۱ یون عرض کی رباب سے خار و درہ جہان کب سے بیان کھڑی ہو کر حال ان بیان بولین عجیب درستے آنسو ہوے روان کا چارہ سوا سے صبر نین جاؤ نین کہاں</p>	<p>۱۰۱۱۲ روکے کہا کہ آنکھوں سے اب سو جتنا نین پوچھا جو میں نے پیاس بہت کر کہا نین ایسا تبار سے اور کوئی مدعا نہیں پانی تو وقت فرج ملا انکو یا نہیں</p>	<p>۱۰۱۱۳ ہو اندری یہ شکار کہ متن سے ہو قلم منہ سے سر بیدار کہ شکوہ سبدم کٹ کے حسین سنان پر ہو علم تھی یہ صد بلند ہوے سرفراز ہم</p>
<p>۱۰۱۱۴ ایں خواہم سید عالی وقار کا بجائی میں شکر کرتی ہوں پروردگار کا</p>	<p>۱۰۱۱۵ میں نے کہا وہ پیاس نہ کم و حزن ہوئی پانی کی ایک بوند میسر نہیں ہوئی</p>	<p>۱۰۱۱۶ اسدم حسین خالق اکبر کے پاس ہی صوم وصال اپنے سوا سکو راس ہی</p>
<p>۱۰۱۱۷ معلوم ہو تجھے نہ والا گئے کہ صر زندہ تو ہیں ابھی اسد اللہ کے قمر میں نے کہا رباب نہیں ہو کر حسین خیر کا مارا حسین کا سر لٹ رہا ہو گھر</p>	<p>۱۰۱۱۸ عجب یہ سنا شرم کیسے اس حزن نچین غش کھا کے گر پڑیں یہی تابو روین سکھی نہ شگفتہ شکرین جو میں کہیں جب پیاس نے یاد آئے حسین</p>	<p>۱۰۱۱۹ ایں عشق لب نبوش کہ ہو فضل و اجل ہر کوئی یہ بات بھلا کو نہا یہ حال جہنم مدد کریں نہ امام ملک خصال پہنچیں ایسے لطف سے ہوں نیک و اجل</p>
<p>۱۰۱۲۰ دنیا سے ای رباب سحر کر گئے حسینؑ تم تجھے پوچھتی ہو کہے مئے حسینؑ</p>	<p>۱۰۱۲۱ پیاسی رہیں رباب عجب کلام گوین پانی کا عمر بھر نہ لیا نام مرگین</p>	<p>۱۰۱۲۲ میں کیا یہ مرتبہ جو ہو میرے کلام کا صدقہ ہی سب حسینؑ علیہ السلام کا</p>



<p>۱۵ خون من کے گلگون بزم کی گھونٹ سینے کی تکیا ہے بزم کی گھونٹ تیرے بزم کی گھونٹ میں تیرے بزم کی گھونٹ میں</p>	<p>۱۶ سوت کرتی تو تباہی کا شکار بین نہ وہ جاوے جو تیرے گھر میں زخم کے سسے جو اندر کے پائے گھر میں خون کے نعلے نظر آتے ہیں گھر میں</p>	<p>۱۷ گھر میں اہل حرم اس حال میں آگیا گرد و خاک کا شکار گھر میں اہل حرم اس حال میں آگیا گرد و خاک کا شکار</p>
<p>۱۸ برق زخماں جو ہر کہیں ٹھم جاتے ہیں اب کوئی دم میں سو ملک علم لے جاتے ہیں</p>	<p>۱۹ شور ہو رشک چمن مسند ہر گروہی جان ہاروں کا لہو عطسے بھی خوشبو ہو</p>	<p>۲۰ روسیا ہون کی اودھ چھائی کالی پٹی اس طرف بھی نلکہ سید عالی بدری</p>
<p>۲۱ گلستان میں کشت کی چھٹی میں ہو داروں میں کالوں سے چھٹی میں ہو یکھو دن میں کشت کی چھٹی میں ہو زادہ میں چھٹی میں ہو</p>	<p>۲۲ خاک ڈالتی ادھر آتی ہیں ساری ہیں لوڈیاں دیو دھرم سے ہر چھٹی میں پال کھوئے ہو چھٹی میں جو قانون کی چھٹی میں</p>	<p>۲۳ سنانے آگے تانے ہوئے ہیں ساری آپنا تول سے تلواریں عیار ہوار آپنا جلنے فضا نے صداری کی بار اس فرا کا اچھا بھلا ادھر کی گرفتار</p>
<p>۲۴ حالت تنہا ہی پائے نہیں دین داروں کو جان سے جاتے ہیں دھونڈھنے اسلوبوں کو</p>	<p>۲۵ فرج ہر شے کو جو کرتا ہو اثر زاری کا مخ بسل ہر کس خیمہ زنگاری کا</p>	<p>۲۶ ظالمو کام ہو دم بھر کے لیے جاتے ہیں وہیں ٹھہرو دین ٹھہرو ہم اچھے آتے ہیں</p>
<p>۲۷ کریا سوت نے زبار مٹی سنسان جاننا نہیں تو دھری میں قضا اللہ کی شان خاک آتی ہے نہیں بیکاری کا نشان نور دھری میں جاتے ہیں جاتے ہیں</p>	<p>۲۸ چوڑے تھوڑے فضا نے لگا کر ہے میں نے آتی ہوں شہد کو جا کے چادر میں اور دھری میں کوئی نور دھری میں جاتے ہیں جاتے ہیں</p>	<p>۲۹ چوڑے تھوڑے فضا نے لگا کر ہے میں نے آتی ہوں شہد کو جا کے چادر میں اور دھری میں کوئی نور دھری میں جاتے ہیں جاتے ہیں</p>
<p>۳۰ خود بخود صبح سے ہی خستہ جنت میں دبہم جاتی ہو ماتم کی صدا جنت میں</p>	<p>۳۱ تہہ کو ہر ایک فادار کا پر سادینا بعد ہزاروں کے انصار کا پر سادینا</p>	<p>۳۲ اتنے گھوٹے پریشان ہوئے جاتے ہیں صحن میں بیٹھ گئے سر کو جھلکے پشیم</p>



<p>۵۴ گوارہ افغریہ کیجا بک جانب کسی کونین پر کیجا نہضے غم سے سب کبھی کیجا دل کیلے عبادت دار دیجا</p>	<p>۵۵ نظر آتا نہین کیا جو بیان نہین سب عین سے کھو سہا بن نہین منہ سے ہم ملنے کو آئے بن نہین</p>	<p>۵۶ دورین گہرائی ہوتی جانب نہین لپٹی بھین لڑنے کبھی نہین اٹھنے بھین بھین بھائی نہین ہرین گہرائی ہوتی جانب نہین</p>
<p>نگلیا موت کا طر قصر مرصع میرا مٹلیا دفتہ اللہ مرصع میرا</p>	<p>درد ہی قلب و جگر میں یہ خبر ہو انکو رج ہم آئے ہیں گھر میں یہ خبر ہو انکو</p>	<p>وہ ادم اور ادم شاہ زمین کے تھے ہاتھ پھیلائے بھائی بہن روتے تھے</p>
<p>۵۷ ادب خوبیا تھے یہ صدای پیہم انصاف و خال نشینان غویہ پیہم انڈ کے ماتم کی صفوں پر چلے پیہم شمر کا خیمہ شہین نظر آیا عالم</p>	<p>۵۸ چوڑے دست اور تباہ سب انوکھے آپ جیالے تھے منہ کل پیضا تجاریہ نزدیک سی وقت ازوین کش آیا لاش کے گرد دھو دھو جیو گین کش آیا</p>	<p>۵۹ لپٹ ملے بلالین جو بیت الیہا مکرو نہین کے نہڑی سے ادا کرتی باہ دوست سبیا ختم چلے کے امام ابراہ کھڑے پتھر پتھر دیکھنے لگے ناچار</p>
<p>سو گوارا آئے ادم اور ادم سے پلٹے لوٹ دیان پالون سے اطفال کرے پلٹے</p>	<p>دل کو تھامے ہوئے خموش پڑی ہیں نہین خاک پر دیکر بیہوش پڑی ہیں نہین</p>	<p>یاس ملے سے اخیر اہل عن کا ملنا تھا فراق تن جان بھائی بہن کا ملنا</p>
<p>۶۰ خلق اصف کا ملا تھا جو ارجو چھپا بیلیان زار نہین منہ دیکر کچھ چھپا بھی زہین کے سناوٹے قلب اطم بھی زمین یوبت رو کو تاتا تھا نظر</p>	<p>۶۱ جلد درجین جہان شہکین جلد درجین جہان شہکین جلد درجین جہان شہکین جلد درجین جہان شہکین</p>	<p>۶۲ نہی یہ فریاد زل کشتہ غم تو باہو اسلحہ جگ میں زخمی کوئی نہ تو باہو زخم تازہ بلین سوا کوں درد تو باہو زخم تازہ بلین سوا کوں درد تو باہو</p>
<p>واہ رس جو میلے گو زخم بدن کھلتے تھے شاہ ایک ایک سے جھک جھک کے گلے ملتے تھے</p>	<p>ہوش میں آئے خالق کے فدائی آئے اوہن دیکھتے تو آپ بھائی آئے</p>	<p>تھک زخموں کو ہوا چاہنے والے بھائی بھی تھکے تھکے تھکے تھکے بھائی</p>



<p>۵۱۳</p> <p>ہوئے ارشاد کیا شکر خدا کی وجہ سے ہوئے ارشاد کیا شکر خدا کی وجہ سے ہوئے ارشاد کیا شکر خدا کی وجہ سے ہوئے ارشاد کیا شکر خدا کی وجہ سے</p>	<p>۵۱۴</p> <p>چرخ پر غل در امام ازلی حاضر ہو چرخ پر غل در امام ازلی حاضر ہو چرخ پر غل در امام ازلی حاضر ہو چرخ پر غل در امام ازلی حاضر ہو</p>	<p>۵۱۵</p> <p>حقیق میں کہنہ کجی از بیت علیا حقیق میں کہنہ کجی از بیت علیا حقیق میں کہنہ کجی از بیت علیا حقیق میں کہنہ کجی از بیت علیا</p>
<p>۵۱۶</p> <p>ہم شہادت کیلے آپ امامت کیلے ہم شہادت کیلے آپ امامت کیلے ہم شہادت کیلے آپ امامت کیلے ہم شہادت کیلے آپ امامت کیلے</p>	<p>۵۱۷</p> <p>ایوں بلاتا ہیں اس لطف گشا ایوں بلاتا ہیں اس لطف گشا ایوں بلاتا ہیں اس لطف گشا ایوں بلاتا ہیں اس لطف گشا</p>	<p>۵۱۸</p> <p>خون جرم گیا ہی خاک شفا لپی ہو خون جرم گیا ہی خاک شفا لپی ہو خون جرم گیا ہی خاک شفا لپی ہو خون جرم گیا ہی خاک شفا لپی ہو</p>
<p>۵۱۹</p> <p>تقریر میں زین العابدین کی کیا تقریر میں زین العابدین کی کیا تقریر میں زین العابدین کی کیا تقریر میں زین العابدین کی کیا</p>	<p>۵۲۰</p> <p>جلد از جان در اب میں جانے دو جلد از جان در اب میں جانے دو جلد از جان در اب میں جانے دو جلد از جان در اب میں جانے دو</p>	<p>۵۲۱</p> <p>افسوس کہ میں نے کیا کیا افسوس کہ میں نے کیا کیا افسوس کہ میں نے کیا کیا افسوس کہ میں نے کیا کیا</p>
<p>۵۲۲</p> <p>صاحب منبر و محراب و مصلیٰ ہوگا صاحب منبر و محراب و مصلیٰ ہوگا صاحب منبر و محراب و مصلیٰ ہوگا صاحب منبر و محراب و مصلیٰ ہوگا</p>	<p>۵۲۳</p> <p>ہمراہ کو خوش اسوقت کیلے دیتے ہیں ہمراہ کو خوش اسوقت کیلے دیتے ہیں ہمراہ کو خوش اسوقت کیلے دیتے ہیں ہمراہ کو خوش اسوقت کیلے دیتے ہیں</p>	<p>۵۲۴</p> <p>لٹ کے سر نیزہ پر اسوقت بٹھا لیا لٹ کے سر نیزہ پر اسوقت بٹھا لیا لٹ کے سر نیزہ پر اسوقت بٹھا لیا لٹ کے سر نیزہ پر اسوقت بٹھا لیا</p>
<p>۵۲۵</p> <p>جو طلب حق سے کرے وہی ہوگا حاصل جو طلب حق سے کرے وہی ہوگا حاصل جو طلب حق سے کرے وہی ہوگا حاصل جو طلب حق سے کرے وہی ہوگا حاصل</p>	<p>۵۲۶</p> <p>اتحان کی گھڑی کیلے کیا ہوگا اتحان کی گھڑی کیلے کیا ہوگا اتحان کی گھڑی کیلے کیا ہوگا اتحان کی گھڑی کیلے کیا ہوگا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>روئے لگا کے لٹایا اچھا تر زور دلا روئے لگا کے لٹایا اچھا تر زور دلا روئے لگا کے لٹایا اچھا تر زور دلا روئے لگا کے لٹایا اچھا تر زور دلا</p>
<p>۵۲۸</p> <p>ہم یمن زندہ کھینچیں اللہ سلامت ہم یمن زندہ کھینچیں اللہ سلامت ہم یمن زندہ کھینچیں اللہ سلامت ہم یمن زندہ کھینچیں اللہ سلامت</p>	<p>۵۲۹</p> <p>اوصل حاصل ہووے فرق میں الی ہو جائے اوصل حاصل ہووے فرق میں الی ہو جائے اوصل حاصل ہووے فرق میں الی ہو جائے اوصل حاصل ہووے فرق میں الی ہو جائے</p>	<p>۵۳۰</p> <p>بٹھ کے چادر اٹھا دی گئی یوں چلے بٹھ کے چادر اٹھا دی گئی یوں چلے بٹھ کے چادر اٹھا دی گئی یوں چلے بٹھ کے چادر اٹھا دی گئی یوں چلے</p>





<p>۱۵۵ جی تو سب سے پہلے آج اتر جا سکی شاہ قمر کی خدمت میں یہ سب کچھ بایک عشق ہو کر دیکھ کر جا سکی تو اچھا جو گدڑی پر کندہ جا سکی</p>	<p>۱۵۶ دشمن کا دل سے غار ہو گیا رام سب سے پہلے اہل حرم گئے دل افکار سب سے پہلے اپنے لئے بنے جا پار جلیان خاں قاتلین اب گمراہ رام</p>	<p>۱۵۷ نور سلطان کی خدمت میں انکو جزو غدار شکر کیا ہے ہو تو زلف چون چاند گشت کیا ہے کھنٹی بات ہو مضمون کی کیا ہے</p>
<p>۱۵۸ نئے لہمان نئی معین پر والے ہیں نئے جالیں کچی یہ وہ افسانے ہیں</p>	<p>۱۵۹ تعم کے سر پہ کیا کر کے اشارہ ہے دھمال تلوار کو دیو رومی میں اشارہ ہے</p>	<p>۱۶۰ دو پہر ملین وہ سے تم کہ ہو یہ حسین ہیں سر پائے واندہ کی تصویر حسین</p>
<p>۱۶۱ تعم سے سینہ کو لگائے دیکھ کر کشاہ سے لپٹی ہوئی نہ دیکھ کر انھوں کی روان میں نہ دیکھ کر نور حسین سے تیاب علی کی</p>	<p>۱۶۲ روشنی رہیں ہوئی کجا دیکھ کر دوسرے دل میں کسے نہ دیکھ کر عم سندی مرتبہ بیٹھا دیکھ کر چھکے اسدن سے پھر دنیا دیکھ کر</p>	<p>۱۶۳ حاکم کی اور پڑا تیرا کجا دیکھ کر ہیں مگر سلسلہ میں کجا دیکھ کر مشائخ سے بیٹھ کر کجا دیکھ کر چچم بل کھاتین کہ کجا دیکھ کر</p>
<p>۱۶۴ رن کی جانب سے برکے اگر جاتے تھے دور کے وہ جو لپٹی تھی ٹھہر جاتے تھے</p>	<p>۱۶۵ باہر آئے ختم عقدہ کشا دیا شان بندہ کی کہ دیکھی کہ خدا دیا</p>	<p>۱۶۶ خاک میں چاند ملا خاک عراہی ہم پر اگر بلالین یہ ٹیڑھ پڑا ہی ہم پر</p>
<p>۱۶۷ مظہر بخدا سے ہوس لگا دین باقی حیلے وہ چلاتی رہیں حسین ہم کو لے کر جان بگاڑ حسین چھوڑ کر اس کو بھی لگا دین</p>	<p>۱۶۸ سب سے پہلے اہل حرم کی خدمت میں سب سے پہلے اہل حرم کی خدمت میں سب سے پہلے اہل حرم کی خدمت میں سب سے پہلے اہل حرم کی خدمت میں</p>	<p>۱۶۹ درا لودھو تیرا حسین علی نعمتیاں کسے چاندی ہو کر حسین دین ہے چودھویں چاندی ہو کر حسین ایرون بھی برا دوا اسی پر حسین</p>
<p>۱۷۰ کوئی بندہ کہیں یوں صبر بھلا کر تباہ ہم تو کیا آپ کی تعریف خدا کر تباہ</p>	<p>۱۷۱ سنگے سب اہل دیہل زبان کہتے ہیں یوں سر پائے امام دو جہان کہتے ہیں</p>	<p>۱۷۲ ختم یہ دونوں مہ نو شکل ملان ہتے ہیں اگر دن تیرے آپ میں تیرے رہتے ہیں</p>

[illegible]



<p>۱۷۷ آپ کے کھانے پینے کا تمام شاذ شاہ قدوس میں ہوتا تھا کلید پر تھی ہر میدان علی کی کاغذ پر نبوت کا تہ تیغ مقام</p>	<p>۱۷۸ نقشبند شاہ کے بیٹے کا نقشبند شاہ کے بیٹے کا نقشبند شاہ کے بیٹے کا</p>	<p>۱۷۹ نقشبند شاہ کے بیٹے کا نقشبند شاہ کے بیٹے کا نقشبند شاہ کے بیٹے کا</p>
<p>۱۸۰ شاہ مسلمان نہ تھا بین قوی بوجہ ضعیفوں کا اٹھانے والے</p>	<p>۱۸۱ جو شہر کی شب قدر کا سامان ہوگا تا سحر گئے شہیدان میں حیران ہوگا</p>	<p>۱۸۲ پر یہ ہر صاف عیان اب جو لڑائی ہوگی چار جانب نئی صورت کی صفائی ہوگی</p>
<p>۱۸۳ آپ کے ہاتھ میں تھی آپ کے ہاتھ میں تھی</p>	<p>۱۸۴ خود مرصع کی جو جلی جلی خود مرصع کی جو جلی جلی</p>	<p>۱۸۵ زہر چارم تھی خون کی صفائی زہر چارم تھی خون کی صفائی</p>
<p>۱۸۶ چیمہ کو خیمہ خورشید یہ غل ہر سو ہیں اندر اندرسوں انگلیاں قبا یوں ہیں</p>	<p>۱۸۷ خود کھلی سے یوں شاہ ہد کے سر پر طوس کی شمع کا یوں تلج ہا کے سر پر</p>	<p>۱۸۸ چار آئینہ کو دعویٰ ہے کہ مر جا ہنگام مٹھو چھری تہ مخون کی تصویریں لکھیں</p>
<p>۱۸۹ دل میں ہر غم کی کہ یہ بیان دل میں ہر غم کی کہ یہ بیان</p>	<p>۱۹۰ دل میں ہر غم کی کہ یہ بیان دل میں ہر غم کی کہ یہ بیان</p>	<p>۱۹۱ دل میں ہر غم کی کہ یہ بیان دل میں ہر غم کی کہ یہ بیان</p>
<p>۱۹۲ کئے ختم گشتہ کسی جنگ میں پایا ہوا ختم عباس دلا دے جہ کا یا ہوا</p>	<p>۱۹۳ جو تین مصحف ناطق ہو حفاظت کیے جامہ قرآن کی سینا ہر شہادت کے لیے</p>	<p>۱۹۴ حافظ شاہ دور خسارہ دوسرے میں ہو ہی وجہ ہما یوں کہ سپر کہتے ہیں</p>

<p>۵۷۳</p> <p>چو توجہ سے بے اعتنائی تلواریں بر طعنتی ہری نارایون تکل کو نوری تلواریں چاہتی ہری مگر شہر کی حضور نوری تلواریں بہ نجاتی نہ نواورے پوری تلواریں</p>	<p>۵۷۴</p> <p>یہ جتنی نایابین طرائی کا طعنت کھین یہ جتنی نایابین طرائی کا طعنت کھین یہ جتنی نایابین طرائی کا طعنت کھین یہ جتنی نایابین طرائی کا طعنت کھین</p>	<p>۵۷۵</p> <p>تازہ بین جو ہر فن کے پھول ہی رہتی ہری اسکے دم سے کم موت کسی رہتی ہری</p>
<p>۵۷۶</p> <p>دل قیون کھدا دینے میں تھرتے تھے پاسبان ڈر کے شبتار میں چلاتے تھے</p>	<p>۵۷۷</p> <p>دھوپ میں رنگ شب تار نظر آتا ہری دل چہرا رخ مہری ہری کچھ جاتا ہری</p>	<p>۵۷۸</p> <p>نیزہ رکتے ہیں شہر میں کھنڈے پر شہر میں کھنڈے پر کھنڈے پر کھنڈے پر</p>
<p>۵۷۹</p> <p>روشنی ایسی اندھیر میں برسی جاتی تھی دل عدلی بدی صداقت نظر آتی تھی</p>	<p>۵۸۰</p> <p>بہرا کھین ہوئی جاتی ہیں گریہ لہو ہون نہ لڑیگا کوئی جس حال سے میں لڑتا ہوں</p>	<p>۵۸۱</p> <p>موسیٰ احمد کی قبالو رحمد کا طرک غم کر بادھے ہوئے عقدہ کشا کا طرک</p>
<p>۵۸۲</p> <p>عشق میں مصحف زہرا کی صورت کھ قدر را تو یقین اندر سلامت کھ</p>	<p>۵۸۳</p> <p>رنگ کھجی تادی غربت میں تم تھا کوئی گر بلا میں کبھی مظلوم لڑا تھا کوئی</p>	<p>۵۸۴</p> <p>نام پر خضر شجاعان عرب مرتے ہیں دیگر لوگوں سے جو کہتے ہیں ہی کرتے ہیں</p>





<p>۱۰۱</p> <p>نورہ حضرت کیا سیر ہوئے خاک و اور آپ نے دروازے کے قاتل سے لڑ لیا کیونکہ</p>	<p>۱۰۲</p> <p>دار و درونج نہ کیے کار اگر اصل انوکھ گم ہوئی برقی بدن لڑیں بھی بیگانی سے</p>	<p>۱۰۳</p> <p>شہر کی تعریف کو کیا ختمہ شک و دراز بنا جو کسے ہوئے منست کیوں از در و دراز</p>
<p>۱۰۴</p> <p>سامنے شیر دم غیظ و غضب آنہ سکے میری اس بھوک میں تلوار کوئی کھانکے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>مالاک خلیفے کیا شاد کیا ہی ہو لو لگائے تھے جو ناگاہ دیا ہو ہو</p>	<p>۱۰۶</p> <p>لپٹے سر دار رکابوں تو اسوار کے تھکا ماعلموں کے پھر ہر دن کو علمدار کے</p>
<p>۱۰۷</p> <p>ہو کے بزم پہ چلنے وہ شوقی باختم شام کے پہنچنے اجین کی کلام</p>	<p>۱۰۸</p> <p>واہ او شرجا جان عرب کیا کہنا پہ لڑائی کر کر قدرت کیا کہنا</p>	<p>۱۰۹</p> <p>کی یہ تقریر میرا دین کیوں کیوں ہو چکے تھے تلامذہ میں چھپ چکے تھے</p>
<p>۱۱۰</p> <p>جاسے یہ فول یہ ہر گز بہن یہ میرا جل جاکو ہم کہیں ٹھنڈھا ہو کلیجہ میرا</p>	<p>۱۱۱</p> <p>کس محل سے محل سے لڑے ہیں حضرت بسطح تھے اسی صورت کوڑے ہیں حضرت</p>	<p>۱۱۲</p> <p>ایک دراج دلی ابن دلی سے نہ لڑیں تھے نزدیک حسین ابن علی سے لڑیں</p>
<p>۱۱۳</p> <p>غرض کی شاہ سے ملت زار دارا کو اپنی تلوار کے دامن کی ہوا دارا کو</p>	<p>۱۱۴</p> <p>خفے جو ناری تیز تیغ نے چار انگو دو ہوسے چار تھا پھر کوئی چار انگو</p>	<p>۱۱۵</p> <p>لکے دل کا حکم ہو پڑا در سے میر نہ لپکا پین نہ لپکا کھل کر کیا میر</p>
<p>۱۱۶</p> <p>شام کی فوج کے زیر کد دل سیر ہوا دن کو جلتے ہیں چہان آج یہ اند میر ہوا</p>	<p>۱۱۷</p> <p>مرتبہ حرب عشر کی طرح مسالی ہو آؤ تم قعر جہنم میں جسکے خالی ہو</p>	<p>۱۱۸</p> <p>لکے یہ طور و غاہل جفا لے بدلا جنگ کا دھنکاشہ قلعہ کشا نے بدلا</p>

میر



<p>۱۲۶ دلی ناز و غم سے حفظ و امان علی ہوا زلیست عداوت کو مسکین سکھان کا فزون کو دولت اجماع سین شمشاد کے دینور میں ہر جان</p>	<p>۱۲۷ بیک ملک طاعت میں ہر کام پر برق زلفا میں ہر حال میں کل زمین پر ہر کام پر جان خود کوئی ہر کام پر</p>	<p>۱۲۸ نغمہ سحر میں ہر کام پر گلوں کو کون سے ہونے کو نغمہ سحر میں ہر کام پر نغمہ سحر میں ہر کام پر</p>
<p>یاد جنگ محل و بدر کا افسانہ ہے قبضہ تیغ علی فتح کا پروانہ ہے</p>	<p>حال دل کی ہر رفت کا قدم پایا ہے لینے کو مصحف ناطق کے براق پایا ہے</p>	<p>صورت زلف لہلہ الارض عیان ہوئی ہے اندھی آتی ہے اندھیرا ہوا ذراں ہوئی ہے</p>
<p>۱۲۹ کے تیغ بیکار سے شدہ لڑکی کے تیغ بیکار سے شدہ لڑکی کے تیغ بیکار سے شدہ لڑکی کے تیغ بیکار سے شدہ لڑکی</p>	<p>۱۳۰ نہایت ناز و غم میں نہایت ناز و غم میں نہایت ناز و غم میں نہایت ناز و غم میں</p>	<p>۱۳۱ دامن میں ہر کام پر دامن میں ہر کام پر دامن میں ہر کام پر دامن میں ہر کام پر</p>
<p>اس میں خود اس وقت چر می جاتی ہے ہاتھوں شمشیر پیر اللہ چر می جاتی ہے</p>	<p>بے نظارہ شمشیر میں شمع کے سامنے قرآن ملک ہفتے</p>	<p>جہاں بھی موت ہے اہل جفا لو سن کی خون آڑا بہر گئی زخموں میں ہوا لو سن کی</p>
<p>۱۳۲ جوڑ میں ہر کام پر جوڑ میں ہر کام پر جوڑ میں ہر کام پر جوڑ میں ہر کام پر</p>	<p>۱۳۳ نغمہ سحر میں ہر کام پر نغمہ سحر میں ہر کام پر نغمہ سحر میں ہر کام پر نغمہ سحر میں ہر کام پر</p>	<p>۱۳۴ دولت میں ہر کام پر دولت میں ہر کام پر دولت میں ہر کام پر دولت میں ہر کام پر</p>
<p>خاک مقل شہدا کوئی کفن سے بہتر ہر مجاہد کیلے مرگ دامن سے بہتر</p>	<p>جسکو چلنے کا مزہ وہ نہیں رکھتا ہے سچ تو ہے ہاتھ سخی کا بھی کہیں رکھتا ہے</p>	<p>تیر میں لعل کہ جان میں نہ تو کہتی ہیں جہاں تو اربین تو فروں لگی رہتی ہیں</p>

۵۰





<p>۱۳۳ غنی سوار جنگی کی تھی پیدل سوار جنگی کی تھی میل سوار جنگی کی تھی غداران گنہگار تھے از دیکھ کر تھے</p>	<p>۱۳۴ کچھ خداوندی سوار جنگی تھے کچھ شہید سوار جنگی تھے کچھ غنی سوار جنگی تھے کچھ خداوندی سوار جنگی تھے از دیکھ کر تھے</p>	<p>۱۳۵ بائے شاہی سوار جنگی تھے بائے شاہی سوار جنگی تھے بائے شاہی سوار جنگی تھے بائے شاہی سوار جنگی تھے از دیکھ کر تھے</p>
<p>بعد محتاج ردا عسرت اطہار ہوئی پہلے بے پردگی حاکم عذار ہوئی</p>	<p>دسمدم خون دریا سے قطرے تھے لاشے بہتے ہوئے سرست چلے تھے</p>	<p>رحم آبگاہان دارتہ فرما تھے تو بھی نچ جا کر گام دگ بھی جا تھے</p>
<p>۱۳۶ کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے از دیکھ کر تھے</p>	<p>۱۳۷ کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے از دیکھ کر تھے</p>	<p>۱۳۸ کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے از دیکھ کر تھے</p>
<p>بعد آگہیوں میں لالہ لالہ ہوئے پہلی شکل میں پورے آئینہ ہوئے</p>	<p>خون آزمائی سپہ جورد جہاں ہوئی کر بلا کی طرف آتش شفق بھولی</p>	<p>شکستہ جس عرائین میں ظاہر ہوگا میرے شہید کادہ علامہ آخر ہوگا</p>
<p>۱۳۹ کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے از دیکھ کر تھے</p>	<p>۱۴۰ کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے از دیکھ کر تھے</p>	<p>۱۴۱ کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے کچھ تھے تھے تھے تھے تھے از دیکھ کر تھے</p>
<p>تبع کھینچ کر سلطان زمین پہنچے بہل خون کا پر قلعه شکن آہنچے</p>	<p>سے بدین کے کیا چاہتے تھے صحن میں بھر دین گھنچے</p>	<p>دید یا سبط پیمبر کو غنا میں برسے خوش بہا نامہ عشق کو عاشق پر رسے</p>

<p>۱۸۵          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>	<p>۱۸۶          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>	<p>۱۸۷          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>
<p>جس کو دیکھ کر لوگوں نے          وہ شہر کا نام آیا          اب توقف ہو غضب و صل کا پیغام آیا</p>	<p>تھے ابھی شغل مناجات و عبادت میں          چھپ کر صلیب پر تھیں          خود شہر گھسائیں</p>	<p>نہم سر پہیوں سے ملک کجا بیا ہوا          بدلی کوئی وہی پر نور عمامہ باندھا</p>
<p>۱۸۸          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>	<p>۱۸۹          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>	<p>۱۹۰          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>
<p>جھک کر سجدہ خالق کو سر فرار حسرت          قہر و اٹھ کے کھڑے ہو گئے جانا کھڑے</p>	<p>تیرہ پہلو سے شہر زار و حشرین پر مارا          ایک چکر گھسیٹ کر گئے جہین پر مارا</p>	<p>خاک پر بیٹھ گئے دل کو بھلا لاشہ          تیر خود پشت مبارک سے نکال لاشہ</p>
<p>۱۹۱          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>	<p>۱۹۲          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>	<p>۱۹۳          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا          کھانہ پختہ ہو کر پہنچا          شہر میں پہنچ کر پہنچا</p>
<p>فی اعدائے مجروح کھلا رکھے گی          تری رحمت مجھے دامن میں لے لے گی</p>	<p>خون منہم پر کسی سرین شہرین سے تھے          کعب افسوس طہرے روح امین ملتے تھے</p>	<p>دو پورے زمین پر کھڑے تھے          فاطمہ قمر سے بھر کے کھڑے تھے</p>



<p>۱۴۴ سودن سنسان غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>	<p>۱۴۵ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>	<p>۱۴۶ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>
<p>۱۴۷ حشر تھا مجلس نام تھی بہ جنت میں ہر طرف خاک اڑاتی تھی بہ جنت میں</p>	<p>۱۴۸ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>	<p>۱۴۹ دل سے حضرت کہا ہم تو چلے دنیا سے خوب ہر اٹھ گئے نازوں کے چلے دنیا سے</p>
<p>۱۵۰ نخل طوبی صفت حضرت سید عالم تھا جابجا کہ جو سدا کو فرشتے کا حکم سب کا خلق صاحبِ جبرائیل</p>	<p>۱۵۱ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>	<p>۱۵۲ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>
<p>۱۵۳ خود میں خال نہیں آئے پو گند تھے سبز لڑے سحر بار غیاں پہنے تھے</p>	<p>۱۵۴ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>	<p>۱۵۵ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>
<p>۱۵۶ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>	<p>۱۵۷ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>	<p>۱۵۸ کھنکھناتی غراخانے غراخانے غراخانے کے چوہے سب پر سر پہنچے غراخانے غراخانے سلاطین کے سامان</p>
<p>۱۵۹ تھا انھیں سب گویہ کا نور جہان گویا ہو گشتہ راہ خدا کے لیے حاجت کیا ہو</p>	<p>۱۶۰ دل کے جلنے کا کھٹنا جو دھواں جلیا سیب ہوتا نہ اگر سیب جہان جلیا</p>	<p>۱۶۱ بوسے خون گل گلزار شہادت آگئی دوڑیں خالوں قیامت بھی قیامت آگئی</p>

<p>۱۶۰          سید بن طاہر لعل شاہ زمیں کی خوشبو          خون میں ہر کسی بیکس کے گہن کی خوشبو          سید بن طاہر لعل شاہ زمیں کی خوشبو          خون میں ہر کسی بیکس کے گہن کی خوشبو</p>	<p>۱۶۱          میرے شہید پر رانی ہر بلا جان گئی          خوب سخن کو اس سید کو پہچان گئی          میرے شہید پر رانی ہر بلا جان گئی          خوب سخن کو اس سید کو پہچان گئی</p>	<p>۱۶۲          چہرے پر خاک ملے زار و حزن آئے ہیں          آپ اُدھر دیکھئے جبریل میں آئے ہیں          چہرے پر خاک ملے زار و حزن آئے ہیں          آپ اُدھر دیکھئے جبریل میں آئے ہیں</p>
<p>۱۶۳          لکھنے پر نہیں قلم سحر کیا          نظر آتا نہیں کھنکھانے پر کیا          لکھنے پر نہیں قلم سحر کیا          نظر آتا نہیں کھنکھانے پر کیا</p>	<p>۱۶۴          چلے گئے تھے جیسے چھوٹے لہو اسکا          چلے گئے تھے جیسے چھوٹے لہو اسکا          چلے گئے تھے جیسے چھوٹے لہو اسکا          چلے گئے تھے جیسے چھوٹے لہو اسکا</p>	<p>۱۶۵          خون میں لکھنے کے مانند ترانے جبریل          خون میں لکھنے کے مانند ترانے جبریل          خون میں لکھنے کے مانند ترانے جبریل          خون میں لکھنے کے مانند ترانے جبریل</p>
<p>۱۶۶          سید بن طاہر کے ستر جانی تھیں تہوں          چومتی تھیں کبھی ان تھیں تہوں          سید بن طاہر کے ستر جانی تھیں تہوں          چومتی تھیں کبھی ان تھیں تہوں</p>	<p>۱۶۷          سید بن طاہر کے دھبے جو عیان ہیں          خون ناحق کے یہی آج نشان ہیں          سید بن طاہر کے دھبے جو عیان ہیں          خون ناحق کے یہی آج نشان ہیں</p>	<p>۱۶۸          اپنے انوس کے ہالے کی خبر لائے ہو          کچھ کسی کسو وں والے کی خبر لائے ہو          اپنے انوس کے ہالے کی خبر لائے ہو          کچھ کسی کسو وں والے کی خبر لائے ہو</p>
<p>۱۶۹          پوچھیے گا جو رسول نقلیں آئیں          بولیں زہر کہ وہ ہمارے حسین آئیں          پوچھیے گا جو رسول نقلیں آئیں          بولیں زہر کہ وہ ہمارے حسین آئیں</p>	<p>۱۷۰          رہ گیا جودل زہر کی طرح تھرا کے          عرش کو تمام لبہا قدسیوں جھرا کے          رہ گیا جودل زہر کی طرح تھرا کے          عرش کو تمام لبہا قدسیوں جھرا کے</p>	<p>۱۷۱          آگے تم دیکھو دنیا میں جہان سے آیا          آدوب کے خون میں ہوقت کہا آیا          آگے تم دیکھو دنیا میں جہان سے آیا          آدوب کے خون میں ہوقت کہا آیا</p>







<p>۱۹۳ موت پر کھڑے ہو کر موت پر کھڑے ہو کر موت پر کھڑے ہو کر موت پر کھڑے ہو کر</p>	<p>۱۹۴ دردِ دل کی کیفیت دردِ دل کی کیفیت دردِ دل کی کیفیت دردِ دل کی کیفیت</p>	<p>۱۹۵ بہارِ صبر علی بہارِ صبر علی بہارِ صبر علی بہارِ صبر علی</p>
<p>منتظر تھے کہ کب سے ہاتھ اُدھر نہ ہٹا کر ہو نہ معلوم اُدھر نام نشان دنیا کا</p>	<p>یادِ خوب نہ تھا کہ بہت سن حضرت قتل کا میرا ہر مضرین ہی دن حضرت</p>	<p>فرج جب گوہرِ شاہ شہد ہوئے تھے مرضی کیلئے رضیاً بقضار و تھے</p>
<p>۱۹۶ نہ تیاروں غلام شاہ سالار اللہ نہ تیاروں غلام شاہ سالار اللہ</p>	<p>۱۹۷ سرکین علی گڑھ سرکین علی گڑھ</p>	<p>۱۹۸ عشق سے دعا ہو دم آہِ شہدوں عشق سے دعا ہو دم آہِ شہدوں</p>
<p>آپ برہمن دہان حکم فطانتے ہیں مجاہدِ کرب و بہت زخمِ بدران مٹاتے ہیں</p>	<p>گر پڑیں گشتِ خست لبٹ کے زخم غش تو ہوں لاشہ بدست لبٹ کے زخم</p>	<p>۱۹۹ سیرِ خاک سے لاشہ نہ نہیں سیرِ خاک سے لاشہ نہ نہیں</p>
<p>۲۰۰ کھینچ کر تین آبی قیامت لاک کھینچ کر تین آبی قیامت لاک</p>	<p>۲۰۱ نیلِ جانِ شہد کی نیلِ جانِ شہد کی</p>	<p>۲۰۲ باعثِ ذکرِ خدا صحت بہارِ شہد سجدہ کہ خاکِ شفا سجدہ ابرا شہد</p>
<p>سرخین پیچے جو یکے فردا امن میں ہاتھ رکھ دیکھیں دردِ کٹی گردن میں</p>	<p>مرنے آگے مداح کہنے حضرت سببِ پیاسِ آفتابِ شہد حضرت</p>	

<p>۴۸ بہشتی و آسمانی مصلحت و مقصد تائید و توثیق نور و تاب مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۴۹ حکایت و بیان مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۵۰ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>
<p>۵۱ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۵۲ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۵۳ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>
<p>۵۴ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۵۵ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۵۶ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>
<p>۵۷ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۵۸ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۵۹ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>
<p>۶۰ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۶۱ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۶۲ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>
<p>۶۳ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۶۴ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>	<p>۶۵ مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد مصلحت و مقصد</p>



۴۰  
ارشد مصطفیٰ کی بے شک و شبہ  
جو زمین جو کر عرش کی بے شک و شبہ  
پس جی تباہین کے غلاف میں کون ہے  
پس جی تباہین کے غلاف میں کون ہے

جو زمین جین بٹھا کے تواسے کوچین سے  
کیا عشق تھا رسول خدا کو شیر سے

۴۱  
جب تیرے لہو کو آگے بڑھا دیا  
بندہ سے بھی حضور کی مسکرا دیا  
میں نے تیرے لہو کو آگے بڑھا دیا  
بندہ سے بھی حضور کی مسکرا دیا

جب تیرے لہو کو آگے بڑھا دیا  
روئے بھی حضور کی مسکرا دیا

۴۲  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا

کیا رازشک ہدیہ زمینی سے بہ گئے  
اعمال کر میں درد و لوہم ہو کے رہ گئے

۴۳  
پہلے تیرے غلام کی بے شک و شبہ  
پہلے تیرے غلام کی بے شک و شبہ  
پہلے تیرے غلام کی بے شک و شبہ  
پہلے تیرے غلام کی بے شک و شبہ

تھے مصطفیٰ کہاں تھی شکل جبین کی  
گردن قفا گئی کیس حسین کی

۴۴  
میں نے تیرے لہو کو آگے بڑھا دیا  
میں نے تیرے لہو کو آگے بڑھا دیا  
میں نے تیرے لہو کو آگے بڑھا دیا  
میں نے تیرے لہو کو آگے بڑھا دیا

فرما ہے میں کہ میں نہیں نہیں  
صخر میان قبر میں آغوش میں نہیں

۴۵  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا

ہر کوئی حق پرست جو کار خدا کرے  
یعنی اعانت حرم مصطفیٰ کرے

۴۶  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا

گزدی بہار ہلغ خزان ہو گئے ہلکے  
ہر ایک گل کارنگ ہو گئے بے گلیا

۴۷  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا

یہ گرم زمین مشوں ہی زوا الجناح  
جسے میں بائون نعل در آتش زوا الجناح

۴۸  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا  
میرزا کران بنڈے سے زمین کا

سجھاوئے حال بدر کا پنے لگے  
غصہ میں ٹھٹھڑے ہو کر کا پنے لگے

<p>۴۱</p> <p>نہایتی شہادت کی حالت میں تھیں کہ جس کو یہ حال دیکھ کر ہر شخص کی ہمت توڑ دیتی تھی اور ہر شخص کو اس کی طرف سے ہراس میں مبتلا کر دیتا تھا</p>	<p>۴۲</p> <p>دور ایسی کھینچ کر لیا گیا تھا کہ جس کو دیکھ کر ہر شخص کا دل ٹوٹ جاتا تھا اور ہر شخص کی ہمت توڑ دیتی تھی اور ہر شخص کو اس کی طرف سے ہراس میں مبتلا کر دیتا تھا</p>	<p>۴۳</p> <p>نہایتی شہادت کی حالت میں تھیں کہ جس کو یہ حال دیکھ کر ہر شخص کی ہمت توڑ دیتی تھی اور ہر شخص کو اس کی طرف سے ہراس میں مبتلا کر دیتا تھا</p>
<p>۴۴</p> <p>ترتھ عرق سے جسم جو پوشاک میں پہنا تھا بھی آبدار سر وہی غلاف میں</p>	<p>۴۵</p> <p>ہاں مہمل جانو اس خوش نہلو کو اے علیل بننے سے بھی اجہاد کو</p>	<p>۴۶</p> <p>پس ہی ہکار کے یہ صد انور عین کو حجت تمام کرنے دو بیٹا حسین کو</p>
<p>۴۷</p> <p>نہایتی شہادت کی حالت میں تھیں کہ جس کو یہ حال دیکھ کر ہر شخص کی ہمت توڑ دیتی تھی اور ہر شخص کو اس کی طرف سے ہراس میں مبتلا کر دیتا تھا</p>	<p>۴۸</p> <p>وہ دو دو کو قوت سے سجاد کو بجا وہ سر حسین کی دھوپ چھایا ہو گیا</p>	<p>۴۹</p> <p>نہایتی شہادت کی حالت میں تھیں کہ جس کو یہ حال دیکھ کر ہر شخص کی ہمت توڑ دیتی تھی اور ہر شخص کو اس کی طرف سے ہراس میں مبتلا کر دیتا تھا</p>
<p>۵۰</p> <p>حلقہ میں سو گواروں کے گرد دو طول تھا سوس تھی گرد ہرچ میں گر گس پھول تھا</p>	<p>۵۱</p> <p>ظاہر تھیں سب گمن تن پاک غیور سے قرآن کے حروف نظر آئے دور سے</p>	<p>۵۲</p> <p>سینہ میں پھر تو ظالموں کے چور سور ہو او حلتی ہی دو پہر کوئی دم اور سور ہو</p>
<p>۵۳</p> <p>نہایتی شہادت کی حالت میں تھیں کہ جس کو یہ حال دیکھ کر ہر شخص کی ہمت توڑ دیتی تھی اور ہر شخص کو اس کی طرف سے ہراس میں مبتلا کر دیتا تھا</p>	<p>۵۴</p> <p>نہایتی شہادت کی حالت میں تھیں کہ جس کو یہ حال دیکھ کر ہر شخص کی ہمت توڑ دیتی تھی اور ہر شخص کو اس کی طرف سے ہراس میں مبتلا کر دیتا تھا</p>	<p>۵۵</p> <p>نہایتی شہادت کی حالت میں تھیں کہ جس کو یہ حال دیکھ کر ہر شخص کی ہمت توڑ دیتی تھی اور ہر شخص کو اس کی طرف سے ہراس میں مبتلا کر دیتا تھا</p>
<p>۵۶</p> <p>بہر جواب یک بھی منہ کھولتا نہیں بایا ہکار نے میں کوئی بولتا نہیں</p>	<p>۵۷</p> <p>گردن بجا و طوق گلو گبر کے لیے رکھو یہ پانوں حلقہ زنجیر کے لیے</p>	<p>۵۸</p> <p>ڈرتے نہیں میں نے سب کے سب کا راز جاتی نہیں ہر شیر کی طاقت بخار</p>

<p>۲۱ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>	<p>۲۲ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>	<p>۲۳ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>
<p>ابا ہر کس طرف یہ غضب میں بر جا ہوا بازون سے ہر نبوت کدم ہر چر جا ہوا</p>	<p>حضرت کا حال انہ کے من نا صبور ہوا وہ غم غلام میں بھی کبیر حضور ہوا</p>	<p>رفتہ تم سکی تو اکاب کھڑی ہو میں آنسو دے پوچھ کے پھر اکھڑی ہو میں</p>
<p>۲۴ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>	<p>۲۵ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>	<p>۲۶ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>
<p>آغوش میں بیٹیوں کو لینے لگے حسد پرسا ہلا نصیبوں کو دینے لگے حسد</p>	<p>زیر سر جو اپنے پاس خیال میں ملا لگی بازو کو اور چنگو برابر بٹھا لگی</p>	<p>پھر ہر تھار قاطرہ کا لال ہو گیا روینٹ کو دیتے ہی عجب ل ہو گیا</p>
<p>۲۷ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>	<p>۲۸ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>	<p>۲۹ خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر خبر کو نہ سنا دت کی خبر</p>
<p>قد مون پھر اٹھا کے تسلی دیا کیے سر کو ہانگے سینے سے نالے کیا کیے</p>	<p>آگاہ بخت جگر خوب ہر حسد بھابی کمال پسے خوب ہر حسد</p>	<p>میرا وہ جان و دل نہ مجھ پر غول تھا تھا وہ شہید کون یہ غفور کون تھا</p>



<p>۴۲۰</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>	<p>۴۲۱</p> <p>حضرت کیلئے گئے مگر نہ ہو سکا اب اس کا حال عجیب تھا بے اختیار ہاتھ دھو رہا تھا تعمیر کی خاطر</p>	<p>۴۲۲</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>
<p>خوش کر کے جھکوتا رہا کہ باغِ جہان ہو وہ پھول تھے ہمارے وہاں خزان ہو</p>	<p>عام کو ایک عشقِ بے حد کے ساتھ تھا ہاں کون کون لاشہ اکبر کے ساتھ تھا</p>	<p>دیکھا کہ فرطِ رنج سے حیرت کا خوش خانی ہر گود بال کے میں محوش ہے</p>
<p>۴۲۳</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>	<p>۴۲۴</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>	<p>۴۲۵</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>
<p>۴۲۶</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>	<p>۴۲۷</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>	<p>۴۲۸</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>
<p>۴۲۹</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>	<p>۴۳۰</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>	<p>۴۳۱</p> <p>خداوند بزرگوار کی خدمت میں سجود و تضرع کیا کرتا تھا اس وقت تک کہ اس کی ہڈیاں خون سے لال ہو گئیں</p>
<p>یہ سب کچھ شرفِ جاہ سے نہیں کیونکہ کہوں کہ آپ کو پہچانتے نہیں</p>	<p>یہ سب تم اٹھائے خوشی بیشمار ہے چلو خزان کے بعد امید بہار ہے</p>	<p>آیا فرما جو ہوش ہو کو ہوش چلا میں دمِ خفا ہر دو ہائی رسوا ہے</p>

[illegible]

<p>۴۵</p> <p>جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین</p>	<p>۴۶</p> <p>فہمست ہما و تو ہوئی اور نہ ہو فہمست ہما و تو ہوئی اور نہ ہو فہمست ہما و تو ہوئی اور نہ ہو</p>	<p>۴۷</p> <p>جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین</p>
<p>دیکھو جو آج جانے دیا تھے آپ کو بہی چھائی شکل نہ پاؤ گی باپ کو</p>	<p>بہی کی تشنگی کا بہین و میدان آپ کو سچ ہو کہ عشق بیٹے سے ہوتا ہو باپ کو</p>	<p>باہون گول کو خوف و سینے میں لای پور بھو اود و حکو خیر مدینہ میں اسے پور</p>
<p>۴۸</p> <p>کجا چلا اہل شہر اسلئے شہر کا کجا چلا اہل شہر اسلئے شہر کا کجا چلا اہل شہر اسلئے شہر کا</p>	<p>۴۹</p> <p>جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین</p>	<p>۵۰</p> <p>جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین</p>
<p>آگتھے ہن یا نون دیر ملاک حضور کے بھوئی حضور اتنی ہن تھے حضور کے</p>	<p>تھا دیکھنا تو دیکھتے ہیں حسین کو بہی نبی بلانے ہن بیکس حسین کو</p>	<p>ہر حسین سیکڑون تیغ بلند ہن رستے تمام شیر و بلیا کے بند ہن</p>
<p>۵۱</p> <p>کجا چلا اہل شہر اسلئے شہر کا کجا چلا اہل شہر اسلئے شہر کا کجا چلا اہل شہر اسلئے شہر کا</p>	<p>۵۲</p> <p>جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین</p>	<p>۵۳</p> <p>جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین جانبین صلبا و سیدین شہرین و شہرین</p>
<p>عصے کے بعد شکل دکھائی حضور نے اس وقت فتح کی ہو لڑائی حضور نے</p>	<p>ہم کو نہ یاد کچھ بھٹتی ہو ا کے وقت بجلی کی شکل سے نہ تو پا لکھتے وقت</p>	<p>ہوئے کہ بکے ہرے فضل طیل اور ہم کو طلب کیا ہو تھار اخیل ہے</p>



<p>۱۴۴          گستاخ گستاخ علی بن ابی طالب          چلین کھود و سپاہ سون کے بل          گستاخ گستاخ ہزار ہا جان علی</p>	<p>۱۴۵          خونین صورت زار و زنجیر          بال شمع سرین بر سر          منی کیا کہ جو نہ بزا و سر          نہ گاہ جو سر</p>	<p>۱۴۶          دو عارض و چین و غارت          چو چل متنبہ کے پاس          نہ کہ بوز و حلقہ کیسو و غارت          نہ کہ لاق میں ہزار ہا جان</p>
<p>۱۴۷          تھی ہجوم کا بادشاہ شہر قین کی          خضہ اٹھ کے الیگی مسد حسین کی</p>	<p>۱۴۸          بر خون شیکستہ شمشیر کھینچے          شجر سے حسین کی تصویر کھینچے</p>	<p>۱۴۹          کب چشم لے بلکہ نہ بردے شاہ لی          آہوئے ذوالفقار کے نیچے پناہ لی</p>
<p>۱۵۰          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب</p>	<p>۱۵۱          شکستہ صورت و زنجیر          شکستہ صورت و زنجیر          شکستہ صورت و زنجیر</p>	<p>۱۵۲          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب</p>
<p>۱۵۳          ازب بدن سلاح علی کے دیئے          توید دست بست ہی کے دیئے</p>	<p>۱۵۴          قریب قریب شاہ و قین بے بہرہ          وامن دین چہرہ بل کے جنت کا سب کا</p>	<p>۱۵۵          حسن حسین و ابوہریرہ          زہرا کا چاند زکریا کے تلوار دیئے</p>
<p>۱۵۶          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب</p>	<p>۱۵۷          شکستہ صورت و زنجیر          شکستہ صورت و زنجیر          شکستہ صورت و زنجیر</p>	<p>۱۵۸          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب          زبیا علیہ السلام حضرت علی بن ابی طالب</p>
<p>۱۵۹          زخمی بدن کی زمین ضیا دور دور          نور خدا کے نور کا سایہ بھی نور ہے</p>	<p>۱۶۰          خوشبودار از پر خم و خمیر سرشت ہو          خمیر و سفید بایں بہشت ہے</p>	<p>۱۶۱          زخمی بدن کی زمین ضیا دور دور          نور خدا کے نور کا سایہ بھی نور ہے</p>

<p>۳۳</p> <p>کلون گریب گردن شاہ حسین روشن بین و حریف دم صبح عید کیا تیرا خیال ابان الہی و جبر شہر و خلیفہ خدا کی کبیر</p>	<p>۳۴</p> <p>سامی و شاخ خوش گشتان ری بجائی اور جبر بادشاہت جبری گو کیا تیرا خیال ابان الہی و جبر شہر و خلیفہ خدا کی کبیر</p>	<p>۳۵</p> <p>بطل و شعلہ کربلا دریائے جبر و کربلا بزن و سحاب کربلا حسن و خط شعلہ و کربلا</p>
<p>۳۶</p> <p>نازک لبون و انت جو سارے ملک سجے کماہن مین سارے ملک</p>	<p>۳۷</p> <p>بجائی کے غم نے زور شہر کربلا پھر بھی یہ تھا کہ بار شہادت اٹھالیا</p>	<p>۳۸</p> <p>یہ باعث قبول دعا و نماز زمین سجے کے وقت زیب زمین نیند زمین</p>
<p>۳۹</p> <p>مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا</p>	<p>۴۰</p> <p>مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا</p>	<p>۴۱</p> <p>مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا</p>
<p>۴۲</p> <p>ہو سید حسین عزاکت مین آئینہ قرآن اعتبار مین صورت مین آئینہ</p>	<p>۴۳</p> <p>ہو سید حسین عزاکت مین آئینہ قرآن اعتبار مین صورت مین آئینہ</p>	<p>۴۴</p> <p>ہو سید حسین عزاکت مین آئینہ قرآن اعتبار مین صورت مین آئینہ</p>
<p>۴۵</p> <p>کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا</p>	<p>۴۶</p> <p>کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا</p>	<p>۴۷</p> <p>کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا مضربان جبر کربلا بیں سر و سر کربلا</p>
<p>۴۸</p> <p>حسن زور ہو دوشا امام غیور تار گلاہل نظر مین بلور بر</p>	<p>۴۹</p> <p>کس سنگ ل کا خوف دل کو تار بنجہ سے شیر کا بھی گل چھو مینا نہیں</p>	<p>۵۰</p> <p>حقا ہر ایک حضور ہو کیا حسین کا انسان کیا کیا گیا سرا یا حسین کا</p>

<p>۴۵ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>	<p>۴۶ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>	<p>۴۷ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>
<p>تہا جو حلقہ سپہ گین میں آگیا نامہ فلک دست شد دین میں آگیا</p>	<p>یا ایک ایک مجھے لڑے دل معلول ہو انہی دیا جواب فقط یہ قبول ہے</p>	<p>دیو بھی جو تیغ بادشاہ کا ثواب کی تھی چاشنی موت سے طاقت نکالتی</p>
<p>۴۸ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>	<p>۴۹ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>	<p>۵۰ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>
<p>خلاق کو بے شہید ہوئے اعتبار ہو کہ تہ دی این آگے تھیں اختیار</p>	<p>گرنے کا وقت ہو سہم اہل آرزو یہ بھی نہی طرح کا شیبہ فرار ہے</p>	<p>پہلے پہلے کھلا کے مارا حسین بے ہر جگہ دوسرے کو بکارا حسین بے</p>
<p>۵۱ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>	<p>۵۲ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>	<p>۵۳ کے ہونے کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے کہ جس کی وجہ سے یہ نظر آئے</p>
<p>گھرا رہا ہوں اتنا ہوا سی بات کہ لے جلدی ہے مجھ کو تیری ملاقات کیے</p>	<p>بار اچھا بھرا سیفِ نیر در دم کو تولیے تیغِ علی نکل گئی سب بند کھول کے</p>	<p>بولا کہ زور بھی نہ دکھایا یہ کیا ہوا ناحق اہل بیچ میں آیا یہ کیسا ہوا</p>



<p>۴۹۰</p> <p>میرزا علی بن ابی طالب جو بنی مضاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف</p>	<p>۴۹۱</p> <p>جب جابجائے نام و نعت کی تھی نوح جابجائے نام و نعت کی تھی نوح جابجائے نام و نعت کی تھی</p>	<p>۴۹۲</p> <p>میرزا علی بن ابی طالب جو بنی مضاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف</p>
<p>زخموں سے جاگ سینہ مغرور ہو گیا غل تھا کہ شیشہ جلے جو رہو گیا</p>	<p>پیر کی زبان سنگ کا حال تھا گو یا کہ چہرہ شبیلہ کا حال تھا</p>	<p>تھرا کے عضو خوف سے اس بھڑک گیا چھوٹے ہاتھ بائو کون اٹھانے میں حال گیا</p>
<p>۴۹۳</p> <p>میرزا علی بن ابی طالب جو بنی مضاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف</p>	<p>۴۹۴</p> <p>میرزا علی بن ابی طالب جو بنی مضاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف</p>	<p>۴۹۵</p> <p>میرزا علی بن ابی طالب جو بنی مضاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف</p>
<p>سپوخی علی کی تیغ دل خورہ گیر ہو سکہ ہو رہی کار ز قلب شرم گیر ہو</p>	<p>یانی غمی بد سرشتی بیدار آسمان نار اہو اس کے بخت کا جلاؤ آسمان</p>	<p>نار ی گیا جو دلیر زہرا کے سامنے غل تھا کہ لوچتا رہو طوباکے سامنے</p>
<p>۴۹۶</p> <p>میرزا علی بن ابی طالب جو بنی مضاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف</p>	<p>۴۹۷</p> <p>میرزا علی بن ابی طالب جو بنی مضاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف</p>	<p>۴۹۸</p> <p>میرزا علی بن ابی طالب جو بنی مضاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف کے تھے ان کا تعلق کاؤندہ مضاف صاف</p>
<p>ملکے اڑائے باد شہہ خوشحال بنے تیمر کے گناہ نے ہن زہرا کے لال بنے</p>	<p>نقد حیات خوف قضا لوٹنے لگا چار آئینے لگائے تو دل لوٹنے لگا</p>	<p>لالی ہو موت شیر کے آگے نہنگ نہ آیا ہو دیو نمز سلیمان سے جنگ نہ</p>

<p>۱۴۴ او تو پست آج تو تو گشت حسین ہو ایک غنایب مگر نہ از حسین مین کیا یہ صاحبان خوشا شدار حسین تو صفت جالبون کی نہیں غلبت حسین</p>	<p>۱۴۵ مین کیا تو گشت حسین شہ سے کہ کو طبع بر اسلم حسین جن جن بری کا شاہ سلیمان حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین</p>	<p>۱۴۶ تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین</p>
<p>ظاہر میں ایک جزو جو گل نیلیا تو کیا خداون کی ولہ وہ گل نیلیا تو کیا</p>	<p>او بی اختیار ہے پچان جلی جن ہو تو کو نیدم میں نری جان جلی</p>	<p>بلبل جان من بلبل باغ بتول ہیں جس کی کھنگارنگ شہادت پچول ہیں</p>
<p>۱۴۷ تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین</p>	<p>۱۴۸ تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین</p>	<p>۱۴۹ تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین</p>
<p>تیری زبان میں ہوا ترکیا مجال ہو تیرے گل سے یہ تصور محال ہو</p>	<p>ہیچا شاکلام جو اس روسیہ کا ہمراہیوں میں شور ہوا وہ وہ کا</p>	<p>جلوہ ہو خلد قلم کے نور عین کا احسان ہو سبیل جان پر حیل کا</p>
<p>۱۵۰ تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین</p>	<p>۱۵۱ تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین</p>	<p>۱۵۲ تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین تو تو گشت حسین کہ وہ جو حسین</p>
<p>جو خوب ہو اسی کو خدا نے اثر دیا مصحف سب کون کو نسخہ کر دیا</p>	<p>سنگین لون کی روح سے غم ہوا تو کیا خمر خون خیال خستہ کی کیا تو کیا</p>	<p>دشمن کے ہوش اڑائے وہ بے حسیل ہو تو اورد ہا ہو ہر حسد حسین ہو</p>

<p>وہاں سے مدد ملا عدوت کی کرتین دن کو جو لوگ اس کیسین کو کرتین کہہ دین لوگ جو کہہ چکے نہ کرتین جو جو وصف اور بیخود کیا کرتین</p>	<p>وہاں سے کھانقہ کا خلق اکبر کیا بیان بارب جو برون چکر ہو گیا بیان نرسن فوری ہو کر ہو گیا بیان سجیدین نہ اہل حق ہو گیا بیان</p>	<p>وہاں سے کھانقہ کا خلق اکبر کیا بیان بارب جو برون چکر ہو گیا بیان نرسن فوری ہو کر ہو گیا بیان سجیدین نہ اہل حق ہو گیا بیان</p>
<p>ایک تیری برج قدر شہر دین گھاٹی اندھی سے شمع ہیز بھائی بختا آج نہایت ضعیف ہو</p>	<p>تو حافظ و معین و جنب و لطیف ہو تیرا حسین آج نہایت ضعیف ہو</p>	<p>جنگل سے شہر پر غرض ناتوان کرو پیری میں باپ کی مدد کو نوجوان کرو</p>
<p>وہاں سے کھانقہ کا خلق اکبر کیا بیان بارب جو برون چکر ہو گیا بیان نرسن فوری ہو کر ہو گیا بیان سجیدین نہ اہل حق ہو گیا بیان</p>	<p>وہاں سے کھانقہ کا خلق اکبر کیا بیان بارب جو برون چکر ہو گیا بیان نرسن فوری ہو کر ہو گیا بیان سجیدین نہ اہل حق ہو گیا بیان</p>	<p>وہاں سے کھانقہ کا خلق اکبر کیا بیان بارب جو برون چکر ہو گیا بیان نرسن فوری ہو کر ہو گیا بیان سجیدین نہ اہل حق ہو گیا بیان</p>
<p>قرآنینگے جبر اسی جانتے ہو گامین ہر دم خدا بچا آج رہنے آؤ گامین</p>	<p>لوہ کے اضطراب و قلق پر نظر پڑی بہن سے تیرے سلیقہ آتے پڑی</p>	<p>شہر مضمحل ہیں خالہ ہر دم سے تم لڑو آقا کو گھر میں چھوڑ دو دشمن سے تم لڑو</p>
<p>وہاں سے کھانقہ کا خلق اکبر کیا بیان بارب جو برون چکر ہو گیا بیان نرسن فوری ہو کر ہو گیا بیان سجیدین نہ اہل حق ہو گیا بیان</p>	<p>وہاں سے کھانقہ کا خلق اکبر کیا بیان بارب جو برون چکر ہو گیا بیان نرسن فوری ہو کر ہو گیا بیان سجیدین نہ اہل حق ہو گیا بیان</p>	<p>وہاں سے کھانقہ کا خلق اکبر کیا بیان بارب جو برون چکر ہو گیا بیان نرسن فوری ہو کر ہو گیا بیان سجیدین نہ اہل حق ہو گیا بیان</p>
<p>مے فتح مصطفیٰ و علی کے نشان کو فائقہ یمن دن یہاں بجائی جان کو</p>	<p>اگر تیرے گفتگو کوئی برکیش آپ سے کو مچھو تو کون لڑے لکھا یا جو باپ سے</p>	<p>اگر تیرے کہہ سہر حق کا آمار حسین سے تو گھر میں جا لکھی اسے مار حسین سے</p>



<p>۱۱۱ فصلی است متعلق سلطان بن عبدالمطلب بن عبدالمطلب بن فرمان ابن ابی شیبہ بن عبدالمطلب بن نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>	<p>۱۱۲ صلی علی زوجہ ابی جعفر بن نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>	<p>۱۱۳ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>
<p>۱۱۴ ہما کے قریب سیتہ شبیر بھر پڑا تھا رخ نمون کہ اوڑا اور کر پڑا</p>	<p>۱۱۵ دو طہا کی شکل جنگی بطور ہو گیا بارغ علی کے پھول کا رنگ رہ گیا</p>	<p>۱۱۶ نرگس ہوئی صبح گلون کو مرض ہوا تھا طرفہ انقلاب کہ جو ہر عرض ہوا</p>
<p>۱۱۷ کچھ شہر سے لے گیا جلال کچھ شہر سے لے گیا جلال کچھ شہر سے لے گیا جلال</p>	<p>۱۱۸ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>	<p>۱۱۹ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>
<p>۱۲۰ غل ہوئے فوج میں ستم آرا کی ضرب تم میں بھی واہ واہ ہو مولا کی ضرب پر</p>	<p>۱۲۱ منہ کو ذرا جو تیغ علی نے پھرا دیا ہر ایک بند کاٹ کے دم میں گرا دیا</p>	<p>۱۲۲ اس گز آہنی کو جو نابود کر گئی شمشیر کا بازو سے داؤد کر گئی</p>
<p>۱۲۳ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>	<p>۱۲۴ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>	<p>۱۲۵ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>
<p>۱۲۶ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>	<p>۱۲۷ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>	<p>۱۲۸ نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون نخلہ بن اصفہان بن اویس بن ہارون</p>

تھا شہر کی



<p>۱۳۱ گواہ کہ قصص مریدین سے لودہا سواران ستمیہ عزیزین سے لودہا گواہ کہ قصص مریدین سے لودہا سواران ستمیہ عزیزین سے لودہا</p>	<p>۱۳۲ تھا جس کا تعلق باہر زین الدین تھا تھا جس کا تعلق باہر زین الدین تھا تھا جس کا تعلق باہر زین الدین تھا تھا جس کا تعلق باہر زین الدین تھا</p>	<p>۱۳۳ تھا جو کہ شکر الیادہ گریا تھا جو کہ شکر الیادہ گریا تھا جو کہ شکر الیادہ گریا تھا جو کہ شکر الیادہ گریا</p>
<p>۱۳۴ ماہم کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ جگر حسین گرنے کا ہتھیار ماہم کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ جگر حسین گرنے کا ہتھیار</p>	<p>۱۳۵ چھوڑ دینے عرش کو درم محشر قریب ہی خجیر ہی اور حلق حسین غریب ہی چھوڑ دینے عرش کو درم محشر قریب ہی خجیر ہی اور حلق حسین غریب ہی</p>	<p>۱۳۶ دل کھول کے حسین کو روئے جبریل تھا ہوا لاش حکم ہو تو جانے جبریل دل کھول کے حسین کو روئے جبریل تھا ہوا لاش حکم ہو تو جانے جبریل</p>
<p>۱۳۷ تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس</p>	<p>۱۳۸ تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس</p>	<p>۱۳۹ تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس</p>
<p>۱۴۰ تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس</p>	<p>۱۴۱ تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس</p>	<p>۱۴۲ تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس تھا کہ تیرہ لکے ہائے ہوس</p>

معرے عشق حق کے نور الوہی کی جگہ  
آگے چارے چاہئے والوں کی جگہ



<p>۴۳۵ لبون عالم حسین کن تیرا باریک نکو تیرا خیال از غبار حسین حاضر و غیبتی غبار حسین منزلت تیرا بی غبار حسین</p>	<p>۴۳۶ بسیار چرخ و قتل خان جنگل بسیار چرخ و قتل میدان و قتل آلودہ خباثت بیان اسوہ کامل بین خباثت کربلاش کا چچا خان</p>	<p>۴۳۷ س حال تیرا باریک بین خیال س حال تیرا باریک بین خیال س حال تیرا باریک بین خیال س حال تیرا باریک بین خیال</p>
<p>شبیہ نہونکے غلامین ہو اسلے خضر بہشت بنے بنائین ہین کیلے</p>	<p>ہر سمت مہر و دوسرا دھونڈھنے لگے بیشمار کدو سول خدا دھونڈھنے لگے</p>	<p>دور سے رسول محمد دل چاہ چھٹ گیا نانا سے آپ کے نواسا لپٹ گیا</p>
<p>۴۳۸ مشرقی و غربتی کی غایت بھی دیکھا مشرقی و غربتی کی غایت بھی دیکھا مشرقی و غربتی کی غایت بھی دیکھا مشرقی و غربتی کی غایت بھی دیکھا</p>	<p>۴۳۹ فرمایا اسلام ملک از حسین فرمایا اسلام ملک از حسین فرمایا اسلام ملک از حسین فرمایا اسلام ملک از حسین</p>	<p>۴۴۰ گواہ ہوا ہر شاہ جان و دل قبول گواہ ہوا ہر شاہ جان و دل قبول گواہ ہوا ہر شاہ جان و دل قبول گواہ ہوا ہر شاہ جان و دل قبول</p>
<p>یہ شے جبریل سے کر لے جنت تاج آتا ہے پوسہ صفا چھ</p>	<p>کی جو نگاہ قامت سبط رسول خود دن ہاتھ رکھ دے چشم قبول</p>	<p>فرمائیے ملاحظہ ک حال ہو گیا ہا حسین آپ کا پانا مال ہو گیا</p>
<p>۴۴۱ اگر کوئی کہے کہ تیرا باریک اگر کوئی کہے کہ تیرا باریک اگر کوئی کہے کہ تیرا باریک اگر کوئی کہے کہ تیرا باریک</p>	<p>۴۴۲ دور از بین چشمین سے بیکام دور از بین چشمین سے بیکام دور از بین چشمین سے بیکام دور از بین چشمین سے بیکام</p>	<p>۴۴۳ اگر کوئی کہے کہ تیرا باریک اگر کوئی کہے کہ تیرا باریک اگر کوئی کہے کہ تیرا باریک اگر کوئی کہے کہ تیرا باریک</p>
<p>فل تھا کہ خوب دیکھے مہ کی لاش پر محبوب حق چلے ہین نوا سے کی لاش پر</p>	<p>سر ہونے شہ کا قد کشیدہ بھر ہوا خاک شفا سے حق پر بردہ بھر ہوا</p>	<p>سب سے چور کے یہ زمانہ اسٹ گیا حضرت ہمارے ہاتھ کے مری گھٹ گیا</p>

۴۱۲  
 عشق تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

۴۱۳  
 دلداد تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

۴۱۴  
 دلداد تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

عشق تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

دلداد تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

دلداد تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

۴۱۵  
 عشق تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

۴۱۶  
 دلداد تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

۴۱۷  
 عشق تو کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر  
 زیند و زیند کجاست که دل را به جگر

خادم کی محنتون کو ذرا یاد کیجیے  
 حاضر کی جبرئیل پھر ارشاد کیجیے

بیٹے کو لیکے دست سے چلتی ہیں فاطمہ  
 منہ پر ہوسپین کا تھی بہن فاطمہ

نمل ہو کہ پائمال ہوا شاہ حسین کا  
 نہ ہر کو عودین دریا ہیں حسین کا







<p>۱۷۱ مولا خطہ تھے ابھی سید الشہداء بہار کرب سوار کی باہر اسی نظر چاہتے تھے حسینؑ کو قتل نہیں ہونے دیا</p>	<p>۱۷۲ کے حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا</p>	<p>۱۷۳ نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا</p>
<p>۱۷۴ وہ فوراً شوق سے کہہ گئے سیدنا آغوش مصطفیٰ میں گھر گئے تھے</p>	<p>۱۷۵ گھر کی سمت محمدؐ کی طرف دامن قبائے سبز کا گردان کر رہے</p>	<p>۱۷۶ رہوار پر ہر جلوہ سلطان کر بلا یہ لوح ہیں وہ کشتی طوفان کر بلا</p>
<p>۱۷۷ چھ جنازہ تھے سید الشہداء نہیں تھے کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھے کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھے کہ حسینؑ کی ساری دنیا</p>	<p>۱۷۸ کے حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا</p>	<p>۱۷۹ نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا</p>
<p>۱۸۰ حاضر ہو بقرار نہ رہا ہو جے آپؐ کے میری دوستی آوار ہو جے</p>	<p>۱۸۱ خالق کرے نصیب یا نصار نے کہا بسم اللہ آپؐ کا رخسار نے کہا</p>	<p>۱۸۲ ہر فوجی فلک کا نظارہ رسولؐ کو سجے ہوئی آج دوبارہ رسولؐ کو</p>
<p>۱۸۳ کے حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا</p>	<p>۱۸۴ کے حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا</p>	<p>۱۸۵ کے حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا نہیں تھی کہ حسینؑ کی ساری دنیا</p>
<p>۱۸۶ چچا کہ ہوں سوار نہیں باب شوق ہوئے رسولؐ غیرت متابع سے</p>	<p>۱۸۷ مرکب خوب کیا نشان خوب ہو سجے ہو پری بھی بیلان بھی خوب ہو</p>	<p>۱۸۸ بول لکھی یہ راز مخفی اب جلی ہوے صد شکر زیبِ بختِ خلافت علی ہوے</p>







<p>۴۳۴</p> <p>بہوئے وہ خدمت شہد در خونین بین جن غازیون کا خون لٹا تھا حسین بین</p>	<p>۴۳۵</p> <p>اٹھو گلے بوسہ ملک عدم چلے اموال ہو دو بچہ لودینا سے ہم چلے</p>	<p>۴۳۶</p> <p>اب کیا کرینگے آہ ہمیں ساتھ لے چلو ہم سب کے بادشاہ ہمیں ساتھ لے چلو</p>
<p>۴۳۷</p> <p>گھر تاج سیماں کا چلجا گیا حسین زیبا ہے اب بنوا جیل جا گیا حسین</p>	<p>۴۳۸</p> <p>بہوئے وہ خدمت شہد در خونین بین جن غازیون کا خون لٹا تھا حسین بین</p>	<p>۴۳۹</p> <p>اب کیا کرینگے آہ ہمیں ساتھ لے چلو ہم سب کے بادشاہ ہمیں ساتھ لے چلو</p>
<p>۴۴۰</p> <p>آباہوں اس لیے کہ سکیٹہ سے دور تھا وقت اخیر آپ سے لٹا ضرور تھا</p>	<p>۴۴۱</p> <p>چھائے تھے ابر صفت دل رشک ماہ پر تیلے سے مہر ٹھاکے دھرا پائے شاہ پر</p>	<p>۴۴۲</p> <p>اب کیا کرینگے آہ ہمیں ساتھ لے چلو ہم سب کے بادشاہ ہمیں ساتھ لے چلو</p>
<p>۴۴۳</p> <p>بہوئے وہ خدمت شہد در خونین بین جن غازیون کا خون لٹا تھا حسین بین</p>	<p>۴۴۴</p> <p>اٹھو گلے بوسہ ملک عدم چلے اموال ہو دو بچہ لودینا سے ہم چلے</p>	<p>۴۴۵</p> <p>اب کیا کرینگے آہ ہمیں ساتھ لے چلو ہم سب کے بادشاہ ہمیں ساتھ لے چلو</p>

<p>۴۵ گوشت کھانے خوش ہوئے اور ہو گیا بولہ ذرا بخت کا دل شاد ہو گیا مکھنچ لبھت کا شاد ہو گیا زخمی نزار درخت سے آزاد ہو گیا</p>	<p>۴۵ چھٹے فلک آگ کے آگے جاؤ بخت عبدی باس کی پوچھ بخت ذرا بخت فریادے جہان میں نہ ذرا بخت پاکستان میں سے جو ذرا بخت</p>	<p>۴۵ نظم از مرید احمد رضا وادریس جنگا بس جھپکے رکنا کھانہ کا خوش سرمایہ بختین اچھا بھی بختین سودت کیون بختین بختین بختین</p>
<p>۴۶ گوشت کھانے خوش سے پسینے میں غرق ہوں پر پامین سوار تو آقا میں برق ہوں</p>	<p>۴۶ کیوں بچوں میں مینے میں فریادے حضور ناتانی قریب سے مل آئے حضور</p>	<p>۴۶ روتا ہو گیس بے کوئی صدمہ گزر گیا ای ذرا بخت خیر تو ہو کیون ٹھہر گیا</p>
<p>۴۷ خوشی نزار کہ نہین احمد رضا وادریس خوش خوشی میں جگر خوش وادریس کچھ نہ کوئی اور میں نہیں نظر ہوں کچھ نہ سنبھلے سر سحر ہوں</p>	<p>۴۷ کچھ نہ نہیں بس بات میں جگر خوش کچھ نہ میں میں آؤں اگر گریں نہ کچھ نہ قدم رکھیں جگر خوش کچھ نہ جگر خوش جگر خوش</p>	<p>۴۷ کی عرض کی کہ کون آقا کی جگر فریاد میں میں جگر خوش کچھ نہ میں جگر خوش کچھ نہ میں جگر خوش</p>
<p>۴۸ ہو جلد کارزار ذرا باگ لیے چمک کے ذوالفقار ذرا باگ لیے</p>	<p>۴۸ توڑو نگاہیں حصار صفت بخت ہوں راہوار فتح خیر کے لال کا</p>	<p>۴۸ دفع طالع کی کوئی صورت نکالے گرتا ہوں کانپ کے مجھے مولا سنبھالے</p>
<p>۴۹ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ</p>	<p>۴۹ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ</p>	<p>۴۹ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ</p>
<p>۵۰ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ</p>	<p>۵۰ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ</p>	<p>۵۰ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ بلا ہوا کہ نہ ہو صحت کچھ نہ بلوں میں کچھ نہ کچھ نہ</p>



<p>۴۵ کے گھر میں گھر میں گھر میں کے گھر میں گھر میں گھر میں کے گھر میں گھر میں گھر میں کے گھر میں گھر میں گھر میں</p>	<p>۴۶ آؤ غنیمتیں ہم اندر نہ دیوں آؤ غنیمتیں ہم اندر نہ دیوں آؤ غنیمتیں ہم اندر نہ دیوں آؤ غنیمتیں ہم اندر نہ دیوں</p>	<p>۴۷ نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا</p>
<p>مرنے کو شاہ قریب و بھانہ جائے مرنے کو گھر میں چھوڑ کے بالائے جائے</p>	<p>شکوہ نہ بخت سے نہ سیاہ جنا سے ہو بیٹا معاملہ ہمیں اپنے خدا سے ہو</p>	<p>دو ہوں کے جو کر اوہن یا مال ہو گیا گھوڑے کے پاؤں تیغ کا سہ لال ہو گیا</p>
<p>۴۸ نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا</p>	<p>۴۹ واہ واداع کیسے فاشا واداع واہ واداع کیسے فاشا واداع واہ واداع کیسے فاشا واداع واہ واداع کیسے فاشا واداع</p>	<p>۵۰ نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا</p>
<p>مرنے کو بخت کی یہ بُرائی نہ جائیگی بستر سے اپنی لاش اٹھائی نہ جائیگی</p>	<p>سچا اور کے شاہ خوش اقبال سے چلے جگت کیا سلام جب حال سے چلے</p>	<p>ہر ایک بروہن سے ڈر کے گزر گیا دودھ کے مر گیا کوئی جل جل کے مر گیا</p>
<p>۵۱ خائف سے جو میر کا حال خائف سے جو میر کا حال خائف سے جو میر کا حال خائف سے جو میر کا حال</p>	<p>۵۲ دور میں ان لوگوں کے گھر دور میں ان لوگوں کے گھر دور میں ان لوگوں کے گھر دور میں ان لوگوں کے گھر</p>	<p>۵۳ نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا نہاں ہوا مال و کھانا</p>
<p>مر جیم سے ملا کے ہمیں دفن کیجیو تم مجھ سے آگے ہمیں دفن کیجیو</p>	<p>رو کے لگا کر مال پریشان کیجیے اب مام حسین کا سامان کیجیے</p>	<p>تو میر حسن مر گیا شاہ ہر اسنا اٹھ کے کہیں دھن کا سراپا بننا</p>

<p>۴۴ کربلا کی حسینؑ کی فادہ ہر ایک کو جو جان کا شنبہ کعبہ بن بر خیز فرستادہ چرخ جبرون کلان میں دو ایسے سیاه</p>	<p>۴۵ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ</p>	<p>۴۶ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ</p>
<p>۴۷ آکھون کو لوگ کہتے ہیں طوف عواقب وکیو یہ دونوں تارے ہیں چشم براق</p>	<p>۴۸ دنایا ہر جاہر میں کثرت ہو نور کی الاس کے نیلے ہیں بھی میں حد کی</p>	<p>۴۹ ہر طرف نقل رخس کا اسلوب یریا دیئے ہلال ابرو سے محبوب زیر پا</p>
<p>۵۰ کربلا کی حسینؑ کی فادہ ہر ایک کو جو جان کا شنبہ کعبہ بن بر خیز فرستادہ چرخ جبرون کلان میں دو ایسے سیاه</p>	<p>۵۱ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ</p>	<p>۵۲ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ</p>
<p>۵۳ آکھون کو لوگ کہتے ہیں طوف عواقب وکیو یہ دونوں تارے ہیں چشم براق</p>	<p>۵۴ دنایا ہر جاہر میں کثرت ہو نور کی الاس کے نیلے ہیں بھی میں حد کی</p>	<p>۵۵ ہر طرف نقل رخس کا اسلوب یریا دیئے ہلال ابرو سے محبوب زیر پا</p>
<p>۵۶ کربلا کی حسینؑ کی فادہ ہر ایک کو جو جان کا شنبہ کعبہ بن بر خیز فرستادہ چرخ جبرون کلان میں دو ایسے سیاه</p>	<p>۵۷ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ</p>	<p>۵۸ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ کافور کی جگہ</p>
<p>۵۹ آکھون کو لوگ کہتے ہیں طوف عواقب وکیو یہ دونوں تارے ہیں چشم براق</p>	<p>۶۰ دنایا ہر جاہر میں کثرت ہو نور کی الاس کے نیلے ہیں بھی میں حد کی</p>	<p>۶۱ ہر طرف نقل رخس کا اسلوب یریا دیئے ہلال ابرو سے محبوب زیر پا</p>





<p>۴۹۱ کہنے ہیں کہ تیرے ہونے کا حال یکے آریا بس تو کس کو توڑ سچ علی حسام شناسا ہوش دور سے وہ بیان خبر خوش</p>	<p>۴۹۲ کہی تیرے لئے حضور خدا افکار قل عسولیں بچو نازا مار کہی تیرے لئے شائے کیبا طیستے تیرے کو بلا یا ہوئی کیا</p>	<p>۴۹۳ وہ کہیں کہ تیرے لئے خداوند خاتو سید خدا نازا دواہ بارک کمان کیا نبین کلنا گواہ پیشہ تیرا ہی اعلیٰ کے راہ</p>
<p>جوانی فتح شہرہ جنگ امام ہے ہن آپ لاجواب بہان کیا کام ہے</p>	<p>کب تیرے کمان شہرہ جنگ من رکھانے خط شاعی ہلال میں</p>	<p>اتیک تاتھی شہرہ عالی جناب ہو بیشک جھی سے تیرا گاناو اب ہو</p>
<p>۴۹۴ تھا جس شفی کا قول کہ تیرے لئے ہاتھ اٹکے ایک اختر من کچھ یک فتنہ اس کا تھا کس بے نوا ستون بے اندر کی</p>	<p>۴۹۵ کہ تیرے لئے دونوں تیرے چاکمان گاؤں شہر کیبا کنا ہوا کہ تیرے لئے کمان ہوا بول عسول کا پیر قصاب</p>	<p>۴۹۶ تھا پیرست جبرست تیرے ہر جا ہوا حسین کی شہرہ باہر کمان کشن تیرے پیشہ تیرا ہی اعلیٰ کے راہ</p>
<p>۴۹۷ کیا ہاتھ اگیا شہرہ بیکس تھا ہو کیا ہوا تیرے دست تیرے ہاتھ کیا ہو</p>	<p>۴۹۸ ہوا نکل کے تیرے شہرہ سے بار ہوں چلا کے مرغ دل تیرے گمان میں شکار ہوں</p>	<p>۴۹۹ ہوئے تیرے لئے جبرست کیونکہ تیرے لئے جبرست کیونکہ تیرے لئے جبرست کیونکہ تیرے لئے جبرست</p>
<p>۴۹۹ کہ تیرے لئے شہرہ افکار تھا اس کا قول کہ تیرے لئے لگا شہرہ کو تیرے لئے کہ تیرے لئے شہرہ افکار</p>	<p>۵۰۰ تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار</p>	<p>۵۰۱ تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار</p>
<p>۵۰۲ کہ تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار</p>	<p>۵۰۳ کہ تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار</p>	<p>۵۰۴ کہ تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار تھا تیرے لئے شہرہ افکار</p>

<p>۱۰۱ دور زنی تافتی ہزاروں بن گئے زنجی جیسے کین سواروں بن گئے دست نہایت عاروں بن گئے گھمکوں قبا کا طقم عاروں بن گئے</p>	<p>۱۰۲ دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا وینا سے سخت کون کا غور دیو چکا دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا</p>	<p>۱۰۳ دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا</p>
<p>گھوڑ کا دم و فوج حرامت گزیر ہو گیا حضرت کی آنکھیں بند ہوئیں غصہ ہو گیا</p>	<p>سیدانیاں اگر تھے بوجھیں کہہ کر گئے گناہ خدا کی راہ میں شہید ہو گئے</p>	<p>تھیں جلے دم آل محمد کے گھٹ گئے مضطر ہو کر یوں حسین کے ناموس گئے</p>
<p>۱۰۴ کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے</p>	<p>۱۰۵ کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے</p>	<p>۱۰۶ کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے کلیا جو حال سید اپنے ہوئے</p>
<p>فرق حسین گردن توں لگ گیا زہرا کی قبر کا پگنی عرش لگ گیا</p>	<p>ہو گی اذیت آپ جو اترینگے زمین سے باشا و دین نکلتے ہیں شعلہ زمین سے</p>	<p>یون بانوں تار کا پتہ جائے کسی طرح اُس روز بھی میں بیٹھ گیا تھا بیٹھ</p>
<p>۱۰۷ دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا</p>	<p>۱۰۸ دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا</p>	<p>۱۰۹ دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا دینا سے نرم کون کا غور دیو چکا دینا سے سخت کون کا غور دیو چکا</p>
<p>تہنا کا ساتھ آج دم اختصار دے امروز و اجناح بیٹھ کے جھکوتا رہے</p>	<p>مڑے کے اڑش گئے نکلا اضطراب سے طاقت نہ تھی کہ بانوں کا بدن کا ب سے</p>	<p>ہوئے جوان کسوٹ خون سنوارے اس حال میں گئے تھے لگا کے اٹارے</p>

<p>۱۱۱۱ وہ جس کا آج رسول خدا اس کا پاس رہا جو دراز نہیں تھے کہ اسے سلوک کیا نہیں کئی چیزیں آج بھی بے بدین</p>	<p>۱۱۱۲ باجون کا نہ تو نور عابدین ملت جو زمین پر تھے فطرت کے لوہے پر نہیں تھے نہ خط بن جاوین</p>	<p>۱۱۱۳ جہاں بھی ہیں تیرے ہی حیدری بازو میں میر اور میر کے ہاتھ میں</p>
<p>۱۱۱۴ جو نے خاکیاں اشارہ احوال زیور سے تجو روز سزا احوال کو لے نام مرثدا احوال میں کبھی بھی نہ لے احوال</p>	<p>۱۱۱۵ وہی تھے وہ انجیل اسے سونے سے نہ تھے ہی نہ وہی تھے کہ ابن سحر کو پھر کس خیال میں ہو</p>	<p>۱۱۱۶ گھر کے کس کو ہے آثار حسین قاتل نے نیچے تلوار حسین کو</p>
<p>۱۱۱۷ حضرت شہید ہو گئے تقدیر آفاق پر آپ کے شمشیر</p>	<p>۱۱۱۸ بوسے نہ کوئی اسے شہید ہٹ آگلا شہ نہ دلا کے پاس</p>	<p>۱۱۱۹ تیرے ہی تھے وہ انجیل تیرے ہی تھے وہ انجیل</p>
<p>۱۱۲۰ دور یا میں خطاب سے آخر پانا نہ بھر نشان کہ ہو</p>	<p>۱۱۲۱ سزا ہو میں حق مجتہد دور و کے پاس شاہ برائے</p>	<p>۱۱۲۲ سرک گیا بدن ہر ہر کا سر پیلو کا در و بھول گئی دل میں</p>





<p>۱۳۷          کچھ چن تونیت علی بن ابی طالب          باہو دے لے لے چاہو لے لے لے          بلاوا کے غلام کی شجاعت لے لے</p>	<p>۱۳۸          ہوا اسلام علیک محمد بن حنفیہ          پادری کہ لے لے لے لے لے          زمین پر بن لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۳۹          گھوڑے کی لاش چن لے لے لے          غلام کی لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>گھوڑا چلا جھک لے ہوئے سر حجاب سے          بیٹے ہوئے تھے عابد بکریں کا بے</p>	<p>دیکھا نہیں یہ تھے کتاب اکہ میں          نندہ ہیں جو نہ سید ہو حق کی راہ میں</p>	<p>لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>۱۴۰          جلدی بوجہ کی کسی چن لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۴۱          بن لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>تو مر گیا حسین کے محبوب ذوالجناح          آکا کا تو نے ساتھ دیا خوب ذوالجناح</p>
<p>۱۴۲          لے لے لے لے لے لے لے لے          آہستہ ذوالجناح چلا کس شو سے</p>	<p>۱۴۳          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۴۴          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>۱۴۵          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۴۶          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۴۷          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>۱۴۸          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۴۹          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۵۰          لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے</p>





<p>۴۱</p> <p>بہشت کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>	<p>۴۲</p> <p>خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>	<p>۴۳</p> <p>خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>
<p>پیدا ہوا ہر عشق شہ شہ قین سے ہوا ہر عقد بانو سے خوشو حسین سے</p>	<p>دل کو خدا الفت زہر سے بھرو یا بانو کو جوش نور سے بھوش کر دیا</p>	<p>میری ہو ہر رنگ بہار حسن سے دو گاہے حسین یہ انکی دو وطن بنے</p>
<p>۴۴</p> <p>خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>	<p>۴۵</p> <p>خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>	<p>۴۶</p> <p>خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>
<p>ظلمت سرزمین نور جسم خدا کی شاد حقین بیکرین حضرت مریم خدا کی شاد</p>	<p>ہر مری کہ حق نے کیا نامور اچھین خواہ نام کہتے ہیں ام ابشر اچھین</p>	<p>شادی کا لون بھی خالق ارض و سما کا ہے ہر سب کو شاد ہوا ہے کا سہرا دکھا ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>	<p>۴۸</p> <p>خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>	<p>۴۹</p> <p>خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو خدا کی بستی کی یاد ہو</p>
<p>کیس حسن سے سواری معصومہ لائی ہیں حورین وطن بنی ہوئی بہشت سے لائی ہیں</p>	<p>ارشاد کئے کہ خوشی ہو بول کی بولین تو تال فاطمہ بی بی رسول کی</p>	<p>دل میں در آئی الفت شبلیہ طرح ہوا آئینہ میں جلوہ محبوب حشر طرح</p>

۴۰  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

۴۱  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

۴۲  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

ایمان کی حق صلہ کہ مقرر رسا ہوا  
 حجر کو عطر خلد سے پایا بسا ہوا

بولی کوئی کہ بات کرد دل کو کل بولا  
 منہ سے نہ پھر کر کرنا سو کل پڑے

تھے سب جگہ و شمع سبب انتشار کا  
 تھاجرے پر یقین دل دا غدار کا

۴۳  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

۴۴  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

۴۵  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

پھیلی جو روشنی تو فلق کچھ سوا ہوا  
 دل تھا چراغ صبح کی صوٹ بچھا ہوا

عرق عرق حیدر ہو نہیں شکل حسین کی  
 رخ سے پتک رہی ہو محبت حسین کی

اجھا تو ہو مزاج حسین مہر کا  
 کہنے کہاں ہو پوسٹ تھائی حضور کا

۴۶  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

۴۷  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

۴۸  
 حیرت مندی سے کہیں نہیں بچتا  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو  
 وہاں کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو

سب کے نظر سے آفت عبا میں لگی  
 گویا کہ منہ بہت دینا سے بھر گیا

پھر آئی شام رخ نہ اودھرا و اودھریا  
 اس دن کو سر جھکا لے جھکا لے سر گیا

منظور مجھ کو دین حسین رسول ہی  
 اُسے کہتا تھے دل سے قبول ہی

<p>۲۱۹ خداوند عالم کے عجب کسے کلاب کیجا حسین کو پیکر بان عکاب اچھا بوجھ لکھنے نہ رو نادیا پروانہ پیراں نبین خود دھوئی خیا</p>	<p>۲۲۰ سیرت جبرائیل کے خیر چھاگل از سر تک یہ سیدہ خضیا گل پوچھا کیوں حضرت حالت شناسی چلچلی بندھی تیول تلکب ابگادلی</p>	<p>۲۲۱ شفیق و دینور و دنیا کرتی ہی حسن ملکات جو کسے کتبھی ر ہی زیر اس کے نور میں کیلکبھی ہی زیر ہی پر یک نور و نور و نور ہی</p>
<p>سرو کو نصیب نہ اتو سے خیر النساء ہوا فرمان تھا اگر سر قرآن دھرا ہوا</p>	<p>فرمایا دل پر ابرہہم دیاس چھاگل تیرے آل کا بچہ کچھ دھیان آگ</p>	<p>کب چشم سے کجلی شاہ زمین گئی سوں میں آگ چشمہ نور شیدائی گئی</p>
<p>۲۲۲ مطہ جلیان لکھنے کیلکبھی سرمزین ہوئی شہادت کی عزیزان کیلکبھی کلمہ سے پیرمین عزیزان کیلکبھی کلمہ سے پیرمین</p>	<p>۲۲۳ دو عالم جلیان اشکات کیلکبھی فریادیت صاحب شہادت کیلکبھی مٹھا سرورس تو کجلیاں سامان بہنی از زب کبری لکھلیاں جان</p>	<p>۲۲۴ عالم جلیان اشکات کیلکبھی فریادیت صاحب شہادت کیلکبھی مٹھا سرورس تو کجلیاں سامان بہنی از زب کبری لکھلیاں جان</p>
<p>لگا گل ہر ایک لکھنے کیلکبھی شب کو خدا کے فضل سے معراج ہو گئی</p>	<p>لکھا ہی خوش نور لطیف و وجہ رہی سایہ نہ جسکے تھا یہ اسی کی شبیہ ہی</p>	<p>سیدہ لاکلام دل پاک برین تھا صورت یحییٰ کہ صحت نہ ہر انظرین تھا</p>
<p>۲۲۵ بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان</p>	<p>۲۲۶ بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان</p>	<p>۲۲۷ بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان بیت جی کو دو وطن بیت جلیان</p>
<p>معرکہ حسرت کا سفر جو آئینے جنت کی راہ ہر ستارے تہا شینے</p>	<p>سبط رسول ہو پر پسر و برتات جلوایو آفتاب میں اس آفتاب کا</p>	<p>اشک عین پوچھ کے ہاتھوں کو تو کج گویا دھو برائے نماز مسکریا</p>



۴۰ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے	۴۱ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے	۴۲ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے
ہو وقت ذکر حق یہ نہیں وقت خواب کا تھا یہ ارشاد مجتہد آفتاب کا	ہر کس نے کئی کئی دل کوئی تھا جگر کوئی سارے محل میں طرفہ قیامت سر کوئی	ان کوں کا دل در احسان جان دل کا چیرن اُس بادشا کا ایک لہو سا حسین
۴۳ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے	۴۴ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے	۴۵ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے
جلوہ مروج بر نظر آ حسین کا بھی کہ بے نقاب ہو چہرہ حسین کا	آتش ہو دل در من کا گر لور کچھ نہیں فرمانی ہیں حسین حسین اور حسین	شہر چن چن جو شہر مشرقین ہیں دل محمد اکین ہیں آخر حسین ہیں
۴۶ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے	۴۷ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے	۴۸ میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے میر تقی میر کا جو شعر ہے
رونا دیکھ گئے بے جب مرتباد یا سچ خاک پاک کا در اباد یا	س لہو میں پر جوان ہو صغیر ہو خارج ہو کہ صاحب تلی ہو سر ہو	حیرت ہوئی بھون کو در دام گر ہو طافون کانپ کانپ اصرام گر ہو

<p>۳۳۱ اس بادشاہ کے ہیں علی ولی زریہ خیر خدایا بجا بخت و بخت سزاوار تاج و تخت و بخت خیر خدایا بجا بخت و بخت</p>	<p>۳۳۲ پڑا سنا غافل نہ اپنے قورعہ ملک کو پڑا سنا غافل نہ اپنے قورعہ ملک کو پڑا سنا غافل نہ اپنے قورعہ ملک کو پڑا سنا غافل نہ اپنے قورعہ ملک کو</p>	<p>۳۳۳ جنگ علی کے جیتنے کا بوجھ جنگ علی کے جیتنے کا بوجھ جنگ علی کے جیتنے کا بوجھ جنگ علی کے جیتنے کا بوجھ</p>
<p>۳۳۴ سب صلے ملاویے ار باب نار کے خیر کا در اٹھا کر کے حرب کو مار کے</p>	<p>۳۳۵ ہر دل کو متعلق مرکز حق آسرا ہوا سب قہقروں پر محیط ہی دارا ہوا</p>	<p>۳۳۶ عارض یمن ہر وہمہ محوشام کے لیے وجہ جن ہو قوت اسلام کے لیے</p>
<p>۳۳۷ تا بہر ذوق دان و نمانہ ہر خوشی ان سے جو علی کی عیان زندہ ہوئی نار دل کو اس کے نور سے بیکل غری برخ کو حلال نہ کیا کو برتری</p>	<p>۳۳۸ افزون ہو کر جس میں ملک کیل کیا بیان جو مہر کی دھاروں کیل معلوم ہو تو بین کیل سے اس کی حال کیا بیان جو مہر کی دھاروں کیل</p>	<p>۳۳۹ کھانا جو سب کھا دیا اس کا بوجھ کھانا جو سب کھا دیا اس کا بوجھ کھانا جو سب کھا دیا اس کا بوجھ کھانا جو سب کھا دیا اس کا بوجھ</p>
<p>۳۴۰ تو زمین عرش تابی اشیاء خمس ہی کیں جس آفتابا باین وہ خمس ہی</p>	<p>۳۴۱ چلنے سے اس کی تیغ کے دین کا چلنے ہوا پیدا خدا آکر مین وہی بیت شکن ہوا</p>	<p>۳۴۲ مغیر فرض ہو گئی ہر نیک و پاک پر سجدہ کر دینی خلق خدا اس کی خاک پر</p>
<p>۳۴۳ نہایت شہر شہر فلک کی چھ سکانوں جو خط وہ چھ سکانوں کی چھ سکانوں لایں ذنب جو پہ پہ بانجی غور ہو سجدہ و زلزل کی چھ سکانوں</p>	<p>۳۴۴ اس کی کلشن زخرا کا جیل زخم اور زخم کا جیل زخم اور زخم کا جیل زخم اور زخم کا جیل</p>	<p>۳۴۵ دربار سے ملنے گیا اس کے بازو پہنچی کو قید کر کے یہ بولا وہ کہنے ہوا نہ چو اور غیو نہ اس کے ہاتھ کو سب جوبلیا نام سنیں قتل سے بیاہ</p>
<p>۳۴۶ طالع میں جبکہ رنج سوا ہو وہ کم کرے مہتاب کا ورق ہو عطار و رقم کرے</p>	<p>۳۴۷ سبح ہو کہ عقد حضرت مریم ہو نہ تھا دینا میں کوئی مثل علی دوسرا نہ تھا</p>	<p>۳۴۸ تقدیر نے کہا کہ یہ ہوا تہ کی قید دریش ای دو وطن ہو اچھی کر بلا کی قید</p>

د- قوسوی و اردن کی ہر حال

س- قوسوی و اردن کی ہر حال

<p>۴۳۶</p> <p>از دانشمندی شریک و شریک ای فاطمہ کیان منور کی کادری چرخ منور کی حسین کی بان و ابرو</p>	<p>۴۳۷</p> <p>کشف منصفی کا عالم و نور نہی دوش پر کوسول فلک جفا چک چک چرخ منور کی خاک و خون پرانے لگا قباب</p>	<p>۴۳۸</p> <p>کویہ کواد تر نورانی کے ارکان دین تبادات شاہ افشا زین علی قریب ہے اور یہاں فریاد ہے غریب جو تباہ ہو جاتا</p>
<p>گھیرا اندام قدر تر اقصہ عجیب ہے شب ہے تمام صبح تما قریب ہے</p>	<p>اپنی زبان میں اسے کہا جو بجا کا بکھا وہ بیت فہم کہ چکو بڑا کسا</p>	<p>گلہ پڑھا پکار کے اس نیک نام نے ہو اختیار عقد کایہ امام نے</p>
<p>۴۳۹</p> <p>ظاہر و باطن کے ساتھ ہو کر داخل ہوا میان کسے شک و غیب کفار کا فرستے دم تباہ نار از بندگیوں میں لاکھ لکھ</p>	<p>۴۴۰</p> <p>بہار زبان و دماغ پر سب سے بچا جین چنے کوا سے بانی حبیب بوسے علی شہا و غنیمت کے یہ ہی ہو جو ہر جزو سبھا ہوا</p>	<p>۴۴۱</p> <p>علی خیر نام مذہب میں مالک چلیں عباس مانور ہو جو جلیان شاہ زمان کو سوچ کہ جاوے جلیان بجی نظریں آب سبکے نکلے گلیان</p>
<p>سب کا فروں مان رکانات جھٹ کے بت پائمال ہو گئے بخت لٹ کے</p>	<p>بھاڑا خط رسول یہ مطلق حیا ہوئی نازل انہی کے ہاتھ سے ہیرا ہوئی</p>	<p>آنسو تھے نقاب زمرہ نگار میں موتی بھرے تھے دامن ابرو ہار میں</p>
<p>۴۴۲</p> <p>غازی کا بوج مذہب میں بیکار حاکم کے ساتھ دعا و سحر سب عین کھڑی ہوئی سب خواجہ و مر کوئی تیری جھوٹ</p>	<p>۴۴۳</p> <p>نہ از او قریب کاد نور مذہب و نہ جہنم کو دولت اسلام غبار ہیں وہ جب یقین جس کو یہ قبول وہ ہو کجا یقین</p>	<p>۴۴۴</p> <p>نہ زینال خلک کجا نہ جہنم کجا نہ جہنم کجا نہ جہنم کجا</p>
<p>مسجد میں اہل فہم بھی نہیں خدا بھی مشکل میں اسیر تو مشکلا شہا بھی</p>	<p>کھلکھلے دے جو شریعت شعار ہے کیا کہ شاہزادیوں پر اختیار ہے</p>	<p>قدرت کی تھی صلہ کہ دور شکست روشن ہے جسے ظلمت حق وہ چراغ ہے</p>



<p>۴۵ نہا گاہ سوسے کو شمع کیجا کہیں مگر دیا جو جلے تین تیر تو بیکسین آری خطیر</p>	<p>۴۶ میرا جو دھڑلے میرا دل کھنکھاتا ہے نہ خفا کتنے دے مانتی اندر کسکین</p>	<p>۴۷ ایسے ہو یہ عقد مدینہ کے شہر میں مہر و وفا جہیز میں الطاف مہر میں</p>
<p>۴۸ کمر بند تیرے کھینکے سب کمر بستہ فاسل آں ہوا</p>	<p>۴۹ میرا خیر سوزہ ارمان جوڑو میں کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۵۰ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۵۱ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۵۲ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۵۳ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۵۴ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۵۵ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۵۶ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۵۷ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۵۸ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۵۹ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۶۰ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۶۱ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۶۲ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۶۳ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۶۴ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۶۵ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۶۶ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۶۷ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۶۸ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۶۹ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۷۰ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۷۱ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۷۲ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۷۳ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۷۴ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۷۵ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۷۶ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۷۷ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>
<p>۷۸ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۷۹ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>	<p>۸۰ میرا دل ہے کسکے ہنسیاں میرا دل ہے کسکے ہنسیاں</p>

۴۴۲  
قدرت خدا کی نشان دہی  
جلوہ دہن کے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

ہر وجہ بھی وہی وہی صورت نگاہ میں  
اجب ہو کہ سم اگر کسی مصیبت کی یہاں میں

۴۴۳  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

قری کی سہی سہی سے حق کے واسطے کی  
فرزند سے ہو کی سفارش علی نے کی

۴۴۴  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

کیا میں نے مجھ کو باپ کی دولت جوت لگئی  
میں نے جو قید کفر کے زمانہ بچھٹ گئی

۴۴۵  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

نکلے گا علی کے تہ تو اگر کیے ہوئے  
اطفال ٹھیکوں میں جو اہر ہے ہوئے

۴۴۶  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

خاطر تھاری مان کو بھی سن لقا کی ہو  
بیشا مقام شکر ہو قدرت خدا کی ہو

۴۴۷  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

میر ملک ہو امن میں و بشر یہ ہو  
قصر ہشت جس سے ہیں وہ کھر یہ ہو

۴۴۸  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

مریخ و ماہ و مہر کی شاہین سوا ہو میں  
سرخ و پیدر در قبا میں عطا ہو میں

۴۴۹  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

شاہی کا باپ کی نہ غم آؤ خوش بسر کرو  
یہ کھر تھار اھر آؤ خوشی سے بسر کرو

۴۵۰  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے  
میں نے اپنے لئے

باہن میں دوسرے کی خوشی میں علی کی  
شاہاش تو کہا اگر آنسو نکل پڑے





<p>۴۴۴          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۴۴۵          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۴۴۶          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>
<p>شیرین دہانیں باغیچہ ہر وقت اس لیے          وہ ان سے بن پڑے انھیں پالا جس لیے</p>	<p>کیون آپ کس کو سے شوکت سے آئینے          تقدیر نے کہا نئی صورت سے آئینے</p>	<p>جیسا ہزاروں آئینے قرآن جاؤنگی          ہر قدم حضور میں آئینے بچھاؤنگی</p>
<p>۴۴۷          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۴۴۸          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۴۴۹          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>
<p>شکوہ دیا جواب اس شخص تھمال نے          آنہ اور سے کیا ہو مجھ کے لال نے</p>	<p>نام عراق سے قلع اس قدر ہوا          کر کے کاتوں سے گریبان تر ہوا</p>	<p>گر تلواریں ہر شہر ابرار میں سے          شیریں بھرا ہوا ہر زمانہ حسین سے</p>
<p>۴۵۰          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۴۵۱          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۴۵۲          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی          کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>
<p>لطف حیات کیا آئیں گے ہوگی          شیریں کو زندگی بخدا تلخ ہوگی</p>	<p>اس دم حسین کے یہ خون یاد کیجیو          سب زیادہ خاطر سچا کیجیو</p>	<p>گھر میں تمہارے سید عالم بھی آئینے          جیسے ہیں تو خدا کی قسم ہم بھی آئینے</p>

<p>۴۹۱ کلی علی سے شائق سلطانی شکرین دینی تخی نخل ازبهری تخی نخل بزم کھنکھانہ بزم پریشان عرق عین میر خرماس بن سبب اینی بطریق</p>	<p>۴۹۲ بان آوا جیو کہ غنیت یہاں خیر بیت کو کوفیل بیت یہاں خیر دیکھو سے بزار است بیت یہاں خیر شمال مرغ شملات یہاں خیر</p>	<p>۴۹۳ دیکھا جو کہ بابت غم شکرین وہ بیٹے بناد وین کے یہاں خیر شکرین کھجور کا پتہ کھانا ہوین فریاد این غم صوفان بان بہن</p>
<p>۴۹۴ بلبل نہ کیوں فراق جن میں ہمارے تڑپے پیچٹ کے بھرے بھلی تو کیا کرے</p>	<p>۴۹۵ گھر سے حد اگر خست سبط رسول جسکو ہر انکی سیج اسکا قبول ہو</p>	<p>۴۹۶ جانا وہاں ضرور مہین کو بلا سے ہو بندے کے ایک عہد ہو بیان حد آ ہو</p>
<p>۴۹۷ میں نے سکو عراق روانہ ہوئی اور میں نے بعد ششے وطن سے کیا سفر سعد بن ہرج کے سلطان مجھ پر سامان دست و حقان نے نظر</p>	<p>۴۹۸ جانبہ بن اللہ نام خمار سے انداز اہل صفات باقر بن عیسیٰ باج یہاں خود وعدہ گاہ میں کعبہ سے طالع منزور دیکھ گیا ماصیون کو تو باج</p>	<p>۴۹۹ کلی علی سے شکرین حوران ارجف کلی علی سے شکرین بیت بان ہر ارجف نہا میں اس صوبہ میں پریشان ارجف نہا میں کلکھوت کاسان ہر ارجف</p>
<p>۴۹۹ مہات نہ پانی سید عالم مقام نے باجار حج کو عمر سے بدلہ لایا م نے</p>	<p>۵۰۰ وعدہ کا روز سے یہ سید و کشتا وہین مخضر برائے مہر ہوئی ہم گواہ ہیں</p>	<p>۵۰۱ راہ میں تمام ہو گئیں فوج اوجین مجھ بند پانی تنگرون نے کیا ساوین سے بند</p>
<p>۵۰۲ کلی علی سے شکرین کون کلان کعبہ سے بادشاہ زمین و زمان پوچھا اگر کسی نہ شہرین کلان نور و باجوانی اسی دیوان</p>	<p>۵۰۳ کلی علی سے شکرین کون کلان کعبہ سے بادشاہ زمین و زمان پوچھا اگر کسی نہ شہرین کلان نور و باجوانی اسی دیوان</p>	<p>۵۰۴ کلی علی سے شکرین کون کلان کعبہ سے بادشاہ زمین و زمان پوچھا اگر کسی نہ شہرین کلان نور و باجوانی اسی دیوان</p>
<p>۵۰۵ یہ ہیں امام وقت میں حق کا ولی ہیں بہر گن دین حسین بن بن کیل ہیں</p>	<p>۵۰۶ گنہ جو منتر لون میں ہمہ گنہ گئے مقتل پر آپ کے سافر مہر گئے</p>	<p>۵۰۷ ور سے نیم جان بجاکے نکل گئی ارغین کرن نکلے ہی تلوار چل گئی</p>

<p>۱۳۱ ترتیب از من بیاورید بدره فداکاری و عاقلی اجابتان تار کو لایا لاشے ببارد و زنج آفتاب</p>	<p>۱۳۲ کرم غنای کعبی و عاقلی کرم غنای کعبی و عاقلی کرم غنای کعبی و عاقلی کرم غنای کعبی و عاقلی</p>	<p>۱۳۳ روشنی کی طغیانی و عاقلی روشنی کی طغیانی و عاقلی روشنی کی طغیانی و عاقلی روشنی کی طغیانی و عاقلی</p>
<p>ناریک چشم شاه من دن مثل شب ہوا نوبت جب امی ہاضیوں کی غصہ ہوا</p>	<p>یوے لہر سے جاویہ قہہ لہر چکے برجائے نام تم بھی چلے ہم بھی مرجکے</p>	<p>سر پیش کی جانہ محل یہ قحان کا ہو انگو دما بین صاحب وقت امتحان کا ہو</p>
<p>۱۳۴ عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین</p>	<p>۱۳۵ عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین</p>	<p>۱۳۶ عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین</p>
<p>بڑے کمر کے جو فدا کی لاش پر غش لایا حسین کو بھائی لاش پر</p>	<p>بیزہ دل شہید بنی بوجہ لگ بوجہ حسین آہ کج نکل لگ</p>	<p>ہر جاہ اسکو چاک کیا شہ کام نے پہنا لباس جنگ کے بچے امام نے</p>
<p>۱۳۷ عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین</p>	<p>۱۳۸ عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین</p>	<p>۱۳۹ عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین عقیدہ لالہ و زین</p>
<p>بولے پہنچ کے گنج شہید بن کیا کرین اب ہم خدا کی راہ میں سکوندا کرین</p>	<p>سترا تھے شہاد سائے نو بہن کھڑی تھیں ملو سی لباس محن کی جھین پڑی ہوئے</p>	<p>دم چھریں گے سارے کین تیغ و سنان کہ ہم بعد زوال پھینکے خلع جنان کے ہم</p>



<p>۱۱۱۱ سید بنان نغمین کی گزشتہ شہادت از ان سے بندہ کی خدمت میں چاہا کہ وہ کلمہ پڑھا کر فراموشی سے بھول جائے</p>	<p>۱۱۱۱ بن شہر تھانے جو قیامت کی کلام فراموشی سے بھول جائے ایک ایک کلمہ سے لگاتار حضرت سے پڑھا کر</p>	<p>۱۱۱۱ زندہ تھے جب رسول خدا کی کتاب دعا فرمادے وہاں سے جواب بھیجیے کہ ان کے لئے ہے</p>
<p>غش کھلے وہ کلام برادر سے گزری انکھوں سے اشک در داسر سے گزری</p>	<p>باہر گئے عرق میں نہائے ہو حسین تھے دونوں ہمیں جڑھائے ہو حسین</p>	<p>جلوے لگوں کیچہ شاہ زمیں میں تھے تا بندہ سبز و سرخ ستارے کرین تھے</p>
<p>۱۱۱۱ کیا جانے کچھ کہ زوادی کی دی ہو پتھر غلام کر کے دینے غیب کیا جانے کچھ کہ زوادی کیا زیادہ ہو کشت کی اور مصیبت</p>	<p>۱۱۱۱ دیکھا ادھر ادھر نظر آیا نہ کوئی ماہ خاک پر بھی تھی شہ کا جلو غافل دیکھا قریب آگئی اور غلام کی سپاہ جلدی ہوا سوار اور عالم کا بادشاہ</p>	<p>۱۱۱۱ ملاح کے قتل سے تھکے ہو قلب کی سنت غریب نے تھے بار بار کریم عدل کے نہیں قابل گناہگار ایک ہو توڑا کیے بیجا جاکر</p>
<p>کتے ہیں کوئی دم میں قضا ایسی بہن پوشاک سب حسین کی لٹ جائی بہن</p>	<p>حسن جمال اکبر کو صغر نظر میں تھا بچھی تھی دل میں تیرہ پہلو جگہ میں تھا</p>	<p>تو نے کہا کلمہ سے لطف و عطا کروں اس مشت خاک کو جو بہشتوں کو کیا کروں</p>
<p>۱۱۱۱ جادو اڑھا کوئی کہ وہ کیا حال لوں میں یہ کمال ہے کہ نہ ہو حال خیر جو ہوں اس میں کہ نہ ہو حال نہاں ہو کہ نہ ہو حال</p>	<p>۱۱۱۱ دولت پر علی غیب فنا کا نام آوہ خباہی سے بے شک نام غبار و غبار سے بے شک نام خیر جو ہوں اس میں کہ نہ ہو حال</p>	<p>۱۱۱۱ مظاہرین کے حق قرآن کلام ہوا نفاذ ہوا کہ مصطفیٰ علیہ السلام میں جنت صراط ہوں فقہ کلام ہو عطا احسان ہو انہیں احسان کی عطا</p>
<p>پر ہو نقین بدن مر اسرار کے یجا نیکے اے بھی سکر اتار کے</p>	<p>ای از ازل بہائم تو در ببط خاک اگے کو شام بازو گریبان صبح چاک</p>	<p>اسکا ادب کرو جو ہمیں مجھ لہول کا اللہ کی کتاب ہو نافرستوں کا</p>

<p>۱۱۷</p> <p>بلا داد کوئی جب بویگر نہ دین اصر سبب بی سوار ہوئے ذوالجناح پر نشانے سے شکل غنچہ طیار پر از عی غمال شیر خوار جب</p>	<p>۱۱۸</p> <p>بکھلتے تیر شاہ کتبہ بدلی گئے مٹھے سبھو کی باتوں دو باقی رہ گئے گھٹا اڑا کے یون مچ گئے بدلی گئے نوجون کے مسطفت شد و الا کھ گئے</p>	<p>۱۱۹</p> <p>نفس کو جوم کہو کہ مر قضا علی بکلی کر سے تیغ علی کے یا علی یامال قوج ظالم بدخواہ ہو گئی لشکر میں صاف ادھر سے ادھر لہ ہو گئی</p>
<p>۱۲۰</p> <p>آواز کی موت کہ ہر اشعار کیا سرم کا بند ہے ہوسوئے ذوالفقار کیا آئے نہ آئے دم کا بھلا اعتبار کیا بویوزبان چلے نہ چلے اعتبار کیا</p>	<p>۱۲۱</p> <p>کلی گشتا میں جا بدوہر آیا اور گیا جلی چک گئی چل بس صریا جلی گئی سے دہر اور گند گیا چلی گئی سے صر تفریق ہو گیا</p>	<p>۱۲۲</p> <p>پیش نگاہ تیغ امام محسار ہر توبہ کروا بھی تو دیر تو بہ بانہ ہر بولی قضا کہ تیغ مجھے کام آج کا منہ پھیر کے کسا کہ تری احتیاج کیا</p>
<p>۱۲۳</p> <p>لشکر سے کیا رہے تیر اسفند غور شب کی شمع چھی پیرین آسند نہی دھوپ دن ہوئی سبک حشمت سہی آسند تین صمدین اور</p>	<p>۱۲۴</p> <p>لشکر کو ذوالجناح نہ دینا دراصل زیرین میں تین خاتون کی گشتا نظیون کے گشتا کی سر ہر ہر بایون کی پیر کی سر ہر ہر</p>	<p>۱۲۵</p> <p>چھ جھگڑے طہور جہان گوشتہ گیر تھے کائناتوں کی شکل کے درختوں میں تھے مٹی ہو رنگ دیکھتے نقشہ زمین کا پانی ہو اجھی سے کلیجہ زمین کا</p>

دہلی

<p>۱۳۱ دویم بن سلوان جو تھا ایک بیل جو سنا کر جا بجا جو کچھ کہتا وہ سن کر ہی ہنستا تھا کہ وہ کچھ کہتا</p>	<p>۱۳۲ اباظر از سواروں سے کہا کہ جز زری گھاٹے سے نوبت نشان نہیں چلائے پس بعد گمان کہوئے جو سیاہ علم شران</p>	<p>۱۳۳ شہ سے شعلہ کو چلا سلوان جب باجے جا کر ہی سن کر کہیں نہیں چلائے پس بعد گمان کہوئے جو سیاہ علم شران</p>
<p>۱۳۴ جہاں نام ہاشیوں سے دعائیں ہیں دسویں کو جنگ وقت سحر کر مابین ہیں</p>	<p>۱۳۵ دلوائی اسکو نذر جو ان شام سے لایا بڑے ادب سے بڑے احتشام سے</p>	<p>۱۳۶ گو اہتمام فوج عدو میں طرے ہے تیسیر جس طرح سے کھڑے تھے کھڑے ہے</p>
<p>۱۳۷ دفعہ تھی اسکی ایک نشان کہ خورشید پہی کے تھے تھیں الفت اس کے بولے لگا لگاے ہوا جو بڑا مال بولا کہ ہے بادشاہ سے پیش چل</p>	<p>۱۳۸ دھوا کہے تھے بانوں کے پاس جس طرح تھے نام مبارک پہ چلو عبید سب کو کیا جو صبح سے سونے لگے پانی جو ایک شخص سے پانی</p>	<p>۱۳۹ سج خنجر کر فتنی و نہیل سورہ براق میں سر بار بیل تھا اسطرح کہ ہے لکھنا نہیل تھی کیسی جیو میں کسان غا غا نہیل</p>
<p>۱۴۰ جائے ہیں خیر نیچے وہاں سے جو ملین ہیں بیٹی تھارو اسے کیا چیز لائیں ہیں</p>	<p>۱۴۱ گو بولے تھی تاب نہ طاقت و غاکی ہیں اور تائین کسی سے یقوت خدا کی ہیں</p>	<p>۱۴۲ سے تھے اس شفی کے برابر کھڑے ہیں نزدیک شہ تھے ساقی کو نہ کھڑے ہیں</p>
<p>۱۴۳ پولی تائین باپ کی سیکے وہ زحار ماقرا کتاب خاتمہ فوت معراج لا ضرر و سب سے لیے اسکو و پیر روایہ شریف روایت ہو اور</p>	<p>۱۴۴ لا شہ تھا باپ کو سے ہے بن اٹھا جو وہ بن کے اچھا تر ہے بن ایہ خلق سے کہ ہوا دو میں ہیں سراٹ لاکھ حال جو اسکا بن</p>	<p>۱۴۵ جس پر ہاں اور دو عالم تھوڑی ان کے کیا حال کیسے تھے سب علی ان کے تھے شہید ہو کے خضر و افکار کیا حکم و خضر</p>
<p>۱۴۶ دوم ایک دم کہیں نہ لیا اسے راہ میں دار و وہ دو پہر کو ہوا رزم گاہ میں</p>	<p>۱۴۷ بھائی نہیں رہا کوئی پٹیار ہائین بیکار دونوں ہاتھ میں چھو سچا نہیں</p>	<p>۱۴۸ مانگے پناہ او شہر و نشان پناہ تک کیسے تو دم میں خون ہوا ہی سے ہاتھ تک</p>



<p>۱۲۲ کی عرض ہوا خداوند کے کونوں میں فرمایا تو اب میرے پیروں میں آیا امام زکریا کے بڑھپن حضور کے ہاتھ پر غلام ہو گیا مازانِ فلکِ ستار کا نام</p>	<p>۱۲۳ کچھ چھپا ہون کوئی ثابت نہ کیا نہی سے لکے تو جو چلا کر گئی تاجا نہی سے لکے تو جو چلا کر گئی تاجا نہی سے لکے تو جو چلا کر گئی تاجا</p>	<p>۱۲۴ اس لئے کہ دارِ کرم بادشاہ دین اس لئے کہ دارِ کرم بادشاہ دین اس لئے کہ دارِ کرم بادشاہ دین اس لئے کہ دارِ کرم بادشاہ دین</p>
<p>میں نے بڑا قصور ہوا جانتا نہ تھا بندہ خدا گواہ ہے بچا ستانہ تھا</p>	<p>قربان ہمت شہِ عالی وقار کے خاتمِ علی کے لال نے دیدنی آثار کے</p>	<p>ہوئی آنکھ پر رشِ گردون شکوہ کو ٹالا سرِ کلیم سے خالق نے کوہ کو</p>
<p>۱۲۵ پہلے حسین کہیں آگاہ ہو حسین پہلے حسین کہیں آگاہ ہو حسین پہلے حسین کہیں آگاہ ہو حسین پہلے حسین کہیں آگاہ ہو حسین</p>	<p>۱۲۶ تو اباجا کہ تو تیری کوئی انتظار رستہ نہ میرے واسطے ہو چکا آگاہ رستہ نہ میرے واسطے ہو چکا آگاہ رستہ نہ میرے واسطے ہو چکا آگاہ</p>	<p>۱۲۷ سب سے پہلے گیا تہ سب سے پہلے گیا سب سے پہلے گیا تہ سب سے پہلے گیا سب سے پہلے گیا تہ سب سے پہلے گیا سب سے پہلے گیا تہ سب سے پہلے گیا</p>
<p>آئی ہے شرم امتِ حد کی جھاکون خاق ہے میرے حال آگاہ کیا کون</p>	<p>پہو بجا یود عاے سلیمان کر بلا کشا کہ ہے یہ یہ ہسان کر بلا</p>	<p>زخمی ہو گیا ہاتھ گر قلعہ گہر بچان تو یہ تیغ جنابِ امیر ہر</p>
<p>۱۲۸ بن امتِ رسول حسین بن ابی طالب بن امتِ رسول حسین بن ابی طالب بن امتِ رسول حسین بن ابی طالب بن امتِ رسول حسین بن ابی طالب</p>	<p>۱۲۹ دل سے ملک پر نہیں تو کمان دل سے ملک پر نہیں تو کمان دل سے ملک پر نہیں تو کمان دل سے ملک پر نہیں تو کمان</p>	<p>۱۳۰ ہر صاف بھی موتی نہیں ہر صاف بھی ہر صاف بھی موتی نہیں ہر صاف بھی ہر صاف بھی موتی نہیں ہر صاف بھی ہر صاف بھی موتی نہیں ہر صاف بھی</p>
<p>اسے کہ تری لب شہِ مین ذرا نہیں فرمایا تین روز سے پانی پیا نہیں</p>	<p>دکھائے امام ہوا اضطراب میں ہاتھوں سے گر چھوٹ گیا اضطراب میں</p>	<p>دیکھا نہ تو نے حال ابھی جو گزر گیا بھاگے یہ سب آگے یہاں میں ٹھہر گیا</p>







<p>۱۴۵ نور کعبہ پر سنا دہ نہ ہو روان چشم بین کی طرح کسی کی شہادت نہ بھجان نہیں جو کچھ حسن و خلق بن بھجان نہیں جو کچھ اپنے دلچسپ نوکے بھی جوان</p>	<p>۱۴۶ بے حسین پر وہ اگر اخلاص کے جگہ نہیں شہادت تھوڑا دھار کس کی شہادت بولہ از آن جگہ کے شہادے جبر و سلطان کرمانے لانا سخت ہے</p>	<p>۱۴۷ اواز دی کہ شہر سنگا جیسا آفتاب ہو چنچ کے لہو جیسا کتا ہوا دم بچنے کو ہوا جیسا پہنچان ہو عادیہ دربار جیسا</p>
<p>۱۴۸ حق ڈلا لڑاکے ہنسے اہل کین مجھے قہر بھی دوستوں کی ٹانے نہ دین مجھے</p>	<p>۱۴۹ جورم گئے وہم گئے دشت ہر دین تیرا نہیں ہو نام شہیدوں کی فرہر</p>	<p>۱۵۰ گجائے سر لہو میں تن زار غرق ہو اترار میں حسین کے لیکن نہ فوق ہو</p>
<p>۱۵۱ بہی ہو میری ایک سے پیانچ سوا نہیں کیا سکون نے سلا یا جو بار خیمہ سے بن جلاؤ جسک دی صلا بانی ہمارے واسطے لانا نہ ہوا</p>	<p>۱۵۲ میں ہوں امام وقت ٹکانے کا رہنا واجب ہو میری طاعت یہاں سے گری میں آسے سر و جفا کی عطا پایسوں کو اور جیو اور بند خدا</p>	<p>۱۵۳ بچے سوار فوج سے چکے چھپان شکر گو گاہین سے تو بکے چھپان دو دین ابوین زہر کے چھپان نار مجھے شکر خدا کھائے چھپان</p>
<p>۱۵۴ ہو لطف اس فلق سے جو گہرا انجاؤ میں کو ترکا اپنے فیضوں کو بانی پادو میں</p>	<p>۱۵۵ زخم حسین تشنہ وہاں کو نہ بھولنا اس خشک ہو ٹھوٹھ خشک زبان کو نہ بھولنا</p>	<p>۱۵۶ ہوتے تھے وار دھوپ میں ہمارے ہاں تھیں تھیں شکل جبر سر بادشاہ ہاں</p>
<p>۱۵۷ اعوان دشمنوں کو سارے شوق ہو جانے تاج مہمک استیاق کو نہیں کہیں ہو زار الفت کوئی نہ نہیں کو مجھے درجہ شہادت ہے</p>	<p>۱۵۸ اٹھ کے پڑو اگر شہنشاہ کرنا نہیں کی حسین کو روتا ہوا چہر مشتاق شہر شہر شاہ کا گھا راج کما دین نہیں کچھ بیا</p>	<p>۱۵۹ کھنچا کر شہر غم غم ہو آیا تو بے سبب غم غم ہو خود قبلہ ہو شہر غم غم ہو بے سبب ہو در شہر غم غم ہو</p>
<p>۱۶۰ راحت سے اندولن میں نہ راتوں کو جب تک جینگے وہ اسی ماتم میں کوئی</p>	<p>۱۶۱ مقل پر اپنے آپ کے بھڑ حسین گلوں سے آڑے بیٹھے خاں حسین</p>	<p>۱۶۲ محراب جان کے یہ تھیں جھک گئے بالا سے خاک حضرت سے جھک گئے</p>

<p>۴۴۱ جو کون رستہ سب پر ظلم اس قدر کرتے تھے کہ سب سے پہلے اس کو موت دینا چاہتے تھے</p>	<p>۴۴۲ ان کا بڑا ہی حیدر کی نفی نہ تھا بلکہ حسین بن علیؑ کو بھائی سمجھتے تھے</p>	<p>۴۴۳ ان کے ہوا پر خود کا حسین نہایت پر ہونا چاہتے تھے</p>
<p>جو تھے عرض کی وہی لوگ عطا کیا مالک تمام عمر ہوئی مین نے کیا کیا</p>	<p>تا آسمان بلند فغان کی صدا ہوئی تھرا گئے قیام قیامت بپا ہوئی</p>	<p>جلدی اسیر احمد مرسل کی آل ہو ہاں جسم بدشاہد اپنا سال ہو</p>
<p>۴۴۴ کے تھے سب سے پہلے اس کا مین نہایت پر ہونا چاہتے تھے</p>	<p>۴۴۵ مال کوئی نہ تھا اس کا اچھا درد کیا کہ کوئی نہ ہوئی ہوں گھر گویا نہ</p>	<p>۴۴۶ ان کے ہوا پر خود کا حسین نہایت پر ہونا چاہتے تھے</p>
<p>اب کس طرح نہ خاطر سبط رسول ہو جب یوں خاک سے تو نہ کوئی کر قول ہو</p>	<p>بہر امان جن و بشر سب سے رہیں سدا لگے لوٹ رہاں سر سب سے رہیں</p>	<p>تو نے جھکے یہ حال درختوں کا رہیں تھا آیا ہوا تھا نہ لرزہ سورج اس مین تھا</p>
<p>۴۴۷ کے تھے سب سے پہلے اس کا مین نہایت پر ہونا چاہتے تھے</p>	<p>۴۴۸ نہایت پر ہونا چاہتے تھے نہایت پر ہونا چاہتے تھے</p>	<p>۴۴۹ نہایت پر ہونا چاہتے تھے نہایت پر ہونا چاہتے تھے</p>
<p>سورے جو ہو کوئی نہ وہ عالی گریہ ہو دیار بے نیاز کے قابل بشیر ہو</p>	<p>جہاں و طرف جو ہو وہ سے کر کے ہو فائل کھڑا ہو سجد مین بھائی جھکے ہو</p>	<p>ہر سو گوار کوٹ کے سینہ مکمل ٹہری باہر سجدوں پہلے سیکھ مکمل ٹہری</p>

<p>۱۶۱ جلالیہ کے بیاہر کشت زیب کجارت سید کا کشت خسہ کا کشت کلام کشت میان کر لے کشت کشت</p>	<p>۱۶۲ وہ جس نے بیاہر کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>۱۶۳ جلالیہ کے بیاہر کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>
<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>
<p>۱۶۴ جلالیہ کے بیاہر کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>۱۶۵ جلالیہ کے بیاہر کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>۱۶۶ جلالیہ کے بیاہر کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>
<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>
<p>۱۶۷ جلالیہ کے بیاہر کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>۱۶۸ جلالیہ کے بیاہر کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>۱۶۹ جلالیہ کے بیاہر کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>
<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>	<p>نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت نہیں کشت کشت کشت</p>



<p>۵۷۴ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>	<p>۵۷۵ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>	<p>۵۷۶ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>
<p>جب آئی زیر کوه زیادہ لعب ہوا عابد کا حال دیکھ کے بولی غضب ہوا</p>	<p>بہر بنی گنہ گار کی تسلیم بیجے بنت علی گنہ گار کی تسلیم بیجے</p>	<p>کسکو بکارتی کوئی فریاد رس نہ تھا سر بیٹ کے مین ریائی کچھ اور بس تھا</p>
<p>۵۷۷ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>	<p>۵۷۸ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>	<p>۵۷۹ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>
<p>کیونچ شہنشاہ اپنے خوب بین جنگ کے فرمایا عاصیوں کو بچانے کے واسطے</p>	<p>خدمت میں ایک عمر ہی جاتی ہوئیں اچھی طرح حضور کو چپاتی ہوئیں</p>	<p>مشکل ہوا جواب سلام اب یہ حال ہو رسی بندھی ہو ہاتھ اٹھانا محال ہو</p>
<p>۵۸۰ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>	<p>۵۸۱ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>	<p>۵۸۲ نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری نہایتی نام نہاد و بد نظری</p>
<p>لائی ہو قید کر کے تھیں فوج شام کی میں یہ بہن حسین علیہ السلام کی</p>	<p>افعال بادشاہ ام قید ہو گئے بھائی ہمارے مر گئے ہم قید ہو گئے</p>	<p>اسکے سوا ہر دھیان شہر مشرقین کا لاشہ پڑا ہو و خوب بین بھائی حسین کا</p>

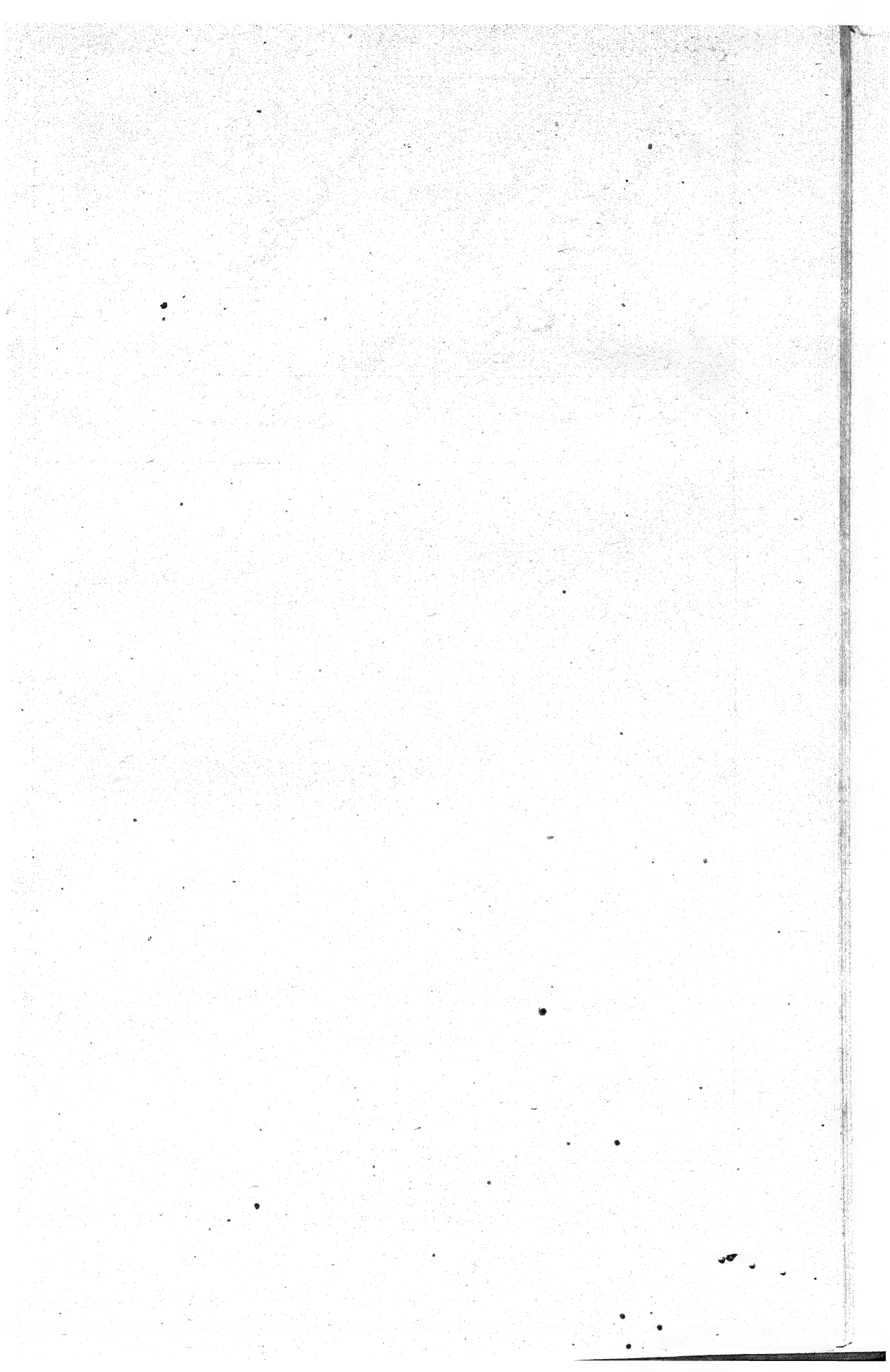
<p>۱۷۱  یہ تو کی شکل آج تو تو خصال  یہ تو کی صورت آج تو تو کھان  یہ تو کی زبان آج تو تو زبان  یہ تو کی دستان آج تو تو دستان</p>	<p>۱۷۲  یہ تو کی شکل آج تو تو خصال  یہ تو کی صورت آج تو تو کھان  یہ تو کی زبان آج تو تو زبان  یہ تو کی دستان آج تو تو دستان</p>	<p>۱۷۳  یہ تو کی شکل آج تو تو خصال  یہ تو کی صورت آج تو تو کھان  یہ تو کی زبان آج تو تو زبان  یہ تو کی دستان آج تو تو دستان</p>
<p>صلحہ رسن کا ہنسلیوں کی جاگے میں  بھائی کے سامنے سے یہ کرنا لگے میں</p>	<p>ہر ایک لٹہ لب کو بکارا کیے حیلو  لے لے کے نام سب کو بکارا کیے حیلو</p>	<p>کیا ہاتھ بالوں مارتے ہوئے مزار میں  اختصر کھجے بکارتے ہوئے مزار میں</p>
<p>۱۷۴  فرمانے کی سہ اور کہاں گئے  نہیں کی سہ اور کہاں گئے</p>	<p>۱۷۵  فرمانے کی سہ اور کہاں گئے  نہیں کی سہ اور کہاں گئے</p>	<p>۱۷۶  فرمانے کی سہ اور کہاں گئے  نہیں کی سہ اور کہاں گئے</p>
<p>ہم ہو یہ کیا ہو کوئی رشک فرہین  حضرت کے حال کی انہیں شاعر نہیں</p>	<p>کیسے حضور دلیہ شیر کیا ہوے  حالی ہو گو دا صغر بے شیر کیا ہوے</p>	<p>لاحق ہواے زینب خوش ات چھن گئی  چادر ہمارے سے بھی بہات چھن گئی</p>
<p>۱۷۷  وکیلے دی صلاہ حق فدا ہوے  دارت عام راہی کب قبا ہوے</p>	<p>۱۷۸  وکیلے دی صلاہ حق فدا ہوے  دارت عام راہی کب قبا ہوے</p>	<p>۱۷۹  وکیلے دی صلاہ حق فدا ہوے  دارت عام راہی کب قبا ہوے</p>
<p>ایں سب کے عم سے شاہ کو جیسا حال تھا  شیرین میں کیا کوئی برادر کا حال تھا</p>	<p>بھول گئی قبر بھی چڑھانے نیلے ہم  چھینا اہل نے دو دھڑ بھانے نیلے ہم</p>	<p>پہلے اداسے و عذرہ رب غفور ہی  نیرین گھر میں پھر میں جانا ضرور ہی</p>

<p>۱۹۱          ایک ایک صفا و گداز و فدا و جان سپاری          میرا نام باد می بیند جان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین</p>	<p>۱۹۲          از روی تو یک کیسہ نہ آید          نہ جبین من سے نہ ز تو سر و کلاه          تے اندر ادھر دھڑکے اسی پیر شہید</p>	<p>۱۹۳          بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا          بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا          بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا</p>
<p>بگل میں آب مرگے آقا کیا ہوا          سرے نما کہ شکر و وعدہ وفا ہوا</p>	<p>اس سر کی جا پیشہ تھی وادائی کوئیں          یہ سر راہ فاطمہ زہرا کی گو دین</p>	<p>بولی کہ سر شہرہ گلگون لباس ہو          زینب بکارین نافہ خواہر کے پاس ہو</p>
<p>۱۹۴          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین</p>	<p>۱۹۵          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین</p>	<p>۱۹۶          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین</p>
<p>جائے آویزم شراب و غلامین ہم          خدا آٹھائیکے ابھی طشت طلا میں ہم</p>	<p>دعوت کا ادشاہ کی سامان کیا کرے          آقا ہو کہ نیر کا ہمان کس اگرے</p>	<p>میلون ملا میں فاطمہ کے ماہ آئیے          لونڈی کی گو دین شہ و بجاہ آئیے</p>
<p>۱۹۷          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین</p>	<p>۱۹۸          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین</p>	<p>۱۹۹          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین          شہیدان باطنی و ظاہری کی گردن بجان حسین</p>
<p>شیرین مجھے نہ صحن بلکا کسی طرح          بیش بزیہ جانی کی زینب اسی طرح</p>	<p>خضر سے فرج آیکو او تشنہ لب کیا          سینے پر آہ بالون دھرا گیا غضب کیا</p>	<p>بچا ہوا جو شمس اندھیرا سا بچا گیا          شیرین کی گو دین سر شہید آ گیا</p>



۱۹۱۵  
 ہاتھ کیا ہے نہ سے پہنچن  
 پہنچا کرین بھائی فدائے پیرین  
 روئے سرون کو پیش کے سب قیدی رسن  
 سب دشمن اب جنوں کش کہ چہ ترستہ حسن

مشہور یہ بھی ہو کہ جہان سے گزر گئی  
 شیرین لیے ہوئے سر شہ پیر مر گئی



<p>۴۱ شیریں کام کام چہرہ و سحر کام خیز صفت قلب مصفا و سحر ہر یک سرور و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر</p>	<p>۴۲ کلفے بین بے غلط از دروغ شادی کوئی کہ تیرے کیا غلط و سحر غنی ساغاسکے اور خوش و سحر و سحر و سحر و سحر</p>	<p>۴۳ ہر یک سرور و سحر و سحر کے سحر و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر</p>
<p>عبداللہ ظہیر عجیب خوشحال ہو و دھما ہو بے نظیر وطن بہتیاں ہو</p>	<p>کیا دشمن عدو سے شہ نامدار تھی پیری سے تخریدہ نہ تھا و الفقار تھی</p>	<p>سب کو جلا رہے ہیں لک غلط و قہر میں خاکسراں کی ڈالنے جاتے ہیں زمین</p>
<p>۴۴ مظفر شاہین و دھما و سحر بہر فصل و دھما و سحر و سحر و سحر و سحر</p>	<p>۴۵ جس بیا سے نراغ و سحر جاسوس کیجئے ساغ و سحر جاہ دشمن سے تخریدہ و سحر</p>	<p>۴۶ نہجہ جو دوسرا بیابان میں جلا ظاہر و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر</p>
<p>لقطون کو خال و سحر ہر دائرہ عروس کی گردن کا طوق ہو</p>	<p>بر تھا اداس تھی نہ کوئی شکل چین کی تار کج تھی نوین مہ قتل حسین کی</p>	<p>قہر سی ہن جمع جنت عنبر مہشت کے سب گھٹاتے جاتے ہیں جو بہشت کے</p>
<p>۴۷ ایسا جبارین کے کو مبارک سہر سہر جی کا بنجارہ و سحر و سحر و سحر</p>	<p>۴۸ عبداللہ ظہیر کی شان و سحر آتش بیان خواب و سحر و سحر و سحر و سحر</p>	<p>۴۹ ایک گاہ ایک در سحر آتش و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر</p>
<p>شادی ہوئی شہر شہر کہ بلا ہوا سونا ہر خاک پاک میں دھما بنا ہوا</p>	<p>زشت و کر یہ منظر دہشت شعار ہیں ظاہر یہ ہو کہ دشمن پروردگار ہیں</p>	<p>میری شریک ہو غضب کردگار ہیں جلنا تھے ضرور ہی ہر وقت نار ہیں</p>



<p>۱۳۱          تھیں بھابھو در سحر جی میں          دیکھا چو ایک خیمہ بنی سرائی میں          وہ خیمہ صوفیوں کی مسجد میں          سرائی جو تھیں ساتھ ہائے گنج</p>	<p>۱۳۲          غلامی وطن چو بی سو جا ہوا          جزا ہوا اصرار نہ کرنا ہوا          بھولا جواہر بخت رسا نہ ہوا          دسویں کو دار چین کے لایا ہوا</p>	<p>۱۳۳          آئینہ یک موزن صفت موزن دار          نیر جہاں بستی خوش کام بیوار          ہر جہاں بستی مریج سے بچا بیان ہوا</p>
<p>۱۳۴          دیوڑھی میں بستی میں کنیرین گھڑی ہوئی          ہین سائے شہیدوں کی لاشیں ی لائی</p>	<p>۱۳۵          تھی ٹھیک ددیہ دوم عشر قریب تھا          وقت زوال تیر خیز کہ قریب تھا</p>	<p>۱۳۶          لایا وہ جگہ خیمہ گردن سرشت میں          اندر کیا مجھ داخل ہشت میں</p>
<p>۱۳۷          تھے جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین</p>	<p>۱۳۸          تھی نہ لکھتے تھے نہ لکھتے          تھی نہ لکھتے تھے نہ لکھتے          تھی نہ لکھتے تھے نہ لکھتے          تھی نہ لکھتے تھے نہ لکھتے</p>	<p>۱۳۹          تھی نہ لکھتے تھے نہ لکھتے          تھی نہ لکھتے تھے نہ لکھتے          تھی نہ لکھتے تھے نہ لکھتے          تھی نہ لکھتے تھے نہ لکھتے</p>
<p>۱۴۰          فارس میں عرش حق کے زمین گر ہوئے          قبلہ کی سمت چاند نہ تھیں چھوئے</p>	<p>۱۴۱          آخر بڑھا جو شکر گمراہ کی طرف          تقدیر لائی تھیں بد اللہ کی طرف</p>	<p>۱۴۲          ہین ہاتھ سینوں پر ہاتھ دھے ہوئے          تھیں رسول گنجین آگے بھڑکے ہوئے</p>
<p>۱۴۳          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین</p>	<p>۱۴۴          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین</p>	<p>۱۴۵          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین</p>
<p>۱۴۶          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین</p>	<p>۱۴۷          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین</p>	<p>۱۴۸          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین          تھیں جہاں کہ عالجیابین</p>

<p>۴۱ میں دشت پر چڑھ کر انگوٹہ کی لڑائی میں کے تین تین ہونے لگے میں دشت پر چڑھ کر</p>	<p>۴۲ دو دن دو رات میں دو دن دو رات میں دو دن دو رات میں دو دن دو رات میں</p>	<p>۴۳ کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا</p>
<p>۴۴ کچھ پیر بہر حفظ دلیروں کے ساتھ ہیں لڑکوں کی میتیں ہیں جو انوکھے ہاتھ ہیں</p>	<p>۴۵ فرز نذر پاس ہے نہ را در نہ باب ہے سر پر خد اکاگ ہے بس اور آب ہے</p>	<p>۴۶ شاہوں کے قاعدے ملاقات کچھ بیشا اختلاف داب نہ کچھ بات کچھ</p>
<p>۴۷ نہا نظر اور ایک جوان فرشتہ ہیں خضر سیدہ بنیانی و گلو</p>	<p>۴۸ عبد اللہ نظیر کی آنکھوں میں غبار ہے کہ ایک ایک کی آنکھوں میں غبار</p>	<p>۴۹ نہا نظر اور ایک جوان فرشتہ ہیں خضر سیدہ بنیانی و گلو</p>
<p>۵۰ مہر جگ گیا ہے درو کی شدت جگر میں ہے پر سیف ہاتھ میں ہے سرور کی گھر میں ہے</p>	<p>۵۱ بے شبہم آسمان شرافت کا لہر ہے چاہے پھر تو یہ کوئی بستی کا شاہ ہے</p>	<p>۵۲ کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا</p>
<p>۵۳ جہاں جہاں ایک ایک کی آنکھوں میں غبار ہے کہ ایک ایک کی آنکھوں میں غبار</p>	<p>۵۴ کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا</p>	<p>۵۵ کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا کناستہ غائب ہو گیا</p>
<p>۵۶ بالو میں کر ملک کے بیایان کی خاک ہے آنسو ٹپک ہے ہیں گریبان چاک ہے</p>	<p>۵۷ باتیں یہ ہیں بسند خدا قدر کو دیکھا نہیں شہناہی جناب امیر کو</p>	<p>۵۸ اہستہ گرد پھیلاؤ زمین سنوار کے بوجھ میں دیکھ جواب نہ دینا کار کے</p>

<p>۲۱۷          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا          کی عرض ناخدا بندہ کے شہلا ہوا          شہلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>	<p>۲۱۸          کائنات سے منور ہو کر ملک شہلا ہوا          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا          کی عرض ناخدا بندہ کے شہلا ہوا</p>	<p>۲۱۹          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا          کی عرض ناخدا بندہ کے شہلا ہوا          شہلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>
<p>۲۲۰          غم میں شریک ہوئے ہیں برتاویہ کے          مشہور ہیں غلام جناب امیر کے          ماما کا ہر وہ نام یہ بابا کا نام ہے</p>	<p>۲۲۱          غم میں شریک ہوئے ہیں برتاویہ کے          مشہور ہیں غلام جناب امیر کے          ماما کا ہر وہ نام یہ بابا کا نام ہے</p>	<p>۲۲۲          غم میں شریک ہوئے ہیں برتاویہ کے          مشہور ہیں غلام جناب امیر کے          ماما کا ہر وہ نام یہ بابا کا نام ہے</p>
<p>۲۲۳          عالی شان ہیں مہر و الا حسبتین          شام شہلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا</p>	<p>۲۲۴          عالی شان ہیں مہر و الا حسبتین          شام شہلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا</p>	<p>۲۲۵          عالی شان ہیں مہر و الا حسبتین          شام شہلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا</p>
<p>۲۲۶          فرزند فاطمہ ہوں عدم النظیر ہوں          بیس ہوں امیر ہوں ابن امیر ہوں</p>	<p>۲۲۷          فرزند فاطمہ ہوں عدم النظیر ہوں          بیس ہوں امیر ہوں ابن امیر ہوں</p>	<p>۲۲۸          فرزند فاطمہ ہوں عدم النظیر ہوں          بیس ہوں امیر ہوں ابن امیر ہوں</p>
<p>۲۲۹          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا          کی عرض ناخدا بندہ کے شہلا ہوا          شہلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>	<p>۲۳۰          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا          کی عرض ناخدا بندہ کے شہلا ہوا          شہلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>	<p>۲۳۱          ہاں سے بیٹے شاد و مہر فاما ہوا          حاضر حضور بادشہ کے شہلا ہوا          کی عرض ناخدا بندہ کے شہلا ہوا          شہلا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>
<p>۲۳۲          باقی نہیں ہو تو صاحب روئین کے          جگہ میں کوئی ہم کیے ہی سوئین کے</p>	<p>۲۳۳          باقی نہیں ہو تو صاحب روئین کے          جگہ میں کوئی ہم کیے ہی سوئین کے</p>	<p>۲۳۴          باقی نہیں ہو تو صاحب روئین کے          جگہ میں کوئی ہم کیے ہی سوئین کے</p>



<p>۲۲۴ دربار مصطفیٰ تھے تھے حسین کیوہا سے اسے لائے تھے جبریل زادہ پر اپنے بچہ کو چھانے تھے جبریل کرتے تھے صدمہ جو نہ چاہتے تھے جبریل</p>	<p>۲۲۵ یکے پہ پہنچو نہ دین بڑھائی عیش نظر نہ سے لئے نکاح اس جوی اخیش بادر کے پاس کا تیا ایدہ راہوش لئے کہنا بلکہ یہ کون فادش</p>	<p>۲۲۶ بوجہ حسین تر نہ کھایا ستم کیا دقت کا نام کہ کیا کیا ستم کیا گھر چھوڑ کر گئے کوئی تباہ ستم کیا میان کو گئے کوئی تباہ ستم کیا</p>
<p>۲۲۷ خاقانہ ہر بن روز سے محتاج آب ہیں اب جبریل ہیں نہ رسالت آب ہیں</p>	<p>۲۲۸ یو لاجمان کا ہر عجیب طور کس اکہوں امان قیامت آگئی بساں در کیا اکہوں</p>	<p>۲۲۹ ہستے کہا کہ آپ اکیلے ہی آئے تھے شعبہ سیر نے کہا کہ نہیں سب کو لائے تھے</p>
<p>۲۲۸ جانی ہو جو چاہے خالوں کا منتظر بابائی یا غمی بھی زانا کا خد خیال کچھ کو چاہے جو زیادہ ہو مال نہست ہوا جان لائی ہو بوجہ حال</p>	<p>۲۲۹ بن بدشاہ تیر بڑھیا جی حسین امان جی ہیں شیون آجی حسین ہن دیر چھوڑا ام آجی حسین یوں کہ ہیں ہار کسب جاجی حسین</p>	<p>۲۳۰ چلے گئے غم کی وہ سہارہ گھر گئے بوجہ حسین کس سے مولا کہ گئے دی جان بچھوڑا بڑھیا جی حسین دی غم کی وہ سہارہ گھر گئے</p>
<p>۲۳۱ دل تھا اُداس خاںہ تہ تیغ لہول تھے مرثیہ ہم جی اور قبر رسول تھے</p>	<p>۲۳۲ اُئی وہ خال گدائی ہوئی اضطراب سے پٹی رکاب جان و دل پو تراب سے</p>	<p>۲۳۳ بولی تباہ کسی صغیر کی لاش کو شہد وئے دیکھ کے علی اکبر کی لاش کو</p>
<p>۲۳۴ آج حسین رضہ سا ہونہ شاہین نہ بے دل سے دے ہیں گم نامہ ہیں ہر تیر تیر حسین ستر آ رہیں کیا ہوں نہ ہو کہ آ رہیں</p>	<p>۲۳۵ جانی اسے سب مال کیا ہوا زخمی تیر زرا نہیں لی کیا ہوا آفت میں ہو جان والی کیا ہوا خسار پر نہیں ہو جان کیا ہوا</p>	<p>۲۳۶ کفن آج جو جان قاب نام کفن آج جو جان قاب نام کفن آج جو جان قاب نام کفن آج جو جان قاب نام</p>
<p>۲۳۷ اگرچہ ہیں آج بہن جانتے نہیں جو روز دیکھتے تھے وہ پہانتے نہیں</p>	<p>۲۳۸ مشکات الی گود کے پالے یہاں کمان ہر فاطمہ کے گیسو دن والے یہاں کمان</p>	<p>۲۳۹ ملا رہی جیسے فوج نے اس نور عین کو اچھی طرح نظر نہیں آتا حسین کو</p>

<p>۱۴۴۴ لاش کی سمت دیکھ کر بولی نہ ہو سکی کیونکہ افتخارِ اہل کعبہ کا کھانا بوسیدہ دل کو خاتم کے سلطان پر پاؤں پر ابھرنے سے نکلا جو جس</p>	<p>۱۴۴۵ بناختہ یہ کیلے ضعیفیت کی نشان بوجہ قدرتِ اعلیٰ جو ان کی گردن بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>	<p>۱۴۴۶ بالاے رحم ہاتھ بے حفظ گردی یہ مر گئے ہمارے بکجے میں دردی انہوں نے نہ تو اپنے چڑھا دیا مار گئے وہ وہ دودھ بھی جینکاڑھا تھا</p>
<p>۱۴۴۷ ہم مستعد ہیں دھوپ میں سوئے جلا اکی لہیں فاطمہ ہیں دھوپ کے واسطے بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>	<p>۱۴۴۸ انہوں نے نہ تو اپنے چڑھا دیا مار گئے وہ وہ دودھ بھی جینکاڑھا تھا بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>	<p>۱۴۴۹ دو دنوں میں جو پیرا پر گھبرا خاکسیر ہوا سرِ سدا پر بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>
<p>۱۴۵۰ ہو آج تو شہید جو آفا کے سامنے مل جائے آبرو مجھے نہ ہر اک سامنے بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>	<p>۱۴۵۱ پروردہ صورت گل تر ہو کے رہ گئے دور دال کا جو تیر جھارو کے رہ گئے بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>	<p>۱۴۵۲ دو دنوں میں جو پیرا پر گھبرا خاکسیر ہوا سرِ سدا پر بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>
<p>۱۴۵۳ نیکوئی جی یہاں نہ لگائے چلے گئے بیگانہ دار و ہر میں آئے چلے گئے بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>	<p>۱۴۵۴ ہم ان سچے فاطمہ کے نوہد میں کو دنیا میں آج شام نہو کی حسین کو بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>	<p>۱۴۵۵ نزدیک نہر کے فدائی کی لاش ہی گویا جو حسین کہ بجائی کی لاش ہی بوجہ جبریتِ حق توڑے تھے کھجور کو نہ تیرا زین کی کیا اور زین</p>

<p>۴۵۸</p> <p>بہارِ نبینے کے گلکاری کی شہر          باغِ ناز سے لکھو شہر          ایلا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>	<p>۴۵۹</p> <p>وہ شہرِ نبینے کے گلکاری کی شہر          زورِ کبود سے لکھو شہر          ہونے والا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>	<p>۴۶۰</p> <p>کربلا کو بھیجے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          ہونے والا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>
<p>جس جاگل ہوا گلے وہ محل یہ ہے          نکوارین کھاؤ نخل جوانی کا بھل جی</p>	<p>ہر سا بھی دیگی پیار بھی فرامیگی اسے          رفتہ رفتہ شاہزادیاں ہنسائیگی اسے</p>	<p>دل کو ریاضِ دہر سے برخواستہ کی          تن پر سلاح جنگ کو آراستہ کیا</p>
<p>۴۶۱</p> <p>شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          ہونے والا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>	<p>۴۶۲</p> <p>شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          ہونے والا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>	<p>۴۶۳</p> <p>شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          ہونے والا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>
<p>ہر سا بھی تو پائیگا یہ ابرو کسان          بیشہ کمان رسول کمان ورتو کمان</p>	<p>دل سے فدا ہوں بادشہ مشرقین پر          سوا ترچہ مجھے صدے حسین پر</p>	<p>گردن جھکا کے شاہ نے کی اہ رو دیا          حسرت سے دیکھ کر کسک نوشاہ رو دیا</p>
<p>۴۶۴</p> <p>شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          ہونے والا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>	<p>۴۶۵</p> <p>شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          ہونے والا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>	<p>۴۶۶</p> <p>شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر          ہونے والا جو متھن سے نکلے شہر          شہرِ کربلا کو بھیجے شہر</p>
<p>مردانوں کی جو نہ جاسے کٹر گیا          جھک جلا لیا اگر اس وقت مر گیا</p>	<p>محبوب حق کہی نہ مجھے بخشو اسٹیک          شہر کا کٹا مارو کو نہ قہر میں آستیک</p>	<p>دو شخص کے سوانہ کوئی نیک تو ملا          ہول میں حرامین آخر میں تو ملا</p>



<p>۴۳ خداوند بے شک آن جوی شاد و شاد گر دامن کبر کے راز باقی نہ رہا تو باقی رہے جس کے جوی صوفیہ کے کباب سے غرض ہوا بھلا بھلا جس سے اوجھار</p>	<p>۴۴ تو قابل بنست و اندک کی نہ کھڑے ہیں کہ اپنے اپنے گلاں کا قلم کہ تیرے لیے جس کے ہر دم و فغان فردوس و بستان کے لیے ہے غیر غم</p>	<p>۴۵ اب سب ہی کو خوشی کہ ہو تو ہر ادا کی نہ شاد و ہر سہ تر ہی لافش کی نہیں کرب بنست ملے جسے بن بھلا بھلا جسے کرب شاد کہ کہ ہو تو ہر ادا کی</p>
<p>ہو تا کہ رنج نادر عالمیت ام کو قربان ہونے دیجے آقا غلام کو</p>	<p>لاہین تجھے ہی شہدائے کینکے ہم دروازہ پر ہست کہ ٹھہرے رہینگے ہم</p>	<p>تو نے شکاری میرے لیے شکل چین کی پر جاہتی زمین یہ حجت حسین کی</p>
<p>۴۶ خدا کی جاہ و کبریا کی بختیں آج اب بپسرت دل غنا کی بختیں دو بے اہمیت بیاہ کی بختیں دو بے بخت غنا کی بختیں</p>	<p>۴۷ قانونے نہ صوبہ بن نہ صوبہ از سر و قدر ہو سادہ طبع کی بختیں لے لودن سے اہل بہت قریب نہ گئے بیان خوش کو یہ حکم کی بختیں</p>	<p>۴۸ آج صبح چین اور گارین کہنا بے عبادت پروردگارین رہے جو صاف کھین کا دار الفارین نہ گئے خوشی ہو اہل خانہ کی بختیں</p>
<p>گھماے عشق بختیں پاک باجکا گناہے عروس شہادت بن باجکا</p>	<p>کوثر کے پاس خلد میں سوئنگے چین سے میں جاگہ ہوئی اب نہیں باہن جیندہ</p>	<p>مے ذوالجلال شوکت و شہادت آج بولے تیرے شہر میں رکھے خدا تجھے</p>
<p>۴۹ سلطان ارکان نے مجھ کی نظر خود و اجناس پر ہے بے ہوشاں جو رہ نیایشانی نہ رہی پاسے اس پر نہیں لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۵۰ لے</p>	<p>۵۱ نہاں و نام اور غیب الوجود ان یک ہی لے</p>
<p>سلطان تاج مجتبیٰ نے ممتاز کر دیا منہیل سرخ دیکے سرفراز کر دیا</p>	<p>چین کے ساتھ جاوگی میرا یہ کون ہو میں آپ کی کنیر ہوں آقا یہ کون ہو</p>	<p>پر دیکھیں ہو راز سبارک نہ بیاہ ہو ہم گھر لٹا کے تراہ کون بیاہ ہو</p>

<p>۴۳ نہیں سے دیکھ کر اس کا دل زخم کو لگی دھل دھل چہرے سے لکڑی ہوئی سکھائی ہوئی</p>	<p>۴۴ چہرہ زخم و زخم کا ہو چکا ہے کہ ہر جرات کی ہر صدمہ سورسے دو اوجھل</p>	<p>۴۵ چہرہ زخم و زخم کا ہو چکا ہے کہ ہر جرات کی ہر صدمہ سورسے دو اوجھل</p>
<p>دو لوگ پائے خوب مکان بات بگئی دو لہا چلا جان کو حرم میں گھس گئی</p>	<p>پاپونچ اسکی اہل بھائی مال ہون پاے عروسوں کی منہدی لال ہون</p>	<p>سب بک فروش قائم و سجا ہون گئی گرمی کی دھوپ چادر مٹا ہون گئی</p>
<p>۴۶ غازی سنگ نی تو سبک از اس بان بوی واہ واہ جبکہ نیر از جہنم پڑھنے کے دھلے نظر شاہ قیام ہزار حسین کی آواز تھی بے</p>	<p>۴۷ ہزار کا وہ حسن وہ اسو کمال سر پر سے جوت معبود زو کمال چہرہ بہت بجالا ہوا نہیں تھی آواز تھی بے</p>	<p>۴۸ چہرہ زخم و زخم کا ہو چکا ہے کہ ہر جرات کی ہر صدمہ سورسے دو اوجھل</p>
<p>گھوڑے کا حسن تھا جمن کا زار میں اڑتی ہوئی بری نظر آئی غبار میں</p>	<p>مندیل کا جو فرق جری پر وقوع تھا طویر آفتاب شفق کا طلوع تھا</p>	<p>صبر اسے آنکھیں تھیں سوخت گئی ہو تھیں سانسے دیر یونہی رین مٹ گئی ہو</p>
<p>۴۹ کسی طرح صفوی ہو نیون میں جائے کتبہ کی دھل کے نش سے دیکھ کر خاوس حور باد بیلاری بوی و بون</p>	<p>۵۰ دھل کے نش سے دیکھ کر خاوس حور باد بیلاری بوی و بون نیون میں جائے کتبہ کی دھل کے نش سے دیکھ کر</p>	<p>۵۱ چہرہ زخم و زخم کا ہو چکا ہے کہ ہر جرات کی ہر صدمہ سورسے دو اوجھل</p>
<p>تن کے عرق سے زمین بھی لکٹا ہی رہی سورن مایہ عطر و گھن کے لباس میں</p>	<p>دو لہا نے قتل گاہ میں سر لونی سیر کی شادی کے گھر میں سکر و نر لونی سیر کی</p>	<p>جنت کی تھی صد اینہم عجم کے واسطے توہر ہمارے واسطے ہم تیرے واسطے</p>

۴۱  
نوشہ کا جلاوت غلہ کی فربہ  
روشن لادان کدورت کی فربہ  
فوج دعا سے ال بھی لطف سے  
نیال صوت و شمع بہت فربہ

۴۲  
گل و سب کوئی کی فربہ  
جلب جلف کھنکھارے فربہ  
چکان کی پین صفین کی فربہ

۴۳  
سب کی فربہ  
کھنکھارے فربہ  
چکان کی فربہ

۴۴  
سب نیکیاں قریب جدا سے  
دو لہا بھی خوب اور براتی بھی خوب

۴۵  
فاضل ہو کیا دلاوی شہ مشرقین  
دیکھی ہو آنکھ فاطمہ کے نور عین کی

۴۶  
ضمین ہلال پر بھی گریبان کو فربہ  
پسہ و مضطرب کی غلامی کا طوق ہو

۴۷  
کچھ مہر جادو دھکا کا اقامت  
نصرت زبان حال سے کنگلی کام  
خاتم وصل و خزانہ فربہ  
ہو نہا ہوا بہر بخت اقامت

۴۸  
نارنگ بن گل کوئی کباب  
نارنگ بن گل کوئی کباب  
نارنگ بن گل کوئی کباب

۴۹  
نارنگ بن گل کوئی کباب  
نارنگ بن گل کوئی کباب  
نارنگ بن گل کوئی کباب

۵۰  
عارض ہن فربہ شہ مشرقین  
وہ بھول ہن حرقہ روشن حسین کے

۵۱  
کیون ہو شہ رخ رنگ ب بمثال کا  
رہتا ہو درونم حجر کے لال کا

۵۲  
تلوار ہاتھ میں ہو کمان اس دلیر کے  
برق اجل ہو چو فربہ میں شیر کے

۵۳  
سب کی فربہ  
کھنکھارے فربہ  
چکان کی فربہ

۵۴  
نارنگ بن گل کوئی کباب  
نارنگ بن گل کوئی کباب  
نارنگ بن گل کوئی کباب

۵۵  
نارنگ بن گل کوئی کباب  
نارنگ بن گل کوئی کباب  
نارنگ بن گل کوئی کباب

۵۶  
ہن زینت عذار ہون گھنڈا کی  
ایک اسرو میں ہن قسم زوال غلامی

۵۷  
رخ کسوق سے چاند ہن لاجو اب ہی  
پانی کے پڑا میں ریشہ گلاب ہی

۵۸  
ہلو میں چار ایندہ لاجو اب ہی  
دو بھول ہن گلاب سون کی تبیین ہی



<p>۴۹۱ دو طاقے جسم میں از درہ کی تکیا زینب گلی بشت کی بوجین این چیدار چو چرت صفت آئینہ تن سے بیکار فاطمہ کربا کی غبت کا ہو حصار</p>	<p>۴۹۲ کو کی کردہ خیال سے مراد ہو خسوس غلہ بشت در بار کی جا ہو او شامیہ علی کا کمر لگنا ہو او شامیہ علی کا کمر لگنا ہو</p>	<p>۴۹۳ نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا</p>
<p>کریان تو دم و یک ہیں محبت کی آنکھیں حلقوں کی جا و دس شہادت کی آنکھیں</p>	<p>سبط مہی کے قتل کی تدبیر اس قدر بہرام گوشہ نشین تیرا اس قدر</p>	<p>عبداللہ اپنا اسم ہو جو با وفا ہے ہیں شعیب کے غلام ہیں بندے خدا کے ہیں</p>
<p>۴۹۴ درون کو تار دن میں شاہ کی پر افغان تھی جو زلف و روس جاد پر شادی کی رات طحال پر بھول تھیں گو کینٹ مال میں تاج چادر میں</p>	<p>۴۹۵ سامان ظہر میں سان کھڑا ہے دعوت میں آتے ہیں تھی وہاں اسے نیک ہیں ترقی کا نظیر ان کے واسطے پہرے ہو رہے ہیں قریب ایلان کے واسطے</p>	<p>۴۹۶ نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا</p>
<p>آلودہ غلامی شد وقت ظہر ہو یہ دو شہر کو اسی قنبر کی ہر ہو</p>	<p>سے ہیں بندہ جگر خوش اطوار کے ہے بہرام ام آئینہ خسار کے ہے</p>	<p>مشکوہ ہوں جو قدر یہ جگر تو شام ہوں خالق کے خانہ زاد کا میں خانہ نام ہوں</p>
<p>۴۹۷ پہنچا شال پر عارفان شاہ کج پہنچا شال پر عارفان شاہ کج پہنچا شال پر عارفان شاہ کج پہنچا شال پر عارفان شاہ کج</p>	<p>۴۹۸ نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا</p>	<p>۴۹۹ نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا نہ کہی کجا شربت کجا کجا</p>
<p>تھا شامیہ میں عکس رخ لا جواب کا جلوہ اندھیری رات میں تھا انتخاب کا</p>	<p>رکھتے ہو کام چہرہ شہر قین سے ایسا است رسول یہ کینہ حسین سے</p>	<p>آؤ بیان تو نہ کہانی بلا سینگے بولا وہ شیر ہم سو گز نہی جائینگے</p>

<p>منزلہ کس کس عروس لائے نام ہو شادی ہو کر سائے دار السلام ہو جانی ہے جان عشق کی نعل نام ہو نیز جو کو حق خلد ویرین مقام ہو</p>	<p>منزلہ بلبل خان نعل وادھر سے بلبل ہو چھلی گئے نعل کے سندھ سے ایک ہو کیا جلد زنی سے جو چھوٹی نعل ہو نیز جو کر کے نعل حرم زین کدر ہو</p>	<p>منزلہ گرا گیا نعل سے ہی سب نعل زنی دھلائے نعل کی چھینچ ل کے نعل زنی نزع آتا رہے ہی دھن صاف نعل زنی وہ جو مردن کا حسن ذابولن لک زنی</p>
<p>منزلہ اب سبیل سے منہ ہاتھ دھوئے اشجار بارغ غلہ کے سائے میں بیٹے</p>	<p>منزلہ لجائے کافرون رسولون کو چھوڑ کے کانٹے چنے کھلے ہو چھوٹوں کو چھوڑ کے</p>	<p>منزلہ حاصل عروس فتح کو قریب ہارین تارون بھول جان کی جلدی تارین</p>
<p>منزلہ کبوتر خانین غلہ میں نعل کی سیا سیدین تاروں کو چھوڑ دیا کسی میں چلے کر کے نازی تیار سب کو درپا کے نازی تیار</p>	<p>منزلہ بوجہ خاتمہ کین نعل وار چھوڑ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ</p>	<p>منزلہ دھلائی نعل کی جگہ پر نعل وار نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ</p>
<p>منزلہ چھوڑین رہ عنایت معبود کس طرح آداسن سے چھینک رہن در مقصود کس طرح</p>	<p>منزلہ مر جاؤ گنا جو عشق شدہ دغا کین جنت میں ہوئی طرح جہان کین</p>	<p>منزلہ ہر جو بشوہ سورہ سورہ و قصور ہو در از عروس نظر چھپانا ضرر ہو</p>
<p>منزلہ عشق کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ</p>	<p>منزلہ نصف نساہت نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ</p>	<p>منزلہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ</p>
<p>منزلہ بروان کیا جہاں بولٹ کے تراغ سے نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ</p>	<p>منزلہ لوٹا ہوا نعل باغ خواب بولٹ کا نعل کی جگہ پر نعل کی جگہ</p>	<p>منزلہ آگہوئے ہر نہاں یہ جیا کا دفر ہو ایسی دھن کے واسطے پردہ ضرر ہو</p>





<p>۱۱۱ خداوند عالم کی بے شمار نعمتوں سے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے</p>	<p>۱۱۲ میر تقی میر کی بے شمار نعمتوں سے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے</p>	<p>۱۱۳ میر تقی میر کی بے شمار نعمتوں سے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے</p>
<p>۱۱۴ جلائے حق نے پیش تھا بھی دوسرے ہوئے غیر ہیں انہیں کے شکم میں گھرے ہوئے</p>	<p>۱۱۵ جو ہر ضیاء میں غیرت گلہاے باغ ہیں محرابِ قصرِ فرخ میں روشن چراغ ہیں</p>	<p>۱۱۶ ہر شور آبِ تیغ کے طرفان کا طور ہی دریا کا کھاٹ اور ہر یہ کھاٹ اور ہی</p>
<p>۱۱۷ جو ہر میں رنگ ہو سر کینہ خواہ کا سر سہ ہو چشم برق میں ابر سیاہ کا</p>	<p>۱۱۸ تا بہن کہان ہیں تیغِ لطافت نہ ہیں جلوہ شعلہٴ شمس کا ہو موجِ شیرین</p>	<p>۱۱۹ دو بہن نہ خون میں یہ بہت ہم دور ہی غسلِ اوجھل پس مسیتِ ضرور ہی</p>
<p>۱۲۰ جگر یارِ جراحِ جلی کی لو میں ہیں انجمِ آسمانِ ظفرِ نو میں ہیں</p>	<p>۱۲۱ میر تقی میر کی بے شمار نعمتوں سے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے</p>	<p>۱۲۲ میر تقی میر کی بے شمار نعمتوں سے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے میں نے اپنے دل کو بھر لیا ہے</p>

<p>۱۲۷ شہر سرنگ گویا ہوتی تھا بن چھوٹا قبا میں اور اح شفا دعا تھی نہ صدکار اجل تو نے کیا جو اختیار ہے جہاں کون تھا</p>	<p>۱۲۸ بگاہ اس دل کی جانب فوجی آئی تھی ہوا دیم جو ناز کی بلی جیٹا نہ تھی جلی جلی جلی</p>	<p>۱۲۹ تھا جنان وہ ناشی مہمان کی آؤ نہیں لب لباب نہ تھا پوچھا نہ ہے نہ جلی جلی جلی</p>
<p>جاگیر ملک جان سیاہ دلیل ہو یہ تو ہماری ملک ہو قبضہ دلیل ہو</p>	<p>تیروں دفعہ دل نو شاہ چھن گیا ہر ایک عضو خون کا فوارہ بن گیا</p>	<p>کتنے ہیں مہربان شہر نبی کے ساتھ جاتا ہو تین ہشت برین میں علی گئے</p>
<p>۱۳۰ دو خانہ کے واسطے جس نے کسی قبضہ سے لوگ لگتی یا سندر کسی تجربہ صاف و صفین جہاں سے اور کسی توق گا تو رازش نبی بخیر کسی</p>	<p>۱۳۱ آئی اسی جسم میں اب زلزلان گئے لگے گئے سے وہ جوان نشانی گئے جس کو کچھ کے سے شاہ زان گئے</p>	<p>۱۳۲ کھڑے ایک اور عجیب حال و حضور سیک جہاں میں صدوسی سال حضور حاصل ہو کر نہ تو کئے جلال و حضور</p>
<p>بر کچھ میان میدت اصلی صلہ تھا نظم کے ہاتھ غور سے دیکھا تو بن تھا</p>	<p>چینے سے پاس ہو گئی اس تشہ کام کو آقا مدد کر وہ صد اوی امام کو</p>	<p>پیش گاہ کو زو باغ جنان نہ تھا وہ مرتبہ ملاجھے جسکا گمان نہ تھا</p>
<p>۱۳۳ دو خانہ کے واسطے جس نے کسی قبضہ سے لوگ لگتی یا سندر کسی تجربہ صاف و صفین جہاں سے اور کسی توق گا تو رازش نبی بخیر کسی</p>	<p>۱۳۴ نہو بہتے شاہ کو تا سو ہے نہو بہتے شاہ کو تا سو ہے ماشت کے تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۳۵ تھا جنان وہ ناشی مہمان کی آؤ نہیں لب لباب نہ تھا پوچھا نہ ہے نہ جلی جلی جلی</p>
<p>ہر مرتبہ سلوک لون نامور جھکا ہاتھ اس طرف تر ہاں تسلیم اور جھکا</p>	<p>شاہ زمین فریب لاور سوچ گئے بوز کے پاس جیہ صفہ نہ بیچ گئے</p>	<p>میت اٹھا کے سرور دگر لے چلے گھوڑے پر اسکی لاش کو شیر لے چلے</p>

<p>۳۶ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>	<p>۳۷ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>	<p>۳۸ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>
<p>روئے من بھی نہ لال نہت جگر گس بان جب کہا غلام شہر بحر و برکس</p>	<p>شہزاد یونین مہوم یہ بھی شہر و شین کی ہر ہر جہان سے اٹھ گئی عاشق حسین کی</p>	<p>کیا مستجاب کی دعا اس گڑھی ہوئی مظلومہ نے بڑھا کٹھ گڑھی ہوئی</p>
<p>۳۹ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>	<p>۴۰ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>	<p>۴۱ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>
<p>لو شاہ سے زیادہ مرا احتشام ہو مان با چہ بین شاد ہوں کہ اس کا نام ہو</p>	<p>غیر آج شاہ کو یہ ضعیفہ بھی دے گئی طاقت بدرنگی طاقت اعجازے گئی</p>	<p>میں منتظر بہشت کے میوے لیے ہوں بیمچی ہیں منہ سود و رحمت کیے ہیں</p>
<p>۴۲ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>	<p>۴۳ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>	<p>۴۴ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا دیکھا جاتا ہے کہ شاہ پہنچا ہو گیا ہے کہ شاہ پہنچا</p>
<p>ملنے کے اشتیاق میں جی سگڑ گئی چھلکے ہاتھ جانب فرزند مر گئی</p>	<p>کر رحم اپنے فاطمہ کے نور عین پر ہنستے ہیں اہل کین سڑیکس سڑیک</p>	<p>ہنگام عاصیوں کی شفاعت کا آگیا لے الوداع وقت عبادت کا آگیا</p>



<p>۱۳۵ وہ کچھ کھڑی ہوئی توئی رختی ہو وہ کچھ کھڑی ہوئی توئی رختی ہو وہ کچھ کھڑی ہوئی توئی رختی ہو وہ کچھ کھڑی ہوئی توئی رختی ہو</p>	<p>۱۳۶ حاشا کہ رختی کی نہیں نصیب کمال حاشا کہ رختی کی نہیں نصیب کمال حاشا کہ رختی کی نہیں نصیب کمال حاشا کہ رختی کی نہیں نصیب کمال</p>	<p>۱۳۷ اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو</p>
<p>وہ کیا سیاہ ہو گئی حشر بسا ہوا بولی وہ دل کو تھام کے ہر تڑپ کیا ہوا</p>	<p>پانی پلاؤ ہن یہ ارشادے حسین کے تھنڈی ہن دست با بھی ہمارے یہ حسین کے</p>	<p>ماند خون بہا ہو بسینہ زمین پر ہو لاشہ حسین کا سینہ زمین پر</p>
<p>۱۳۸ اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو</p>	<p>۱۳۹ اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو</p>	<p>۱۴۰ اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو</p>
<p>گردن ہو زبر پنج شہ شہر قن کی گرا ہنیں مد کوئی بیکس حسین کی</p>	<p>ہو نزع حیات کے نقشے باطل گئے حلقہ بھی اب حسین کی آنکھوں کی گئے</p>	<p>جلتی ہوئی زمین ہو مقتل میں گئے ہو ابھی کھڑے تھے ابھی فرج ہو گئے</p>
<p>۱۴۱ اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو</p>	<p>۱۴۲ اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو</p>	<p>۱۴۳ اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو اے کھڑی ہوئی توئی رختی ہو</p>
<p>رکتا ہو دم قلع سے گل بو تراب کا سینہ وہاں وفا طے کے آفتاب کا</p>	<p>سہریٹ کے جو آنے کا را حسین کو اکی صدائے شمر کہ مارا حسین کو</p>	<p>سہریٹ ہی تھے قلعہ بول گیا ہو حسین کے گری دم گل گیا</p>

<p>۱۴۷          بنام حضرت خلیفۃ المسیح          امام حسین علیہ السلام          ناموس شہداء فاطمہ الزہراء          علیہا السلام          مولانا کریم الدین علی          بن ابی طالب          مولانا حسین بن علی</p>	<p>۱۴۸          بنام حضرت خلیفۃ المسیح          امام حسین علیہ السلام          بنام حضرت خلیفۃ المسیح          امام حسین علیہ السلام          بنام حضرت خلیفۃ المسیح          امام حسین علیہ السلام</p>	<p>۱۴۹          بنام حضرت خلیفۃ المسیح          امام حسین علیہ السلام          بنام حضرت خلیفۃ المسیح          امام حسین علیہ السلام          بنام حضرت خلیفۃ المسیح          امام حسین علیہ السلام</p>
<p>۱۵۰          طاہر بن ایک رسم پروردگار          باطن میں سر پر ایک سایہ خدا کا ہے</p>	<p>۱۵۱          تیرا کمال درج ہمارا نہ جانتا          اب عمر بھر یہ سوگ اتارا نہ جائیگا</p>	<p>۱۵۲          تیرا کمال درج ہمارا نہ جانتا          اب عمر بھر یہ سوگ اتارا نہ جائیگا</p>
<p>۱۵۳          تیرا کمال درج ہمارا نہ جانتا          اب عمر بھر یہ سوگ اتارا نہ جائیگا</p>	<p>۱۵۴          تیرا کمال درج ہمارا نہ جانتا          اب عمر بھر یہ سوگ اتارا نہ جائیگا</p>	<p>۱۵۵          تیرا کمال درج ہمارا نہ جانتا          اب عمر بھر یہ سوگ اتارا نہ جائیگا</p>
<p>۱۵۶          سائے میں آئے رہے پرداکنیز کا          گھجائے ابرو سے رنڈا پاکیز کا</p>	<p>۱۵۷          منہ پر سر ستم دھاکسوم معین کو          دوہلا لپٹے روئیو توین حسین کو</p>	<p>۱۵۸          منہ پر سر ستم دھاکسوم معین کو          دوہلا لپٹے روئیو توین حسین کو</p>
<p>۱۵۹          منہ پر سر ستم دھاکسوم معین کو          دوہلا لپٹے روئیو توین حسین کو</p>	<p>۱۶۰          منہ پر سر ستم دھاکسوم معین کو          دوہلا لپٹے روئیو توین حسین کو</p>	<p>۱۶۱          منہ پر سر ستم دھاکسوم معین کو          دوہلا لپٹے روئیو توین حسین کو</p>
<p>۱۶۲          میدا نہیں وہ سبط یمیم کے ساتھ          تو دختران حیدر مفر کے ساتھ ہو</p>	<p>۱۶۳          بیتاب جو کے صاحب رنج و محن گری          آئے ہی پابست علی پر دھن گری</p>	<p>۱۶۴          بی بی سر حسین پر نے آگیا          تیرا بھی ام غریب کا دامن بھی درگیا</p>

<p>۱۶۳          آواز عروس زلف آویخته          زلف آویخته کی بی بی کی دست          زلف آویخته کی بی بی کی دست          زلف آویخته کی بی بی کی دست</p>	<p>۱۶۴          بیوہ بیون بیون بیون بیون          بیوہ بیون بیون بیون بیون          بیوہ بیون بیون بیون بیون          بیوہ بیون بیون بیون بیون</p>	<p>۱۶۵          بیوہ بیون بیون بیون بیون          بیوہ بیون بیون بیون بیون          بیوہ بیون بیون بیون بیون          بیوہ بیون بیون بیون بیون</p>
<p>مضطرب و آفتاب کی گرمی سے پائینگی          بی بی روائین فاطمہ زہرا اچھا پائینگی</p>	<p>آفت سے دو بجات شہ فاضل عام ہو          صد گئی امام ہو ابن امام ہو</p>	<p>آنسو رواں آنکھ سے نہ کھولتی تھی          تھامے تھی دل کو اتھ سے کچھ بولتی تھی</p>
<p>۱۶۶          غمست خیام شاد کی غمست          غمست خیام شاد کی غمست          غمست خیام شاد کی غمست          غمست خیام شاد کی غمست</p>	<p>۱۶۷          گمراہی کے دینے میں غمست          گمراہی کے دینے میں غمست          گمراہی کے دینے میں غمست          گمراہی کے دینے میں غمست</p>	<p>۱۶۸          گمراہی کے دینے میں غمست          گمراہی کے دینے میں غمست          گمراہی کے دینے میں غمست          گمراہی کے دینے میں غمست</p>
<p>آٹھادھوان عرق میں جرم سہاگے          بچوں کو گودیوں میں قلع سے غش گئے</p>	<p>سبح ہو کہ ہم علیل بھی معجز نہا بھی ہیں          مشکلمیں بھی ہیں خاق کے مشکلمیں بھی ہیں</p>	<p>کیا بوجھتے ہو سنج سے جی کھو و صاف          بیوہ سرون کو میری طرح رو و صاف</p>
<p>۱۶۹          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں</p>	<p>۱۷۰          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں</p>	<p>۱۷۱          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں          بولیں بولیں بولیں بولیں</p>
<p>تم میں بھی مجھ ہو شہ شرفین کا          ہو بچاؤ میرے گھر کے صد حسرت کا</p>	<p>بلوہ میں بھی یہ جہ جہت نشا میں بھی          دیکھا جو آنکھ کھولنے اپنے مکا میں بھی</p>	<p>مذہب سنج شرف سے مشکلمیں ہوں          گویا شہید آج رسول خدا ہوں</p>



<p>مرثیہ خدا کی کائنات بیان کرتا کیسا بڑی دھن کے خوشی جیسا فریاد حسرتیں سنیں عجب اچھا لیان جگر میں آں عجب اچھا</p>	<p>مرثیہ سینہ سپاس میں کافوت ہو دیکھو زوال میں کافوت ہو آہ و غمان عیبی قائم کافوت ہو مدد میں قید حضرت کافوت ہو</p>	<p>مرثیہ یہ خطہ خاک آں آں لگے دوزخ میں میر جیبت کے دھن کج لکھن کلام نہ نے دیا نہ سنا دینی عتبت امام پیشی غضب کیا کہ عتابا دافا نام</p>
<p>مرثیہ رہیز اکا گر کاشد دلگیر مرگے دنیا اداس ہو گئی شہید مرگے</p>	<p>مرثیہ زیب اسیر ہو گئیں شہید چھٹ گئے پر تو حسین حسین کے ناموس گئے</p>	<p>مرثیہ لہنے میں اضطراب و تردد کی جاہی آل رسول سے تری حرمت لہی</p>
<p>مرثیہ مصلحت کا بیک بن گیا بنا جو ان غیب میں خاک بن گیا مخل صفت شاد بن گیا خاک بن گیا استغفار کا بیک بن گیا</p>	<p>مرثیہ بولا کوئی دھن تراد دعا کیا کدھر اسے کہتا ہوا وہ کدھر سے کدھر بوجھ بیان ہو کر کدھر سے کدھر کو باہوئی کہنے لگا جب علی کا کدھر</p>	<p>مرثیہ بنا ابی کدھر میں فوج کدھر سے کدھر زیب کے گئے دیکھ نہ لیا چرخ کدھر میں کدھر سے کدھر سکون لے گئے کدھر میں کدھر سے کدھر</p>
<p>مرثیہ سچا و پرہیز عالم سپاہ شہر پرکے ہن بیرون تو تین پانوں جیبا لیکر کے</p>	<p>مرثیہ بجلی لال کی دل نا شاہد پر گری میں جلے پاسے حضرت سجاد پر گری</p>	<p>مرثیہ باہو کے ساتھ ساتھ نہ تجھے رہا جاتی ہوں کہیں باں یہ اسد مہا کیا</p>
<p>مرثیہ جلتا خود شہر خاک اس گھری بن لڑنے میں شہر خاک اس گھری شہر میں سیر لڑنے میں گھری جیبا لیکر کے گھری</p>	<p>مرثیہ ہن غریب غریب کے کین زلفان ہن غریب غریب کے کین زلفان ہن غریب غریب کے کین زلفان ہن غریب غریب کے کین زلفان</p>	<p>مرثیہ ہن غریب غریب کے کین زلفان ہن غریب غریب کے کین زلفان ہن غریب غریب کے کین زلفان ہن غریب غریب کے کین زلفان</p>
<p>مرثیہ بارعہاں میں آج ہوا یہ بڑی جلی شہر آشوب تھی کسے پر جی جلی</p>	<p>مرثیہ تھی یاس دختر ان خراب قبول کو لہنے میں چھوڑا کی ہوا آل رسول کو</p>	<p>مرثیہ قد مون جی سوک پتی ہن لوٹو ہن آفت میں پاس میں پتی ہن لوٹو ہن</p>

<p>۱۷۱          سو یا کیجے تمام اسیر غم و غم          بنے باس نام کس سلطان کیلا          تیغ و خون کا قافلہ فتنہ و جلا          یہ شور و غما کہ ہے مگر کالا دلا</p>	<p>۱۷۲          عالم کو کہ باس قافلہ زلیخہ و سر          خاندانہ شمشاد تنہا سے اور دھرم          زینب کی آگمان جو دھن بیکر          نبو اسے اپنے پاس کہا ہے کو</p>	<p>۱۷۳          زینب کی گفتگو سے ہوا طوفان اضطراب          زینب کی ہمت سے ہوئی جنگ و جلا          زینب کی ہمت سے ہوئی جنگ و جلا          زینب کی ہمت سے ہوئی جنگ و جلا</p>
<p>سوم کو داخلہ جو ہوا قتل کا دھن          سبر و دزن شریک ہو و فتنہ دھن</p>	<p>مان باب بیچ شہی سے میان وطن ہی          اچھی طرح تو اتنے دنوں کی دھن ہی</p>	<p>منہر کھ کے خاک پر سو کوثر گئی دھن          آنکھوں سے شگ بستے ہے مری دھن</p>
<p>۱۷۴          کے کر لا میں اسے سو گوارا          گھر میں اسے سو گوارا          گھر میں اسے سو گوارا          گھر میں اسے سو گوارا</p>	<p>۱۷۵          چادر چاری چھن گئی ہم بختا ہوئی          چادر چاری چھن گئی ہم بختا ہوئی          چادر چاری چھن گئی ہم بختا ہوئی          چادر چاری چھن گئی ہم بختا ہوئی</p>	<p>۱۷۶          جب انتقال شہید کی اور اپنے کیا          خود کو سکون دینا چاہا ہے کیا          ہاتھ دھن کا زینب نے اظہار کیا          ہاتھ دھن کا زینب نے اظہار کیا</p>
<p>کھود افرار باد شہ مشرقین کا          تن سے ہلا کے دفن کیا حسین کا</p>	<p>گھر میں کسی طرح سے نہ جانا ملا بہن          بھائی کے دفن کو بھی نہ آنا ملا بہن</p>	<p>اگر بیاں حسین سو گوارا شہ مشرقین کی          غل تھا کہ ہاں مری شہ حسین کی</p>

محمّد

بہ غشعہ خورشید کہ ہر وقت شہور دین

سرہما شہان شاہ سے دل کو نہیں اوجھیں

گاہ کو دعا کہ جبکہ نہیں زار حسین

جو شہنشاہ مرقبہ سلطان شہر دین

پھر عشق ہند سے سفر کیا کرے | شہلے کو حسینؑ کے شیعہ خدا کرے



<p>۱۷ سلطان و عالم کی شہزادی کا بیان ہو شہنشاہ کی خون کی صفائی کا بیان ہو شہنشاہ کی شہزادی کا بیان ہو شہنشاہ کی شہزادی کا بیان ہو</p>	<p>۱۸ ابو بنی عجب بن جبرائیل کا بیان ہو باہر کی گلی جو ہر شہنشاہ کی گلی گردن کی گلی جو ہر شہنشاہ کی گلی گردن کی گلی جو ہر شہنشاہ کی گلی</p>	<p>۱۹ خود شہنشاہ کی شہزادی کا بیان ہو خود شہنشاہ کی شہزادی کا بیان ہو خود شہنشاہ کی شہزادی کا بیان ہو خود شہنشاہ کی شہزادی کا بیان ہو</p>
<p>۲۰ ہستیار لگا لگے ہیں عجب شان سے مولا لڑنے کو کھڑے ہیں نئے سالان سے مولا</p>	<p>۲۱ رہنمون بہار ہو جو لطف نے ہیں قرآن میں خبروں کے خط پھیل گئے ہیں</p>	<p>۲۲ کتنے ہیں کو اک بقری دم میں چلنے ہم نیکے یہاں تیر شہاب آج چلنے</p>
<p>۲۳ کے نین کی طرح عارفانہ اسرار کے نین کی طرح عارفانہ اسرار</p>	<p>۲۴ کے نین کی طرح عارفانہ اسرار کے نین کی طرح عارفانہ اسرار</p>	<p>۲۵ کے نین کی طرح عارفانہ اسرار کے نین کی طرح عارفانہ اسرار</p>
<p>۲۶ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>	<p>۲۷ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>	<p>۲۸ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>
<p>۲۹ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>	<p>۳۰ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>	<p>۳۱ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>
<p>۳۲ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>	<p>۳۳ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>	<p>۳۴ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ بہتر کی جانب پھرنے ہیں شہنشاہ</p>

<p>۱۰۰ کڑا ہوا مرد فاق کل واحد و فگار بس ہوا کسی کی اور عانت مجھ و فگار ہو سیمین قدرت کہنے خار سیمین خلف و منہ ہوا ہی حای دی سیمین</p>	<p>۱۰۱ آوردہ ہے گھر سے زنگ و گوارا دین زخم و زین علی خضر کو جلادین کیون بپار کر دے علی کو جلادین سہو و غلام اور لاد کر جلادین</p>	<p>۱۰۲ ہمارا تہہ لطف و در کمر کی خیمین کس جگہ ہے گلشن سیمین نیز کج کوئی دل بین سیمین حجاب کی اولاد کی پروا نہیں</p>
<p>دعویٰ مجھے معبود کی رحمت سے بڑا ہے شبگیر عیب ظل حمایت میں کھڑا ہے</p>	<p>گری ہے جو چین ہوا جان محمد یہ دھوپ ہے سایہ و امان محمد</p>	<p>مرنے میں عجبت ہوئی جاتی ہوا لک بہر سب ملاقات ہوئی جاتی ہوا لک</p>
<p>۱۰۳ ہو تا جوت کھلم خلم کھلتے ہو نہا ہوا کس خوش بین اور کس غم نسب کی اعانت سے بوجہ غم و ہول شبگیر جاری تو دور ہے یحییٰ و یونس</p>	<p>۱۰۴ دین حکم و شکر دین کس عجب غیر تو شکست اور جلا ہے کس لگ بھی ناریوں کو کس عجب شبگیر خضا مور ہے کس عجب</p>	<p>۱۰۵ اعلا و جوت کون کس عجب نظموں میں کون کس عجب بلال تن کس عجب چھوڑی اہل حرم کون کس عجب</p>
<p>صابر ہیں بھائی ہن اس نداد کی بلکہ او ابن علی سے کرو ناز کی باتین</p>	<p>جو تھے کسا ہوا وہی افرار کیا ہے اللہ نہ بچپن سے نہیں بپار کیا ہے</p>	<p>از خون کا طبیعت نہ مرا یا سگی یارب کٹنے کی ہوس خلق کو نہ چا نیکی یارب</p>
<p>۱۰۶ چو وصلہ رکھا جو کمان مضحک کیا لان جا ہے اللہ شہید کیا کوئی کیا کہ راہ دشمن جو کوئی مضحک کیا کے عیش کو سجا جو کوئی مضحک کیا</p>	<p>۱۰۷ بلید و جلیبے کس عجب اسرار و غیبی کس عجب کہنے ہیں تہہ کس عجب چور کون ہو کس عجب</p>	<p>۱۰۸ محبوب و کشتہ تر ہے بجا رحمت اللہ شاکستہ ہے عجب رحمت شبگیر کس عجب</p>
<p>تم پیش قدم سلاہ عشق خدا ہو شبگیر گل سر سبد باغ و فقا ہو</p>	<p>ہر بات میں خاطر ہوئی عزت ہوئی مولا شبگیر کوس ناز کی علت ہوئی مولا</p>	<p>ہونگے یہ سخن جب ترے دربار میں آیا حقاج شہنشاہ کی سرکار میں آیا</p>

<p>۲۵۷</p> <p>کھانین بانی بھی ہے سر بھی کھنکھناتی کی ٹھکان کھنکھناتی کی ٹھکان کھنکھناتی کی ٹھکان</p>	<p>۲۵۸</p> <p>ایقان صبح رخصتہ لڑائی نصوٹ منی اللہ کھنکھناتی نصوٹ منی اللہ کھنکھناتی نصوٹ منی اللہ کھنکھناتی</p>	<p>۲۵۹</p> <p>سربستان کو کھنکھناتی سربستان کو کھنکھناتی سربستان کو کھنکھناتی سربستان کو کھنکھناتی</p>
<p>اسکا جو کرے شکر زبان ہو نہیں سکتا اسد م وہ مزایا کہ بیان ہو نہیں سکتا</p>	<p>سر سبز گلشن ایجا دین رکھا معبود بڑے چین سے اولادین رکھا</p>	<p>اس بھوک سے فرصت چھاپ ہی ہو تلوار کے بھل سے امین فائدہ شکنی ہو</p>
<p>۲۶۰</p> <p>دل آج مٹھا ہے عجیب طور کی حالت جہاں ہو جو خونین ہو اور ہو دریا کی یہ لہریں یہ بھیجے پانی کی پانی کی یہ لہریں یہ بھیجے پانی کی</p>	<p>۲۶۱</p> <p>گنہگار کی گناہیں گنہگار کی گناہیں گنہگار کی گناہیں گنہگار کی گناہیں</p>	<p>۲۶۲</p> <p>کھنکھناتی کی ٹھکان کھنکھناتی کی ٹھکان کھنکھناتی کی ٹھکان کھنکھناتی کی ٹھکان</p>
<p>ہیں ولق دل اس غمزدان یخوتی ہو ہو خانہ ماتم میں چراغان یخوتی ہو</p>	<p>افسوس رہی غیری ڈر کے نہ جاگا راتوں کو تری دین جی بھر کے نہ جاگا</p>	<p>ہر وقت کے غم ہی شوق ہو ہو بچپن سے خم تیغ ستم طوق ہو ہو</p>
<p>۲۶۳</p> <p>دل کو خنجر انوسے قاتل بھیجی دل کو خنجر انوسے قاتل بھیجی دل کو خنجر انوسے قاتل بھیجی دل کو خنجر انوسے قاتل بھیجی</p>	<p>۲۶۴</p> <p>جہاں ہو روح لڑائی خانہ میں جہاں ہو روح لڑائی خانہ میں جہاں ہو روح لڑائی خانہ میں جہاں ہو روح لڑائی خانہ میں</p>	<p>۲۶۵</p> <p>کھنکھناتی کی ٹھکان کھنکھناتی کی ٹھکان کھنکھناتی کی ٹھکان کھنکھناتی کی ٹھکان</p>
<p>ایسے دواع تن و سر ہوتی ہو ہو ایک ہم آج وہ سر ہوتی ہو</p>	<p>مرنے کی مناسبتی اللہ نہ ہوتی تلوار کے پانی کی اگر چہ نہ ہوتی</p>	<p>بانی دل عدا میں جو شکستہ ہو دو ہاتھ ذرا سیف بے لگا ہو</p>



<p>۲۱۴ فغانی نوئی زین بنی نوئی کجی نوئی زین بنی نوئی نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی</p>	<p>۲۱۵ کجی نوئی زین بنی نوئی نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی</p>	<p>۲۱۶ کجی نوئی زین بنی نوئی نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی</p>
<p>مضطر بہ بہت صاحب شمشیر کی شمشیر کستی بہ کستی کو ترے شمشیر کی شمشیر</p>	<p>سیدھی ہو کر چنگو برادر کی قسم ہو اور در دجلہ میں تجھے اکبر کی قسم ہو</p>	<p>سب خم بدن تیغ دوسرے تو لے کر تعوذ علی بازو دینے کھولے باندھے</p>
<p>۲۱۷ نظروں کے سحر و کلاہ اور انداز بزن فغانی نوئی کاشی سے اور حضرت شہید کی بکبار</p>	<p>۲۱۸ کجی نوئی زین بنی نوئی نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی</p>	<p>۲۱۹ کجی نوئی زین بنی نوئی نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی</p>
<p>اب شکر و باہ بہت شیر و بھائی کیا تیغ علی کھینچے میں دیر و بھائی</p>	<p>ضرغام قدر ازلی بن گئے شمشیر کفار میں غل تھا کہ علی بن گئے شمشیر</p>	<p>پاؤں کو الٹ کے قدم پاک سے پونچھا ہینکل کا سودا میں فراق سے پونچھا</p>
<p>۲۲۰ نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی</p>	<p>۲۲۱ نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی</p>	<p>۲۲۲ نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی نصرتی فغانی نوئی</p>
<p>ہمیشہ صف شکر مقبور آل دی حضرت نقاب رخ پر نور آل دی</p>	<p>جب بند سیرتہ نے دعا کے لیے کھولا سراہ سلیم نے دعا کے لیے کھولا</p>	<p>تلوار کو جب کھینچے جگاہ میں دیکھا حسن ابرو و دل کا سیف یدان میں دیکھا</p>

تلاوار کو جب کھینچے جگاہ میں دیکھا

<p>۴۲۴</p> <p>کھنچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی</p>	<p>۴۲۵</p> <p>ارٹا کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی</p>	<p>۴۲۶</p> <p>پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی</p>
<p>خوش خوش کر شاہ خوش لہا بے شکلی ہر برق اجل پہلوئے متاب سے نکلی</p>	<p>ہم مورد الطاف قدر ازل ہیں شہور زمانہ میں حسین ابن علی ہیں</p>	<p>جس پر جو کچھ ہے ہر بس نہ سمجھنا ہر نور علی کا ہیں بیکس نہ سمجھنا</p>
<p>۴۲۷</p> <p>کھنچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی</p>	<p>۴۲۸</p> <p>معلوم نہیں ہے کھنچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی</p>	<p>۴۲۹</p> <p>پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی</p>
<p>ہر صاحب ہر کو خوش آتا ہر خم اسکا دم بھرنی تاویج نہ نو دہم دم اسکا</p>	<p>آئی نہ بلا اپنے ہوا خواہ کے گھر میں وہ بندے ہیں پیدا ہوئے اللہ کے گھر میں</p>	<p>گردش میں سب آئینے ہوا جیسکا سیار لو کیسے کوئی ثابت نہ رہے جیسکا</p>
<p>۴۳۰</p> <p>سلطان فلک شمس علی فتح حسین اس باغ میں بیابان سیر کے ہر شجر</p>	<p>۴۳۱</p> <p>پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی</p>	<p>۴۳۲</p> <p>پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی پتھر ہو کر کھنچ کر گھر کے کھانے والی بھینچ کر گھر کے کھانے والی</p>
<p>جھک جھک بیابان میں چو کا علم اٹھ دل بیٹھ گئے اہل جھاکے قدم اٹھ</p>	<p>رہے ہیں زیادہ ملک دھور سے اپنے پیدا ہوئے ہیں حوران جنان فر سے اپنے</p>	<p>داؤد صفت آہن دل نرم کر گئے یوسف ہیں تو باز اہل گرم کر گئے</p>

<p>۴۳۶ بیکار سے بیکار ہوئی تو کوئی مدد نہ مجان کو بانی نہ دیا وہ اری بہت کر آج ملنے میں جو ہو یا کسی دیکھو بیکار کی توڑی خواست</p>	<p>۴۳۷ نہایت کا غم میں معلوم ہو سارا کر نہ کچھ بھی ایک شے کا نظار نہایت سے بیکار میں یہ سارا بیکار ہو جسی بیکار ہو ہمارا</p>	<p>۴۳۸ غصہ کیا دین کہ ہم میں نہ شہنشاہ نہایت کا غم میں معلوم ہو سارا دین غم میں اور دراز میں نہ دیکھا میں شہنشاہ اور شہنشاہ سے ہوا گاہ</p>
<p>۴۳۹ جس نے وہ قلم و انہار کا پانی لو آؤ بلا میں تھیں تو انہار کا پانی</p>	<p>۴۴۰ افکار سے گرتے ہوئے سیکو نظر آیا بس گھر میں ہمارے وہ ستارہ مٹا آیا</p>	<p>۴۴۱ ہم نے کرم حق سے کیا صبر ہمیشہ سب جانتے ہیں ساتھ رہا ابر ہمیشہ</p>
<p>۴۴۲ کس سے بھی جان میں تو سچا نہ کہیں میں جو تائیں میں دیا نہ کہیں کیا جان دل خاطر نظر انداز ہے دیکھو یہ رہا اگر اچھا نہ کہیں</p>	<p>۴۴۳ نہایت کا غم میں معلوم ہو سارا کر نہ کچھ بھی ایک شے کا نظار نہایت سے بیکار میں یہ سارا بیکار ہو جسی بیکار ہو ہمارا</p>	<p>۴۴۴ غصہ کیا دین کہ ہم میں نہ شہنشاہ نہایت کا غم میں معلوم ہو سارا دین غم میں اور دراز میں نہ دیکھا میں شہنشاہ اور شہنشاہ سے ہوا گاہ</p>
<p>۴۴۵ کیونکہ تہ خون ہو گئے پیاسا بھی جانا نہایت کا غم میں معلوم ہو سارا</p>	<p>۴۴۶ بند سے ہیں مگر سر خدا اور خدا ہیں جزوات خدا کوئی نہ بچھا ہیں کیا ہوا</p>	<p>۴۴۷ تربت اندھیر سے دور و حد میں سنکی امی شامیوہ چاندنی ہو چاہری دنگی</p>
<p>۴۴۸ نہایت کا غم میں معلوم ہو سارا کر نہ کچھ بھی ایک شے کا نظار نہایت سے بیکار میں یہ سارا بیکار ہو جسی بیکار ہو ہمارا</p>	<p>۴۴۹ نہایت کا غم میں معلوم ہو سارا کر نہ کچھ بھی ایک شے کا نظار نہایت سے بیکار میں یہ سارا بیکار ہو جسی بیکار ہو ہمارا</p>	<p>۴۵۰ غصہ کیا دین کہ ہم میں نہ شہنشاہ نہایت کا غم میں معلوم ہو سارا دین غم میں اور دراز میں نہ دیکھا میں شہنشاہ اور شہنشاہ سے ہوا گاہ</p>
<p>۴۵۱ استاد کا منہ جو ہمارا نظر آیا چہرے کو ماتھے کا ستارہ نظر آیا</p>	<p>۴۵۲ ادم سے جو پہلے تھے ہستی وہ ہیں ہیں شیعوں کی پچانگے جو کشتی وہ ہیں ہیں</p>	<p>۴۵۳ سرعت کو سکونت جو دم جنگ خاوم امہری کلہون کو رک سنگ بنارین</p>

ہزاروں کی

نور احمد





۹۶۲ نہا صبر کن اگر کوئی گلی وہ بڑا زور لگے گی جھپٹتی تھی تیرا بہت سی تیرا کب کو نہ بگاہ لہندی ہوئی تھی	۹۶۳ اب جھپٹتی ہو رہی تھی کب صاف ہو و صف کب صاف ہو و صف کب صاف ہو و صف	۹۶۴ دامن میں تھلنے سپہ تر کو چھپایا اور آگ لے اپنے میں سمندر کو چھپایا
۹۶۵ اگر دین برادرین تیرا تھا تو کھینچ کر لے تیرا کھینچ کر لے تیرا کھینچ کر لے	۹۶۶ تیرا کھینچ کر لے تیرا کھینچ کر لے تیرا کھینچ کر لے	۹۶۷ دشمن سرخ ماہ منور نہ کھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا
۹۶۸ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۶۹ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۷۰ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے
۹۷۱ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۷۲ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۷۳ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے
۹۷۴ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۷۵ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۷۶ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے
۹۷۷ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۷۸ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۷۹ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے
۹۸۰ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۸۱ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے	۹۸۲ میرا نہیں جھپٹنے کے لیے مہر تھلا تھا میرا نہیں جھپٹنے کے لیے

کے ہونے

<p>۱۰۰ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>	<p>۱۰۱ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>	<p>۱۰۲ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>
<p>اب کوئی مزا غم صفا کی نہیں دیتا غصہ میں ہوں کچھ مجھ کو دکھائی نہیں دیتا</p>	<p>ہر ایک طرف خون درم جنگ جاتھا شاح گل نصرت کا عجیب نگ جاتھا</p>	<p>دیکھا تو نیچے کا غدر مال میں نکلا صدقہ سہرا اعدا کا نفا مال میں نکلا</p>
<p>۱۰۳ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>	<p>۱۰۴ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>	<p>۱۰۵ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>
<p>کس لطف کا سودا سہرا ہوا تھا سیرچ کے ہر ایک خریدار ہوا تھا</p>	<p>خوفِ قبضہ شمشیر پائی ہو دھن کی دو لہا کا وہ چہرہ یہ کمانی ہو دھن کی</p>	<p>سینوں کے دلوں کو دھوین زمین تھے گھر جل رہے تھے بائیں مالک کران تھے</p>
<p>۱۰۶ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>	<p>۱۰۷ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>	<p>۱۰۸ کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا کے دل میں کچھ نہ تھا جو بجا</p>
<p>بھرتی ہو لو میں تو سنبھالی نہیں جاتی ہو فاطمہ کی آہ کہ خالی نہیں جاتی</p>	<p>گو یا ہوئی ہاں قہر خداوند جہان میں بائیں نہوں کو سوجھ دو میں زبان میں</p>	<p>یوں تیغ کا پھل مثل فضا اوج سے آیا کھولے ہوئے متعار ہوا اوج سے آیا</p>



<p>۲۵ بہار گری کا کوئی علاج نہ تھا نہی کبریا کی اس قدر ازاد نہ تھی رفاقت داد از زبان شہرستان غور و پرور مملکت از دستان</p>	<p>۲۶ جانوں کے چہرے پر غم کی لہر تھی کچھ صفت بازو چھٹی ہوئی تھی کچھ صفت بازو چھٹی ہوئی تھی کچھ صفت بازو چھٹی ہوئی تھی</p>	<p>۲۷ بالا بالے خاک لگ کر لکھا تھا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا میرا میرا میرا میرا میرا میرا میرا میرا میرا میرا میرا میرا</p>
<p>۲۸ نظر دہین سمانی نہ پورش اہل خدائی دیکھتے ہوئے تھی آنکھ نصیری خدائی</p>	<p>۲۹ بچنے کی ہنسن مشعل امید کسی کی اسوقت ہوا بندھ گئی ہر تہ علی کی</p>	<p>۳۰ گو خون ہر ایک عضو کا تھم تھم گیا تھا جرام سریش کا اموجم کے پیا تھا</p>
<p>۳۱ نہی فاضل شہر علی علی علی علی نہی فاضل شہر علی علی علی علی نہی فاضل شہر علی علی علی علی نہی فاضل شہر علی علی علی علی</p>	<p>۳۲ اعدا کو دہار تباہی تھی لوہار جانوں کو برباد کر تھی لوہار جانوں کو برباد کر تھی لوہار جانوں کو برباد کر تھی لوہار</p>	<p>۳۳ بہار تیرا</p>
<p>۳۴ بجلی نے کہا حکم ہو پینے میں کہا ہو دی تھم کے صدا ہے تو زنبیر یقی ہو</p>	<p>۳۵ یوں اوج سے جنگاہ میں ہنستی ہوئی آری تیغ مہ نو چرخ سے کستی ہوئی آری</p>	<p>۳۶ گوندی وہ ہوا پر کبھی گردوں کے خون رکھتے ہوئے تھے شیشہ جان طاق اہل</p>
<p>۳۷ انصاف ہوا جہاں کچھ لطف نہیں ملکتا نظم ہوا جہاں کچھ لطف نہیں ملکتا نظم ہوا جہاں کچھ لطف نہیں ملکتا نظم ہوا جہاں</p>	<p>۳۸ کسی کو بھی غصہ کا شہر نہیں کسی کو بھی غصہ کا شہر نہیں کسی کو بھی غصہ کا شہر نہیں کسی کو بھی غصہ کا شہر نہیں</p>	<p>۳۹ وہ صورت دم سینوں تباہی تھی نہی صفت روح کے لطف میں تھی نہی صفت روح کے لطف میں تھی نہی صفت روح کے لطف میں تھی</p>
<p>۴۰ سب مرتبہ ہو وصف حسام دوزبان القیہ شمشیر کہیں لوگ جہان میں</p>	<p>۴۱ دفر تہیں گئے اسم بہان گھٹ گئے چہرے بس نام ادھر اور ادھر کٹ گئے چہرے</p>	<p>۴۲ بارے نظر اسلی صفائی نہیں رہتی یہ کیا کہ ہیں یہی دکھائی نہیں رہتی</p>

<p>۴۸۴          چرخِ شادمانی تیرا کسبِ حیات          چرخِ شادمانی تیرا کسبِ حیات          چرخِ شادمانی تیرا کسبِ حیات          چرخِ شادمانی تیرا کسبِ حیات</p>	<p>۴۸۵          جانِ گدازِ بے پناہی          جانِ گدازِ بے پناہی          جانِ گدازِ بے پناہی          جانِ گدازِ بے پناہی</p>	<p>۴۸۶          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی</p>
<p>سب حفظ کی طالبِ توحیدِ قدرِ ازی          جب چلتی تھی تلوارِ حسین ابن علیؑ</p>	<p>تھرا کے گرے آہ سنبھلتے ہوئے مولا          بس بیٹھ گئے خون اُگلتے ہوئے مولا</p>	<p>ایلا میں کہ خالقِ کافِ دہائی نہیں ملتا          نکلی ہر بہن ڈھونڈ رہے بھائی نہیں ملتا</p>
<p>۴۸۷          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی</p>	<p>۴۸۸          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی</p>	<p>۴۸۹          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی</p>
<p>آثارِ زوال آئے نظرِ حریفِ برین بر          بس تیغِ علیؑ میانِ میں تھی آپؑ نہیں بڑ</p>	<p>کس صوبِ میں سلطانِ حجازی کو قتل کیا          سید کو ساغر کو نمازی کو غش آیا</p>	<p>گھرا ہر جسے اہلِ خانے وہ کمان پر          اڑی موت ہو تو جسے سرخانے وہ کمان پر</p>
<p>۴۸۹          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی</p>	<p>۴۹۰          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی</p>	<p>۴۹۱          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی          گدازِ بے پناہی</p>
<p>چلتے ہیں بہانِ برہنِ ایک نفس کی          تھم دور ہو آئی نہیں آوازِ جرس کی</p>	<p>کیا مضطربِ احوال وہ سیاسی کلائی          افسوس محمدؐ کی نواسی نکل آئی</p>	<p>اڑی خبرِ وحق سے جو ڈرا ہر وہ کمان پر          تم میں یہ ہو جکا بھرا ہر وہ کمان پر</p>





<p>۵۱۱ چرخ زمین جا بہ زمین سوخت جاو یزید و اعلا از یزید و اعلا کربا بن بر ساف زمین غم بر غمی ہو در شربت خوار اجل غصه خانی ہو</p>	<p>۵۱۲ نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر</p>	<p>۵۱۳ جانی کسکے کسکے کسکے طاعت من کسکے کسکے غل غلام کسکے کسکے نوازدن کسکے کسکے</p>
<p>اب ہیکیان آئی ہن بہن دیکھ کیو صغرا تے وطن میں نہ کہیں یاد کیو</p>	<p>ہم بھی کر نیکے وہی ہر سال ہمارا جنگے لیے اسوقت ہی یہ حال ہمارا</p>	<p>آئیے نہ ہو اکھو نیسے جن ابن علی کا دم گھٹے نکلیاے حسین ابن علی کا</p>
<p>۵۱۴ داناں قباذ الدربیس کے قدم پر بلو ایزد را اچھی طرح اور اور</p>	<p>۵۱۵ نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر</p>	<p>۵۱۶ نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر</p>
<p>ایزید کا آوارہ وطن ہکوٹا دو اب سوئیچے ہم جاو بہن ہکوٹا دو</p>	<p>بالونین رہے منہ جو میر نہ روا ہو جسوقت لے گھر تو سکینہ نہ جدا ہو</p>	<p>صدر یہ ہوا زخم جو کھل کے پھوٹ کے مڑے نہ دین خنجر کا تل سے پھوٹ کے</p>
<p>۵۱۷ نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر</p>	<p>۵۱۸ نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر</p>	<p>۵۱۹ نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر نظم و نظم صورت من بر جگر شش و شش کوی من بر جگر</p>
<p>اب گلشن آفاق میں ہم رہ نہیں سکتے ولیں تو بہت کچھ ہو کر نہیں سکتے</p>	<p>زند ان بلا میں جو نہ چین آسکا بھی اچھا نہیں لینے کو حسین آسکا بھی</p>	<p>درد و کے وہ کتنی گئی سلطان زمین کو دیکھا کیے شبیر نہ تیج بہن کو</p>

۱۱

میر کی گنجی کو یاد ہوئی وہ صاحبزادہ شاکر  
 حاکم بنی یزید کی و فظلم مسماس  
 شہید چاکر کہ خدا حافظ و ناصر  
 پھر نانو خجرا بہمان کام ہی آخر  
 زنیکیا شوش دان بہر گنجی  
 ای کو گلزار خجرات بہر گنجی

۱۲

میر کی راہ زینت کتب کو یاد ہوئی شاکر  
 انو بہت یاد دہر ترس بجائی کو مارا  
 میر انانیاں فلکین نہ را ضبط کا مارا  
 زینت کتب کو چاکر کہ با تو کو چاکر  
 بجایا جی کہ صحتی ہو تو کہ گنجی  
 ام کہ یہ گنجی بہر گنجی

۱۳

نواب اعزاز ختم ہوئی بجایا  
 افسوس مع غم ہوئی گنجی کہ جو  
 چاکر ہوئی کی خدمت سلطان و دو عالم  
 کیا جانیچہ سال بہت یاد دہر  
 پلایا سو ادنی بول و جان میری  
 کل مع کہ دوست ہو جی جان میری

۱۴

رکے کو یاد شاکر خدا حافظ و ناصر  
 اکی قافلہ کسے را خدا حافظ و ناصر  
 ایو جان یاد شاکر خدا حافظ و ناصر  
 شاکر نہشتہ دیجاہ خدا حافظ و ناصر  
 دیوان کلمات نظر آئیے است  
 کسے یہ غلام آپ کے گنجی

۱۵

شاکر شوش مورخان شوشین تاب بیان عشق  
 تا کہید فلاک گیا شوشین عشق  
 شہید کسے عرض پر شوشین عشق  
 حاکم سرور دولت کسے سوال در کمان عشق  
 پھر ہر دو غم پر نور و کھار و جی است  
 پھر ہر دو غم پر نور و کھار و جی است





۴۸  
ان کا روتوں کو تیرے گھر میں  
کے گھر میں تیرے گھر میں  
تیرے گھر میں تیرے گھر میں  
تیرے گھر میں تیرے گھر میں

۴۹  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں

۵۰  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں

یہ سب جو ہیں تیرے گردن دہریں  
سیف اساتذہ تیری ہو کر مین

غصے میں نہ لاؤ مجھے یہ بات بُری  
بے جگہ ہے یہ ملحق حسین ادھری

فرماتے ہیں غرض کا بالائین کوئی  
اب رتے ہیں جب دیکھنے والا نہیں کوئی

۵۱  
تیرے گھر میں تیرے گھر میں  
تیرے گھر میں تیرے گھر میں  
تیرے گھر میں تیرے گھر میں  
تیرے گھر میں تیرے گھر میں

۵۲  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں

۵۳  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں

کے ہیں خزان لیگی ہر غیب دہن کو  
دل دعوئے مدد ہا ہر چین آرا کا چین کو

تیر آئین ضرورت نہیں شمشیر دودھ کی  
بارش ہو سوا برق نہ چمکی تونہ چمکی

نشان اٹھ کے براہ کی دم جو تیرے  
ان ٹوٹے ہو بازوؤں کی ضرب تو تیرے

۵۴  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں

۵۵  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں

۵۶  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں  
نہایت عجب ہے کہ تیرے گھر میں

تیرے ہیں سن سن یہ مسافر بلایں  
ہو تر بہتیرا کاجرات آج ہو امین

کیس ضعف میں شہ نہایت ہو اسے  
کس حال میں مادہ پیکار ہو اسے

منہ کو ہر ج شہ والا ہے بھرونگی  
تم وار کر دجائی میں تعریف کو دنگی

اسلام

<p>۱۰۰ ایمان حسین ابن علی علیہ السلام وہابیہ شوقیہ کو گورنار انفوس کو دنیا سے علیحدہ کیون باطن میں کوا کو کوا</p>	<p>۱۰۱ یوسف کا تاج و تاج و تاج دریا میں یہ لہریں ہیں کہ آئینہ میں جو یاد و شغلی میں ہیں جو شہید نور یا جلوہ متعجب شب کو سر</p>	<p>۱۰۲ کافور کی لہریں کو لطف حرم دیکھتے ہیں حجاب حرم عجب کافور کی زبانیں کو سے شہد دو تار سے آبدان و شہد</p>
<p>۱۰۳ آب دم شمشیر کو دیکھو ادھر آؤ اُس گھاٹ کو اب چھوڑ دو اس گھاٹ پر آؤ</p>	<p>۱۰۴ یا چادر شہنم ہی کل قدرت حق پر گو یا خط گلزار ہو سونے کے ورق پر</p>	<p>۱۰۵ نہر بہار سے قزند کے ٹھہر جو دھڑکی صغر کا موریش مخب میں بھڑکی</p>
<p>۱۰۶ سب کو جو دامن کھاتے تھے سب کو جو ترائی میں تھے تھے تھے تار تار کو فون سے تھے تھے تھے تار تار سے جبریل تھے تھے تھے</p>	<p>۱۰۷ کارین چار کینہ کو دیکھ کر جان کیا تین پاک کا جلوہ ہی نمایان بروہو میں ہر ایک طرف کس شہان وہاں تین چھپا پین حق جان</p>	<p>۱۰۸ قدرت کی نشانی کو تھے تھے تھے فخو کو کس شہد میں تھے تھے تھے دنیاں شہد میں لاس سے تھے تھے کو کس کس کھان میں تھے تھے تھے</p>
<p>۱۰۹ لکائے جو شیر اند اللہ سنبھل کے کی تیغوں نے تسلیم نیا مونے نکل کے</p>	<p>۱۱۰ چار آئینے کیا آئینہ قدرت حق ہیں یا حفظ کی آیات کے یہ چادر ورق ہیں</p>	<p>۱۱۱ رخسار اگر خشک ہیں لب شکر سے تر ہیں وہ آتش یا قوت ہیں وہ آب گہر ہیں</p>
<p>۱۱۲ سب کو جو دامن کھاتے تھے سب کو جو ترائی میں تھے تھے تھے تار تار کو فون سے تھے تھے تھے تار تار سے جبریل تھے تھے تھے</p>	<p>۱۱۳ کبار و قوت کا ہر ایک کس شہد وہاں تین چھپا پین حق جان بروہو میں ہر ایک طرف کس شہان وہاں تین چھپا پین حق جان</p>	<p>۱۱۴ کافور کی لہریں کو لطف حرم دیکھتے ہیں حجاب حرم عجب کافور کی زبانیں کو سے شہد دو تار سے آبدان و شہد</p>
<p>۱۱۵ کسا انگلیاں کسا ہاتھوں میں کیا شاہ دل رستم دستان کا ہو دستاں مولا</p>	<p>۱۱۶ سجی کا نشان ہر رخ شاہ فہرہ تا ماہی گر جلوہ ناعرض حشر اپر</p>	<p>۱۱۷ کب شہد زبان شہ علی نظر آئی یہ بایں لب کو تری ہی بھلی تھری</p>

<p>۲۶ گر دین کی سب سے بڑی چیز ہے کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو کے دین کی سب سے بڑی چیز ہے کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو</p>	<p>۲۷ کیا غصہ ہوئی ہے کہ ابو بکر کی لاشیں تھیں کیا غصہ ہوئی ہے کہ ابو بکر کی لاشیں تھیں</p>	<p>۲۸ گر دین کی سب سے بڑی چیز ہے کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو کے دین کی سب سے بڑی چیز ہے کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو</p>
<p>۲۹ کیا انگلیاں ہیں سبط رسول مہدی کی تو لہریں ہیں یہ باغ گریختی کی</p>	<p>۳۰ جو باغ سکونت کی پس توڑ کے بھاگے مرغان ہوا مسکو کچھو کے بھاگے</p>	<p>۳۱ جو لہریں ہیں یہ باغ گریختی کی تو لہریں ہیں یہ باغ گریختی کی</p>
<p>۳۲ سینہ ہوا جیسے زخم زاریا سینہ ہوا جیسے زخم زاریا</p>	<p>۳۳ زخاں میں صحر کی بیان ہو زخاں میں صحر کی بیان ہو</p>	<p>۳۴ داسن میں جگہ پائی رخ تو سلیمان داسن میں جگہ پائی رخ تو سلیمان</p>
<p>۳۵ ہو صنعت کو فروغ کھائی میں بھی خم ہے ہو بہات علمدار کا بیچے کو الم ہے</p>	<p>۳۶ ہر دواز کرین نقطہ بھی حرفوں گھروں اگر جائے نہ خامہ کہیں کاغذ پروں</p>	<p>۳۷ ہو صنعت کو فروغ کھائی میں بھی خم ہے ہو بہات علمدار کا بیچے کو الم ہے</p>
<p>۳۸ کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو</p>	<p>۳۹ کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو</p>	<p>۴۰ کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو کہاؤں کی فوجیں کھینچے ہیں تو</p>
<p>۴۱ چمن نہ خم سراپا کے شہنشاہ ام پر تائیت قدمی صد شہر ہوا کے قدم پر</p>	<p>۴۲ گھوڑے کی سی جال سی جلوہ گری ہو گھوڑے کی سی جال سی جلوہ گری ہو</p>	<p>۴۳ روشن ہو رکابوں کی تجلی سے شہر سے روشن ہو رکابوں کی تجلی سے شہر سے</p>



<p>۴۱ کے چہرے پر گہرے تو زخاں کوئی چشم بیکار سے نہ تھا کیا بھولا خاک چو بہت جب تک بن گیا بھولا کے چہرے پر گہرے تو زخاں کوئی</p>	<p>۴۲ گردن کی زینت نہ تھی کالی کاسی چو نہ تھی نہ سادہ نہ سادہ چو نہ تھی نہ دل نہ دل نہ دل چو نہ تھی نہ دل نہ دل نہ دل</p>	<p>۴۳ مشتاق جو تھی کیا جو تھی مشتاق جو تھی کیا جو تھی مشتاق جو تھی کیا جو تھی مشتاق جو تھی کیا جو تھی</p>
<p>۴۴ سیدھی ہوئی جیتنی علی خرم ہوئی تھیں سب کھینچوں میں خوف سیدم ہوئی تھیں</p>	<p>۴۵ ہر ضرب میں ہی دھال نہ ہو پست شکر بازو ہی نہ پہنچا ہی نہ انگشت شکر</p>	<p>۴۶ ہر طور قدیم آئے فنا شکر کیا ہی بہاں صحت اب سے کیے کو بجا ہی</p>
<p>۴۷ جہاں تک نہ لکھنا کفر میں پہنچا یوسف کا شرف کفر کے بار میں پہنچا خوار صباں ظلم کے گلزار میں پہنچا سگوار خلیل دجبان نابین پہنچا</p>	<p>۴۸ کیا صاف تھا دل میں کو بھلا آب چشم شہر نے دریا کو بھلا ٹھنڈا جو آجین شہر کو بھلا روشن ہو جام کراہ کو بھلا</p>	<p>۴۹ مکہ سے پوچھو صفت کو بھلا مکہ سے پوچھو صفت کو بھلا مکہ سے پوچھو صفت کو بھلا مکہ سے پوچھو صفت کو بھلا</p>
<p>۵۰ لشکر کے جوانوہ میں آقا نظر لے فرعونوں میں حضرت موسیٰ نظر لے</p>	<p>۵۱ ہر وار میں بھی صاف زیادہ نہ تھے کافور صفت خون اڑتی کی صوفے</p>	<p>۵۲ تو پا بھی نہ یہ دشمن ہر دو کو لے مساب کے پنجے میں بدلتے کو لے</p>
<p>۵۳ ابوہریرہ کا شہر ابرار نے کیا ابوہریرہ کا شہر ابرار نے کیا ابوہریرہ کا شہر ابرار نے کیا ابوہریرہ کا شہر ابرار نے کیا</p>	<p>۵۴ تلوار کا شہر کی مصیبت سے نکلا تلوار کا شہر کی مصیبت سے نکلا تلوار کا شہر کی مصیبت سے نکلا تلوار کا شہر کی مصیبت سے نکلا</p>	<p>۵۵ خوار کا شہر کی مصیبت سے نکلا خوار کا شہر کی مصیبت سے نکلا خوار کا شہر کی مصیبت سے نکلا خوار کا شہر کی مصیبت سے نکلا</p>
<p>۵۶ مٹی پر صفائی دم شمشیر دوم میں چھپکی نہ ذرا آنکھ کہ تھا خواب میں</p>	<p>۵۷ یہیم جو ہو و ارشمنشاہ زمین کے ہرمت ورق اڑ گئے شیرازہ تن کے</p>	<p>۵۸ جب تک کہیں سقی امین نہ رہ گیا سید تری اس جنگ کا افسانہ رہ گیا</p>

<p>۱۲۵</p> <p>گر کوئے جادوئے جادوئے حسین خالی جو کوئی مورچہ چاہے حسین مقتل گئے سے جلو جادو حسین دریا سے بھی فوج کرنا نہ حسین</p>	<p>۱۲۶</p> <p>صورت کو جلیجین چو چو خوار اندر سے محبوب کی یہ گرم وار بہر کمر جادوین نسو کوئی جاننا لڑنے کے لیے کب سے جلا فقر و دانا</p>	<p>۱۲۷</p> <p>تھا تو نصف سعد کا سر لاکھ خوار دن دھنے لگا گرم ہو موت کا بازار بھی کائنات ان بنش جو کیا وار موت کے کئی بار گرسا سیراوار</p>
<p>۱۲۸</p> <p>صدمہ عمر عباس کا مولائے اٹھایا جب ہاتھ میں پانی شہر والے اٹھایا</p>	<p>۱۲۹</p> <p>اب روک لو تشریف علیؑ راہ عدم لو وہی تشہد میں یارین تلواروں کے دم لو</p>	<p>۱۳۰</p> <p>دور زمین گرامہ علیؑ بر بھیان کھا کے بیسے شہر دین جانے ہاتھوں کو کھا کے</p>
<p>۱۳۱</p> <p>اعدا میں جو فوج کباب کھینچ کر پیا کیا کباب کھینچ کر پیا نکسہ کباب کھینچ کر پیا سیاہ کباب کھینچ کر پیا</p>	<p>۱۳۲</p> <p>تھوڑے کوئی جہاں گئے سلاطین دیندے تھوڑے جو تشریف کر مالک کو دکھانا میں ذرا صبر کب نہا ہے لڑنے کے کام نہر کا نہیں کب</p>	<p>۱۳۳</p> <p>تیرے پانی میں لپکتے ہیں بے منتظر جہاں تیرے غم غم میں ہیں پاؤں ہوا سب سیموم کا دہر میں ٹوٹ گیا ہے جہاں علیؑ</p>
<p>۱۳۴</p> <p>سیدنا یونسؑ کی مصیبت سے ہیں وہ دیکھے خیمہ کو عین لوٹ رہے ہیں</p>	<p>۱۳۵</p> <p>ہاتھوں کو رسولان سلف چوم رہے تھے ہر ضرب ہوتی مک چوم رہے تھے</p>	<p>۱۳۶</p> <p>بیائے تھے ہر شاہ خوش اقبال کے صفیر ہمیں ہو بس تھے سو ڈال کے صفیر</p>
<p>۱۳۷</p> <p>کیا تیرے پانی میں سر سانی ہو کر اد کوئی تیرے سیرے سے تیرے ہو کر چھینتی ہو سر نہایت لاشک جادو برہم چہ جانتے ہیں جادو کا نیم</p>	<p>۱۳۸</p> <p>تیرے کوئی بخت سے پہنچے دل و دھار لڑنا نہ بھی آپ پہنچے دل و دھار جہاں بھی دکھا دیو پوئی غنی فقار نہا رہے ارشاد کیا روئے تلوار</p>	<p>۱۳۹</p> <p>بابا کا جو کوئی نہ مارا دکنے والا مرنے کو گئے آپ جہاں شہر والا اعدا میں نظر اوردینے کو کبھی کالا گنا گیا خورشید جہاں پوئی کالا</p>
<p>۱۴۰</p> <p>مکہ سرخ ہوا شاہ عجب قہر سے نکلا کھینچے ہو سیف و زبان لہر سے نکلا</p>	<p>۱۴۱</p> <p>لو او کو ہم زبیر کے بڑا کھڑے ہیں بس لڑکے اب مرنے کو طیار کھڑے ہیں</p>	<p>۱۴۲</p> <p>سید احمین ہوئی ہویر جو سلطان زمین کو بشر میں کھڑے کھڑے لگا دیکھنے زکو</p>

<p>۴۵</p> <p>سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا</p>	<p>۴۶</p> <p>سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا</p>	<p>۴۷</p> <p>سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا          سید بنی کو سنانے سے بچ گیا تھا</p>
<p>تھا وقت بخارا نے کاشویش بڑی تھی          بابا تھے مسافر کہ شہادت کی گڑھی تھی</p>	<p>مدفون اسی پوشاک سے پیر ہوئے تھے          تابوت بھی بابا کا وہی تیر ہوئے تھے</p>	<p>وہ کولسا غم پر جو بشر سے نہیں جانا          بیتاب نہ وقت کوئی رہ نہیں جانا</p>
<p>۴۸</p> <p>ہاگاہ دکھایا تھے نقشبند نے یہ حال          منہ ایک جلا تا اور سب سے یہ حال          واد کی تو فاست ہو نہ بچوں دیال          یہ کہ کیا دل طائر نہ بچ کی مثال</p>	<p>۴۹</p> <p>خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت</p>	<p>۵۰</p> <p>فریاد ہو اٹھ جائیگی صین آج ہمارے          آجیٹھے ہیں مرنے کو دشمنین آج ہمارے</p>
<p>تھا جگہ گمان زخمی و مبتاب حزین ہرز          نہ خونین و بے ہو جبریل امین ہرز</p>	<p>بہی کر باب سے جو آ کے سکھتے          بابا نہ رکنے رہ گئی چلا کے سکھتے</p>	<p>فریاد ہو اٹھ جائیگی صین آج ہمارے          آجیٹھے ہیں مرنے کو دشمنین آج ہمارے</p>
<p>۵۱</p> <p>خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت</p>	<p>۵۲</p> <p>خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت</p>	<p>۵۳</p> <p>خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت          خانی کی خط میں کیا ہو دم نہایت</p>
<p>کیا دیکھا ہو تھن کہ وہ شہباز تھی ہر          تیرون میں نہان جسم سیل ابن علی ہر</p>	<p>بجھتا ہو جبراع اب حرم لم نہ زنی کا          ہو کوئی کوفی دم میں حسین بن علی کا</p>	<p>منہ پھیر لیا میں نے تھا کر گیا اصغر          آگتا ہوا حسرت سے مجھے مر گیا طغر</p>



<p>۴۳۴</p> <p>آلودہ خون آہ بوا کہ کھکھارنا بیانی سے افشائے یکے کے برے بار</p>	<p>۴۳۵</p> <p>حلقہ نشین غم کھونک کھونک عجائب نشین کھونک کھونک</p>	<p>۴۳۶</p> <p>ہم سے سفری کب کی دم رکتے ہیں گھوڑے جاسجدہ معبودین ہم جھکتے ہیں گھوڑے</p>
<p>۴۳۷</p> <p>گسری کا بھی غائب نہ ہوئی ریدی نہ صاف نہ ہی تصویر کی سندی</p>	<p>۴۳۸</p> <p>دودھ دھوپین ہو چکی باغضیب بار بار کھنکھاتی ہو چکی</p>	<p>۴۳۹</p> <p>پوچھا سر پرک کو جسے جا کے ہوا چھپ چھپ جوبین حال سنا دیا ہوا</p>
<p>۴۴۰</p> <p>میتاب نہوں تر جو چاہے یہ ہوں ہی بیکس نہ بخیر نہ کراہے یہ ہوں ہی</p>	<p>۴۴۱</p> <p>مچھٹک نہ ہو چکے کہ پیام احوال لے افسوس میں جیتا رہوں ریت بٹھل لے</p>	<p>۴۴۲</p> <p>پیغام یہ دینا کہ میا اللہ نگہبان ہم فرج ہوئے آپ کا اللہ نگہبان</p>
<p>۴۴۳</p> <p>دہ جان چھینا درود و اندوہ و دکھ غش ہوئے سبیر و قہار و شہر</p>	<p>۴۴۴</p> <p>سرس زنی صلا دے کہ نہ گھر ابوراد سرس زنی نہ گھر ابوراد</p>	<p>۴۴۵</p> <p>گھوڑا دو ہوا افشان غم کو راہی آباد ہوئے کج کو جلا و سپاہی</p>
<p>۴۴۶</p> <p>تھاتیر سے پہلو کا غضب نہ خم چین پر لکھتے ہوئے تھے شہر مظلوم زمین پر</p>	<p>۴۴۷</p> <p>ہر چند کہ میں بہت مصیبت میں پڑی ہوں مکلی نہیں نزدیک درخیمہ کھری ہوں</p>	<p>۴۴۸</p> <p>تھرائے پیرندہ آہ و فغان سنگھ موہا کی کھنکھائی گئی گردن پیر شیر خدا کی</p>

<p>۱۳۵ چونکہ شہزادین سے غمخوار و غمخوار مولا کے لئے کما کما کما کما کما کما پانی جو کما کما کما کما کما کما حیدر سے پیرائے کما کما کما کما</p>	<p>۱۳۶ نہی</p>	<p>۱۳۷ نہی</p>
<p>ایذا انوار اللہ کا تم نام لو صاحب فرزند کے بازو کو ذرا تھام لو صاحب</p>	<p>نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی</p>	<p>کسوقت میں اسوار سے منہ موڑ کے آیا گھوڑے شہ بیکس کو کہاں چھوڑ کے آیا</p>
<p>۱۳۸ نہی</p>	<p>۱۳۹ نہی</p>	<p>۱۴۰ نہی</p>
<p>نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی</p>	<p>نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی</p>	<p>نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی</p>
<p>۱۴۱ نہی</p>	<p>۱۴۲ نہی</p>	<p>۱۴۳ نہی</p>
<p>نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی</p>	<p>نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی</p>	<p>نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی نہی</p>

<p>۱۱۱۱</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p>	<p>تہا ہر وہاں لاش غریب انگریز کی</p> <p>تدبیر ہی پامالی شاہ شہزاد کی</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p>	<p>تلوار لیے شہر بڑھا سوے کینٹ</p> <p>در چھین لیے تھام کے بازوے کینٹ</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p> <p>میرزا محمد علی خان کمرہ دار</p>	<p>ہر شہر میں تیرے شجر نظم پھیلنے لگے</p> <p>ہر شہر میں رشک کے شعلوں سے جلیں لگے</p>

میرزا محمد علی خان کمرہ دار



<p>۴۴ میں نے اپنے خاتمہ کو مکرر کر دیا ہے مگر غم تنہائی شہادۂ خداداد ہے پھر گھر و گھر بادشاہ گرفتار ہے سکندر آفاق گرفتار ہے</p>	<p>۴۵ میں نے اپنے مالک کو کھڑے کھڑے دیا شکر سے بڑھا کرے سواروں کا رال ہے رواوردی ثابوت ہوا ان میں دیا دھواون کا اندھیرا کینچن کچا آجال ہے</p>	<p>۴۶ میں نے سفر اسٹان ہوا اندھ گھبراہٹ مجان سے پوچھا ہوا اندھ گھبراہٹ میں نے ہوا بیان ہوا اندھ گھبراہٹ میں نے ہوا بیان ہوا اندھ گھبراہٹ</p>
<p>گل رنگ ہو پو شاک شہر شہر گھوڑی یونین تن اہل سے پٹکتی ہیں لہو کی</p>	<p>ناچار اٹھایا شہر مظلوم نے سر کو کینچا نفس سر دیا چست لہو کو</p>	<p>اٹھ اٹھ لے لہو صبر کی بیکس کو دعا دو ایر دستو چپیر کو مرے کی رضا دو</p>
<p>۴۷ میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>	<p>۴۸ میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>	<p>۴۹ میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>
<p>لہو کی ہین بھین بھین زور پرا کے دلمان قبا اٹھتے ہیں مجھ کو کون ہوا کے</p>	<p>میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>	<p>دلفون کو شہیدوں کی سنوارا کیے پیر ہولانہ کو بی سب کو بکارا کیے پیر</p>
<p>۵۰ میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>	<p>۵۱ میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>	<p>۵۲ میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>
<p>میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>	<p>میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>	<p>میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا میں نے شکر عبادت کیا</p>

<p>۵۴          جہاں میں کفار نے اپنے بیٹے          کو جلا کر کھانے کی طرح          کھا دیا تو میں نے اپنے          دل سے کہا کہ تیرے          لیے تو کھانا کھاؤں          مگر تیرے لیے تو          جان و مال قربان کر دوں</p>	<p>۵۵          کاش کہ میں نے اپنے          دل سے کہا کہ تیرے          لیے تو کھانا کھاؤں          مگر تیرے لیے تو          جان و مال قربان کر دوں</p>	<p>۵۶          کاش کہ میں نے اپنے          دل سے کہا کہ تیرے          لیے تو کھانا کھاؤں          مگر تیرے لیے تو          جان و مال قربان کر دوں</p>
<p>فرست ہمیں اندوہ جدائی نہیں دیتا          کیا خاک لڑنے کے دکھائی نہیں دیتا</p>	<p>مجبور ہیں منہ تنگ سمور انہیں جاتا          تنہا تری تربت کو بھی چھوڑا ان جاتا</p>	<p>بہر درد نہ تھا کوئی ولی ابن ولی کا          تھا ضعف منہ زرد گھٹیل ابن علی کا</p>
<p>۵۷          بے درجہ صفت اختیار نہیں بھی          کیا بیخ زنی ہو گئی جو بیخ زنی بھی          تنہا اور بیان لاش لہجہ کی خط بھی          ہر گز نہ کہنے جانیے درجہ کی بھی</p>	<p>۵۸          گل لعل خجانی علی اصغر          شہدائے کربلا کی ہر جگہ بھی          بی بی من شہدائے کربلا کی ہر جگہ بھی          پھولوں کی تری تری شہدائے کربلا کی ہر جگہ بھی</p>	<p>۵۹          تھا قصہ دو عالمین اسد اللہ کا          گستاخے دامن قبا سید والا          تھا کون لکھا دین تھا شے والا          خود صفات کیا دین کا لون کو بیخ کا</p>
<p>ہو تانہ جدا لاش سے مجبور ہی بابا          تم یہ نہ بھنکا کہ بہت دور ہی بابا</p>	<p>اب کوئی نہیں مگر فلک جاہ نگہبان          جنگل میں تری قبر کا اللہ نگہبان</p>	<p>تھا وقت عجب دوش ہم میر کے مکین پر          تھے گو ہر اشک شہدائے کربلا میں پر</p>
<p>۶۰          لاشے ہی فرستے کوا لاش سے آخر          لو جاتے ہیں فرزند خدا فاطمہ نام          صفحہ کی حد جو کہ سید صابہ          کرب کا ہر کوئی کہہ کر کہیں سنا</p>	<p>۶۱          دل سے کہتا ہوں جو دہائے شہدائے کربلا          گویا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ          تھا شو کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ          بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۶۲          بے درجہ صفت اختیار نہیں بھی          کیا بیخ زنی ہو گئی جو بیخ زنی بھی          تنہا اور بیان لاش لہجہ کی خط بھی          ہر گز نہ کہنے جانیے درجہ کی بھی</p>
<p>گوارہ صفت ہلکی تربت یہ بیان تھا          وہ صفحہ نواں لڑنے کا نشان تھا</p>	<p>ہر سمت اٹھا کے جوئی خیال کو دیکھا          گھوٹے کی عنان تھام کے افلاک کو دیکھا</p>	<p>یہ قدر تھی او صاحب معراج ہماری          کوئی نہیں تھا جسے جو کا بیج ہماری</p>

<p>۵۱۵ گفتا بروی عجب پیش کا تھا میں دو در متقل میں سوار کیا تھا آپ سے پھر سب شاہ قہسدا تھا آپ سے پھر سب شاہ قہسدا تھا</p>	<p>۵۱۶ کین گنیا نم سے ہوا دہی عالم کین گنیا نم سے ہوا دہی عالم کین گنیا نم سے ہوا دہی عالم کین گنیا نم سے ہوا دہی عالم</p>	<p>۵۱۷ شہر و دیو و جادو حبیب شوق انکار کا قدحی جہان اذن طلب بر وہ طہر کا آقا سے جہان سیف خدا تھا لہر کا اس وقت عجب حال تو کم سے کم لہر کا</p>
<p>۵۱۸ انگوٹھیں وہ شکل شہہ ناشاد رہیگی تہنائی فرزند علی یا درہیگی</p>	<p>۵۱۹ ناگاہ کسی شخص نے مجھ کو یہ مذاکی یہ شان خدا کی ہر یہ قدرت ہر خدا کی</p>	<p>۵۲۰ کتے ہیں بہن اس کو امام اہل کی ہر چاہنے والی یہ حسین ابن علی کی</p>
<p>۵۲۱ پاپوں کھڑے تھے غلطی کر کے چلائے تھے میں حرم احمد غبار وہ تالی زار ابوی بی بی غبار تھوڑی تھوڑی تھوڑی غبار</p>	<p>۵۲۲ دردیہ کہان اور کہان کی غبت شہزاد یوں نے کی ہر بیان غبت ساتھ اسے ضعیفہ جو یہی نوکل غبت نقصہ ہر جی خادہ شاہ رسالت</p>	<p>۵۲۳ سیدانی و مسعود و متعبد خدا کو زیبیت ہر بی نیت شہہ تقد کشادہ کو مضطرب سے بھائی کی صحبت نے سید کو واپس دے کر اب ظلمت سے قمر کی جاہ کو</p>
<p>۵۲۴ سر کا کے درخیمہ کا پر داخل آئی تھانے ہو ہاتھوں کی کلیجہ نکل آئی</p>	<p>۵۲۵ یہ صحن میں بے مقنع و چادر نہیں نکلیں انکی تو کینرین کبھی باہر نہیں نکلیں</p>	<p>۵۲۶ افسوس یہاں کھر سے یہ خوش نکل آئے بس میر بھائی و اس کے بھی انسو نکل آئے</p>
<p>۵۲۷ ساتھ ایک وضع بھی لکھوئے کچھ مال کتنی رسا سننے کے وہ نکو مال کینرین نہو قاطعہ کا لال وہ سیدہ بھی کد سو اضطراب مال</p>	<p>۵۲۸ ہر والدہ کا کہی بیان متبہ سارا کرتی تھیں صحن میں کھانے کا سارا کرتی تھیں صحن میں کھانے کا سارا کرتی تھیں صحن میں کھانے کا سارا</p>	<p>۵۲۹ تھا ہر کوئی کہ جی کوئی کوئی کوئی تھا ہر کوئی کہ جی کوئی کوئی کوئی تھا ہر کوئی کہ جی کوئی کوئی کوئی تھا ہر کوئی کہ جی کوئی کوئی کوئی</p>
<p>۵۳۰ یوں مقنع و چادر سے نہان کی تھیں جس شکل سے ہو روح روان تہ تہیں</p>	<p>۵۳۱ جب تک ردا اور صحن اس ماہ لقا نے پہنہاں نہ کیا پردہ قلمت کو خدا نے</p>	<p>۵۳۲ تھا ضعف امام اہل کا نہ ہے تھے غیرت حسین ابن علی کا نہ ہے تھے</p>



<p>۱۷۱ مقامت و عروج و خراج چلی و سبجائے ہر کسے تھامے معین کا لب لباب شہید پر ہوا رب فریق چھوڑے ترانو</p>	<p>۱۷۲ کامین حضرت کا ہونے نیاچار تم کھو گئے رگائے قدم شاہ کی بار وہ جگر افکار وہی ہوئی شہید کو چلی وہ جگر افکار مقتل کی طرف شہید پہر یار</p>	<p>۱۷۳ دو لاکھ تلو اور چلی اگر آقا دھلی چلی گئے تھے من بیان آقا تہ تیغ کیسے سلسلہ رعبیہ گھر آقا دیکھ چکے گا کھول کے دن سے آقا</p>
<p>۱۷۴ رورو پر مٹی ناد علی کشتہ دہن نے بھائی کو سوار آہ کیا آکے بہن نے</p>	<p>۱۷۵ چلانے لگی دست ادب جوڑے فضا جاتی ہو بیا باغین بھین بھوڑے فضا</p>	<p>۱۷۶ سجادہ بچھا دیتی ہوں میں محل میں اب شکر کی پڑھیے گا نزار آکے محل میں</p>
<p>۱۷۷ دوست قتل کئے ہوئے نہ کھینکے کتنے تھے کہ اندر مروت نہ آئے ٹٹکی بے شک حریفے دکن سے بھا دیکھ چکے گا کھول کے دن سے آقا</p>	<p>۱۷۸ نصرت و محبتوں بلاد دیکھ لے آقا زیبا نش کرنا دیکھ لے آقا نصرت و محبتوں جی کچھ زار دیکھ لے آقا</p>	<p>۱۷۹ سوسے من میں آگے کی تہہ کھام سوسے من میں دو دن سے کھام فریاد کا آج مشام ہے آرام خستہ بین بہت پاؤں دیا گناہ نام</p>
<p>۱۸۰ نوارہ جرات چھٹارن کی ہوا میں تھے خون کے دبے سر زینت کی دم میں</p>	<p>۱۸۱ ہو فتح خدا جلد دکھائے یہ سواری دن دکھائے نہائے کہ میر آئے یہ سواری</p>	<p>۱۸۲ خامیے کا سر انجام کروں غریب ہی حضرت مجھے نہ ہاتھ دکھانے کی ہوس ہی</p>
<p>۱۸۳ تجارت مٹی کر بند شہر کے لکڑی سے دیکھا نہ دیکھیں کہیں کھار دھوکا دیکھا نہ دیکھیں کہیں کھار دھوکا</p>	<p>۱۸۴ ہو جو معجزہ پر آنا میں تصدق عینی عین کتابی زانا میں تصدق سب چاہئے وافر جانا میں تصدق ساتھ کچھ عباس لاؤں میں تصدق</p>	<p>۱۸۵ اس دم کا ہمیشہ ہے اللہ نگہبان پورا کرے خلاق جہان دل کے زبان حسین اور دین ہو جہان سب کو دیکھ کر کہیں کیوں تلو کا سامان</p>
<p>۱۸۶ لیا جائے کیا ذکر ہے بھائی بہن میں زینت کی نہ آواز سنی ایک نے رعین</p>	<p>۱۸۷ گھر میں آداسی نہ یہ ویرانہ رہیگا اس جرات و اعجاز کا افسانہ رہیگا</p>	<p>۱۸۸ فضہ کا جنازہ شہدائے اٹھایا لوٹری کو بڑی عوم سے آقا نے اٹھایا</p>

<p>میں نے میں نے مجھ کو دیکھ کر پیش میں کیوں کر کہوں کہ میرے کعبہ کی قلب میں تیرے</p>	<p>میں نے پیارے دوست میں نے اپنے میں نے اپنے</p>	<p>میں نے افزون تری میں نے اپنے میں نے اپنے</p>
<p>قرآن کتاب احمد مختار نبی میں حقامانی و قرشی و عربی میں</p>	<p>اس خادم کے حال پر شفق برہین تائید کو شہید سر قمر طے میں</p>	<p>شہید خدادوش میر میر کا ملین ہی شہید سارا کب کوئی دنیا میں نہیں ہی</p>
<p>میں نے افزار امامت میں میں نے اپنے میں نے اپنے</p>	<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>	<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>
<p>بہ لکے ہوں بشاش کروں دین میں شادی ہو کر عیولوں نہ سواؤں میں</p>	<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>	<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>
<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>	<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>	<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>
<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>	<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>	<p>میں نے میں نے اپنے میں نے اپنے</p>

نائب الامام

<p>۱۳۵</p> <p>مطمئن قدم شاہ سے پہلے مکہ مکرمہ نظم کے لیے اس کے چھکے شہر کبیر ارشا کر کیا صبر کر دیکھیں رہا فصلہ ہی کہہ چکے خواہر سے کہیں</p>	<p>۱۳۶</p> <p>پہلے کی گئی تھی وہیں خاک لڑی تھی شہرستان میں خاک لڑی تھی شہرستان میں</p>	<p>۱۳۷</p> <p>وہ طائر سدا کا ترپے سے جانا مرغان ہوا کا ادھر آنا ادھر آنا فرشتہ بی ظلم کے تیرون کا نشانہ سکھنے کا کہنا ہے اللہ بچانا</p>
<p>دم بھر کی بھی مہلت ہم اگر پائیں گے زینت پھر آپسے ملنے کو چلے آئیں گے زینت</p>	<p>حسرت سے رخ شاہ ہر دیکھ رہا تھا سلطان دو عالم کو ہمارا دیکھ رہا تھا</p>	<p>جب چپ کے نظرون سے گرنے لگا رہ رہ گئے اس دمویں تار سے چمکے</p>
<p>۱۳۸</p> <p>کین کی بکھار شاہ شہر کا کین کی بکھار شاہ شہر کا کین کی بکھار شاہ شہر کا</p>	<p>۱۳۹</p> <p>شکار سے حضرت کی بکھار شاہ تھی لور کی مقرر میں شہر کا یوں زینت ہوا ہر دیکھ رہا تھا</p>	<p>۱۴۰</p> <p>ادھر تھیں وہ فضا میں مقتل کی جگہ پر تھیں وہ فضا میں جلتا تھا نہ جلدا نہ جلدا نہ جلدا</p>
<p>کفار کے سر تن سے اتار میں تصدق لوح مبارک اسد ہار میں تصدق</p>	<p>صحف کی ہوا بازو سے طائر کی ہوا تھی اللہ نگہبان پروں میں یہ صدا تھی</p>	<p>چھائی ہوئی تھی یاس بیابان ہزار سب رہے تھے آید شاہ شہد اپر</p>
<p>۱۴۱</p> <p>ہوتا ہوا بیک واپس پہنچا رہو اس کے سہلوں کھڑے تھے گنبد فیروزہ سے کیا کوئی طاقت تھا بغیر پاکہ ذوالی و طاہر</p>	<p>۱۴۲</p> <p>بیتاب وہ جاتا تھا اس وقت گردن تھی گھٹکتی ہوئی پر راز میں تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۴۳</p> <p>سبھی میں سے تھیں وہ زینت کے تھیں وہ پہلو زردہ وہو میں سے تھیں وہ</p>
<p>تھا دمویں میں جو وہاں گامان سے سب کے لئے تھے سفیدی میں</p>	<p>چمکے پرستار جناب شہد میں تھے طاہر وہ نہ تھا حضرت جبریل میں تھے</p>	<p>جنگاہ میں کیا شان امام مدنی تھی دو طالعے بھی انداز تھے جی بہ بھی نہ تھی</p>



<p>۵۵۵ چلے گئے نقیب الدیاس کہ سحر ای شاہید درہ چھوڑ کے قزو نیز کے غم سے مہر آدھ اور آدھ کو مہینہ تلواریں جھکے ہو گئے</p>	<p>۵۵۵ کھل کر کان میں نیز غم سے شہر غم غم پر پڑیں غم غم غم کتنے مہینے کھلم کھلا فردوسہ و طاقت تیار ہو گئے</p>	<p>۵۵۵ چلے گئے نقیب الدیاس کہ سحر ای شاہید درہ چھوڑ کے قزو نیز کے غم سے مہر آدھ اور آدھ کو مہینہ تلواریں جھکے ہو گئے</p>
<p>۵۵۵ سجھل گل تربت میں غم نظر میں داغ غم شہر غم ڈھالوئے جگر میں</p>	<p>۵۵۵ گرد آئے جو آئی ہو لوگوں نے پیر جس سمت ہو اچلتی ہو چلیاں پیر</p>	<p>۵۵۵ چلائی فوج میں کہ نہیں تاب غالی فریاد ہو فریاد ہر شاہ شہدائی</p>
<p>۵۵۵ نصف ہی تھے غم غم غم غم یہ کام انہیں کا ہر شہر کی حالت کہ شہر غم غم غم غم غم پہنچتے ہیں یہی وہ صیبت پہنچتے</p>	<p>۵۵۵ کوسوں کوئی اپنا نہیں بنی ہو گئی بیان پڑا ہو پیر پیر کی پڑائی میرا ہوا چہرہ سپر کی پڑائی تا شہر کی کوئی ایسی لڑائی</p>	<p>۵۵۵ اتنے میں بکا رہے شہر کے شہر اس حال میں کہ نہیں غم غم غم ہیں چہرہ لوگوں میں غم غم غم کسی کا غم غم غم غم غم</p>
<p>۵۵۵ شیرانے شجاعت میں کبھی مل نہیں سکتا اس حال میں لڑنا تو کہاں مل نہیں سکتا</p>	<p>۵۵۵ گھوڑے حسین ابن علی گرنے دیئے اس حال میں کہ نہیں غم غم غم</p>	<p>۵۵۵ معلوم ہو غم غم غم غم غم ہو غم غم غم غم غم غم</p>
<p>۵۵۵ امام کا شاہوں کے ہر وقت مقرر اس وقت شہنشاہ کے ہر وقت مقرر میکے بھی مقرر ہوں چھوڑنا بھی ہوں بال ہمارے ہر وقت مقرر</p>	<p>۵۵۵ افلاک سے آتی تھی صدا کہ سحر گو پیس ہو فاقہ ہو تباہی ہو پر اگرو زار بھی کسی کا غم ہو نہیں سانس ہو کسی کا غم ہو</p>	<p>۵۵۵ گردن کو اٹھائے غم غم غم ارشاد کیا کہ ہو تباہی ہو ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں نہیں ہوئی نہ ہوئی نہ ہوئی نہ ہوئی</p>
<p>۵۵۵ ہر چار قدم دموب میں کس قدر چلے یہ شہر جبریل کے سلسلے میں چلے</p>	<p>۵۵۵ جسم دم یہ جزین چلنے کے تلوار چلنے جز حکم خدا اور کسی سے نہ رکنے</p>	<p>۵۵۵ خالق کی عنایت درہا ہوں درہا مر جاؤ گنا لیکن جو کہا ہوا کرو گنا</p>

<p>۱۴۳ جو صبح کا بد کریم رخصت تھا نہیں بلکہ سنگلاخوں کا پیر تھا کرتا چھٹی سر کے جن شیریں سے خلیفہ کا تھا سب مر گئے</p>	<p>۱۴۴ پشت پیچہ نہ منظر چھل کے سنگلاخوں کی چھٹی چھٹی دیکھ کے نہاڑتی زمین میں گڑھے گڑھے سنگان ہوا ارے کو نہ توں چھل کے</p>	<p>۱۴۵ نامہ خود کو گئی جو پہلے قاب نہ منظر جب ملک میں لشکر اعلیٰ کے سرور پہ پہلے تیرے یوں بنیں بندے کے کھڑے منظر اس وقت ہر میدان میں موعود ہوا</p>
<p>میں مضطرب و بیتاب نہ سمجھا نہیں سکتے جانا ہو مجھے فرض کہ وہ آ نہیں سکتے</p>	<p>دیکھا کہ زیادہ ہو ترپ تیغ دوسری رو کا اُسے مولا نے سوے چرخ نظر کی</p>	<p>مجھے ہوئے قہم ہم کہ فقط دھوکہ سی ہو نور شیدہ ہی سر پر یہ قیامت کی طہری ہو</p>
<p>۱۴۶ جنرات خلا و زمین کوئی آس بار بعض زمین بچیں بدن سرور بار سب عضووں کے مچان ہوں تھکا دیکھو دیکھو قتل ہوں میری بدن گوارا</p>	<p>۱۴۷ ہر ایک کو معلوم ہوں المیہ کیا کیا جا چکا بیوقوف کی کیا چمک کوئی خبر غافل کی کیا میرے لئے تھے عداوت کی کیا</p>	<p>۱۴۸ لہو سے دل لشکر اہل تہم زار بجائے بجائی تو آئے کہ پیر ہمارا تیرے دل کے لئے کھلے کمانوں کی بار تلاوار بن گیا ہوں پکار بن گوارا</p>
<p>پچتاؤ گے تم خشک گلا کاٹ کے میرا سرم آگنی نجر کو لہو چاٹ کے میرا</p>	<p>اب اوس ہی انداز ولی ابن ولی ہیں دیکھو تو علی ہیں کہ حسین ابن علی ہیں</p>	<p>بدلی تھی ہوا اسوے جہنم سفری تھے سب کام کے سردار چرخ سحری تھے</p>
<p>۱۴۹ اب نہ کہہ جا پائے تیرے تیرے پہن پہن کر تیرے تیرے تیرے اس وقت کے تیرے تیرے تیرے ضعف کی تصویر تیرے تیرے</p>	<p>۱۵۰ ہم کے جو بڑے کام کرنا ہنسنے گیتی تھا شور کہ لیلان ہوں کی حکمت کی گیتی دریا بہ ہوا خشک نظر تیرے تیرے اجل اس وقت ملان میں کیا تیرے تیرے</p>	<p>۱۵۱ تھمے قدم غم پیر سحر کو لایا پیر کے بنادو اجل خبر کا لایا خیمہ میں اسے فوج نے لایا لایا شہار ہوا ہوا شہین لشکر کو لایا</p>
<p>اس دھوپ کی شدت جوں کو کب لہو لکھو گے سے اٹھ کے کوئی لایا لکھو</p>	<p>شہر غیظ ملین دھنکے جسے کب وہ بیک اندھیرا بیک گاہ جسے اب وہ بیک</p>	<p>ایسے کس کو بھی تپکھو لوتے دیکھا جب آنکھ ملی سب کو مڑھو لوتے دیکھا</p>

<p>۹۷۵ چو چکا کہ کیا حال ہو گیا مردا پکڑے کہ بولی تو جان اب ہو گئی ہم سب کی صفائی تو جان کی جگہ ہو گئے اجل آئی</p>	<p>۹۷۶ کو رو کر یہ سب تیرے چلائے تو دیکھو تو مری سے ہوا صاف نمودار خداوند خون علی صلی اللہ علیہ وسلم بہین خنجر و تیرے تیرے جان نین</p>	<p>۹۷۷ تیرے تیرے ہی یہ جوان کیانی نہ سدل ز تیرے خط سے ہو گئے پانی چکار نہین بہیم اس اندر کا جانی چکار نہین تیرے علی اکبر کی جوانی</p>
<p>۹۷۸ ہو تمہارا سے پیچیدہ پیغام قضا دے دو لاکھ کفن شام کے حاکم سے نکلا دے</p>	<p>۹۷۹ صورت نہ شاہ میں ہو تیر قضا کی معصوم کو مارا ترے کئے سے خطا کی</p>	<p>۹۸۰ پیری میں بڑا رنج بڑا داغ سہاوی دنیا کے جوانوں کو مٹا دین تو بجا ہی</p>
<p>۹۸۱ مصلحان شہیدہ کشادہ دہ کی ان لڑکیوں سے غریب نہ ہو سکا چار غنیمتوں سے صاف علی اکبر کی شاہانوں سے شہید پیرا لڑکی</p>	<p>۹۸۲ بوسے یہ علم کہ علما و دہ میں لے کوں یہ بدعت نشان کوں مردار و عالم کی سواری ہو است پائیں کیا باغ و گل گاہ جو گئے بار و بھار</p>	<p>۹۸۳ حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین حسین</p>
<p>۹۸۴ اس تیغ کو روک لگا بھلا کون پیر سے جوڑک نہ سکی جو ہر اول کے بھی سے</p>	<p>۹۸۵ انگشت بدندان ہو عبت دیکھ لے اب ہلکے چھڑا سنا نہین بچہ سے اجل کے</p>	<p>۹۸۶ قاسم کے تصور میں مجھ جال کرے جنگلو ترے شکر کو بھی پامال کرے</p>
<p>۹۸۷ شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید شہید</p>	<p>۹۸۸ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۹۸۹ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۹۹۰ پہل بر جیون گرجو سے نظر آئے پیرے ہو دوزخ کو شہر سے نظر آئے</p>	<p>۹۹۱ پہلے کے نہیں بیچ بڑی بے ادبی کی نیز دے ہوئی خوین تصویر بنی کی</p>	<p>۹۹۲ تم جانتے ہو جیون کے دریا کو سیکے پیرا سون تصویر میں ہیں پانی نہیں لیکے</p>



<p>۱۱۱ پھر تہمتے بودم فتنہ میں شریک بوسے کہ ہو کیا سبب امام مدنی کا خونین بچا نہیں نہیں بچا نہیں غصہ ہو نہ غضب ریب غیبی کا</p>	<p>۱۱۲ کھٹے حافظ وقاری لکھنوی بابی بیعت بوسے کہ نہیں ہو کوئی اب خطہ صحت ہو شاہ انا فصیح بالفاظ کی صولت ساعت کی اجل میں ہو تیرا بیتر عجلت</p>	<p>۱۱۳ بچان ہو اطفال شہدائے دہلی چلا کے نہ کی سید و لائے فغان تک ہو کہہ رہے تھے حج سے یہ کمر بستہ ہیں اچھا نہیں لا حزن اطاعت کی زبان تک</p>
<p>۱۱۴ مخو پر دم شیر زلی لہجہ پر طے کون خود روح گھٹی جاتی ہو لڑنے کو کبھی کون</p>	<p>۱۱۵ ہو دھیمان دم مصحف ناطق کو دعا کا گردن میں جہان ہاتھ حامل ہو قضا کا</p>	<p>۱۱۶ برہمے ہیں قلق شاد سوا ہو بہن شیر پر نام سے بیعت کھانا ہو تہمین شیر</p>
<p>۱۱۷ پھر کیا ہونے لگے جو دھبہ چلا کے کہہ لایا تیرا جیو جیو پہلے سے تہ کوہ اجل جانے میں ہیں منہ بولیں روائی میں نہ نہ گنہیں</p>	<p>۱۱۸ نیکو کو اٹھا جلد روانہ ہو کو شام چکی کی بیان خاک کی چاندنی مصنام تو کا محل ہو نہیں دیر کا بنجام صل صورت باوجود طے لاٹھوں کو انجام</p>	<p>۱۱۹ دنیا کی نہیں تو تری ہو جیو جیو یہ جانی رونق میں ہو جیو جیو مٹا دو عالم میں چلا آئے تہ تہا کر سکھو کہیں جو کس پر تو یہ بات جادو</p>
<p>۱۲۰ جو سنگ ہو وہ سنگ حدیث نظر ہو خارا شکن آئینہ شمشیر مگر ہو</p>	<p>۱۲۱ بجستے یہ گنہ اور کا مقدور نہیں ہو پر حضرت شمشیر سے کچھ دو نہیں ہو</p>	<p>۱۲۲ مظلوم کہیں خلق میں سب شاہ ام کو حضرت نے مدادی ہی منظور ہو ہو</p>
<p>۱۲۳ جو سخت غم لایا جو کھلے سیکھ جو پہن مہم ابھی پہنچے تھے بے پھر دنیا میں یہ لگایا یہ انہی ہم غم فیل ہو سکھایا یہ لگایا یہ تیغ کا منہ فیل ہو</p>	<p>۱۲۴ شاہوں کی بیعت دین باہو دنیا کوئی دولت دین باہو پاتے ہیں سنرا بابی سکین باہو اب باہو زبر دست نہیں باہو</p>	<p>۱۲۵ تھا شام کا منہ نہ ہو جیو جیو سبج کو بھجھا کے ہو جیو جیو تھا مجھے تھا پیکر اجل سا عذاب دیکھا جو زار ہو کے تھک گئے ہو</p>
<p>۱۲۶ کھینکے شیر گرد جو پانی بھی بھیگا تھر کا لکیر بھی ٹھنڈا نہ رہیگا</p>	<p>۱۲۷ رشتہ ہوا سی سے کہ نہ زیر فلک اتر بیعت کو نہ کیوں پھر شیر فلک اتر</p>	<p>۱۲۸ خالی سپہ شام سے جنگاہ کو دیکھا آئے ہوے شیر اسدا اللہ کو دیکھا</p>

<p>۴۹۱ باجون کا ہوا شور و طعش بشایا کہ جو شہین شایہ سے خیموں سے نمودار ہوئے جس کے انفس چلے ہوں عیان قوت و کثرت</p>	<p>۴۹۲ میں دن کو لا اضر بیان ستار غل تعادل حاصل ہو بغض و نوار یون جو ہر دن میں آتی نظر متوجہ گنار جب تک سے ہو یونین کے گنگار</p>	<p>۴۹۳ کسب کی اسب سے بہتر ہوئی کسب کی کسب میں خد کو ہو پیرا پس کھٹا نہیں جگہ سوخت نہیں یون پانی نہیں پائیدگ سے تو بالی ظالم نے کہا طعن اور دیاس</p>
<p>دی حشر نے آواز نیا حشر ہوا عادل سے گنہگار طین قہر خدای</p>	<p>شمشیر لعین میان سے مٹھوئی نکلی پچھلی دہن مار سے دم توڑتی نکلی</p>	<p>کیے تو مجھے پیاس داسے کہ داسے بولے شہ ابرار فقط شکر خدا سے</p>
<p>۴۹۴ گر آئین تو گناہ نہ کی تجھان انھیں عیان غشاہی لی بیان چلو اچھا حق کا مصداق لی شائع ظفر تیغ کا پھل سنہی</p>	<p>۴۹۵ تجھی اضر عین علی شعلہ شامی کسب تیغ تو شمر آئی ننون چکریانی اس تیغ کیا غرض زبانی ختم ہو سکے اکتاہ دم نہیں دیر کوئی</p>	<p>۴۹۶ بول کہ جو پیرا کسب سے ما تھون میں چھٹی شہ جہاں پس تلاوار چکی تو چکی کا نہ بیان پس اقبال پکارا کہیں تو نہیں پس</p>
<p>دن کو مہ تو قدرت قیوم سے نکلا لبیکیر کا لغو لب مسموم سے نکلا</p>	<p>نسبت ہو مجھے چک میں نہ اتر میں میں اسکی کر میں رہی تو شہ کی کر میں</p>	<p>تھراتے تھے ہا قوسے انکے جو مرگا لا شاہی ترا قبر میں کانپا ہی کرگا</p>
<p>۴۹۷ کھنچی برقی گری زلزلہ آیا یونین پر سو پیک قضا نہیں پکارا رست ملک الموت کی صورت ہوئی پیدا جہر پر قدرت سے عیان قہر خدا کا</p>	<p>۴۹۸ نعرہ شمر آئے کیا دیو کا ہون میں شام کا مہار ہون مانوں چھان شکستہ کلا سے کہ غریب افریاب ہون با یون مظلوم ہون بغضی بھان</p>	<p>۴۹۹ حضرت کما کہ شمر اس قدر اکتاہ مجبور ہیں مجبور گرا ہوں کہ شہناہ ہر ایک کو معبود سے اپنے پوری راہ کلیجہ جو عین الصفا کوہ نے کاہ</p>
<p>جو ہر نہ مجھے حم جو کے سر کل آئی جریسے دھن غرق جو اہر نکل آئی</p>	<p>کتا ہوں مددگار جناب احدی کو موجو دجھتا نہیں دینا میں کسی کو</p>	<p>گلزار میں لون پھول بھی کی نہیں سکنا یتا کوئی بے حکم خدا اہل نہیں سکنا</p>

<p>دلہ وہی آئے صدمہ تیرا کون کی نہیں دین میں بہت دوست یہاں کون کی نہیں پیری کا زمانہ ہو جوان کی نہیں نشاہد کیا شاہ نے ہاں کون کی نہیں</p>	<p>دلہ ہو زلف زشتوں میں ہو کشت کے چار اس وقت میں نہیں ہو زور سے بنیاد میر کے درختوں کے گھر سے کھڑے ہیں کچھ لوٹ گئے ہیں کچھ جھک گئے ہیں</p>	<p>دلہ نصرت صدادی ہو قدرت کا شا یہ کات بھی لکھا کہ اموات کا شا گردن بیاخون جھک دین سے لا شا غل غل تھامے بیوت کی صراحی تو شا</p>
<p>لیکن کسی کش سے جھلنے نہ جھکے ہیں انجام کو پہلے ہی سے ہم جان چکے ہیں</p>	<p>دل خون ہو رنگ لڑنے میں جو گری ہو ابتداء صدا کان میں چو لوں بھری ہو</p>	<p>ہاری کا ہو بہ کے سہم ترش ہو آیا بھڑکایہ فرس نعل در آتش نظر آیا</p>
<p>دلہ خاموشی میں جھک ہو نزدیک سے کچھ ہم میر ہزار سے کمر بستہ کچھ ہر تہ تیغ شرم سے کون کی نہیں قصہ ترا ہوتا ہو تمام کی نہیں</p>	<p>دلہ سب سے غلطیوں میں نہ زشتیوں باجوں کی صدمہ بند تھی کیا کیا نکستہ میں اداسی صفت شاہ غم بیان نشاہد کیا بیوہ کے دکھ تیغ بد بیان</p>	<p>دلہ میر لڑتے دیکھا تو عدو سہم کچھ لاش لکھی یہ تیری گرا کا کچھ چلانے لگی رنج عین جادو کہان اب چلائے گی رنج طعین کی جو جان و قالب</p>
<p>ہوں وار بس اب حرف حکایات ہی ظہار پہ فیصلہ کی بات یہی</p>	<p>میر اس کا جو کار عرب سلطان ام کے گردن پر ادمہ ہاتھ پڑا شاہ کا ہم کے</p>	<p>بیزاری ہو غضب تیغ تہہ تہہ جگر میں کچھ رہی ہوں لاش میں کچھ کا سیر میں</p>
<p>دلہ نعرہ کہیا شہ نے کلا کلا پینا پیکار پہ پور سجا کلا کلا پینا کلا کے گریں تھاپے بار و کلا کلا پینا طوفان میں تھا مٹی ادا کا سفینا</p>	<p>دلہ کتنے ہی کتنے کتنے کتنے کتنے ہو شہر کے کتنے کتنے کتنے کتنے منہ ڈھانے کتنے کتنے کتنے کتنے گھر کے کتنے کتنے کتنے کتنے</p>	<p>دلہ لگے جو بڑے شاعر ہیں ہوا رنج فوجیں متفرق ہوئیں ہوا رنج کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>اگلا ہو امیر کتنے ہیں شوق ہی اسد کے کچھ فلک پیر کا شوق ہی</p>	<p>سرجے کے گرد در کوئی پاس نہ آیا بولاتن میں سر کہ ستم راس نہ آیا</p>	<p>غل دھوپ میں تھا ادھر شہان خدای یہ چاند ہی بجلی ہو ادمہ کالی کھٹا ہی</p>



<p>۱۱۱          چلو جو چکی تار شاہ کا گھوڑا          گویا کہ ہوا تیغ کا دھار سے کھوڑا          ہلا پون سے حصا صفا کھار کو کھوڑا          ہر جہاں سے لٹکتا قدم سایہ چھوڑا</p>	<p>۱۱۲          افسوس اورو لوگ ہو دخل مند          توڑے ہیں جنھوں نے زندان چھوڑا          قتل اسلحہ میں کی شام و سحر          ہر سفر کا ایک مسافر کی یاد</p>	<p>۱۱۳          ہاں بن میں تیرے خالوں کی جگہ          یہ نیکے ہنسائے گا ظالم گمراہ          مشک چھو جاتے ہو مجھے کہیں نہ جگہ          ہر جگہ ہر جگہ سے ہوا گمراہ</p>
<p>۱۱۴          سرعت ہو طاقت ہو سخن تمہاری ہوا کا          کیونکر نور ہو ہوا ہر محبوب خدا کا</p>	<p>۱۱۵          کیا قہر خدا ضرب جناب شدین ہی          تم شیرید اللہ ہو بجلی تو نہیں ہی</p>	<p>۱۱۶          بندہ کا انھیں مالک و مختار کیا ہی          گو آپ خدایہ نہیں ساتھ انکے خدایہ</p>
<p>۱۱۷          یوں آنے کیے صوبہ بن گئے          آئینہ میں جیسے عیاں کیل سارے          قطرے ہیں کہ نہیں ہیں تارے          تیغیں ہیں کہ نہیں ہیں تارے</p>	<p>۱۱۸          ان کے کیا تیغ ہو بجلی کی قضا ہو          ہوا ریش خون صاعقہ کا ٹھکانا ہو          جسد پر بھی ہو تو بوسے گھٹا ہو          گمراہی ہو جگہ میں بجلی سے سنا ہو</p>	<p>۱۱۹          بولا کہ ہوا قتل جو لشکر تیرے تیلوے          بید ہو جو عیاں کیل تیرے تیلوے          جوج ہو اس پر کھینچ کر تیرے تیلوے          نادر کے چھوڑ کر دن کو غم تیرے تیلوے</p>
<p>۱۲۰          ہی بیباک ہیں یہ زور کہ دم چڑھیں سکتا          آگے کوئی جز قدرت حق چڑھیں سکتا</p>	<p>۱۲۱          اس برق کے جلوہ نے تو لشکر کو جلایا          مہرب کو جلایا کبھی عنتر کو جلایا</p>	<p>۱۲۲          ان سبے کہا ہاں یہ سوار کا سبب ہی          جہین یہ تحمل ہو جہاں اسکا غضب ہی</p>
<p>۱۲۳          دلا کہ میں تھا اور نہ دیکھتا شکار          غم شکل عیسیٰ اسکی طاعت میں بلوار          پیدل تھے اور چنگ تھے اسی کے ہوا          ہوا کہ چپکے کے بیجا بیچ کے ہوا</p>	<p>۱۲۴          دلا کہ بیکارادہ شکر آرا          یہ دیکھ کر جو کوئی دیکھ کر بیکار          دلا کہ جو کوئی دیکھ کر بیکار          دلا کہ جو کوئی دیکھ کر بیکار</p>	<p>۱۲۵          دنیا میں کیوں نہ ہو کہ جو کرب          جہاں میں کیوں نہ ہو کہ جو کرب          جہاں میں کیوں نہ ہو کہ جو کرب          جہاں میں کیوں نہ ہو کہ جو کرب</p>
<p>۱۲۶          بولا کہ میر کا تو اس نہیں رکتا          دولا کہ سے دور نہ گیا اس نہیں رکتا</p>	<p>۱۲۷          تنہا ہیں شدین تو نہ کچھ خوف کریں ہم          اللہ بھی واحد ہے پھر اس سے ڈریں ہم</p>	<p>۱۲۸          ہم جانتے ہیں خوب جو انجام ہی ہوتا          پڑھا کے زبان ہو کہ سنبل کام ہی ہوتا</p>

نفس  
 تیرے کار

<p>۱۲۱۵ھ          دہلی کے صلاوی گل خانہ دار است          کیجا حال ہو دل کا کہ ہزاروں چہرے          حضرت کا کہانیں یہ گل خانہ شہادت          ہر زخم کا دامن ہو زمین دامن دلوں</p>	<p>۱۲۱۵ھ          مین ہوں سپین فاجہ نہیں ہو نہ چھپکا          اس پاپس میں نالک کو تو چھپکا          جاتے نہیں شاہوں کے بلبرید چھپکا          جو عمر جو کب نہ چھپکا</p>	<p>۱۲۱۵ھ          گھوڑے کو تار کے وہ چپے نکل گیا          ساپ کی طرح ساتھ ہی دیو اجل آیا          حضرت کے مقابل ہر جگہ جبل آیا          کھینچا جو اسے ابور مو لائین بل آیا</p>
<p>تلواروں کی شاخوں سے بھول اس وقت ملین          بیچھول ریافت سے مشقت سے کھلین</p>	<p>۱۲۱۵ھ          لڑا یہ شمشیر علم دیکھ کے آیا          کیوں جاوہ ہمارے عدم دیکھ کے آیا</p>	<p>۱۲۱۵ھ          لگا چہرہ شمشیر کو سکنے          منہ پھیر دیا ہر درخشان کی چمکنے</p>
<p>۱۲۱۵ھ          بولا وہ سپید لہو سے ہو دل لال          ارشاد کیا شاہ مین قاطب لال          تعریف مین ہو لعل شہزادی بان لال          خست مین ہو قوت کمر باج لال</p>	<p>۱۲۱۵ھ          ہم رنگ لڑائی کا نہیں دیکھنا          حلوں سے ہزاروں جگہ نہیں دیکھنا          ہزاروں کیا باقی بھی جگہ نہیں دیکھنا          پیچوں کو نیا مین جگہ نہیں دیکھنا</p>	<p>۱۲۱۵ھ          شمشیر کی طرف سے ہر دیکھنا          شمشیر کی طرف سے ہر دیکھنا          شمشیر کی طرف سے ہر دیکھنا          شمشیر کی طرف سے ہر دیکھنا</p>
<p>۱۲۱۵ھ          لیسان ہو دو عالم مین غرض ہنگام          ہر ایک جگہ پر ہی رہی رنگ ہمارا</p>	<p>۱۲۱۵ھ          سنسان ہو مین کیسے ہو کہ مین          ہم قتل پر اس وقت کہ ہمارے کھین</p>	<p>۱۲۱۵ھ          او گیا ہو جنون کو بھی بن آئی مین          خیرون نے بھی آٹھ مائی مین</p>
<p>۱۲۱۵ھ          کفن حلت جنت ہو کیا          کیا میری قبا پر خلیا شمشیر مین کیا          تھا جسم مین شمشیر مین کیا          مسیحی ہو دشتا کر مین کیا</p>	<p>۱۲۱۵ھ          شہر چاچوں کو بولا ہو تلوار          تلوار ہو تلوار ہو تلوار          ہو وقت جہاد سپر شمشیر کرار          شمشیر ہو شمشیر ہو شمشیر</p>	<p>۱۲۱۵ھ          تلوار سے تلوار مین غصب آیا          تلوار سے تلوار مین غصب آیا          تلوار سے تلوار مین غصب آیا          تلوار سے تلوار مین غصب آیا</p>
<p>۱۲۱۵ھ          ہو تیغ عطا کی ہوئی سرکار خدا کی          دیکھو یہ پوشاک ہو دربار خدا کی</p>	<p>۱۲۱۵ھ          جو قاتل کفار تہ چرخ برین مین          سنہ مین مین مین مین مین مین</p>	<p>۱۲۱۵ھ          پیا سے مین مگر اصل مین دریا ہمارا          پوچھا آپ دم تیغ سے قبضا ہو ہمارا</p>

<p>۴۲۰ بولایا بچے کو نہ سندرہ زاد اسم میں بہت قریب سامان شہر حاکم کے اور غرض چچہ لا کھولتے ہیں اجان بکا را غضب اللہ علیہم</p>	<p>۴۲۱ نوحی ہوئی عسکر شاق ہر جنبہ سبزی زمین تسکے میں شوقین طوفان حوادث میں شیبہ و رنڈیا</p>	<p>۴۲۲ بہن بین بیان حضرت علی کا حکم نہیں نہیں سے میں جنج جبار مردہ صدمہ لہجہ میں جو کمر عجاز کو جھجھکے</p>
<p>بہج و نشان ہم یہ شہنشاہ تو کیا ہو سب عاصیوں کے چین کا سامان کیا ہو</p>	<p>پر حفظ خدا حق حسین بن علی ہو کہتے ہیں جسے لوح کی کشتی وہ یہی ہو</p>	<p>تم سے نہ سوا عیسیٰ ز سر کو د خادین پانی جو نصار اسے بھی مانگن تو لاپرواہ</p>
<p>۴۲۳ بہت حسین ابن علی شہر سامان بن درہی سامان میں ہم شیر سامان افواج ملک بھر انھا بھی میدان افسوس نہ ہو کہ زمین سے نکلے</p>	<p>۴۲۴ موت کربلا سلسلہ اسیم کا مختار نیکوئی میں ہر اعدا ملا بھی اچھا یہو عیسیٰ گلزار جود حسین طرفدار الطاف سے بردا دلائے غفار</p>	<p>۴۲۵ فرزند محمد یون کا ششمین عالم بالا بچھے ای اچھوختا کھانہ میں اور میں ایک ہوتے ہیں عالم بہن اب پر آغا تو محبت بھی ہو</p>
<p>لڑنے کی نہ دی ہنسے رضا لشکر جن کو بھیجا کے اچھا بھیجہ یا زعفر جن کو</p>	<p>ہوئے جو ہو خواہ وہ مع جائے عاصی دوزخ کے عوض باغ جہان پاتے گئے عاصی</p>	<p>ہوئی جائے یہ پیغام تجھے نصرت جہن کا تلوار کرے کام رسولوں کی زبان کا</p>
<p>۴۲۶ بنی جہل و انحراف کی جہل ناخوش کر گئے بہن سب و اور کلاؤں سے تھے نیک صفت کا جام فرود میں تھپتھپے سے ہوا لکھو پر دم</p>	<p>۴۲۷ موسیٰ کی وارث میں یاقین میں جس کو ہم با یون چھو دیں وہ نیچو اللہ کو بہت ہماری ہوئی انتظار مور و زبان کو شفت اوجا میں</p>	<p>۴۲۸ کا باکھین نکالنے سے پہلے اٹھائی بجائی تم ایسے ہو ادھر سے ایسی نکالی جس میں میں ایسی نہ را کوئی طواری</p>
<p>جھوٹا محسن سمجھے نہ ہم آدم کے چہر نہنے جو بلایا لو چلے آگے وطن سے</p>	<p>جب معرفت حق سے ہمیں جو کیا ہو ہم وہ ہیں وہ ہم صاف یہی ہمیں کہو</p>	<p>مگر یہم جناب گذر تے نہیں بھائی شیون کے یہاں پانوں ٹھہر نہیں بھائی</p>

عصمت زکریا شہر ناجی ۱۲

سہ یا تار کوئی نہ در دوسرا عالمی ابراہیم ۱۲

الکرام علیک یا دار شادوم ۱۲

اللہ کی روح شاد و منت حق ہو ہو حق ۱۲



۱۳۱  
میرزا حسن کو دریا کا پانی  
میرزا حسن کو دریا کا پانی  
میرزا حسن کو دریا کا پانی  
میرزا حسن کو دریا کا پانی

۱۳۲  
کیا بات ہو کر تیرے دل میں  
کیا بات ہو کر تیرے دل میں  
کیا بات ہو کر تیرے دل میں  
کیا بات ہو کر تیرے دل میں

۱۳۳  
دور سے صفتا بیدار کیا ہو  
دور سے صفتا بیدار کیا ہو  
دور سے صفتا بیدار کیا ہو  
دور سے صفتا بیدار کیا ہو

۱۳۴  
کچھ غم ہے تجھ میں شکل نیالی ہو تمھاری  
کچھ غم ہے تجھ میں شکل نیالی ہو تمھاری  
کچھ غم ہے تجھ میں شکل نیالی ہو تمھاری  
کچھ غم ہے تجھ میں شکل نیالی ہو تمھاری

۱۳۵  
رو کیگا بھلا ضرر یہ ہو تو تمھاری  
رو کیگا بھلا ضرر یہ ہو تو تمھاری  
رو کیگا بھلا ضرر یہ ہو تو تمھاری  
رو کیگا بھلا ضرر یہ ہو تو تمھاری

۱۳۶  
شکل ظفر ای دربر ز سر اکمل کے  
شکل ظفر ای دربر ز سر اکمل کے  
شکل ظفر ای دربر ز سر اکمل کے  
شکل ظفر ای دربر ز سر اکمل کے

۱۳۷  
کیا شہا ہے نہ سبب کیا ہے بھائی  
کیا شہا ہے نہ سبب کیا ہے بھائی  
کیا شہا ہے نہ سبب کیا ہے بھائی  
کیا شہا ہے نہ سبب کیا ہے بھائی

۱۳۸  
فانے سے چوٹا دوسرا کوئی ہے  
فانے سے چوٹا دوسرا کوئی ہے  
فانے سے چوٹا دوسرا کوئی ہے  
فانے سے چوٹا دوسرا کوئی ہے

۱۳۹  
اس کو کہہ دو کہ اس کو کہہ دو  
اس کو کہہ دو کہ اس کو کہہ دو  
اس کو کہہ دو کہ اس کو کہہ دو  
اس کو کہہ دو کہ اس کو کہہ دو

۱۴۰  
وہ دل نہیں جو دل جھکے سے لڑیگا  
وہ دل نہیں جو دل جھکے سے لڑیگا  
وہ دل نہیں جو دل جھکے سے لڑیگا  
وہ دل نہیں جو دل جھکے سے لڑیگا

۱۴۱  
جو تھے کیا کام بشر کا یہ جن کا  
جو تھے کیا کام بشر کا یہ جن کا  
جو تھے کیا کام بشر کا یہ جن کا  
جو تھے کیا کام بشر کا یہ جن کا

۱۴۲  
پھر تے ہو جدھر غم کھلے جائے میں  
پھر تے ہو جدھر غم کھلے جائے میں  
پھر تے ہو جدھر غم کھلے جائے میں  
پھر تے ہو جدھر غم کھلے جائے میں

۱۴۳  
کیا صفت تھی اور کیا تھی  
کیا صفت تھی اور کیا تھی  
کیا صفت تھی اور کیا تھی  
کیا صفت تھی اور کیا تھی

۱۴۴  
ان جن کی سلمان کر لال سنسے  
ان جن کی سلمان کر لال سنسے  
ان جن کی سلمان کر لال سنسے  
ان جن کی سلمان کر لال سنسے

۱۴۵  
اس معرکہ میں نے کیا نام ہمارا  
اس معرکہ میں نے کیا نام ہمارا  
اس معرکہ میں نے کیا نام ہمارا  
اس معرکہ میں نے کیا نام ہمارا

۱۴۶  
یو جھکے ہو لوں کی رچے ل کے میں  
یو جھکے ہو لوں کی رچے ل کے میں  
یو جھکے ہو لوں کی رچے ل کے میں  
یو جھکے ہو لوں کی رچے ل کے میں

۱۴۷  
ماتھے کا عرق پوچھ کے دامن کیا کے  
ماتھے کا عرق پوچھ کے دامن کیا کے  
ماتھے کا عرق پوچھ کے دامن کیا کے  
ماتھے کا عرق پوچھ کے دامن کیا کے

۱۴۸  
خود دست لے بیٹے نہ دیا نام ہمارا  
خود دست لے بیٹے نہ دیا نام ہمارا  
خود دست لے بیٹے نہ دیا نام ہمارا  
خود دست لے بیٹے نہ دیا نام ہمارا

<p>۱۰۱ کی عرض فرمائی کہ شفقہ کشتی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی بہت کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>	<p>۱۰۲ یہ اندر سے کہانی کہانی وہ اندر سے کہانی کہانی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>	<p>۱۰۳ چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی بہت کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>
<p>یہ کیا ہے دنیا میں نہیں خوف کسی کا ہوں آکا فرزند تو اس اہوں نبی کا</p>	<p>اس دھوپ میں صبر سے بن سر پہ ولیں بھی کجی میں بھی کجی دروہ پہ</p>	<p>ہوں پناؤں سفر میں اس کی کجی آقا آہستہ سے تلوار لگا دیکھے آقا</p>
<p>۱۰۴ یہ اندر سے کہانی کہانی وہ اندر سے کہانی کہانی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>	<p>۱۰۵ یہ اندر سے کہانی کہانی وہ اندر سے کہانی کہانی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>	<p>۱۰۶ یہ اندر سے کہانی کہانی وہ اندر سے کہانی کہانی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>
<p>یہ کیا ہے دنیا میں نہیں خوف کسی کا ہوں آکا فرزند تو اس اہوں نبی کا</p>	<p>اس دھوپ میں صبر سے بن سر پہ ولیں بھی کجی میں بھی کجی دروہ پہ</p>	<p>ہوں پناؤں سفر میں اس کی کجی آقا آہستہ سے تلوار لگا دیکھے آقا</p>
<p>۱۰۷ یہ اندر سے کہانی کہانی وہ اندر سے کہانی کہانی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>	<p>۱۰۸ یہ اندر سے کہانی کہانی وہ اندر سے کہانی کہانی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>	<p>۱۰۹ یہ اندر سے کہانی کہانی وہ اندر سے کہانی کہانی چو کجی ہوئے کہ شفقہ کشتی</p>
<p>یہ کیا ہے دنیا میں نہیں خوف کسی کا ہوں آکا فرزند تو اس اہوں نبی کا</p>	<p>اس دھوپ میں صبر سے بن سر پہ ولیں بھی کجی میں بھی کجی دروہ پہ</p>	<p>ہوں پناؤں سفر میں اس کی کجی آقا آہستہ سے تلوار لگا دیکھے آقا</p>

آمین

عن شمر بن الداء على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم <sup>١٢</sup>

[illegible]





مکالمه  
بگو کجای که بنگاهم خدا حافظ و نام  
بین مریکب با نام خدا حافظ و نام  
کر نه بین سر انجام خدا حافظ و نام  
بین بگو بگو که نام خدا حافظ و نام

مکالمه  
بگو کجای که بنگاهم خدا حافظ و نام  
بین مریکب با نام خدا حافظ و نام  
کر نه بین سر انجام خدا حافظ و نام  
بین بگو بگو که نام خدا حافظ و نام

مکالمه  
بگو کجای که بنگاهم خدا حافظ و نام  
بین مریکب با نام خدا حافظ و نام  
کر نه بین سر انجام خدا حافظ و نام  
بین بگو بگو که نام خدا حافظ و نام

مل لولک و اب حال بهت غیر محار  
لوصا جو هر خامه بالخر محار

ایمانه بین داغ دیه جائی آقا  
خدمت کو بین ساتھ دیه جائی آقا

اوستی ساعد بر اسل و از وطن  
انگین سولگایا که بازو کو بین

مکالمه  
و ده این گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین

مکالمه  
و ده این گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین

مکالمه  
و ده این گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین  
و ده بین گم گرد و دیه بین

تخلای کولی یا تخلص کولی  
سر بپس می کولی سیهوش می

هر یک جگه یون تو محبت کلچلن  
عسایس سابعانی نه کولی سیهوش

پر حیف نه سمجھیکا کوئی اهل جفا من  
رسی سے بندھ چکے یہ بین راہ خدا

مکالمه  
تخلای کولی یا تخلص کولی  
سر بپس می کولی سیهوش می

مکالمه  
تخلای کولی یا تخلص کولی  
سر بپس می کولی سیهوش می

مکالمه  
تخلای کولی یا تخلص کولی  
سر بپس می کولی سیهوش می

پروے ہو جید آج دی اس دی سے  
ناخوش تو نہیں کوئی حسنین علی

پروے ہو جید آج دی اس دی سے  
ناخوش تو نہیں کوئی حسنین علی

پروے ہو جید آج دی اس دی سے  
ناخوش تو نہیں کوئی حسنین علی

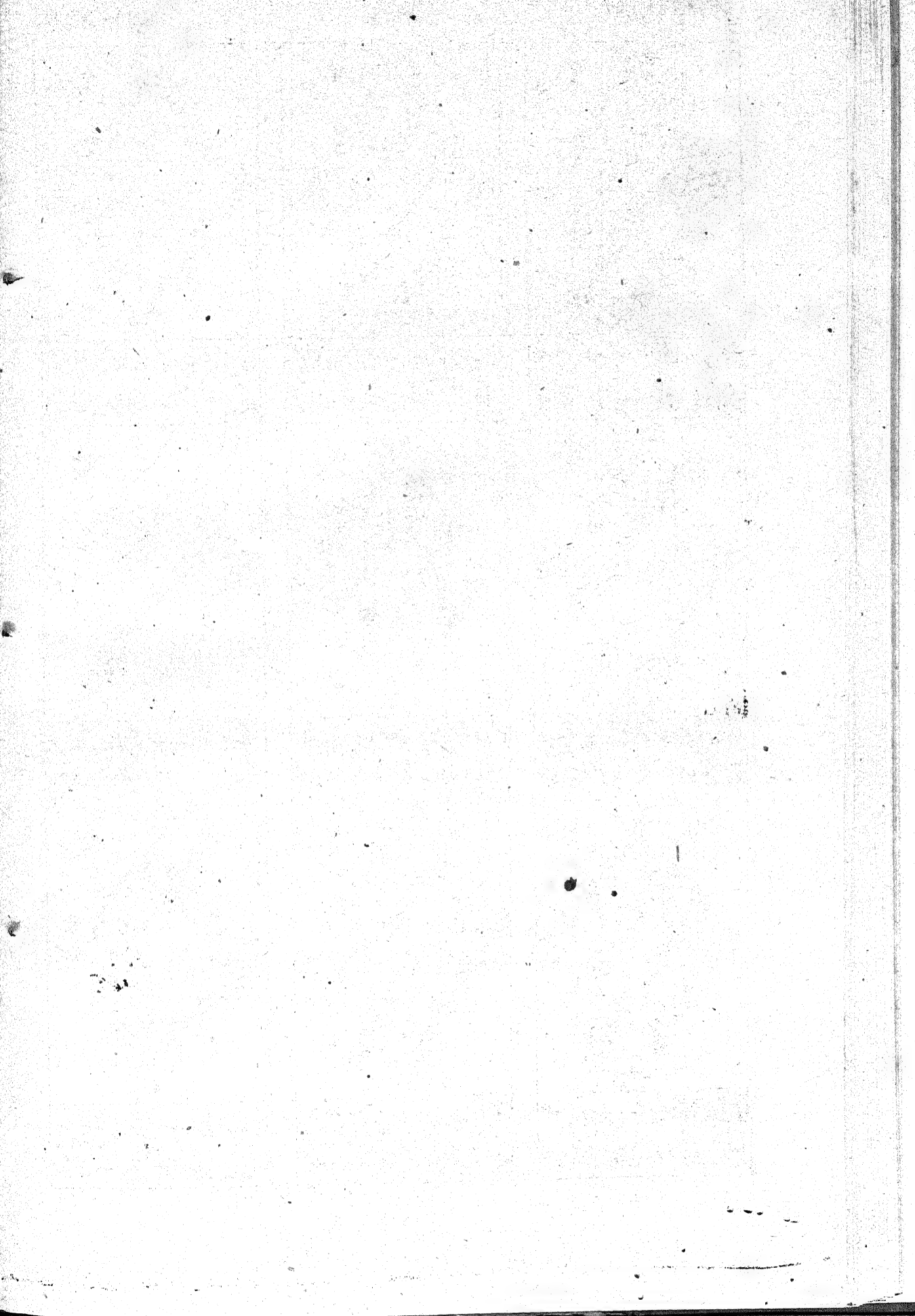
منہ

<p>۱۷۷ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>	<p>۱۷۸ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>	<p>۱۷۹ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>
<p>۱۸۰ کیا تم سے نہ ملے گا قلن ہم کو ہم دیر سے چھوٹے ہوئے ہمارے ہم دیر سے چھوٹے ہوئے ہمارے ہم دیر سے چھوٹے ہوئے ہمارے</p>	<p>۱۸۱ نہیں لوے سنم رستم ایجا در حاکم کی جھڑپی کہنے یہ لب خشک حاکم کی جھڑپی کہنے یہ لب خشک حاکم کی جھڑپی کہنے یہ لب خشک</p>	<p>۱۸۲ راہوں کو نہ جنگل میں بہن بھائی کھیلنے کے وہ مجھے ہم انھیں پیار کھیلنے کے وہ مجھے ہم انھیں پیار کھیلنے کے وہ مجھے ہم انھیں پیار</p>
<p>۱۸۳ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>	<p>۱۸۴ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>	<p>۱۸۵ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>
<p>۱۸۶ ہر شاد کیا نالہ و فریاد کرو گی یہی ہمیں تم سے سوا یاد کرو گی یہی ہمیں تم سے سوا یاد کرو گی یہی ہمیں تم سے سوا یاد کرو گی</p>	<p>۱۸۷ خدا کا یہ نہیں وقت کہاں لوہی بے باپ کے ہم ہو گئے یہ جان لوہی بے باپ کے ہم ہو گئے یہ جان لوہی بے باپ کے ہم ہو گئے یہ جان لوہی</p>	<p>۱۸۸ کس پاس سے کیا رخ زیبائے ہوا زمین تب بھی گرین کھلے اُدھر ہوا زمین تب بھی گرین کھلے اُدھر ہوا زمین تب بھی گرین کھلے اُدھر ہوا</p>
<p>۱۸۹ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>	<p>۱۹۰ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>	<p>۱۹۱ میں نے اپنے بھائی کو اپنے لیے کے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے اپنے لیے</p>
<p>۱۹۲ ول میں یہ کہا آپ بجا رہے ہیں اندازِ پیہم یوں کے یہی ہو ہیں اندازِ پیہم یوں کے یہی ہو ہیں اندازِ پیہم یوں کے یہی ہو ہیں</p>	<p>۱۹۳ ہو گا اسی آغوش میں سامانِ قضا لوہی میں کفن آپسے دامانِ قبا کا لوہی میں کفن آپسے دامانِ قبا کا لوہی میں کفن آپسے دامانِ قبا کا</p>	<p>۱۹۴ ہو نام کہ بھائی سے وفا کر گئی زمین مرنے کو چاہے شاہِ زمین مگر زمین مرنے کو چاہے شاہِ زمین مگر زمین مرنے کو چاہے شاہِ زمین مگر زمین</p>





<p>۹۹۹ علی تھا سر شاہ شہد اکاٹ لو او بان گردن محبوب خا کاٹ لو او و حلق شد عقده کشا کاٹ لو او و مژدہ تے بین شاہ گل کاٹ لو او</p>	<p>۱۰۰۰ میکے پھر اگر دشمن کیس نہ بچا اعلا سے لڑا جاکے وہ ذیفم جنت میں گیا جو کے فدائے شہر مبارک و کیا دلچسپ قتل بڑھا شہر مبارک</p>	<p>۱۰۰۱ مجاہدین جھک جانے کو نہ کھینچے گردن سے لے بیج نفع نہ کھینچے و نیلے دم طاعت اور کئے و قلم کی طرف لاش رہی کئے</p>
<p>جہنم ہوئی اصرار سے صیبت کی زمین کو بس کی بیڑا فوج سے قتل شدہ دین کو</p>	<p>تھالی پر میں وقت ستم زلزلہ آیا قرآن سے پڑھتے ہی قدم زلزلہ آیا</p>	<p>تھا شور کہ بے وارث والی ہوئی دنیا کو نہیں کس سردار سے خالی ہوئی دنیا</p>
<p>۱۰۰۲ کریا پیر فاطمہ ہر اکے مرنے افسوس کیا کیجئے کہ شاہ شہدائے پوچھا شہد مظلوم سے پانچ دھیانے افسوس کیا کیوں کیسے شہر خدائے</p>	<p>۱۰۰۳ قاتل سے تہ تیغ ہوئے شہد گفلام کیا وقت ہو کیا دین ہو تانہ بیہ بنجام ظالم نے کہا جو کیا دن عرصہ کا منکلام و کیا بارہ معلوم ہو نا نا کا جسے نام</p>	<p>۱۰۰۴ ظالم کو غازی کو حق اکاٹ کو مارا شہد امیون نے قاتل کیم کے مارا پر زمین فرزندید اللہ کو مارا و کیا بارہ معلوم ہو نا نا کا جسے نام</p>
<p>لو لے کہ ساز تو سوے خلد جلیگا پر حیف ہو تو نار جہنم سے جلیگا</p>	<p>خطبہ کی یہ ساعت ہو دم ذکر خدا ہو توسط پیغمبر کا گل کاٹ رہا ہو</p>	<p>سید کو کیا فوج یہ دعوت ہوئی ہو مار گئے شہید قیامت ہوئی ہو</p>
<p>۱۰۰۵ اکھون بے شک شاہ و کچھا بولائے جیسی ندین کھنچے ہوا اس حال میں ایدائین دشمن کی مارا تہ تش و تفرغ کے طوبی ہو اسرار</p>	<p>۱۰۰۶ ملاو اید اللہ نے کھائی دم طاعت شہید کا ختم ہو جسے محراب عبادت سینہ سے بڑا جلد سے بھرے طاعت جہاد میں جھکوں بھرے طاعت</p>	<p>۱۰۰۷ پڑھو شوق یہ فوج قیامت کی گھڑی ہو جنتی ہو زمین دھو بیچا پانچ دھیانے ہو شہد کا انسان سدا دھو بیچا پانچ دھیانے ہو ناموں پر اللہ کو تویش بری ہو</p>
<p>ہر چند کہ دل جینے سے یا بوس ہو آقا دشمن کے لیے آپ کو افسوس ہو آقا</p>	<p>یہ سنتے ہی سینے سے وہ بیدار گھٹا مجدے کے لیے فیض خدا کا بوس گھٹا</p>	<p>مضطرب غم سرور سے بیان ہوئی ہیں ہر سر پٹے ہیں ہل جزار و تی ہیں زہرا</p>





<p>۴۸ جانبین استنحالی صفائی آتش فانی شوقی رب غفور باندھے بدن کے زخم نام غفور میں کی نشان پہ پہ غفور</p>	<p>۴۹ بیب کی نظر عقاب نگاہ حضور برق خمری دل فوج طہور ہوئے جو طائرانی رخ طہور ہوئے درو خالق اکبر</p>	<p>۵۰ کسب</p>
<p>۵۱ شہدہ الفقار شاہ جعفر دیکھتے ہے روح القدس یون کی طرف دیکھتے ہے</p>	<p>۵۲ پٹکا درست کر کے لپیٹا جناب نے گرتے کے دھنوں کو سمیٹا جناب نے</p>	<p>۵۳ قبرین بلبلین عین جڑے جڑے تکفن میں کیا گیا کسے یا حسین</p>
<p>۵۴ شہید پہ جہاد جوڑ کے باغی آواز دی زمین نے تھر تھر باغی نہ کیا پہرے نہ شہر کے باغی پس ان جہاد گدین چلے باغی</p>	<p>۵۵ دور کے در شاہ وادہم کسے نہ زینت شہر کسے کسے ہر خمیدہ کو قدم سے کسے کسے شہدہ ہر اک کے حکم سے کسے</p>	<p>۵۶ چوہرہ بلبل کسے کسے کسے پتھروں کو چوہرے کسے کسے عشق کا روم کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>
<p>۵۷ پٹکا قوق جو زلف سے میدان بس گیا مخ موٹیوں کا برس برس گیا</p>	<p>۵۸ یہ مد کے سپاہ شام جو گھرائی پھر گئی آندھی سیاہ شمع کے پاس لی پھر گئی</p>	<p>۵۹ ڈسے لٹوئے بار گھر ٹوٹے رہے فلوہا سے خون زمین چھوٹے رہے</p>
<p>۶۰ فلوہ کوئی عین کا جبین گھر شہر کوئی گھر گھر گھر شہر کوئی گھر گھر گھر شہر کوئی گھر گھر گھر</p>	<p>۶۱ ایسا ہوا نگاہ کسے کسے کسے شہر کوئی گھر گھر گھر شہر کوئی گھر گھر گھر شہر کوئی گھر گھر گھر</p>	<p>۶۲ شہر کوئی گھر گھر گھر شہر کوئی گھر گھر گھر شہر کوئی گھر گھر گھر شہر کوئی گھر گھر گھر</p>
<p>۶۳ خاق بجائے قاطر پھرا کے ماہ کو تارے کا ٹوٹنا ہی پڑا بادشاہ کو</p>	<p>۶۴ گل دیباغیان بھی نے پیش و پس میں تھے نخا تو عین بلبلین عین گل ترغیب میں تھے</p>	<p>۶۵ کب دھوپ میں شلوہ امام زمین گئی سر پرست کے چاک شفا چتر بن گئی</p>

۱۱۱  
سب صفت نام شاہ انجمن کی ہے  
و چون کہ صاحبان عالم کی ہے  
قرآن ساخان حرم کی ہے  
قدسی جو کو مشن کی ہے

دیکھا کہ پختن میں اخیر انکا نام ہی  
یوں ہی حسین علیہ السلام ہی

۱۱۲  
چار آئینہ ہو شکل دلی صاف مثال  
چھتے ہیں پس خط غلامی کج گال  
کیونکہ نوید صاف ہی کہہ کر ہال  
قرب و وسعت علی سے کھلا ہال

تھا جہم بناؤ کو اسے در کا رائے  
معدہ دیکھنے کو حق نے دیا چار آئینہ

۱۱۳  
پیر امی کالال جو حق کی کینہ ہو  
فرزند خانہ زاد حسن کو عزیز ہو  
حکم خدا سے حکم میں ہر ایک جی ہو  
اگر ارادت کتک سے جسکو تین ہو

ہوئے اس گھڑی کے سوالیے معرکے  
دیکھے بھی ہیں کسی بھلا ایسے معرکے

۱۱۴  
انسان کیا کہ زہ جسم شاہ کی ہے  
خلعت دیا خزانے ستاروں کا کہ ہے  
رو کے ہو سے ہی تیرے پنجو کی ہے  
اچھا بلا غلات کتاب آ کہ ہے

آکھو میں اسلی تن ہی شہر مشرقین کا  
استغفر میں ساتھ چھوڑ حسین کا

۱۱۵  
جاہلین قدر شاہ فلک پستون  
در کے میان و نہان پستون  
پیران بھی رکھ کے تخت سلیمان  
یک خبر کا ہے شمس و جان پستون

ہر شریقی خوف سے حرکت میں حال تھا  
دہشت قطب کو بھی مٹھ نہا حال تھا

۱۱۶  
عور جہاد دیکھنے کو انبیاء بھی آئے  
مشاق جنگ نہ توڑن و صیاء بھی آئے  
نظارہ و غلے کے لیے تھا بھی آئے  
چہ بنائے شاہ فرزند لیا بھی آئے

تغییم کو امام بڑے کس وقار سے  
پہونچے قریب اترنے لگے راہوار سے

۱۱۷  
شور تھا زہ تن بہرین زلف و نشان  
آئینہ میں ہو جو بدن کو نشان  
کس کے آئے ہیں جو بدن کو نشان  
کس کے آئے ہیں جو بدن کو نشان

کس پر زہ امام جازی کے جسم پر  
یغش پوریا میں نازی کے جسم پر

۱۱۸  
کواری مشن نہ ہو صفین کی شیب  
یو باد کا رسید بولمن کی شیب  
حسین کی شیب کی شیب کی شیب  
حسین کی شیب کی شیب کی شیب

منصف ہوں مصطفیٰ کے نواسے کیا کیا  
و یحییٰ کے قہر کے پیاسے کیا کیا

۱۱۹  
بوسے زمین جو گم اترا نہا امام  
تغییم چاہیے حسین کو شاہ شہ کام  
بک بات رہی گئی تیرے کیا کام

مشاق جنگ لاشق باری جلومین ہیں  
ہم یا حسین آج تمھاری جلومین ہیں

<p>۹۱۵ آئی ابوالشکر صد اجزا وقار نہ مالک شہادت ہو آدم کے افتخار فوار جنتی حضرت یعقوب باریار یوسف رسول ترے کن کے نشان</p>	<p>۹۱۶ موتی نے کے پس کیا چھوڑا بہر ہو سچے نہ کوئی اپنے دارے سکین ہم عصا کو ازاد القارے میں نقش قصبہ کفر زخارے</p>	<p>۹۱۷ لشکرے سکر کے تختہ جوش بان آپ ہی جھوٹی دعا کا ہوا مسی بی غنائین میں بس زین سے شیبہ کیسے نسا نہیں</p>
<p>داؤد نے چو آگے زرہ پر رسم کیا یوسف نے پڑھ کے سورہ یوسف دم کیا</p>	<p>روشن ہر نقش برق جی سے حسینؑ ہو گا معاذ نہ ید بیضا سے حسینؑ</p>	<p>تم ان بچوں کی آنکھ سے ہواں سب سے بڑھیں ہمیں ہر ایک ہو حسینؑ</p>
<p>۹۱۸ علیؑ کا معجزہ سازی پر آئیے عجائب بھی سیکھیں مژدے جلایے مخاض کا کام کہ قربان جائے راز نہ مطلق رضا کا بتایے</p>	<p>۹۱۹ آزادی زنجی نہ فضل کہ حسینؑ محبوب آپ منی رنج عظم حسینؑ مقبول بارگاہ غفور المہم حسینؑ تو قربان ساکان رو مستقیم حسینؑ</p>	<p>۹۲۰ وہی خدا کا حکم جو چاہا ہو اب کشتہ مہر کا رقیق میں ہم بچوں کو ماشتق کو خوش عدو کو ایسے بڑو زکے کو آفتاب کرد و کتاب کو</p>
<p>یوے خلیل و ممنون پروا رکھیے دن خون اہل نار سے گزار دیجیے</p>	<p>عہدہ جو قابل آپ کے تھا آپکو بلا یہ مرتبہ ہمیں نہ بلا آپکو بلا</p>	<p>خلاق عرش و لوح و قلم سے نہ پوچھنا ہم اختیار دیجیے ہم سے نہ پوچھنا</p>
<p>۹۲۱ ایوبؑ کے کار عبث بتائیے حاصل ہو تقدیر وہ صورت بتائیے بچی بچا کے حسن شہادت بتائیے رقمان نے کہا مجھے حکمت بتائیے</p>	<p>۹۲۲ مرتبہ حضرت یوسفؑ کی بھلیاں حکم پر کیا ہو خلق میں جانی بھلیاں کھا کے شکر کو زندہ آج کل بھلیاں سو گیا ہوس یہ بیوے کے سلیاں بھلیاں</p>	<p>۹۲۳ فضہ علیؑ کی بکری کے شکر کھاؤ سیدنا زینؑ پر صوفیاں کھاؤ سہری مہر کہاں ہو سیکھنے کے کھاؤ سب سے بڑھیں نشان سکھانے کھاؤ</p>
<p>قرمار ہے حقے لوح بڑے ناخدا ہوا تم گویا ہوے کیم زبان خدا ہو تم</p>	<p>پریان ہوں آنکے حکم میں جنکو دعا کرو میری جگہ ہو مورد جو خاتم عطا کرو</p>	<p>دادا کی تیغ بھتی ہی شکر خدا کرو پایا تمھارے لڑتے ہیں بیٹی دعا کرو</p>



<p>۱۳۵          کسے جو بوجھ شہنشاہ دشمنین          سہرا دیان کھینچتے ہیں تو وہ کسے بین          کیا تو درست کر رہی ہے جیسکین          صفا اٹھائی دلوں بلا جھین</p>	<p>۱۳۶          غریب کی آہ سننے ہی غریب و فقار          مولائے غم کو دیکھ کے گلابی ذوق فقار          جو اسے شکر پیمن بھر لائی ذوق فقار          آخر یہ کس بیان میں چائی ذوق فقار</p>	<p>۱۳۷          کسے جو بوجھ گیلانوار آفتاب          صبح سویرے غارتے آری و قلاب          فانی ہو کے غارتے غریب و فقار          پناہ چکین لباس جو غریب و فقار</p>
<p>خوش گھر میں اہلبیت شہ ذوالفقار تھے          رعین حسین مستعد کارزار تھے</p>	<p>لو زندگی کے چند نفس شاق ہیں حضور          پرستوں جنگ کے شاق ہیں حضور</p>	<p>دو تان جو ساتھ آپ کے تشریف لائی تھیں          لوٹتی سے چپکے چپکے یہ فرمائی آئی تھیں</p>
<p>۱۳۸          بازو کے زخم سے بوجھ پھینکے ہو          آئی موت سے کھنکھرتے خون کی بو          دل پر لگا وہ تیرے ایشک جاریو          یاد آ کر پھیدا ہوا ہے تیرے کارگو</p>	<p>۱۳۹          بن بنیل سنا دل کا بکھار کھینچ          آقا جیسے نیام سے کھینچ کھینچ          تصویر کا زار دیدار کھینچ کھینچ          فرما کے باغی مجھے بادشاہ کھینچ</p>	<p>۱۴۰          فرزند گرفتار سے خبر ذوالفقار          نہ ہر کے ہر لقا سے خبر ذوالفقار          ممان کہ بلا سے خبر ذوالفقار          نور شہید مظلوم سے خبر ذوالفقار</p>
<p>چاک قبا سید ابراہیم کھل گئے          زخموں کے منہ بھی صورت عفار کھل گئے</p>	<p>غازی کہیں قلل میں اٹے پیا سمن لٹے          شہرہ یہ حسین عجب کس میں اٹے</p>	<p>اس معرکے میں حق کے فدا کی شہنشاہ          کفار کا ہجوم ہی بھالی سے ہو شیار</p>
<p>۱۴۱          ہم کلمت بیت اصغر سرکھن          مولائی جوشے ابن علی جوشن          شہرہ نگاہ زینب مفضل جو جوشن          حاکمین کا بکھار لاشی جوشن</p>	<p>۱۴۲          غریب کا حال بدو کی تباہی جو          غریب کی تباہی جو غریب کی تباہی جو          غریب کی تباہی جو غریب کی تباہی جو          غریب کی تباہی جو غریب کی تباہی جو</p>	<p>۱۴۳          بوجھ بوجھ رعایت تاج نہ بیغنی کے ساتھ          کو وہ کا تو نے کیے جو بوجھ کے ساتھ          آریگی بوجھ بوجھ بوجھ بوجھ          اسبند میں کہ وہی بوجھ بوجھ</p>
<p>ہو دیکھ کے قلق نہ تہ حق تلاش کو          کوئی ہٹائے آگے سے اکیر کی لاش کو</p>	<p>لازم ہی پاس جان امام زین تھے          المان سے چند بار کہا ہی ہن تھے</p>	<p>جائے میں کی مجھ میں زین جان ذوالفقار          آخر کہا کہ میں ترے قربان ذوالفقار</p>

<p>۵۱۱ کاشمی سے کھینچے نہیں کیا کروں ختم نہ کیا چال تو نہیں کیا کروں تھا پہلے غلطی نہیں کیا کروں تھا پہلے غلطی نہیں کیا کروں</p>	<p>۵۱۲ بولی علی کی سیف کہ تیرے لئے ہو یا کیا حال تو تیرے لئے سجھنے کے لئے تیرے لئے مضطرب تیرے لئے</p>	<p>۵۱۳ گردن پہ زین افکار گردن ہوں ہو جاوے جاوے گردن شق ہو جاوے جاوے گردن کوئی گردن نہیں گردن</p>
<p>۵۱۴ ہوتے حواس کیوں کے دل کو گو دین لڑتا اگر یہ ہوے اسٹو کو گو دین</p>	<p>۵۱۵ طاقت نہ ہو جو دست شہین بیاہین کاٹھی سے خود نکال کے در آؤں بیاہین</p>	<p>۵۱۶ دوا تھکیوں سے دوا بھی سنا بکار میں ای ذوالفقار ہاتھ بیاہین ذوالفقار میں</p>
<p>۵۱۷ نہیں پائے تیرے دل تیرے نہیں پائے تیرے دل تیرے نہیں پائے تیرے دل تیرے نہیں پائے تیرے دل تیرے</p>	<p>۵۱۸ مولا چپ کے جاوے تیرے لئے پہلی میں نام تیرے لئے گر تیرے لئے ہوئے تیرے لئے نہیں تیرے لئے ہوئے تیرے لئے</p>	<p>۵۱۹ تو بولال بد شہ لافتا ہوئے تو بولال بد شہ لافتا ہوئے تو بولال بد شہ لافتا ہوئے تو بولال بد شہ لافتا ہوئے</p>
<p>۵۲۰ ما تم سے اس دل کے سب عقد ختم ہیں بے حس ہیں دونوں ہاتھ کہ بازو ختم ہیں</p>	<p>۵۲۱ ہوں مہر و علی سے ہو چاہی پھرن ٹھہر میں ہیں حضور میں ہر کاٹی پھرن</p>	<p>۵۲۲ دست علی سے یوں تہ تیغ چک گئی جیسے تہ تیغ چک گئی</p>
<p>۵۲۳ کیونکہ اقرار دست چاہیں میں جیون کوئی کہے تیرے چاہیں میں جیون کوئی کہے تیرے چاہیں میں جیون کوئی کہے تیرے چاہیں میں جیون</p>	<p>۵۲۴ تو خود چپ کیوں صورتیہ افکار میر چپ کیوں صورتیہ افکار میر چپ کیوں صورتیہ افکار میر چپ کیوں صورتیہ افکار</p>	<p>۵۲۵ بولی تیرے لئے نہیں کرتی تیرے مجبور جان و جسم سے لب پر جاوے مجبور جان و جسم سے لب پر جاوے مجبور جان و جسم سے لب پر جاوے</p>
<p>۵۲۶ ہا چھا ہی سر میں گئے تن سے اتارے میں ناوان ہوں شمر کو اب تو بکارے</p>	<p>۵۲۷ پیدا کیا معین تیرے ساتھ کے لیے بھیجا خدا نے تجھ کو اسی ہاتھ کے لیے</p>	<p>۵۲۸ جبریل کے پردن کا احوال ہو گیا پہوئی خدا کے ہاتھ میں تو نام ہو گیا</p>

<p>۱۴۵ دست کمر بین تی جو کبریا کی یعنی فرس کی باگ باگ مہر کی تیزی نگاہ تباہ سے اس تی مہر کی زیر قدم پناہ غزلون کی دم کی</p>	<p>۱۴۶ بوئے تری خوشی بھی دم کا زار ہو ای تیغ ایک شتر طے تو شعلہ یار ہو بجی بہت نہ امت جہر بتیرا ہو چلنا نہ ایسی چال کہ شتر آشکارا ہو</p>	<p>۱۴۷ غزلت طے پہنچون جو کپ کا زار ہو خاصان حق بھی کینے کی مہر کی آخیر مہر کی ہر بے اعتبار آج آنا تو خونِ فوج پیے ذوالفقار آج</p>
<p>۱۴۸ رہوار جو بر طعاطف بینہ دیکھ کے تھا شور و جلی دھن آئینہ دیکھ کے</p>	<p>۱۴۹ پھر کیا نہ خوشی جو رسالت ملک کی مٹی ہیں محنتیں خلعت بو تراب کی</p>	<p>۱۵۰ تراکل زبان سے نہ مزا ای ملول ہو جہنک ظہور قائم آل رسول ہو</p>
<p>۱۵۱ فیض سواری شہر زانہ ہو گیا سایہ تینان کا نیمہ دیر اندہ ہو گیا روئے زمین بھی عارض جا بانہ ہو گیا گرہی زمین دشت غیرت خنجرانہ ہو گیا</p>	<p>۱۵۲ سماں جگمگے نہ لگا علی کا حال کی فطرت کی پند کی طے سے تیغ لہجہ ال آج جو چھلے شہر سے تیغ کی جگہ ال جہنم کے درخت کھلے کہ تیغ کی جگہ ال</p>	<p>۱۵۳ تیغ کی گزیر پند کی طے سے تیغ لہجہ ال سماں جگمگے نہ لگا علی کا حال کی فطرت کی پند کی طے سے تیغ لہجہ ال آج جو چھلے شہر سے تیغ کی جگہ ال</p>
<p>۱۵۴ ذریعہ پہنچ گئے فلک بجا پر افشان چنی ہوانے رخ آفتاب پر</p>	<p>۱۵۵ خوفین حورین دیکھنے کو جا طری ہوئیں حق جنان میں اٹھ کے قبول اسطری ہوئیں</p>	<p>۱۵۶ افق سے میٹھا ہو سکے حورین لے لے کے نام بیخون کا دیا کیے حورین</p>
<p>۱۵۷ ام سے شہر کی شہر ہو فوج میں پتھی موت ظالموں کی شہر میں ذریعہ ہر ایک تیغ آرائی میں ابو علی زبان سے جو چہرہ میں</p>	<p>۱۵۸ ماہیچ رہی علی کی گلی ہو بہر ہو میں جو دیر ہو ہو ہو مر کجا زخمی ہو ہو ہو ہو حاکم قصد کار سیکند نے دی صدا</p>	<p>۱۵۹ تکلیف کی تیغ نے کس لطف سے کیا تکلیف کی تیغ نے کس لطف سے کیا تکلیف کی تیغ نے کس لطف سے کیا تکلیف کی تیغ نے کس لطف سے کیا</p>
<p>۱۶۰ کاظمی سے اب پھیلنے نہ آگے برصغیر ہم کیا مٹھی کی تیغ کے ٹھوکر چڑھنے ہم</p>	<p>۱۶۱ دھکی ہوئی ہو چادر ہر اسبھال او پہلے بدن سے تیر تو بابا نکال لو</p>	<p>۱۶۲ دشمن کبر و تیغ کی کا بیان رہے شیعوں کی مجلسوں کا سماں رہے</p>

۱۶۳



<p>۴۵ نیز در کج اقع ہو گئے سوکے فلک کی بند یار چہ باہر نہ ہوئے سب کی کجی کی چند مکمل بیدین منہ عقده کشل سے چاہند تیرے دیکھوئی کی ہر جان پہنچیں</p>	<p>۴۵ مخبر پہنچے تیرے آید جواب تہاب باگر کیا پوری کو سلیمان نے حجاب بہنی چھی نیام سے شغلہ لیل جواب خاک سے آئی صد لایا اباراب</p>	<p>۴۶ مخبر پہنچے تیرے شغلہ شغلہ زین کج فرمایا اہل نام سے تو قوم کی زبان کہہ کہہ کے خط شوق بلایا مجھے بیان ہر یاد پوچھو کہ خط و کاہ مضنون کرو بیان</p>
<p>چلائی ہر کرمان نہیں کوشش کسی لیے چلا بن رہا ہوا ہر بیان بھی اسی لیے</p>	<p>قربان ہو سپاہ یہ تاکید ہو گئی اکلا اہلال تیغ علی عید ہو گئی</p>	<p>تھا اشتیاق بیت جان پہول کا سنگوا کے خط و کھائے نواسا رسول کا</p>
<p>۴۶ کیا ہمیں شکر کو نہ از حید بھی بالکل کھلے غاڑے بند بھی آزاد قافلہ جان کی بند بھی سین بزرگوں بھی پیر بھی</p>	<p>۴۵ سقاے مرگ کیما جاہم کیما ایزب نقار کے پیا سو کما نخار سلسیل کے پیا سو کما پچے کی تیغ کی تیغ کی تیغ</p>	<p>۴۶ تو تھا کہ شوق شغلہ شغلہ زین کج مولا کو ان کا نبشت شغلہ زین کج نہیں موان ہر ایک مجھ پر ہوا ہاں بھی تیغ کی تیغ کی تیغ</p>
<p>مشکل ہوا کر ہنا شہنا کو خون سے بھگی لگی جلا جیل قرنا کو خون سے</p>	<p>ماک میں صاف جو ہر شمشیر حق میں وندان شہ کا عکس کو شہ کی موج میں</p>	<p>جلد آئے کہ دور و لون کلال ہوں یا شاہ ایک تو ہم بھی نہال ہوں</p>
<p>۴۵ نقار کے پچے کی تیغ کی تیغ کی تیغ نقار کے پچے کی تیغ کی تیغ کی تیغ نقار کے پچے کی تیغ کی تیغ کی تیغ نقار کے پچے کی تیغ کی تیغ کی تیغ</p>	<p>۴۶ جلدی تیرے تیغ کی تیغ کی تیغ بوی قضا تیغ کی تیغ کی تیغ بوی قضا تیغ کی تیغ کی تیغ بوی قضا تیغ کی تیغ کی تیغ</p>	<p>۴۶ کیا باغ سے مود کی تیغ کی تیغ جسین علی کی تیغ کی تیغ کی تیغ جسین علی کی تیغ کی تیغ کی تیغ جسین علی کی تیغ کی تیغ کی تیغ</p>
<p>نوبت جو تھی جہاد شہ مشرقین کی ہر سوا ترسای تھی سلامی حسین کی</p>	<p>اس کی قسم ہوا سی گھاٹ کی قسم م دنگی ظالمون کے ترے کاٹ کی قسم</p>	<p>برجی کا پھل لگا علی اکبر گزر گئے سیوئی ہیں گئے جھین شیر مر گئے</p>

<p>۱۲۱ کیا تو با غیبتان لون و چو ده سر او می گردی و چون بگریزی و حسدین بگریزی و بگریزی و حسدین بگریزی</p>	<p>۱۲۲ بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی</p>	<p>۱۲۳ بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی</p>
<p>دریا بوی و جلی غم بر او بی سحان کے غیام جہانے اٹھانے</p>	<p>کفار کی گھٹا کو پریشان کردیا بجلی نے گر کے اور ہی سامان کردیا</p>	<p>جو ہر بین بود عشق شہ مشرقین کی نہ بخیر سے بہی او نذر حسدین کی</p>
<p>۱۲۴ بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی</p>	<p>۱۲۵ بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی</p>	<p>۱۲۶ بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی</p>
<p>غصہ سے حال سینہ بد اندیش ہو اب بھی جو شمر سے ہاتھ اٹھاؤ تو خیر ہو</p>	<p>پی پی کے ظالمون کا لہو کو ندی بھری بالا سے سبز لب جو کو ندی بھری</p>	<p>بیتی او خون گرم جو فوج شریکا نہر آگیا ہو تیغ جناب امیر کا</p>
<p>۱۲۷ بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی</p>	<p>۱۲۸ بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی</p>	<p>۱۲۹ بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی بگریزی و حسدین بگریزی</p>
<p>ان وزوال مسرت سے ہاتھ بٹھریں میں ہوں وہ آسمان کہ سیکے ہاتھ بٹھریں</p>	<p>گر کے ابھی زمین سے جدا آسمان ہو شکل ہلال تیغ اگر در میان ہو</p>	<p>چھوڑا نہ اسے سینہ افواج شام کو نویں سرین خوب سا فرنے شام کو</p>





۴۶۲  
 تھانے زور و قوت و فاعل و فاعلین  
 کیا تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

۴۶۵  
 تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

۴۶۸  
 تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

۴۶۹  
 تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

۴۷۰  
 تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

۴۷۱  
 تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

۴۷۲  
 تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

۴۷۳  
 تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

۴۷۴  
 تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے

تھانے تھانے تھانے تھانے  
 تھانے تھانے تھانے تھانے



۱۰  
اس وقت گوئی کیسے از شمشاد  
پزدل سے خونریز طاق و خلایق  
کشتاورد عربستان دلوایق  
عربی بنین پزشتی شمشاد

۱۱  
شور و خروش از بی بی  
آوار کس چو بی بی کا دل ساقی  
آب و سیر کس چو بی بی کا دل  
محتاج گور جو بی بی کا دل

۱۲  
تو ای  
بولا کیسے شمشاد و بی بی  
بجواب جلتے ہیں آپ بی بی  
عجاز سے دیا شمشاد  
دیگھا ہوا رات کو اور

کیا ہی یہ خاندان رسالت مابین  
جس کا بہت ہو ذکر ہماری کتاب میں

نان فاطمہ سی عاشق رب قریب  
مانا رسول اب جناب پیر میں

پھرتی از تیر سے صفت بہشت کی  
عیدی نے جگدوی ہو بشارت بہشت کی

۱۳  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۱۴  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۱۵  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۱۶  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۱۷  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۱۸  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۱۹  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۲۰  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۲۱  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۲۲  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۲۳  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی

۲۴  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی  
کس کے دل سے چلائے آہی



<p>۱۰۱</p> <p>فصل غزلت شیر کا مسک جگودیا کھا ہوا بن صحر کو مخرج رودیا</p> <p>۱۰۲</p> <p>چھوٹا کھانک بولا علی گاہ مین نہ پھرتا ہو بہت دند گواہ</p> <p>۱۰۳</p> <p>تخت تھیں دشتہ بار قاطبہ گرہ گنجینی تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۴</p> <p>خمون آپ بھی ہمہ تن چور ہو گیا آخر بڑھی یہ پیاس کہ مجبور ہو گیا</p> <p>۱۰۵</p> <p>کاری جو کوئی توڑ لگا کوچ کر گیا چلا کے یا حسین کسا اور مر گیا</p> <p>۱۰۶</p> <p>پھیلائے پاؤں حلق کھا کوچ کر گئے دنیا سے ہاتھ کھینچ کے شیر مر گئے</p>	<p>۱۰۷</p> <p>تارے تارے زرد بدن کا چھوٹ گیا چادر و لٹکان تکیوں سے کر گیا</p> <p>۱۰۸</p> <p>سید انبیاء محل سے نکلتے تھے سید انبیاء محل سے نکلتے تھے</p> <p>۱۰۹</p> <p>غل غل غل غل غل غل غل غل پر دھین دھین دھین دھین دھین دھین</p>	<p>۱۱۰</p> <p>گر بنی صبر کہ عجب لطف تھا مین خود مر تھی اعلیٰ مجھے لینے کوئے مین</p> <p>۱۱۱</p> <p>سید با تو خون بہا اضطراب سے غل غل غل غل غل غل غل غل</p> <p>۱۱۲</p> <p>سید با تو خون بہا اضطراب سے غل غل غل غل غل غل غل غل</p>	<p>۱۱۳</p> <p>یاشاہ اوداع کر دیکھت تھا میرے امام باد می سواد مقدا</p> <p>۱۱۴</p> <p>یاشاہ اوداع کر دیکھت تھا میرے امام باد می سواد مقدا</p> <p>۱۱۵</p> <p>یاشاہ اوداع کر دیکھت تھا میرے امام باد می سواد مقدا</p>	<p>۱۱۶</p> <p>اچھا ہو جو کچھ ایسے طرف طرہ ہوا جیتے رہیں حضور بیان خاتمہ ہوا</p> <p>۱۱۷</p> <p>صدے سے سوئے ہاتھ پر کے گئے شکل کشا پر کے گئے سے گئے</p> <p>۱۱۸</p> <p>چلا مین رولق لید مصطفیٰ گئی اقا مسافری مین تھیں موت لگی</p>
--	---	---	---	---	---

۱۱۱۱۱  
 گویا کسی کو غش کوئی اگر کے سنبھل گئی  
 گمراہی کی گشتِ رقت سے چلی گئی  
 سینی کی بوجہ پاپی اس کی پیچیدگی  
 لپٹی پیر کی لاش شگفت بدل گئی  
 چوڑی لب جبین پیر در دھونڈتی رہی  
 سر کی لائین اپنے کو منور دھونڈتی رہی

۱۱۱۱۱  
 بوی کہ ہو دشمن شرمِ مظلوم آئیے  
 دیکھا ہو دیرِ سب کے سے گلچے  
 علی علی عینِ خون بھرا ہوا  
 کیون چپ ہیں آج حالِ دل تھامے  
 بان سے کما شرمِ مظلوم کیا ہوا  
 لیکن خدا کی راہ میں تن سے جدا ہوا

۱۱۱۱۱  
 تہذیب نے کمر بستہ کیا تھک چکی  
 پھیرا گئی خاک تنِ بار شاہ کی  
 زمین مہارے لاش کے ہر گلاہ کی  
 پھائی کے ہاتھ کھدیے سینہ پر آہ کی  
 روئین کما کہ موت نہ آئی تین رہ گئی  
 آریہ گئے جہان بجا آئین رہ گئی

۱۱۱۱۱  
 ہنگامِ فراخ آئی کسی آپ تک بہن  
 پائے جو تو بجا ہو دستِ لنگ بہن  
 مٹھ سوئے قلعہ پیرِ سوزِ فلک بہن  
 دی لاش نے خدا کو تو بجا حسین شاک بہن  
 پٹھ سوئے قلعہ سائر حسین شاک بہن  
 و آج رشکِ قلعہ ناما حسین شاک بہن

۱۱۱۱۱  
 کیونکہ جو بہن جو نہ پائے حسین شاک  
 تہذیب تریک ہی ہیں یہ حسین شاک  
 بالائے نوکت تیر ہو جاے حسین شاک  
 اور عشقِ تو بجا دل سے قدا حسین شاک  
 حق سے دعا ہو نقص طاعت دے کلام کا  
 حدتہ سر حسین علیہ السلام کا

<p>۴۳ میں ہوا جو یوسف یعقوب کی طرح غل تھا چلتا عجب سے محبوب کی طرح نہا ہوا غلو خوش اسلوب کی طرح یامندر صبر تھا مگر یوب کی طرح</p>	<p>۴۴ عین قافی میں پیش نظر تھا جلال کی طرح درد کے ذائقے سے تیرے چہرے پر راہ تیرا گے گھر تیرے تو بیکار سے کیونکہ خواہ تیرا زور زمین میں تھا بلکہ دھونڈا تھا راہ</p>	<p>۴۵ سیدین گھوٹے در زمین سے دیکھو جی کی طرح اچھے ہو تو کسی سے اس کا چہرہ جی کی طرح کوئی بیان تھا اسے اس کا آئینہ جی کی طرح جزردہ اپنے دیدہ سے تیرے ضیاء جی کی طرح</p>
<p>۴۶ کثرت محب ملال کی تادو پہر ہوئی زہرا کے چاند کی شب کا کل سحر ہوئی</p>	<p>۴۷ ملتا زمین گھر شہر عالی جناب کا کیا خاک چھانتا ہی پس پو تو راب کا</p>	<p>۴۸ دن ہی مگر حسین ہی شام سیلاہ میں پھر تا ہی ایک چاند ہماری نگاہ میں</p>
<p>۴۹ گیتی پیادہ صدمہ زور نظر سے کی طرح تسیر تیرے کوئی کی شہر سے کی طرح باقی دل شہر میں و شہر سے کی طرح اور اسودن کی فوج دان پر تیرے کی طرح</p>	<p>۵۰ بولادہ غول کے ادھر جا چہرے حسین اس صفت میں غل میں چہرے حسین انچا کہیں سے شہر میں چہرے حسین چراغ کے شہر میں چہرے حسین</p>	<p>۵۱ تو کسے پس کو گاہ پکار شہر حسین ہو اٹھا جب صبح مراد پر کرمان آئی صدمہ کا طمہ مراد پر کرمان دیر آتا ہو غازی دیر پر کرمان</p>
<p>۵۲ افسوس میں جہان کے فریاد رس چلے بالاے روح ازہر مگر نظر چلے</p>	<p>۵۳ چارو نظر جو دیکھ کے شہر میں مغمم گئے بار ہلال سے فلک پر مغمم گئے</p>	<p>۵۴ سہر جہل رہا ہی دھوپ کی شدت میں پوتے کا حال غیر ہوادی کی گود میں</p>
<p>۵۵ کونے دی صدمہ کی جگہ پر گلی خان فصلہ پر گاہ سے چلی نا کرمان نئے ہیں کہ خضو یہ پیکر میں خان نئے ہیں کہ خضو یہ پیکر میں خان</p>	<p>۵۶ میں پس میں دھوم بیان میں حسین چلے گئے تیرے دہانے ادھر حسین چلے گئے تیرے دہانے ادھر حسین چلے گئے تیرے دہانے ادھر حسین</p>	<p>۵۷ جگہ کا چیل تیرے کہیں سے پیکر جگہ کا چیل تیرے کہیں سے پیکر جگہ کا چیل تیرے کہیں سے پیکر جگہ کا چیل تیرے کہیں سے پیکر</p>
<p>۵۸ سیدہ کو اگلے لطف سنان اجل ملا ہم کو نہال بخشش امت کا چھل ملا</p>	<p>۵۹ پوئے حسین اب نہ بتائے سے قاندہ ہنسنے سے کیا حصول رلانے سے قاندہ</p>	<p>۶۰ ایک لال نزع کا ہی قرینہ میں کیا کروں رج سے شک رہا ہی سیدہ میں کیا کروں</p>



<p>۱۰ چشم بزمین آفتاب کبریا لیتا تو کو درین دل و جگر بین مردی سے نہ خرازد زرد چراغ حسن عین کے چاندن میں گہر</p>	<p>۱۱ حسین کا کھلے ریا ہوا چراغ تنویر آہ جاوے غیب ارجم تلاوے شعلہ مایہ باب و سبب مردی ہو گیا زینت بلا میں</p>	<p>۱۲ یہ کیا شاہ جن پر دشت و دھواں تار سے کوئی نیک اور بد آئے اصرار و صبر سے اور صورت کی سمت بزم ہر دھواں</p>
<p>۱۳ ہر خون گلی سپرھی ہلال و محن میں ہو لحم پہر خنق شفق کے لسن میں ہو حلقہ زرہ کے دیدہ پیر ہم سے کم نہیں ہر جو کڑی وہ ایک گہر ہم سے کم نہیں</p>	<p>۱۴ پیر خون غم و محن کی شعلہ مظہیر خون غم و محن کی شعلہ اچھا خناسے سب کو خط نہ دیا ہو رنگ جلد آؤ لال تن سے اتار دیا ہو رنگ</p>	<p>۱۵ تار شمع شفق سر کے بال میں قطرے عرق کے صفا در نیل میں زسے بھی پیر کی بجی پند میں ابو سے آفتاب طر و ہلال میں</p>
<p>۱۶ جس کلاہوں میں ترقی ہو نور کی شاعین زمین پر ہیں گر خل طور کی</p>	<p>۱۷ کتے ہیں ہر دماغ امام امم میں ہم گو اڑیاں رگڑتے ہیں ثابت قدم میں ہم</p>	<p>۱۸ حضرت کو حفظ خالق اکبر نے چلے ان کے دیکھنے کا ہر ادراغ لے چلے</p>
<p>۱۹ ہر دماغ شمع شفق سر کے بال میں قطرے عرق کے صفا در نیل میں زسے بھی پیر کی بجی پند میں ابو سے آفتاب طر و ہلال میں</p>	<p>۲۰ ولانے دی صدا کی دلیکا جان آئی شان کے پہلے عجب بچ خزان گہریاں جو ہوئیں تو شعلہ میں تہا میں خیاں کہ یہ سب ہر سہاں</p>	<p>۲۱ کے گام میری تیرے میری شعلہ لان اجل کے ہاتھ سے ملت زار شعلہ تھا وہ جگہ میں درد کی جگہ ہر گام کا زار و زبک قضا نہ بھی</p>
<p>۲۲ پوتا ہو مہر سے خون جگر کی یہ شان ہو رقعی کی میر سے ہونو پیر اس وقت جان ہو</p>	<p>۲۳ روشن تو ہو حسین کا سب حال پر برجی پسرو مار کے ہتھتے ہیں باب پر</p>	<p>۲۴ مست رہی دیکھنے کی رہی آتشہ کام کو اب دو دھو بخش رکھے اپنے غلام کو</p>



<p>۱۲۵</p> <p>تجلیاں ہو کے سید ابوبار موت کے سوئے تھے کچھ ناچار گروں کی سمت دیکھتے ناچار پہلے اپنے ابن حیدر کو مار</p>	<p>۱۲۶</p> <p>دل میں بھی زخم خورے تھے وہ گل کھلا کر نکلتے تھے آئین جو نیزہ باز میان کافی حسین کو در گار</p>	<p>۱۲۷</p> <p>لالک ہلائے پھر تو نہ کوئی ستا اکبر کا حسین سے کاٹا نہ جایگا رستم ہوں لاکھ اس کی عنایت سے لوگوں ساتوں فلک گرین جو زمین پر تو روگوں</p>
<p>۱۲۸</p> <p>آئی صلا کر صبح میں تو بنیاں ازدیر خاطر تھے اس کی کمال حسین تیری خوشی کا خیال بکھو تو جو حال میں تو بین بھی جال</p>	<p>۱۲۹</p> <p>بے فدا انکار رشک سنا نیشہ مرگ جمع ہے اب پہنچتی نکل جال صفہ افکار پہنچتی تصویر تیری کی ورق خاک پہنچتی</p>	<p>۱۳۰</p> <p>خالق کا تر بن غضب تہ کے ساتھ تھا پڑا ہوا حسام قبضہ سے ہاتھ تھا اٹھی حسام شام کی بدی سرک گئی نکلا کہن سے چاند کی بجگ گئی</p>
<p>۱۳۱</p> <p>اچھا پس کسی لاش کو قتل نہیں بوسے بدن سے پچھلے کے فرزند کا سو ہونا جو عداوت خیر ہو امیر سے اسی بڑے ذوالفقار نے بین اور عدو</p>	<p>۱۳۲</p> <p>خفتگی ذوالفقار اور شمشیر فصلہ حسام کی گئی جو بربہ نہ پیا چلائی آئین حیدر کی کہ ہوا چلائی کہ کمال سنا فر کیا</p>	<p>۱۳۳</p> <p>مردم سے تقد جان ہم جنگ و جلال او لو عین شیر کی اکھیں نکال لون پچھات سخت تھے کسی کے نکل گئی بی بی کے بھائی جان سے تلوار چل گئی</p>
<p>۱۳۴</p> <p>ناگن سی پہنچی گاؤں پر اعدا کو مار کے پچھلی سمت گرو پھری ذوالفقار کے</p>	<p>۱۳۵</p> <p>کلیں کارین کیلئے اس دم فساد بالو پکارین اور پھینک دینا دہو مشکل کشا کا غنڈہ بی بی کو کیا دہو ماتے بھی شاہزادہ کو غصہ زیادہو</p>	<p>۱۳۶</p> <p>عارض میں منہ ہو غصہ پہنچا آؤ جو میں وہ چلتی ہو ذوالفقار کیا دید بے پرواہ میں قربان میں تیار تجلی تو یہ ہی چھپاؤں کمان تکلیف</p>

پڑھو



<p>۵۳۵ چرخون تھی تیغ نہ لکھوین تیغ تیغ قبضہ کارہ فرسخ دہ جوہر کی زلف بن تھا کلنن القار سو سوزن شر بن جلایا نے سلمان زمین صدق بن بن</p>	<p>۵۳۶ آپ حسام قمر کی کمر بند تھی لیکھا ہے شمس محل دریا تھی لاشے کے پائے کی بھی رو تھی چلکا مو کو سبیت علی رو تھی</p>	<p>۵۳۷ قبضہ کو چوتھے ہوس لاشے کے پائے تھے بوسے کارہ بن کیا تھے جوہر کے پائے تھے تیرا جو نگ خون میں اس جس کے پائے تھے تیرا جو نگ لکھی صدے بیسہ تھا تھے</p>
<p>مشغول مشق فتح وہ مشاق ہو گئی برق اور خون چاٹ کے برق ہو گئی</p>	<p>تھا عکس تیغ حیدر صفہ ردیر پر بجلی چمک رہی تھی بیابان میں شہر پر</p>	<p>شہر قلع میں رچ کی ہدم بنی ہو گئی اکثر ہلال ماہ محرم بنی ہو گئی</p>
<p>۵۳۸ لے جو تیرہ فغان بیکار گئے زینح کمان بھی طاقت جان بیکار گئے شعلوں کی شعل گزر لک بیکار گئے زیر زمین سے بارہ خوار و خوار بیکار گئے</p>	<p>۵۳۹ لڑنے میں دو ہو گئے شام و شام آیا جو کوئی لاشہ فرزند کے قرین کے نہیں آیا میں اوعین نعرہ کیا میں کمر کی سیف لامین</p>	<p>۵۴۰ میں آں اضطراب میں بی ہون شام میں آں آسودن ای اسدا قد کے شام جب آئے تیش قبضہ کو بیکار گئے اور ایک اس گم رہی کہ اور بیکار گئے</p>
<p>پینے جلا رہی تھی دل اہل عذاب کے کیا آتشیں تھے دھوپ میں تھے شراب کے</p>	<p>صدقے ہوا شبیہ میر کے پالون پر سرکٹ کے جا پڑا علی آگ کے پالون پر</p>	<p>حیرت ہو کس طرح وہ دم بچ مل گیا مٹن کے ساتھ آہ نہ کیوں دم نکل گیا</p>
<p>۵۴۱ دھالوں کے گل جلانے وہ بن جل گئی کوندی آدھو کے ارے سے جل گئی ارے صغین سے بھی نہ جل گئی بال کے کہ بن کی کشت بد جل گئی</p>	<p>۵۴۲ یہ لکے غلط میں ادھر تے آدھو کے کیوں آج ایک کمر کے آدھو کے راس سے تیغ پچھو کے آدھو کے بوسے کہیں حسام تیغ کا آدھو کے</p>	<p>۵۴۳ یا جبکہ از زینتہ طاعت قدیر برے حشون کی لاش پویشم تیر یا جبکہ تھے جلال میں ایک فک سریر رہی میں تھا کا دے شمشاد تیر</p>
<p>اور سے سفید مصوبہ بن پیر میں تھے گویا سیاہ کار سرا پا کفن میں تھے</p>	<p>چلائی تیغ شاخ تمنا بھلی نہیں دم بھری میں تو آہ شہد الاچ نہیں</p>	<p>ہوا امتحان صبر یہ آقا جو کہ گئے میں بھلی تڑپ کے رہی حضرت بھی گئے</p>

۱۳۵ اسلمن جو میں کھینچوں نہ کامیاب ہوں پڑسا ہوا کے ڈالوں نہ خیر و خراب اکبر کا بیچ آج و اس زخم پر ہر حال رہا ہے دل میں آنکھیں کھلیں	۱۳۶ چپکے لاش لیکر امام احمد چلے نعرہ کیا کہ سو سے اہل حرم چلے نہزاد یوں میں کشیدہ تیغ المہر چلے سکھوں رو کا نہیں میں بے گناہ چلے	۱۳۷ مالک بن یون امام امم اختیار ہی پیر آج ذوالفقار بہت بیقرار ہی میدائیم ایک نے بھی نہ لو کا میں کو اؤ فوج شام بس ہی رو کا میں کو	۱۳۸ نہزاد یوں میں کشیدہ تیغ المہر چلے سکھوں رو کا نہیں میں بے گناہ چلے نہزاد یوں میں کشیدہ تیغ المہر چلے سکھوں رو کا نہیں میں بے گناہ چلے	۱۳۹ یون تو بھی کیا پھر کی سرن کی لاش میں جب دل لگا رہا علی المہر کی لاش میں زینب نے دی صد اکبر برادر کیا ہوا سوتا ہی ذوالجناح بر اکبر یہ کیا ہوا	۱۴۰ لے لی لاش میں تیغ جوئی چون چھری مخرج تھا سپر کا فرس نہایت پری کیا ہوا شہید شہول خاں کا پیر کیا ہوا شہید شہول خاں کا پیر	۱۴۱ پونچی محل میں خون کی خوشبو غضب ہوا آلو پکارین مہول لگیں غضب ہوا آیا جو غش کو سب انھیں گہرا کے لگے خیمہ میں لاش بڑی لاکے لگے	۱۴۲ در بار حق میں آج مسافر کو شام ہو اچھا ہو دن سے منزلِ خنجر تمام ہو آیا جو غش کو سب انھیں گہرا کے لگے خیمہ میں لاش بڑی لاکے لگے
---	--	---	---	--	---	---	---

<p>۵۵۵ حضرت حسینؑ کے دست مبارک سے آئے میان گنج غیبیان شدہ ام چادر راحاتی لاش زلف سے بوسہ جو ہم نہ پایا شک پوچھنے کا تبین لال</p>	<p>۵۵۵ بوسے صغین دیکھو لو جو بوسہ کرنا رخصت کر دین غریب الدار کو اکتبر کسے بن بہت دلگاہ کو چاہا ہو دران شد ذوالقار کو</p>	<p>۵۵۵ ای نیت بار شاہ مہینہ جیو وہ ہو است کار کے بین غفینہ جیو وہ ہو ہو پکے شکر اور سے سینہ جیو وہ ہو اب بچو نہیں خیال کینہ جیو وہ ہو</p>
<p>۵۵۵ اگر جگر میں درد ہی جیسے سے یاس ہو یا باجی وقت عصر تھا رہی پاس ہو</p>	<p>۵۵۵ لو صاحبو نشاط وہ دن رات اب کہاں مل لو چلا حسین ملاقات اب کہاں</p>	<p>۵۵۵ صغرا کی ہو نہ یاد نہ اصغر کا کیا ہو بندے ہیں سب اسی کے اے اختیار ہو</p>
<p>۵۵۵ دوتا ہو اچھر تر شاہم کہ چھو آئے حسینؑ کی شہرہ میں جیو خانہ حسینؑ اب نہ آئیے ذوال صفا چہ ازری سلام ہو تو حسینؑ کا</p>	<p>۵۵۵ اگر کبھی پاس ہو گندم عصر حسینؑ اس شہ کو ہوئے شہ کو حسینؑ پوچھو جہان کا رنگ ہو خط حسینؑ پوچھو انہیں سے ہو کھوٹ لین حسینؑ</p>	<p>۵۵۵ نفل یاد حسینؑ کی تکون جگ موسیٰ کی جیو ایک خط کو کینا تے بیٹی تھی اسی کا دل کو حکم لائے جب قبض روح کا مال کو حکم لائے سرمجہ کے گاہ حسینؑ کے گاہ بابر تے</p>
<p>۵۵۵ آیا دواع کو دم آخر سلام ہو سہان ہو کر بلا کا مسافر سلام ہو</p>	<p>۵۵۵ ملکہ کیا ہو ابو خدا پر حسینؑ نے بھوڑا ہو سب اسی کی رضا پر حسینؑ نے</p>	<p>۵۵۵ تھا وقت امتحان کا بیتاب ہو گئے ہمقتاد بار کو دین لے لیے رو گئے</p>
<p>۵۵۵ دورین مجاہدون کی شہیدان کی جگہ چلا ہیں شہ کو دیکھنے فریاد کیا لیکچر بلاتین گرجھری کوئی کیا رہی تھی ذوالحجج سے ہر ایک کی کیا</p>	<p>۵۵۵ نہایت نے در شہر تے کہا کو تو کو سب کچھ کے شہر تے شہر تے ہو نا جھجھت ہو شہر تے شہر تے ہو میرا کے داسے کچھ شہر تے</p>	<p>۵۵۵ اختہ اضطراب میں خالق کے کیا اس انہیں ہو بعد پیر کوئی ہو خدا آیا کمال قبر سے فرمان کہ کیا موسیٰ کی کو تو شہر تے کہ کیا</p>
<p>۵۵۵ یہ بات کو گر دن فرس لا جو اب پر یا تو نے رکھ دیا سر بیان رکاب پر</p>	<p>۵۵۵ شہ نے کہا لفیل خدا سے قدیر ہو رہ کبیر لڑتی طفل صغیر ہو</p>	<p>۵۵۵ گئے ہوا اسے حق میں غفور الرحیم سے کی تھی تمہاری تے سفارش کریم سے</p>



<p>۵۳۷</p> <p>اور اسے لشکر کو عجب چوکمال پہنچی اور ایک مصلحت نہ بد الجلال بھگو چہ جان کے اس مرتبہ حال بھگو چہ خیال ہو جاوید خیال</p>	<p>۵۳۸</p> <p>اور اسے زمان کی گرد سے جو غفلت نہیں چکے ہر حفظ لایزال تہا یزید قبر میں وہ کسی کو خبر نہیں تہا یزید حفظ قبر کا جو شہنشاہ نہیں</p>	<p>۵۳۹</p> <p>فرعون سے چلے یہ رتبہ دیا تمہیں ہم ہیں کہ ہم نے حضرت موسیٰ کیا تمہیں</p>
<p>۵۴۰</p> <p>چالاک تھے کمال جو کل روزگار میں گرد بھی آج لے نہیں سکتے مزار میں</p>	<p>۵۴۱</p> <p>ماتم کرد و ہمیں سیکڑوں جاشادیاں ہوئیں ویران شہر دشت میں آبادیاں ہوئیں</p>	<p>۵۴۲</p> <p>جی چھیو یزید آج ہو یزید کا کتاب ایسا تو بیقرار نہیں ابن بدتراب ہیں اسکو سب خیال عشت کی ماضی اضطراب کثر ہیں خفقان زین صاحب شلیل</p>
<p>۵۴۳</p> <p>یہ کہتے آہ سرور بھی ہو گئے بھال پر درہ اٹھ کے جانب گردن کیل خیال معنی فکر ہو جائے کہیں مگر زوال تھے اسے عصائی ہوئے شکار خورہ حال</p>	<p>۵۴۴</p> <p>حاضر جواب تھے جو رائے میں انتخاب انکو پکارے تو وہ دیتے نہیں جواب ایکے محل کہ ہو جنہیں کہنے کی تاب تھے آشیان زین و زین جب ہوئے خراب</p>	<p>۵۴۵</p> <p>ہم صابرون کو سیف سے مرتلا پسند ہو دنیا کا ایک ہلو گد رنلا پسند ہو</p>
<p>۵۴۶</p> <p>پھیل کے ہاتھ شہر کے کما دی جان آؤ تھوڑے ہو گئے یہ دو کیو تو چھو جاؤ کیا وقت ہو کہ آئے مجھے نہیں تو دکھاؤ میں تو توبہ کیسے ہوں تم کیسے پہنچاؤ</p>	<p>۵۴۷</p> <p>پہنچا کیے حسین جو بہت فاجر ہیں کچھ بھی نہیں سوائے کفن آج انکے ہیں دوبارہ جو عطر میں بیون خوار ہیں کافور کے سوا انہیں اپنے خون میں ہیں</p>	<p>۵۴۸</p> <p>اب خوش قدون کو سیر میں پلا نہیں قبروں پر انکی سایہ شمشاد بھی نہیں</p>

یہاں جہان سے غلامی اگر گدے گئے  
بھائی تمہارے بر چھیل گھاگھا کے مر گئے

<p>۱۷۷ پیارے چچو مجھ کو گم ہو ادرام سو کھا گل ہو شکر کا خیر اور ہم گھوڑوں کے نقل کی بستی اور ہم تو نے بین جگہ تون کی یاد ہو اور ہم</p>	<p>۱۷۸ فصیحہ شاد بدین نے ارکال کیوں کیا میرا نہیں ہو کوئی درد کار جبر خیر دیکھتے ہیں تو نے رنگ جہان جو رنگ رکھتے ہیں تو نے جو چھینے کوئی رنگ</p>	<p>۱۷۹ جیسے کا تھا نشان رخ روشن پر آشکار میرا ہوا ہے کیسے شکرین کا بار بار منہ کی دھال تھیں صفوں کی زو افکار دور کی زد سے تن صاف پر بار بار</p>
<p>۱۸۰ کچھ مہر سے غرض ہی نہ چکا نہ سے کام ہی خمر اس عشق میں نہ تھری نہ شام ہی</p>	<p>۱۸۱ چھلتی ہی دم میں فاطمہ کے نور عین سے کے غوغو جو قصور ہوا ہو حسین سے</p>	<p>۱۸۲ اگر عجیب لبر مشک کشتا کی تھی تن میں قبا جناب رسول خدا کی تھی</p>
<p>۱۸۳ اے جو وہ قریب شمشاد شکرین رویا کے گلے گلے کا نور عین تعلیم کے تلمذ است چچا کے چچا سیکھو سے شاہین یہ کیے چاہئے بین</p>	<p>۱۸۴ فصیحہ زین پر ادرام ہو نہ تو کچھ خیمہ میں چھینے سید انبیان ادرام مرنے چلا نام زمان بلند ہو کس بہ زردی پوری رخ فوجی نہ بدید</p>	<p>۱۸۵ وہ منہ منہ سے نور عین کی سیب لشائش کو کھینچتے تھے خان کی سیب نعلین کا کھنکھاتے ہوئی قلم کی سیب نعلین کا کھنکھاتے ہوئی قلم کی سیب</p>
<p>۱۸۶ جز بن تیرا ہی نہ باری حسین کی زینب میں لچا ہوں سواری حسین کی</p>	<p>۱۸۷ کچھ طور فوج ظلم کا بے طور ہو گیا کچھ حسین رنگ جہان او ہو گیا</p>	<p>۱۸۸ گر دھن تھی جامل بیکتا پڑی ہوئی بالا سے دوش چادر زہرا پڑی ہوئی</p>
<p>۱۸۹ اے چچا کیسے تھے مجھ سے مرزین میں نے چھیننے خاک کے حوالے کیا جن واو دل جاتے ہیں بالو کے شترن لاری سیکھتے حفظ خدا و زوال من</p>	<p>۱۹۰ راوی کا ہویا جان کھڑا تھا بین دین سوتل تھی خدائی کسم کی شان دیکھا نہیں جہان میں ایسا کوئی جوان</p>	<p>۱۹۱ کرتے کا خون کی تھیں تھیں بند بہر ہوا گلے ہوئے کسم کی لپک بند نیش ظفر کو کسم کی لپک بند نیش ظفر کو کسم کی لپک بند</p>
<p>۱۹۲ نور و الجلال حافظ و ناصر صاحبو دیدار ابن فاطمہ آخر ہو صاحبو</p>	<p>۱۹۳ لکے ہو سے وہیچ او سے ہے ہو زہرا کا گل عمامہ گلابی دھر ہے ہو</p>	<p>۱۹۴ آئی تھی فوج ظلم تو لکھتے ہو محمم کے زوال الجلال کو چکا کرتے ہو</p>

<p>۵۸۲ وہ دھوپ کی روشنی سے سوکے ہوئے بجر جسے سرسبز خون کے قطرے اور دم وہ گھٹا شیش کی توبہ میں جانے پر گھوڑا سیاہ اور اسدا اشد کا دم</p>	<p>۵۸۳ ہم کو شہید حضرت علیؓ کی تائید دریا خدا کے فیض کا دریا تیرا نیل شیش کی توبہ میں جانے پر مردوں کے بچے بچے کوئی اور عیسیٰ تیرا نیل</p>	<p>۵۸۴ پھر سامنے خدا کے حساب کتاب ہو میں ان کو موطا ہو اور آفتاب ہو ہر پست شش گناہ دم اضطراب ہو جنت میں اس کا لطف ستر میں غلاب ہو</p>
<p>۵۸۵ رہو ارشاد شک نام ہو جاندی کا ساز ہو رات اور دھوپ ایک جگہ طرفہ ساز ہو</p>	<p>۵۸۶ ہم یوسف رسول ہیں کنایوں کے کچھ ہیں فاطمہ کے لال بدخشاں تو نے بوجھ</p>	<p>۵۸۷ عاشق کو میرے خون ہین بخت و شر کا نانا کو اختیار ملا روزِ شر کا</p>
<p>۵۸۸ تیرا چلنے کے لیے سرسبز کے قریب ڈر کے ہوا وہ کتب تکبیر کا ادیب بولایہ مسکرا کے دیدار کا جلیب ڈرنا ہو تو سے ساتھ جو ایک ہم نوب</p>	<p>۵۸۹ یہ وہ عزیز و نفع و عادل کہ ہم جبار و اجمال غنی قاصر و خیر عادل صمدین قوی حاکم و حکیم ناظر سمیع نعم عادل قوی حیر</p>	<p>۵۹۰ واختیار تیرے بکاڑہ بدخشاں مارے ہیں تیرے بخت کی گشت سرسبز ہوئے پانی نہ ظلم و شر کا سب تو ہو جاوے گا اور ایک گشت</p>
<p>۵۹۱ اسکے سوا تجھی کو لحاظ سخن نہیں مارین غاصے ہم یہ ہمارا چلن نہیں</p>	<p>۵۹۲ بانی پاک حسینؓ کے مالک کو شاد کر ادابن سعد موت کی سختی کو یاد کر</p>	<p>۵۹۳ دشمنہ تمام جسم شہ انس و جان ہیں کچھ آپ جیو اس ہیں گشت زبان میں ہیں</p>
<p>۵۹۴ تیرا جو کچھ ہیں شہزادے کا دم کیا شہر کا نظام ہو منصف و غیر منصف ہر دھوپ میں حسینؓ کے ساتھ ہیں روز جزا قریب ہو ظالم کے دم</p>	<p>۵۹۵ وہ حسینؓ ہیں اس تم تھار کی اقداری تیرے شہر کی مزار کی وحشت کا جوش اور ازیت کی وہ سنگ و کبر و توبہ جاوے ار کی</p>	<p>۵۹۶ بولے حسینؓ اور حسینؓ کے کھنڈ منصف ہو جو اس سے ہو گھٹا بھلائی کا چوہہ پر ہوئے نہیں پانی سے اشتا فاتہ ہوئے روز سے آگاہ ہو خدا</p>
<p>۵۹۷ روشن ہو تھنی کی شرافت نہان نہیں ظاہر دنیا سے نیر اعظم کہاں نہیں</p>	<p>۵۹۸ تر کر دے آج خلق جو تنہا حسینؓ کا اسوقت کام آئے گا بابا حسینؓ کا</p>	<p>۵۹۹ یہ شیر میرے کون ہیں پیار سے جو ملے ہو زلیست ناگوار وہ دم سے لڑے</p>

۱۱  
لے ساز بھی سنان  
ترکیب ۱۱

۱۲  
نور دنیائے  
نور دنیائے

۱۳  
نور دنیائے



<p>۹۱ بولالعدس صاحب شہید فاطمہ او غزن تجلی و تنویر فاطمہ بان بیچ زمین کمان از شہ فاطمہ بازار غضب دین یکس در گریز فاطمہ</p>	<p>۹۲ حسن غنی عین کو صداری پاک ہوش و حواس کی غریب لیلیا کے عاجز بنین پس شد دلیل سوار کے کیونچ ڈال دیتے ہیں کس کو بار کے</p>	<p>۹۳ انچہ سوا اجماع میں بادری کو کی ہر ہر مقدمہ کی رضاے خلا سبب جسٹین امام ہو چکا خوش لقب عاجز کے بعد کوئی لادری مال و سب</p>
<p>۹۲ فرمایا محس، ہر جگہ کیو مکر شعور ہو جا این سعد سامنے سے میر دور ہو</p>	<p>۹۲ ہمیشہ ہم آئے تو سنبھلا نجا میر کا زہرا کا چاند بدر کا افتخار کھایر کا</p>	<p>۹۲ منصف ہو چکا امام زمان کون اور ہو نازل حشر اپنے تسلسل کا دور ہو</p>
<p>۹۲ غصہ کے ماسے کانپ گئے مہر کی خیال سیف علی کی سمت کیا شاہ نے خیال آئی صداسے فاطمہ نہ دیکھ لال مظلو ہو غریب ہو زخون سے ہو بول</p>	<p>۹۲ حامی ہو دہ لجال عین حسین کا ہر جو بر رفتار در شہ حسین کا یہ شہر کھلتے نہیں حسین کا نیز دن کی چھ آؤں خوب ہو حسین کا</p>	<p>۹۲ چوبیس چوبیس حسین کا پہلو ہونے لگے حسین کا شاہوں سے تاج مارے میں مہر علی تیر سے تیغ سے جو ہر اسوہ بن</p>
<p>۹۲ شہ نے کہا مقام ہو شرم و حجاب کا اس بے ادب نے نام لیا کیوں جناب کا</p>	<p>۹۲ بے ڈر ہمارے عاشق و معشوق ہو رہیں ہم ہیں وہ شیر تیغ کے سائے میں ہو رہیں</p>	<p>۹۲ افلاک سے خراج میں ہم آفتاب لیں دم تن سے دھچھٹ سے موتی سے اک لیں</p>
<p>۹۲ گرنے پانے غلغلے قابل تھے جوجان انکو رو کر تاویہ جلا تھے کمان عسکری چھوڑا سپہ کفر کا نشان آپ اے لوگ کیا تانوان</p>	<p>۹۲ تیر ہمارے اہل جفا دیتے نہیں ہم ہیں بری کسی کا کھینچے نہیں بستی کی سمت اپنے ہاتھ کھینچے نہیں ہو ہمارے سے خطا دیتے نہیں</p>	<p>۹۲ دین جن کو تخت بیابا کے کوئی کھینچے مڑے کو روج جھوٹے کو کھانا لگوں سوز پچھلی پھل مفل کو دین غل کو خاک کو پھل مفل کو دین غل کو</p>
<p>۹۲ اٹھتا ہوا امام کا ابھی شور و کھیل آج اپنے دودھ کا بھی ذرا زور دیکھ</p>	<p>۹۲ ہاروں کے پھول توڑ کے گلشن میں لڑیں طوق ہلال شمس کی گرون میں لڑیں</p>	<p>۹۲ اگر دون کو چاند چاند کو صوبہ برق ایر کو دشمن کو نار نور خمیوں کی قبر کو</p>

<p>۱۱۷          حسینؑ کو تیرے پیغمبرؐ کی          شہادت پر تیرے شہر کی حاکمیدار          ہر ایک کو تیج کا پانی نصیب ہو          اپنے مرض کو تیج کا پانی نصیب ہو          عطر رضا کی خاندان میں نصیب ہو</p>	<p>۱۱۸          نکل پسی نکل پسی          کھو اے شکر آری          کھو اے خوش رہ جاؤ گی          خوش نصرت و شایہ علی          غم نہ سے نہنگ فتح کی باہی</p>	<p>۱۱۹          حسینؑ کی تیرے پیغمبرؐ کی          شہادت پر تیرے شہر کی حاکمیدار          ہر ایک کو تیج کا پانی نصیب ہو          اپنے مرض کو تیج کا پانی نصیب ہو          عطر رضا کی خاندان میں نصیب ہو</p>
<p>۱۲۰          ظاہر کریں وہ بات کہ جب کا گمان نہ ہو          یوں ہیں ہزاروں تیرے لگائیں گمان نہ ہو</p>	<p>۱۲۱          کاٹھی سے پھیل رکھا لے تجلی نکل گیا          محراب سے تڑپ کے مصلیٰ نکل گیا</p>	<p>۱۲۲          فریاد یا حسینؑ یہی شور مچ گیا          شق ہوئے ہوئے گنبد فرور مچ گیا</p>
<p>۱۲۳          اونا کا ہم غریب جو اعلیٰ کوں تکم          یار اعلیٰ ہوئے ہمیں جو میمنہ زار عالم          سایہ ہو دھوپ چاند کوں اور میمنہ          یونین کی کاج اگر راستی سے نام</p>	<p>۱۲۴          سینہ کو قلب چھوڑ کے سن سے جدا ہوا          شکم سے از دہجہ کے دہن سے جدا ہوا          شمس کے شمع کے سن سے جدا ہوا          شمس کے شمع کے سن سے جدا ہوا</p>	<p>۱۲۵          چھاکم حقیقی سے نہ درج چرخ کوئی نہ          غصہ میں ہو کر نہ ہو کل و نہ نہ          قدسی بھی کہیں نہ ہو کل و نہ نہ          نبین بالک سید علی کی ہو باہنہ</p>
<p>۱۲۶          شاخ خمیدہ باغ میں سرور دان بنے          دم میں کمان تیر ہو نیزہ کمان بنے</p>	<p>۱۲۷          تن پر لگائے جو ہر دن کے ناک نکل گئی          غل تھا گلوے عور سے شہر گ نکل گئی</p>	<p>۱۲۸          پھیل سے سورج قبضہ تیغ آشکار تھا          دن کو عیان ستارہ دنبالہ دار تھا</p>
<p>۱۲۹          جب پوچھو پوچھو کہ تیرے پیغمبرؐ کی          قبضہ کو تھا تم کے یہ تیغ پیار سے کیا          تیغ ہو چکا تو اعلیٰ کی بیک وقت          مونہ سے نکلا اب بیک وقت</p>	<p>۱۳۰          نشان نشان خال سے علم گریہ          خود کو دانی غم سے جو گریہ          ملکہ سے کوہ دانی غم سے جو گریہ          چلائے نہ سپہ سوار</p>	<p>۱۳۱          غل تھا پوچھو پوچھو سے تیری کوئی نہ          نصرت علی کی تیغ کا نشانہ کیا نہ          لشکر میں جو جو غم سے جو گریہ          سرور کی چک سے صفوں کو جلا نہ</p>
<p>۱۳۲          اس سر کر میں جا کے دراز ہر گل تو آ          ہاں تو الفقاہیر صفدر نکل تو آ</p>	<p>۱۳۳          ہمنما تھا روئے مہر علی سے نقاب کا          دہشت سے رنگ ردہاں آفتاب کا</p>	<p>۱۳۴          بجلی سے فرق تھا چہ سرور کمال میں          سر پر گری تو آگ لگی بال بال میں</p>

<p>صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی جو تیغ بیل کے چوچین سے بیل رہنما پر عین کے عارض ہوئی اجل مردم ہوئی ہر من جو کئی پیشہ بیل سیدھی بھی دہائے شاہ ابودو کا بیل</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم جیل کو تو بانی شہر نے کیا بیل پولو تھی اجل سے کر کے کیا کوئی بیل اور ان جسم تیغ نے چھپکے ادھر ادھر پوچھی جو بیلوں کاٹ کے گھوڑے کی بیل</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم شہت جہاد فرمایاں ہری ہوئی نعمی شہید جو تیغ کے گھوڑے کی بیل دی ہر ہر اجل سے صد التبری ہوئی خفیہ نہایتیں جلوہ کائنات کی بیل</p>
<p>ہر خال مثل حرن غلط کا مٹی ہوئی نکلی عمارت کے منہ سے زبان چاٹتی ہوئی</p>	<p>ہر عنصر عین کا عجب رنگ ہو گیا چاروں کا ایک ضرب میں چورنگ ہو گیا</p>	<p>تھا خاتم اجل میں نشان اٹکے ام کا سایہ نے در کے چھوڑ دیا ساتھ جسم کا</p>
<p>صلی اللہ علیہ وسلم فہم کی تھی پناہ مقابل پناہ پیر تھا رنگ دور آہ ب کفنی خواہ پیر پھر آئی کاٹ کے ذوق و سیاہ پیر تو زبان تیغ یوسف لڑیم کی جاہ پیر</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم چا کر تیرے حسام کے نئی لگا کے تیغ یا زخم تیغ مرگ کی پالی چر کے تیغ مٹھا سکا لال تھا وہ بولوں نیا کے تیغ بڑھا لون نکل حسام کی الفتیں کے تیغ</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم پیر کو جسے جو گری سپہ کفر گشت گشتی چکچی جو بون نا تر جم جم گشتی تھا صدق ابی کی تو دنیا لٹ گشتی کلا لالان کا شہر تو افواج ہٹ گشتی</p>
<p>پہنچی ذوق سے کھینکے جو شمشیر ہو گئی کلا کلا کہ موت گلو گیسر ہو گئی</p>	<p>غصہ میں تیغ کو تہ نشین کی جو آگئی تیروں کے پر کمانوں کے چلے اڑ آگئی</p>	<p>گلا جان اجل کی ترازو میں تل گئے جب رنگ فقرار بن دھا حال جل گئے</p>
<p>صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی تلے تیغ تو باز و نشان تھا فلک سے کہ زہ کے عجب کا خا تھا سینہ میں جب چپکے گئی دم واد تھا افندہ سے منہ کی تو کمر بند واد تھا</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم تلوار قلعی عجب چھو کے لال کی کسی تلخی ناب صاف رنگ واد کی کسی سلطان نہ تعین میں چھو کی کسی شہت ویدہ برن ماضی لال کی کسی</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم دیا پیر تلے تیغ صفت شاہ جو تھی بجائی کی لاش سے یہ کما تھا کہ جگر تھی تھر کھو یاد آئے بہت تیغ اور تھی تھی کھو کھو کھو کھو کھو کھو تھی</p>
<p>جو ش تھی کہ چاقہ ستم آسین پائی ہو بیچے کو کاٹ کے یہ کہا اب کل آئی ہو</p>	<p>تھی سر سے جلوہ گر جو کمر میں در آئی ہو اٹنی عامی کی سیف کو سیفی پڑ معانی ہو</p>	<p>لیکن جو اسل بن پید افتد کم نہ تھی یہ دیکھنے کی جنگ تھی عباس نہ تھی</p>



<p>۱۲۱ خالی ہوا تمام بیاہن جاکے کسی نہ گون سکینے میں کیا جلدی حضور شکر کا مجدد کریں ادا سلطان یوں نہ خدا نے بجا لیا</p>	<p>۱۲۲ بوسہ خباب سید ابرار الوداع از دلقار شہر کرا الوداع مکان تراب یکیشی بناچار الوداع محبوبہ و الجلال کے یوں الوداع</p>	<p>۱۲۳ فات قدیم یوں جیسا علی علیہ السلام ایسا نو صدیہ درخشاں علیہ السلام دیکھوں نہ میں جو خیمہ زینت علیہ السلام محبوزہ میر تقی میر خاں دین علیہ السلام</p>
<p>کب بھی امید لڑکھی تقدیر آبکی صد شکر فتح ہو گئی پنی کے باب کی</p>	<p>تو آج اس یارین لقا ہو ذوالجناح بچپن کے شہسوار سے چھٹتا ہو ذوالجناح</p>	<p>مشتاق نزع میں ترے دربار کارہون خیمہ میں جاے آئے منہ دیکھتا ہوں</p>
<p>۱۲۴ کب بھگا دیا کوئی سستے نہیں آئین کوئی دم میں بیان نہیں پوچھ گنتی ذوالفقار کو زیب نہیں گلزار ہر او سے قبل امام دین</p>	<p>۱۲۵ گسٹے میں اتر دلقار بانا پتا جو دیے یہ سلج میں سے ابرار پوچھا رسد کا منہ ہو کے پتھر تکے لگا سسٹے میں کرا چکا ہے خیمہ یار</p>	<p>۱۲۶ دربارے خون میں گشت شہادت بجا ہے آنکھوں میں یوں تیرے شوق دار ہے سینہ دیا جو تیغ کے لیے گلزار ہے سویں گئی زبان پر بہت جدی جار ہے</p>
<p>لیکھو امین سا حق در جائے حضور پوشاک تو پدر کی نکلو ایسے حضور</p>	<p>اترے یہ کلمہ شاہ مزار سپر کے پاس ہو گا جنان میں تو اسی خونی جگر کے پاس</p>	<p>محبوز وقت نزع تری یاد گھر طہ جائے آ کے کہیں گلے سے لٹکے لپٹ جائے</p>
<p>۱۲۷ خیمہ میں ہو رہے یہ سب کسے سخن ساہان میں ہیں تھے وہاں موزدین دردا تبرکات یوں لان ذوالمندن کجا جو رہیں تو رہا ہم میں کفن</p>	<p>۱۲۸ تھیں میں صبر و جلیل دیکھا زوال عالمہ ہاتھ میں جلیل پر خون عالمہ ہاتھ میں جلیل حق سے ہوئے یوں تیرے فضل و جلیل غزل سب ہی فغان میں تیرے فضل و جلیل</p>	<p>۱۲۹ اگر بچا نازند کو کلا لاون جیو کچھ بھی نہیں سوا کے محل و جیو شہر و تہ را و بار بار یہ لباس آئی ہے کج کی تیرے لطف و جیو</p>
<p>لٹکائی تیغ وصال دھری تشنہ کام بڑا لارہ کو پشت فرس پر امام</p>	<p>ہو خوف کرب ہر دم آخر کیا یوں اس دم بھی آبرو سے مسافر بچا یوں</p>	<p>حاضر جو اس گھڑی سر میں قبول میرے غنی فقیر کا تحفہ قبول ہو</p>

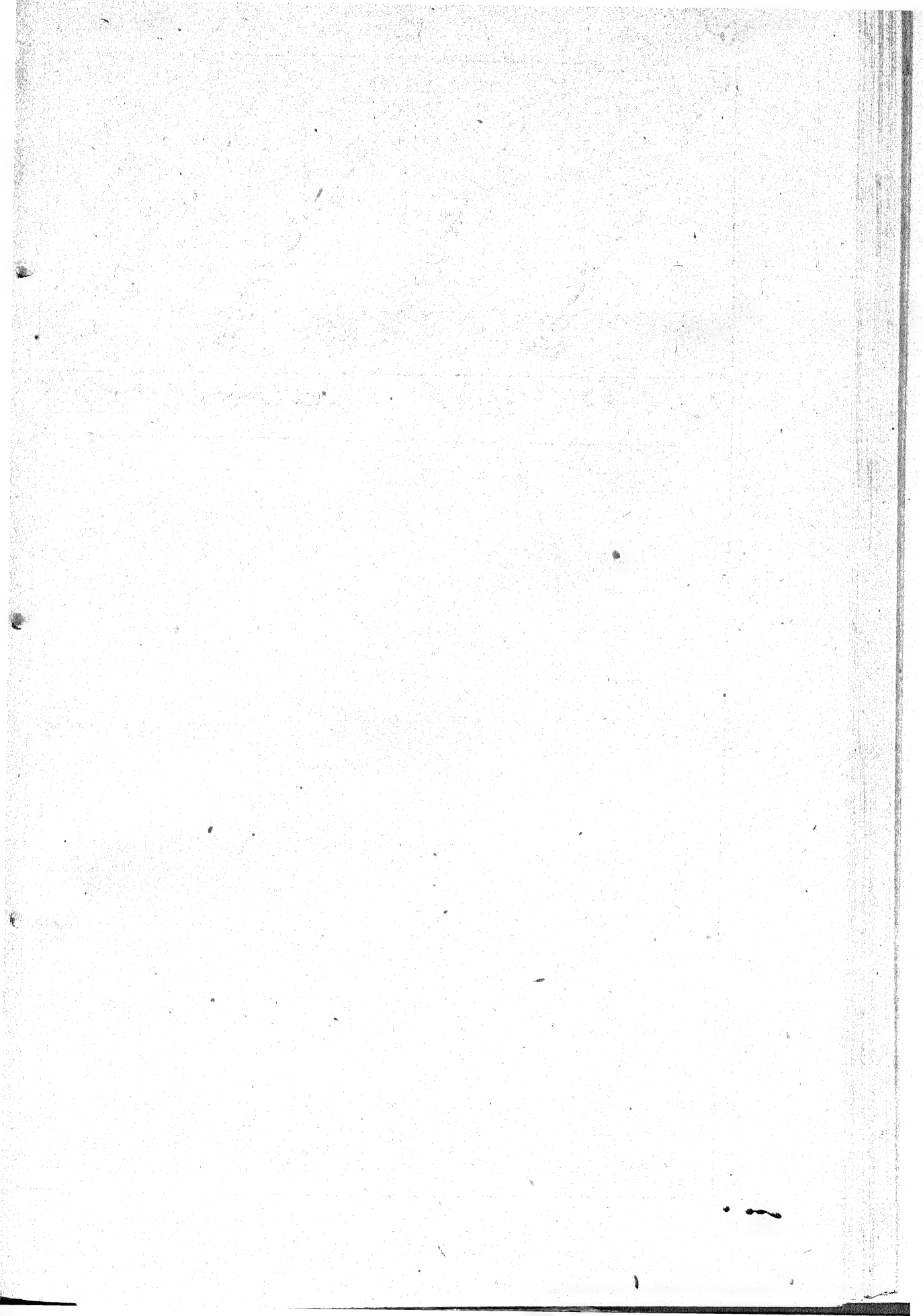
<p>۱۳۷          جو کسے پکارے شہر کو ظالموں کی چوٹی          دل سے کہہ کہ بانیِ دلِ مظلوم را چو چو          آدھی سی آئی فوج چلنا ہو کہ اجل          سر پہ پڑی وہ تیغ کہ ہے آئینہ خوب</p>	<p>۱۳۸          غش تھا سو اردو شہر میں بالیہ انقلاب          سینہ دیکھ لے بیٹھ گیا شہر چچا باب          کھوئے غزالِ فاطمہ نے دیوہ قریب          تہمید پر کہ ہے چپ ہوئے دہلید تو رب</p>	<p>۱۳۹          آئے جو نون عیسیٰ کی چوٹی خاک مقام          چلے گئے السلام علیک کو خوب نام          مولا نے منسلکے اتحاد اٹھالے سلام          الفت سے پاس سے غفون نے کیا کام</p>
<p>۱۳۸          جب غش ہوے بدین یتیموں کا حال تھا          ادب جازمین سے فاطمہ زہرا کا لال تھا</p>	<p>۱۳۹          دو چار اشکِ خوفِ خدا سے جو یہ گئے          پھر آنکھیں بند ہوئیں لبِ ہل کر گئے</p>	<p>۱۳۷          بھیجا ہی راحت شہرِ صابر کے واسطے          حاضر ہوئے ہیں خدمتِ آخر کے واسطے</p>
<p>۱۳۹          یوں تیر شہر کے گل سے بند پر تھا          گلہ شہر بارش میں ہوں تبسح سے خار          آہن کی چھاؤں اور وہ رازِ درکار          شہر کو یہ ہے آغوش میں غبار</p>	<p>۱۳۸          تہا تھے زیر تیغ شہر شاہ کیل          حکمِ خدا ہوا نہ تو قتل کرین ذرا          بانِ جلدِ مائیں عیسیٰ کی پی پی ہنسیا          ہجومِ تازی بج اچھڑا سل کا مہ تھا</p>	<p>۱۳۷          العین نے دروغِ فوج جو خلق پر          مولا نے تم کو عین کھول کے دیکھا اور دم          قاتل سے شاہِ دین کے کما ایک دم          امان نہ آئی عین اچھا ہے عین بد</p>
<p>۱۳۸          دو لون غزالِ حشر ہوئے جو ہے ہوئے          مجرموں سر کو خاکِ شفا پر دم ہے ہوئے</p>	<p>۱۳۹          خدمتِ برابن فاطمہ کے دل لرزے رہیں          مظلوم کے قریب دب سے کھڑے رہیں</p>	<p>۱۳۸          آئی صدا حزنِ دمِ آخر ہو فاطمہ          کیا کہتے ہو کو کو حاضر ہو فاطمہ</p>
<p>۱۳۹          مشکِ کشمکش کے آئینہ چلنے کے          قیاد کی بیک ہوا دینا کا اور دھنک          کا بنی زمین بدلتے دکھا اسیان کا رنگ          مرنے کی شہر نگار کو آئینہ رنگ</p>	<p>۱۳۸          رکھیں یہ باجو بھی عجیب و غریب ہو          اس حال میں ہنسے یہ کسی کو نصیب ہو          خوش ہو حشرین وصل جارا قریب ہو          خوش ہو کہے دوست ہیں جارا چھوٹے ہو</p>	<p>۱۳۷          حسین تھیں حشر کے لڑائی حسین          بیٹھے تھیں حشر کے حشر حسین          وہ دریا حسین پہلے حشر کا حسین          حشر کے حشر ہیں حشر کا حسین</p>
<p>۱۳۸          بالکل بنائے عالم اجداد ہل گئی          شہر کے گلے سے ہند کی تلوار مل گئی</p>	<p>۱۳۹          جا کے سنبھالیں فاطمہ کے نور عین کو          ایذا نہ لے پائے ہمارے حسین کو</p>	<p>۱۳۸          بیٹا کروں بیان میں شہر کا حال کیا          اکتا ہو وہ ہوا یہ برادر کا حال کیا</p>

<p>۱۲۳۵</p> <p>فرمایا شہدائے شہر سے ہاتھ کاٹ کر باہر نہجے پھر اسے بلب سلطان کر دیا شہر کی کہ تیرنگ ہو اناز کا پتلا کرتار ہو بدعا مجھے زہر اکال دلا</p>	<p>۱۲۳۶</p> <p>پھیری پھیری تو شہر نے ہفتاد بار گویا ہوا پیشین علی کا ماہ کیونکہ کہہ کر یہ چکر کی بوسہ گاہ کراٹ تو فاسے ابور شمس آرا</p>	<p>۱۲۳۷</p> <p>وقت زوال نہ جھکے کاسکے نہجے خون پونچھوئے نہر نعین شہا دل سپھون کیچھا گئی اندر کی گھٹا چھپا کھنکھن کو غنچہ تول نہج سے غٹا</p>
<p>جھٹلا کے ہاتھ مقام لیا دل جو رک گیا کتے نہیں کیا حسین یہ سننے کو جھک گیا</p>	<p>مجددے کو اٹھ کر باد شہہ نیچو جھکے محراب تیغ میں شہر دین قبلہ رو جھکے</p>	<p>فوج ملک فلک سے چلی پیٹتی ہوئی نکلی محل سے بہت علی پیٹتی ہوئی</p>
<p>۱۲۳۸</p> <p>سنا ہوا کہ کتے یمن شاہ شہدائے کیم راحت ہو شہدائے جد کو ہو اور کیم نانا سے ہو حجاب نہ روز اسید کیم آزار ماصیون کو نہ دے آتش کیم</p>	<p>۱۲۳۹</p> <p>یون فوج راہ حق میں ہوا فاطمہ کمال جو رک گئی یہ آئی صدرا کمال بولے گلارے خشک بہت پاس جو رک بانی پائے نہج کو اور شہر بیکمال</p>	<p>۱۲۴۰</p> <p>چار دان وطن شہر ہو زین حسین فصد بکاری اٹھوئے دنیا سے حسین پیٹتی یہ کھنکھن علی کیا ہو حسین آئی صدرا بول کی بار گیا حسین</p>
<p>سو بار ہو یہ تیغ یہ خلق حسین ہو چو بیکس مغرب کے شیعون کو چین ہو</p>	<p>پانی کے بدے دھوپ میں خنجر چک گیا ریتی میں خون گردن ہوا لٹچک گیا</p>	<p>تو اپنے شیر بجائی سے جنگل میں چھپ گئی میر حسین مر گیا زہر فیٹ میں لٹ گئی</p>
<p>۱۲۴۱</p> <p>غرض یون ملک چھٹکے شہر گریں صدور بھائی اٹھائیں شہر بھون کی گریں راضی ہو زمین کہ لڑ لیں کو گریں آباد دشتان علی کے رہیں مکان</p>	<p>۱۲۴۲</p> <p>نصف کٹ جو گئی گردن نام نہجے سر گیا شہر ہنشم نام سینے پر خاک دین آلودہ نام زلفین لٹکے کا تخریر ابو کام</p>	<p>۱۲۴۳</p> <p>چھائی شہر ہو گیا بی بی محل من جاو پلوئی کوئی ساقدان شہر من جاو آئی ہو سکے واسطے وہ حجاز آو کرتار کہ پاس آو بانی جعبہ پلاو</p>
<p>کائنات پیران قیوم کی شہر ہو گیا چھو لوں سے میر شیعون کی قبریں ہو گیا</p>	<p>بہر صف بنوم دم شہر ہو گیا شہر گ جو کٹ گئی کو سبب شہر ہو گیا</p>	<p>ہوئی عجیب داغ فلک نے دیا مجھے کیا زیر تیغ یاس سے دیکھا گیا مجھے</p>

بہر صف بنوم دم شہر ہو گیا



<p>بے لوث و درجہ بین جوانان حبسری          بی تاثیر کلام بہت عجیب ہے</p>	<p>زیبا ہے نظم میں عجیب جہان کے کسی          عین تیرے قدردان شہ ملک غنوی</p>	
<p>تاثیر کے عجیب طرح کی بیان میں ہے</p>	<p>سحر حلال نام اسی کا جہان میں ہے</p>	



<p>۴۸ تشنہ لب نہ مے کلچو کبابو ہر دل کو مثل برق عجب فطربو کسکی پیاس گر بیان عجائبو وہ تشنہ کا ہی غلبہ تو ترابو</p>	<p>۴۹ وہ درشت کہ بلا سے محالہ از حین وہ مصوب وہ سافز و ہمار از حین وہ تشنگی وہ سانسے دریا از حین پچاسے شہید ہوئے آقا از حین</p>	<p>۵۰ دل جل جہنم سے شعلہ شعلہ تھی آہ صاف شمع کی تو خشک زبان کی جسے سانس منہ سے نکلتے گا دھواں میں ہوا سے گرم گرم تھی بکلیاں</p>
<p>صد مہر پیاس کی کسی پیاس سے پوچھیے سلطان انبیاء کے واسے پوچھیے</p>	<p>حضرت کو زیر تیغ ستم جستجو رہی پانی کی پھر جہان میں خاک آبرو رہی</p>	<p>جب نہر کی ہوا سوے ناموں شہ کی ہر ایک پھینچ کے نفس سر در گئی</p>
<p>۵۱ سے بیان ہوئے شہ کی پیاس جو کہیوں میں مگر نہ کہیوں صغیر ہوں تشنہ کا تم قیامت کی پیاس</p>	<p>۵۲ تھیں چو اس شدت کی پیاس جنگل کی صوب عالم غربت کی پیاس پانی سے نا امید تھیں قیامت کی پیاس</p>	<p>۵۳ تھیں شہ کی پیاس کی پیاس انکا بھی جو کس کی پیاس کا نہ تو تھی تشنگی تشنگی تشنگی</p>
<p>ہر طرف ساتھ شہ گلگون لباس کا انسانہ ہر میل کے چوں کی پیاس کا</p>	<p>اگرچہ گین سموم سے گلہ این محن میں جیروں میں دم گھٹے تو کھل این محن میں</p>	<p>مستقارین کھوئے جمع تھے مضطر کے سامنے لیٹے تھے گاموارہ صغیر کے سامنے</p>
<p>۵۴ جھوٹی تشنہ زبانی تمام ملک کے ہر شہر تشنگی تمام اشکوں کی کم ہوئی نہ زبانی تمام</p>	<p>۵۵ من کا قہقہے شہر جنتاب کی طرح صدر سے تھے سفید تھے قباب کی طرح موصوفہ تھے قیامت کی طرح</p>	<p>۵۶ دیکھا ہر ایک کو جو کوئی نہ کامیاب پرواز کی پس کی تھوڑے زبان بالکل سفید شعلہ قمر تھا وہ زبان</p>
<p>دیکھا جواب سہر دگھٹا سہر کی چھا لگی بلیں بیدری خشک زبان یا دا لگی</p>	<p>مشنیزہ ہاے خستہ تھے آگے دھڑے ہوئے خالی تھے جام آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے</p>	<p>یہو یابی کی شکل تضار افرا ت میں اترا فلک سے صبح کا نار افرا ت میں</p>



۱۰  
چا سچا پھر اچھو کی پانی سے بال پر  
آیا سیان خیر سلطان جب پر  
جھاڑ پر دن کو ساقی کو نثر کی آل پر  
کچھ کچھ پھینچیں جو پانی کی چھنڈیں اصرار پر

۱۱  
اتنے میں پھر فزات پر کیا وہ کرکھا  
بولیہ ابن سعد کہ سپر ترس دی  
ان کا نام پڑ گیا جو اسے تیر سے گرا  
نہیں پھینچیں میں زندہ نہ چلیا

۱۲  
نہیں میں راہ دیو پر تھے سبھی ضعیف  
جب سامنے گرا وہ بندوق سے کھلے تیر  
گواروں میں تیر کیسے گئے سب پر  
گوارے تھے صحن میں حرم شاہ قلعہ گم

۱۳  
کیا تھے تھے ہاتھ برابر اٹھا دیے  
بچوں نے کھول کھول کے منہ کھلایے

۱۴  
اس کے پروں میں قطرہ آب سقد خون  
معدون کے گلے میں پانی سے تر خون

۱۵  
دیو کا یلزم و کین سب کانپ کانپ کے  
روتی ہیں او دن سے ٹھکانے جانپ کے

۱۶  
نہیں ہے پروں کی جو چھوٹی ذرا  
نفر جہاں بتی کو ہوئی ذرا  
سب نے اٹھا کے ہاتھ تو کوری دعا  
زیبا کی ہر لہر سے چا کے تھے حسد

۱۷  
جب نہر علقہ سے اڑا ہوا کھنڈار  
نکارا رہ میں اچھی کہ چپکتر بنیاد  
کانیا کس میں کے خیمہ کا چنبدار  
سینے سے نہر بان کے ہوا یہ ظلم بار

۱۸  
باجر کھڑے تھے سید اللہ تعالیٰ نے نظر  
عیاں میں چھوٹے بول و خشتیں آئے نظر  
دیکھا جو شاہ نے کہہ دیا وہ گم  
فرمایا جھلی کریدن تردد ہو اس قدر

۱۹  
محبوب ہیں عجیب طرح کا زمانہ ہو  
لوگ ہی ہماری وجہ سے بے آب دانہ ہو

۲۰  
یوں راج سے کہو تر شاہ ہدا گرا  
چلائے طائران بیا بان ہما گرا

۲۱  
عباس نے کہا کہ خداوند خیر ہو  
بچوں کا شنگی سے بہت حال غیر ہو

۲۲  
کس کی نہ سوس کے بیٹے یہ کہا  
سین کی نہ سفید کہ ہو قدرت خدا  
ہو کا تر سفید کے دریا میں آگیا  
آبادہ اور دیو کے کی اس پر پھین فدا  
غایبان فزات کی اس پر پھین فدا

۲۳  
ہر بختا میں چھوٹے گرا کہی تھا  
رو باہو میں ل کی طرح ہو گیا  
آئی تھی نہر بان کے تیرے میں یہ صدا  
سو جان سے شکار سلیمان کی لدا

۲۴  
پہنکے شاہ کے لگے پھر بھل گئے  
بلخ جہاں کے لگے نازدن بکھل گئے  
دیکھو کہ وہ غم کوئی دم میں مل گئے  
دیکھو کہ وہ غم کوئی دم میں مل گئے

۲۵  
پہو خواہ بارگاہ شہر تشنہ کام میں  
ہر خیر حسین علیہ السلام میں

۲۶  
صدقہ کین چھپے دل جان قبول کا  
پیر دانہ ہو میں شمع مزار رسول کا

۲۷  
آپ دھام کو کوئی پسر نہ پایا گیا  
یہ وقت بھی خدا کی قسم نہ جایا گیا

<p>۱۹ چونچ بیکاری اطفال شہر رسال اندھا جاتا ہو کہ چھاپنا نہیں خیال دل نالوان کا شوق شہادت بچوں چونچ کی ہوا سے تنفر بچے کمال</p>	<p>۲۰ جلدی جلدیں محل میں شہنشاہ گاہ ارشا میں جلد میں ہونے لگا بوسے حسین طوق قلعی ہو خدا سواہ کیا کہیں جوں کیا کہوں بوجھانی آہ</p>	<p>۲۱ ہوئی یہ بات خود شہر کے شہنشاہ ای صاحب دزد کہ وہ تاشنگی کا اب ہوئی بچال کیلئے پانی کر دن طلب ہوئی شہر کے شہنشاہ کی بچان</p>
<p>پانی سے اب لوگ سوا حلق تر نہو کیا لطف آب تیغ جو پیاس اسقدر نہو</p>	<p>ہوتا ہی رنج کشہ وہا نون کو دیکھ کے آتی ہر شرم خشک ز بانوں کو دیکھ کے</p>	<p>بہر خزانہ اب کوئی پانی کا نام لو میرے ضعیف باپ کے بازو کو تھام لو</p>
<p>۲۲ نہم کیلئے ہونے کو کیلئے بچان سب چلتے ہیں بچان کیلئے بچان گر مصیبت ہو بچان کیلئے بچان ہو جائے ترشہ کاموں کیلئے بچان</p>	<p>۲۳ تو بچہ نہ بان تھی بچان کیلئے بچان تو بچہ نہ بان تھی بچان کیلئے بچان کوئی تھی آئین بچان کیلئے بچان پانی کو تھی بچان کیلئے بچان</p>	<p>۲۴ کیا جابجی بچان کیلئے بچان چو بی زبان بچان کیلئے بچان ایسا بیان بچان کیلئے بچان حق نے اٹھائے ناز شہنشاہ کیلئے بچان</p>
<p>شاید اسی بہانے سے پانی نصیب ہو سقاے نامدار حسین غریب ہو</p>	<p>پیرا سی چلی جہان سے بچا لے گئے پانی کسی طرح سے مگادے گئے</p>	<p>ہی کہ بھوک پیاس کی شدت کیلئے بچان پیری میں پرگنی یہ مصیبت حسین بچان</p>
<p>۲۵ بن یاد کا تھنے سفر میں کچھ کام چلے تمام رات کیا دن کو انتظام جو کی بنا سے چاہ میں تکلیف لا کلام مردہ ہوئے خاک میں غصوبہ تمام</p>	<p>۲۶ پیرا جھو سید عالی قلم نے میرا جھو سید عالی قلم نے پیرا جھو سید عالی قلم نے میرا جھو سید عالی قلم نے</p>	<p>۲۷ گر کی انتہا کو دیکھ کے نہ بچے کیلئے بچان سائے میں بچان کیلئے بچان چو بچان کیلئے بچان چو بچان کیلئے بچان</p>
<p>کی معوض خاک پاے شہ لا جواب ہوں مٹی سے عشق ہی پسہ بوتراب ہوں</p>	<p>بہی کے غم سے شاہ مدینہ لے رو دیا دیکھا پیر کا حال سکینہ نے رو دیا</p>	<p>پھلتا ہی منہ کو دیکھ کے سینا میں کیا کر دن رخ سے شکا ہا ہو پسینا میں کیا کر دن</p>

<p>۱۳۴ جسٹین من گنج گنگوٹیاں چاہو سو کمان ہوا دہو اٹھو گامان دور سے خوشی خوشی جسم سیدیاں کون کو گاہوار دن سے لکھیں بھونچاں</p>	<p>۱۳۵ آئینہ شاہ ایک کی طرح ہے جلیوے شہ میں قاسم کی طرح ہے مشکم کے لال انکھوں میں ہے نیشہ کے رونوں چاند بلب لب لبو ہے</p>	<p>۱۳۶ کویلیاں زہ کی دیکھو جلیبی چوچہ چاڑھ آئینہ کے عکس میں چنگاریاں ہیں صاف زار نشان ہیں کبر کے نہ کی یہ عرض لیکن نین ہیں</p>
<p>شہزادیاں جموش فقین سر خم کیے ہو اڑ کے کھڑے تھے ہاتھوں میں کوڑیے لے ہو</p>	<p>گیسے ہوئے چند ہوا خواہ ماہ کو دیتے تھے دامنوں سے ہوا بادشاہ کو</p>	<p>پیری میں کثرت الم دیاس دیکھے بابا کے سن کو دیکھے یہ پیاس دیکھے</p>
<p>۱۳۷ جسٹین من گنج گنگوٹیاں چاہو سو کمان ہوا دہو اٹھو گامان دور سے خوشی خوشی جسم سیدیاں کون کو گاہوار دن سے لکھیں بھونچاں</p>	<p>۱۳۸ آئینہ شاہ ایک کی طرح ہے جلیوے شہ میں قاسم کی طرح ہے مشکم کے لال انکھوں میں ہے نیشہ کے رونوں چاند بلب لب لبو ہے</p>	<p>۱۳۹ کویلیاں زہ کی دیکھو جلیبی چوچہ چاڑھ آئینہ کے عکس میں چنگاریاں ہیں صاف زار نشان ہیں کبر کے نہ کی یہ عرض لیکن نین ہیں</p>
<p>چھپے جین نصیب ہو سامان چین کا پھوٹے پھلے یہ چاہنے والا چین کا</p>	<p>بوتے تنگین ای جگر و جان مرفعی اس جا ہو چاہ یوسف کنوان مرفعی</p>	<p>اندھ جانتا ہو بابا کا حال ہو ٹھہرین یہاں شہر کے قدم کیا جال ہو</p>
<p>۱۴۰ جسٹین من گنج گنگوٹیاں چاہو سو کمان ہوا دہو اٹھو گامان دور سے خوشی خوشی جسم سیدیاں کون کو گاہوار دن سے لکھیں بھونچاں</p>	<p>۱۴۱ آئینہ شاہ ایک کی طرح ہے جلیوے شہ میں قاسم کی طرح ہے مشکم کے لال انکھوں میں ہے نیشہ کے رونوں چاند بلب لب لبو ہے</p>	<p>۱۴۲ کویلیاں زہ کی دیکھو جلیبی چوچہ چاڑھ آئینہ کے عکس میں چنگاریاں ہیں صاف زار نشان ہیں کبر کے نہ کی یہ عرض لیکن نین ہیں</p>
<p>روشن ہی چاہ رنگ بہہ دمہر ماند ہی میرا چاہ تو ایک اندھیرے کا چاند ہی</p>	<p>مصرف کس خوشی سے ہوئے چاہوین یوسف کنوان نہا ہے تھے خیمہ گاہ میں</p>	<p>پھر کیسی پیاس جان سے جب ہاتھ دھو چکے گرمی کہاں رہی جو بدن سرد ہو چکے</p>



<p>۱۳۳۳ جنگ حیدر کے وقت جو عورتیں فاشا پر پہنے ہوئے تھیں ان کے سر پر تھی یہی کیا کہ سب کے سر پر کوتھی پہنے ہوئے تھیں</p>	<p>۱۳۳۴ کہنا کہ تھوڑے اور شاہ کیل ہم سب کی پائیں ایک اس پائیں پر پہنے ہوئے تھیں</p>	<p>۱۳۳۵ تھیں اور تھیں ان کے سر پر تھی یہی کیا کہ سب کے سر پر کوتھی پہنے ہوئے تھیں</p>
<p>۱۳۳۶ لوہیاں ہر گز اٹھائی جانی جو پائیں اللہ کی قسم تھیں پہلے پلا تھیں</p>	<p>۱۳۳۷ اب ہاتھ لگا کر زیا دہ تھیں ہم پانی اگر حضور کا جھوٹا پینے ہم</p>	<p>۱۳۳۸ دیکھنے کے لئے تھیں تھیں مسکرائے حضرت بٹھا کے گود میں پانی پلا تھیں</p>
<p>۱۳۳۹ تھیں زور سے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۳۴۰ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۳۴۱ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۳۴۲ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۳۴۳ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۳۴۴ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۳۴۵ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۳۴۶ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۳۴۷ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۳۴۸ رونا لپٹ کے پاس تھیں تھیں پانی نہ چھوڑی تھیں تھیں</p>	<p>۱۳۴۹ پانی کا نام جسے لیا یہ چل گئے دل پر ہزاروں ناؤں کا دھچل گئے</p>	<p>۱۳۵۰ لہر چھوڑی تھیں تھیں پانی پلا تھیں تھیں</p>

<p>۱۴۵ چون کوئی بی بی اس کے کمانڈر ہو کہیں چلے بس اس کے چھوٹے اچھا ہی جو شیت پروردگار ہو میدار کیا ہو جسے اسے اختیار ہو</p>	<p>۱۴۶ چونکہ دلیر کے لیے کوئی شیت پھر میں پروردگار کوئی شیت چاہا ہوتا ہے تو نہ سکا دروازہ ناچار ہو کے روئے عکدار نامور</p>	<p>۱۴۷ چونکہ خاک ہوئی از علی علیہ السلام چونکہ خاک کے نش چھپا لیکے ہم ضرور شاہدین کا وہیں صحن میں حضور یونہی چھ شہزادہ و قیصر و زنی</p>
<p>چاہے ابھی تو نہ رہیں ای دیر ہو مالک کو میرے دیتے ہوے کچھ بھی دیر ہو</p>	<p>جس دم صدمے گریہ غمناک پیرا سون کے کھڑے رہا غمناک یاس چھائی</p>	<p>بیٹے کو مان نہ بھالی کو خواہر خدا کرے کھنڈے رہیں بھون کے کھینچے خدا کرے</p>
<p>۱۴۸ چونکہ آج کی شیت چھپا لیا گیا کل اختیار چھپا لیا گیا شکر کی چھپائی خدا کا تھا آگیا کس شکر کی چھپائی خدا کا تھا آگیا</p>	<p>۱۴۹ چونکہ آج کی شیت چھپا لیا گیا بوسے عیب در سے عیب چھپا لیا گیا پیرا سون کے کھڑے رہا غمناک یاس چھائی</p>	<p>۱۵۰ چونکہ آج کی شیت چھپا لیا گیا کھنڈے رہیں بھون کے کھینچے خدا کرے بیٹے کو مان نہ بھالی کو خواہر خدا کرے کھنڈے رہیں بھون کے کھینچے خدا کرے</p>
<p>فرحت خدا نہ دیکو وہاں کیا ہر آنکے بعد دیتا ہو دل شہر کو بشیر امتحان کے بعد</p>	<p>بچوں سے کچھ مٹی نہ خجالت غلام کی خدا لے ہوئی تمام مشقت غلام کی</p>	<p>پانی جو لشکر دن کو ہلاک ہزار حریف بہر و خود وہ آب نہائے ہزار حریف</p>
<p>۱۵۱ چونکہ آج کی شیت چھپا لیا گیا کل اختیار چھپا لیا گیا شکر کی چھپائی خدا کا تھا آگیا کس شکر کی چھپائی خدا کا تھا آگیا</p>	<p>۱۵۲ چونکہ آج کی شیت چھپا لیا گیا بوسے عیب در سے عیب چھپا لیا گیا پیرا سون کے کھڑے رہا غمناک یاس چھائی</p>	<p>۱۵۳ چونکہ آج کی شیت چھپا لیا گیا کھنڈے رہیں بھون کے کھینچے خدا کرے بیٹے کو مان نہ بھالی کو خواہر خدا کرے کھنڈے رہیں بھون کے کھینچے خدا کرے</p>
<p>کیسی یہ پیرا سون نام غمناک کوثر کا ایک دن یہی بانی ہلاک</p>	<p>باقی ہر رنج تشنہ دہائی نصیب میں معلوم ہو گیا نہیں بانی نصیب میں</p>	<p>حیرت ہوئی یہ لکھ و فادار قسم گیا بانی صحن تشنہ کاسون کی قسمت سے چم گیا</p>

<p>۱۵۵ پایسوں کا تھا جو کونین پر کباب ختم کر کے نشان تھیں صدفے آب وا حشر تہ چاہ میں تھا نعلی آب آمرانہ چھپ کر نظر تو بیکار سے کہے آب</p>	<p>۱۵۶ بالکل باندہ ہوش ہر سگند کے عارض بھی سر کے بال بھی نہیں جھٹکتے گو یا جناب کو تشہد میں کوچ کرتے بانی سے یاس کیا ہوئی ہر مضمون</p>	<p>۱۵۷ بجائی کو سا تھپتھپا باہر نشان پایسوں کے دل کی شکل پر ہوا تھام پیر و زخم بھی سب کو خلق میں ہوا تھام میر جی جو غم چھپا گئی ابریاہ قیام</p>
<p>۱۵۸ گردن جو اسی دھل گئی اسے بھال لی گو یا بدن سے جان کسی نے نکال لی</p>	<p>۱۵۹ لڑکوں کے ساتھ خاک میں بھی تھیں ٹھیکین دل تھے یہ بیکار کہ ہوتی تھیں ٹھیکین</p>	<p>۱۶۰ فرصت نمازوں کو مناجات کی ملی مہلت علی کے چاند کو اس رات کی ملی</p>
<p>۱۶۱ کنوین کے پیر نے دی صدا بایوں کے یہ سگندہ اب تہم پہ ہی کے مرجا گئے سکھو اور ان بھی اور پانی لالہ کیا</p>	<p>۱۶۲ سارے علی خیمہ عجیب میں نغمین پری تھیں تھیں تھیں نکلی تھی تھی تھی تھی تھی کرتے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۶۳ خندق پرانے گاہ شاہ نے کیا ہر گز ادھر تک کو صلت ہو گیا خندق پرانے گاہ شاہ نے کیا ہر گز ادھر تک کو صلت ہو گیا</p>
<p>۱۶۴ بچوں کے رنگ فق ہوئے گھر کے گھر ہاتھوں سے اضطراب میں کہے بھی گھر</p>	<p>۱۶۵ بچوں کا میرے حال عجیب بہر آب ہو معبود صبر دے کہ بہت اضطراب ہو</p>	<p>۱۶۶ گو آتش سجھون کو حرارت سے آئینے کل عاصیوں کو ناسقر سے بچاؤ آئینے</p>
<p>۱۶۷ میں بند ہوئے لگا لگا گاہ میں کنوین میں پڑنے لگی چوڑا گاہ پایسوں کو یاس جوئی حسرت سے لگا تھا چھپ چھپ وقت لڑکھری پناہ</p>	<p>۱۶۸ سب ناشی جوان کہ تھے تھے تھے غبط فغان تھے تھے تھے تھے عجاس کہ تھے تھے تھے تھے پہنچے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۶۹ خندق پرانے گاہ شاہ نے کیا بھر کائی کا مومن نے نصیب کیا ٹھیکے تھے تھے تھے تھے تھے کوٹھے ہوئے درخت میں گھر خورشید چاہ</p>
<p>۱۷۰ صدہ سے اہل بیت عرق میں نہا گئے دیکھیں سجھوں نے شاہ کے منہ کو عش آگئے</p>	<p>۱۷۱ نشین عجیب شکل بھی اس رشک ماہ کی بچی بندھی ہوئی تھی علمدار شاہ کی</p>	<p>۱۷۲ اندھ سے ہول وادی عزت کی رات کے بجلا ہے تھے ڈرے نہ بان ذرات کے</p>



<p>۱۱۱۱ بالا سے نیچے جانے کے واسطے جگہ چوک سے چوک پر قدم پڑھ کر چلے</p>	<p>۱۱۱۱ اٹھ کر چلے جو قاف میں رہے اگر انہوں سے جو دیکھو تو دیکھو کہ علی علیہ السلام میں ہیں</p>	<p>۱۱۱۱ یہ دعا ہے جو کہ صد سے جب تک کہ نہیں دے نہ کہ میں سے</p>
<p>۱۱۱۱ یہ شور مچا کہ تلوے آتش دلیل ہیں نہیں ہر باغ سبز شہ دین خلیل میں</p>	<p>۱۱۱۱ شہ نے کہا کہ نہ ہر سوقت جاوے ہر مشکل مصطفیٰ ہمیں پانی بلاوے</p>	<p>۱۱۱۱ ہنہ کے موز خاتم ذلیم ہٹ گئے قاری ہر مہا کے پاتوں قدم سے پٹ گئے</p>
<p>۱۱۱۱ خیمہ گرگ ہو ابدا الامان چاہے نہ کہ چاہے نہ کہ چاہے نہ کہ</p>	<p>۱۱۱۱ کی عرض بات ہو کہ جا تا ہوں تھا انتظار حکیم فقط شاہ بحر و بر</p>	<p>۱۱۱۱ نشانے میں سے کہیے جو ہر جگہ پہنچے نہ کہ پہنچے نہ کہ پہنچے نہ کہ</p>
<p>۱۱۱۱ کچھ حد نشہ کامی شاہ جری نہ تھی اشکون میں موقوف کی طرح سے تری نہ تھی</p>	<p>۱۱۱۱ کرنا نہ کہ چو خیال اگر کا رزار ہو باندھو مگر سلاح لگاؤ سوار ہو</p>	<p>۱۱۱۱ توینہ میں نشان تھے حرز جواد کے بندھے سے جسکے کھل گئے عقد حمار کے</p>
<p>۱۱۱۱ نہیں کہ اگر شاہ نہ کہ شاہ نہ کہ نہیں کہ اگر شاہ نہ کہ شاہ نہ کہ</p>	<p>۱۱۱۱ آواز دی نقیب اسے چاہیے شکل ہوا جی فرس لا جوابیے</p>	<p>۱۱۱۱ نہیں کہ اگر شاہ نہ کہ شاہ نہ کہ نہیں کہ اگر شاہ نہ کہ شاہ نہ کہ</p>
<p>۱۱۱۱ نہیں کہ کسی میں شکل چرخ عمر نہ تھی لب شام ہو گئی اقصیٰ یہ بھی خبر نہ تھی</p>	<p>۱۱۱۱ گرمی ہی چاندنی میں ہوا چکھانے دریا پہ اسطری صفت شیر جانیے</p>	<p>۱۱۱۱ دروازے ہیں تار نظر تازہ پھول پر ہر عکس جلیون کا یہ جسم رسول پر</p>



۴۱۴  
پودا تو بھی کہہ دے تو دل کی بات  
دل کے سینہ بند سے طالب مفرور کے  
تھے دست بند ریش پیرا زور کے  
صلہ تیرے کہ تیرے لئے دست بند ہو کر کے

۴۱۵  
گھر سے لے کر گھر سے پوچھنا کہ  
گھر سے لے کر گھر سے پوچھنا کہ  
گھر سے لے کر گھر سے پوچھنا کہ  
گھر سے لے کر گھر سے پوچھنا کہ

۴۱۶  
بستی پائی سیکر دین دین جاوین  
کوئی درد کو پاس نہیں دور ہو دین  
کوئی درد کو پاس نہیں دور ہو دین  
کوئی درد کو پاس نہیں دور ہو دین

بیشہم چاند بخت فرس کا ستارہ تھا  
لوچ چین حسن قہی را گو شوارہ تھا

حاضر ہے حتم سے کیا را ہوار کو  
لائے دو وطن بنا کے نسیم بہار کو

مانگو دعا کین یوسف ثانی کے واسطے  
بھائی ہمارے جاتے ہیں پانی کے واسطے

۴۱۷  
شکار بند زین کا تھا بنام  
شکار بند زین کا تھا بنام  
شکار بند زین کا تھا بنام  
شکار بند زین کا تھا بنام

۴۱۸  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۴۱۹  
بولی جگر کو تمام کے نادان کے حواس  
بولی جگر کو تمام کے نادان کے حواس  
بولی جگر کو تمام کے نادان کے حواس  
بولی جگر کو تمام کے نادان کے حواس

آقا کی تشنگی سے طبیعت رو نہ رہی ہوئی  
نایاب چو شیان عین ہر سرگردن ہوئی

دن کو نظر نہ صفت بصارت سے آئین کا  
کل کی لاش پر یہ ہمیں لیکے جا رہا

درا کا قصد شیر خوش نفاں نے کیا  
جو کچھ کیا وہ آج اسی پیاس نے کیا

۴۲۰  
آج تھا شب کو شمع کے آگ کے شمع  
آج تھا شب کو شمع کے آگ کے شمع  
آج تھا شب کو شمع کے آگ کے شمع  
آج تھا شب کو شمع کے آگ کے شمع

۴۲۱  
پہنچی ہم میں ساقی کو شمع کے شمع  
پہنچی ہم میں ساقی کو شمع کے شمع  
پہنچی ہم میں ساقی کو شمع کے شمع  
پہنچی ہم میں ساقی کو شمع کے شمع

۴۲۲  
اب کیا کہوں تباہ گرد صحران اویں  
اب کیا کہوں تباہ گرد صحران اویں  
اب کیا کہوں تباہ گرد صحران اویں  
اب کیا کہوں تباہ گرد صحران اویں

غل تھا کہ صاف کر کے چلو آگے راہ کو  
سجھے نہ تازیا نہ کسی برگ کاہ کو

رو کے کوئی مشیت نہیں کہاں چلے  
سونے کا وقت ہے علی اگر کہاں چلے

اس شب کی صبح خیر سے اپنی ہنیا دکھائے  
بھائی کی جلد چاند ہی صورت خداد کھائے

پہنچی



<p>۹۹۰</p> <p>تجربہ حضرت نذیب بہارِ معنی سب سنبھالے ہوئے بہارِ معنی سب سنبھالے ہوئے بہارِ معنی سب سنبھالے ہوئے بہارِ معنی سب سنبھالے ہوئے</p>	<p>۹۹۱</p> <p>لجہ شفت انگوٹہ کی طرح انگوٹہ کی طرح لجہ شفت انگوٹہ کی طرح لجہ شفت انگوٹہ کی طرح لجہ شفت</p>	<p>۹۹۲</p> <p>بولی قضا کہ جا بیکے یہ ہمہ پیر کل ہو گئے تیرے تیرے پیر کل ہو گئے تیرے تیرے پیر کل ہو گئے تیرے تیرے پیر</p>
<p>۹۹۱</p> <p>خود دیکھتے ہیں سید والا فرات پر جاہاں میر الیوون والا فرات پر جاہاں میر الیوون والا فرات پر جاہاں میر الیوون والا فرات پر</p>	<p>۹۹۲</p> <p>بنیں تین گلی جب یہ لہو میں نہا کے آئے پانی پیے گا کون اگر زخم کھا کے آئے پانی پیے گا کون اگر زخم کھا کے آئے پانی پیے گا کون اگر زخم کھا کے آئے</p>	<p>۹۹۳</p> <p>اگر چہ تین قریب بہت وہ زمانہ ہی نہی سی قبر کا یہ ردا شامیا نہ ہی نہی سی قبر کا یہ ردا شامیا نہ ہی نہی سی قبر کا یہ ردا شامیا نہ ہی</p>
<p>۹۹۲</p> <p>تارک دلجہ پین علی کہ جہان پین تارک دلجہ پین علی کہ جہان پین تارک دلجہ پین علی کہ جہان پین تارک دلجہ پین علی کہ جہان پین</p>	<p>۹۹۳</p> <p>سنتی ہوں شہر و صفت شہر و صفت کیا میر سے جا نہ تیرے سے لے لے لے کیا میر سے جا نہ تیرے سے لے لے لے کیا میر سے جا نہ تیرے سے لے لے لے</p>	<p>۹۹۴</p> <p>بہارِ معنی سب سنبھالے ہوئے بہارِ معنی سب سنبھالے ہوئے بہارِ معنی سب سنبھالے ہوئے بہارِ معنی سب سنبھالے ہوئے</p>
<p>۹۹۳</p> <p>پانی کی جستجو در نایاب کھونہ دے یہ نہ میری آپنی دولت ڈبوںہ دے یہ نہ میری آپنی دولت ڈبوںہ دے یہ نہ میری آپنی دولت ڈبوںہ دے</p>	<p>۹۹۴</p> <p>شان دعا بھی چاند سا چہر بھی دیکھ لوں مشکل ہو بیاہ باندھو کے سہرا بھی دیکھ لوں مشکل ہو بیاہ باندھو کے سہرا بھی دیکھ لوں مشکل ہو بیاہ باندھو کے سہرا بھی دیکھ لوں</p>	<p>۹۹۵</p> <p>شب کو چلیں ہیں وہ جو نہ دن کجہاں کچھ نہ بادشاہ دو عالم خفا ہو کچھ نہ بادشاہ دو عالم خفا ہو کچھ نہ بادشاہ دو عالم خفا ہو</p>
<p>۹۹۴</p> <p>اب ہاتھ دھوئے تیرے پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی</p>	<p>۹۹۵</p> <p>منظور ہو مجھے کہ لڑائی نہ لیتے یہ تین کو دین کوئی اصف کو لیتے یہ تین کو دین کوئی اصف کو لیتے یہ تین کو دین کوئی اصف کو لیتے</p>	<p>۹۹۶</p> <p>ہر گھٹ پر گھٹا کی طرح ہر گھٹ پر گھٹا کی طرح ہر گھٹ پر گھٹا کی طرح ہر گھٹ پر گھٹا کی طرح</p>
<p>۹۹۵</p> <p>خلاق مہر و مہر کے فدائی نہ بھیجے ہاں رات نہر پر اسے بھائی نہ بھیجے ہاں رات نہر پر اسے بھائی نہ بھیجے ہاں رات نہر پر اسے بھائی نہ بھیجے</p>	<p>۹۹۶</p> <p>پانی لیے بغیر نہ زہنا رآئے گا ادلا دوائے جوہن امین پیرا لے گا ادلا دوائے جوہن امین پیرا لے گا ادلا دوائے جوہن امین پیرا لے گا</p>	<p>۹۹۷</p> <p>اگر مشفقوں سے وہ عالم مقام کیا شہزادوں کو غلاموں کی محنت سے کام کیا شہزادوں کو غلاموں کی محنت سے کام کیا شہزادوں کو غلاموں کی محنت سے کام کیا</p>

۵۱۲  
 پرواز بھی کی تو شوقِ طائر کی طور پر  
 دل کے سینہ بند سے کلامِ مبرور کے  
 تھے دستِ بندش پر زار زور کے  
 صدقہ کیے گئے تھے کشتِ دستِ تور کے

بیشبہ چاند بختِ فرس کا ستارہ تھا  
 لوحِ جبینِ حق تعالیٰ کو شوارہ تھا

۵۱۳  
 شکارِ ریندِ فرس کا قضا بامِ  
 شہرِ قدیمِ بلالِ مہاشمِ تمام  
 گھوڑے کا تنگ حوالیٰ مہاشمِ تمام  
 غنیمتِ ایک حفظ کا انویز مہاشمِ تمام

آقا کی تشنگی سے طبیعتِ رند معی ہوئی  
 نایابِ چوٹیاں تھیں سرِ سرگندی ہوئی

۵۱۴  
 آقا تھا شبِ شوخِ شہرِ گنبدِ گنبد  
 دیکھو اوسے دیکھو گنبدِ گنبد  
 گند سے تر سے سوا پر اٹھا دل میں  
 چکانا بھی گنبدِ گنبد

غل تھا کہ صداق کرنے چلو آگے راہ کو  
 سمجھے نہ تازیا نہ کسی برگ کاہ کو

۵۱۵  
 خود سانسے کھڑے ہو ہیں شاہ کو بیچ  
 گھوڑا ہو شاہِ نازِ قاعدہ ذرا  
 زوہدین کوئی تھوڑے قاعدہ ذرا  
 زوہدین کوئی تھوڑے قاعدہ ذرا

حاضرِ بڑے حشم سے کیا راہوار کو  
 لائے دو وطن بنائے نسیم بہار کو

۵۱۶  
 تھوڑے سوارِ دوشِ بی بی کو بیچاں  
 دیکھا فرس کو کھیلنے زور کا جال  
 کھیلنے لگے تھے کہ دین گم کیا خیال  
 یہ زور دین ہوئے بھیل گئے لال

دن کو نظر نہ صنعتِ بصارت سے آئینا  
 کل ملی لاش پر یہ ہیں لیکے جائیر گا

۵۱۷  
 پہونچی حرمِ مہینِ مہینے کے بندہ  
 جانا ہو شاہِ نازِ قاعدہ ذرا  
 پہونچی حرمِ مہینے کے بندہ  
 جانا ہو شاہِ نازِ قاعدہ ذرا

روکے کوئی مشیتِ پیہر کہاں چلے  
 سونے کا وقت ہو علی اگر کہاں چلے

۵۱۸  
 بھجائی سدا سدا سدا سدا سدا  
 بھجائی سدا سدا سدا سدا سدا  
 بھجائی سدا سدا سدا سدا سدا  
 بھجائی سدا سدا سدا سدا سدا

مانگو دعا کین یوسف ثانی کے واسطے  
 بھجائی ہمارے جاتے ہیں پانی کے واسطے

۵۱۹  
 بولی گویا کو قحطِ کس نادانِ کس خوش  
 مانوس مجھے ہیں یہ بیادِ خفا و شاس  
 دن بھر نہ تھے شرم سے مخمور لبِ کس پاس  
 شہلا کیے تھے محسن میں چوچہ کیوں داس

درا کا قصد شیر خوشِ نفاس نے کیا  
 جو کچھ کیا وہ آج اسی پیاس نے کیا

۵۲۰  
 ایک کیا دن بناؤ کہ صفا دلِ اوہن  
 بابہ سے کس طرح اے نصیب نے آؤں اوہن  
 ہر کوئی کہ جو کچھ کے بلو آؤں اوہن  
 ہر کوئی کہ جو کچھ کے بلو آؤں اوہن

اس شب کی صبحِ غیر سے اپنی ضیاء کھائے  
 بھجائی کی جلد چاندی صورتِ خرا د کھائے

بھجائی

<p>۴۹۱          حضرت زینبؓ کی خدمت میں          پہنچیں تو فرمایا کہ          اب لو کہ شام سے کسی طرح          پہنچیں کہ شام سے کسی طرح          پہنچیں کہ شام سے کسی طرح</p>	<p>۴۹۲          حضرت زینبؓ کی خدمت میں          پہنچیں تو فرمایا کہ          اب لو کہ شام سے کسی طرح          پہنچیں کہ شام سے کسی طرح          پہنچیں کہ شام سے کسی طرح</p>	<p>۴۹۳          حضرت زینبؓ کی خدمت میں          پہنچیں تو فرمایا کہ          اب لو کہ شام سے کسی طرح          پہنچیں کہ شام سے کسی طرح          پہنچیں کہ شام سے کسی طرح</p>
<p>خود دیکھتے ہیں سید والا فرات پر          جاہا ہی میرا کیسو دن والا فرات پر</p>	<p>بہنیں جینگی جب یہ او میں نہا کے آئے          پانی پیہ گا کون اگر زخم کھا کے آئے</p>	<p>اصغر چھین قریب بہت وہ زمانہ ہی          نخی سی قبر کا یہ ردا شامیا نہ ہی</p>
<p>۴۹۴          تارک مزاج ہیں علی اکبرؓ جان ہیں          تلواریں ہیں تیرے جگر زان ہیں          ننگی ہیں تیرے جگر زان ہیں          ران کا پتا تو تیرے جگر زان ہیں</p>	<p>۴۹۵          سنتی ہوں شور و صفا کے ساتھ          کیا میرے جگر زان کے ساتھ          دو طہا نہ کھڑے ہیں گلے ساتھ          جاتین مجھ کو کھا کے صفا کے ساتھ</p>	<p>۴۹۶          لکھن واپس نہ رہے غائب ہیں          بولیں گی خواص سے جاہوین ہیں          رزبو رہی سے شاہ دین کے حکم کو ہیں          میرا نہ رہے پام کر کیا ہی انتظار</p>
<p>پانی کی جستجو نہ نایاب کو نہ دے          یہ نہ میری تہی دولت ڈبو نہ دے</p>	<p>شان دعا بھی چاند سا چہرہ بھی دیکھ لوں          مشکل ہو بیاہ باندھ کے سہرا بھی دیکھ لوں</p>	<p>شب کو چلین ہیں وہ جو نہ دن کھلائے          کچھ مئے بادشاہ دو عالم خفا ہوئے</p>
<p>۴۹۷          اب ہاتھ دھو کر چھینا مال دام          میں بھائی کے لئے کھانا دام          میری نہیں مجال کہ نہ کروں کلام          حضرت سیدین جو نہ خلافت شہنا دام</p>	<p>۴۹۸          منلو جو مجھے کہ لڑائی نہ ہوئی          یہ نہیں کو میں کوئی اصرار کوئی          جو کیا عجب لڑائی کی امت کوئی          دیکھو جو اسکا حال کو کا فرتا بائی</p>	<p>۴۹۹          ہر گھٹ پر گھٹا کی طرح شام جو          سقا سے اپنی سیت پی کی شام جو          پانی کو جاؤ تم کہ تمھارا یہ کام جو          پانی کو جاؤ تم کہ تمھارا یہ کام جو</p>
<p>خلاق مہر وہم کے فدائی نہ بھیجے          ہر رات نہر پر اسے بھائی نہ بھیجے</p>	<p>پانی لیے بغیر نہ زہنا رائے گا          اولاد دے جو میں انھیں پیارے گا</p>	<p>اکہ مشتقون سے وہ عالم مقام کیا          شہزادوں کو غلاموں کی محنت سے کام کیا</p>



<p>۱۰۰</p> <p>اس خادم نے جو رے ہاتھوں کی تھکا          ہنسی کی تیر جاتی ہو سب یہ باجرا          حکیم امیر کے والی کا زور کیا          زور کا چکچک پین پیلے ہی آئے تھے ہوا</p>	<p>۱۰۱</p> <p>دیکھی جی نیلے کے منقبت پر          رہوار سے اچھلے کو سپاہ شاہ پر          کی عرض کرتے تیر ویر افشاق اس قدر          کہ یہی پاپ ای شہر وال ہوں جو ہر</p>	<p>۱۰۲</p> <p>مغویہ پر چڑھے یہ تاب بھالیں شہرین ہر          دیکھو علی کی تیغ بنی کی کر میں ہر</p>
<p>۱۰۳</p> <p>باقین یہ شور طوطا غنیمت          ہوئے ہیں اب سوار مل جل مل طوطا          زینب نکل کے صحن میں آئیں بے دعا          زور و زری چھوپی کے ساتھ کینہہ ہنہوا</p>	<p>۱۰۴</p> <p>اٹھی نقاب تیر اکبر چک چک کیا          ہر ایک تیر وادی غریب چک کیا          مہ چند بار سائے آیا مسرک گیا          مہ چڑھے تو عطر سے جھل گیا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>سب کہ رہی تھیں بال پریشان کیے ہوئے          آئے یہ شیر نہر سے پانی تیرے ہوئے</p>
<p>۱۰۶</p> <p>گھوڑے کی یاں دلی پرمو کے تھام لی          خود شاہ نے رکاب سپر پرمو کے تھام لی</p>	<p>۱۰۷</p> <p>ہر سنگدل کو موت کا پیغام مل گیا          جوش کا حال سے دل شہر مل گیا</p>	<p>۱۰۸</p> <p>پانی کو شیر حمید کہرا آئے ہیں          کوثر کے سلسبیل کے مختار آئے ہیں</p>

الکعبہ

<p>۱۱۱          بولے کہ ایک کو تلاش کرو تین          لڑنے کا قصد تو نہیں ہو تو تین          اکبر پیکار سے نہیں رہے جدو کو تین          کھینچ کر ہوا تو کھینچ کر تیغ دوسرا تین</p>	<p>۱۱۲          چلائے وہ کہ گئے تھے چھپ چھپ          ہم اربوں کو مڑے کیا راہ نہ نیم          ہر گئے باطن چلو کہ یہی وقت دارو گہ          حاضر حضور کہ رہے تھے سب جان گہ</p>	<p>۱۱۳          چلائے وہ جان امام نے          کھینچ چلی دل و جان امام نے          دریا کی سمت کو ندی تریق سامنے          رکھیں ہائے احوال شہر و خانہ          طبر صوفے لگائی ضرب دیان کا سر</p>
<p>ہو تیرگی کہ نور و ضیاءات ایک ہی          جو مرنے والے ہیں اٹھیں دہرات ایک ہی</p>	<p>لے لیکے نام میر کہ راکھینچ لیں          تیغین سمجھوں نے میان سے کیا کھینچ لیں</p>	<p>چلائے الامان صف مراہ نے کہا          اللہ اکبر اکبر ذیجاہ نے کہا</p>
<p>۱۱۴          اب گھاٹ سے نشان شاؤ اگر آئے ہم          بی زندگی غریب تو جاؤ اگر آئے ہم          لڑنا جو ہو سمجھوں کو بلاؤ اگر آئے ہم          پینا ہوا اب تیغ تو آؤ اگر آئے ہم</p>	<p>۱۱۵          سنہجھل کے طارے کجنام          بیچھے نہ زراقت کالج نام          بولے ہم کہ فقیوں کا ہو کام          مر جائیں سامنے کہ نذر تو ہو سر کا مقام</p>	<p>۱۱۶          ہو چلی صدائے نعرہ تکبیر تافک          نکلی صدائے نعرہ تکبیر تافک          گدھوین آگیا صفت اسیا فک          عیبی لے دی صدائے زار کھینچ فک</p>
<p>پانی کہاٹے لائے ہیں پچانے نہیں          بیر العلم کا حال مگر جاتے نہیں</p>	<p>تلواریں اہل شام کی جانب بھلی ہیں          آئینے تیر سامنے ڈھالیں رکی ہیں</p>	<p>اچھے نصیب بادشہ کربلا کے ہیں          اللہ اکبر ایسے بھی بندے خدا کے ہیں</p>
<p>۱۱۷          اچھا تو غزوہ اکبر کے دیکھو          انداز جنگ ساتھی کو دیکھو          شہر حباب نہ کوئی جگہ کے دیکھو          چنے کی کو قدر نہیں مگر کے دیکھو</p>	<p>۱۱۸          ہیبت میان فتہ ناری پھینکی          بولی قریب مرگ تھاری پھینکی          بالائے نر بار بھاری پھینکی          پیشکل مصطفیٰ کی سواری پھینکی</p>	<p>۱۱۹          غول پٹکائے حسام دوسرے          جس کے خون کاٹ کے کہہ نہ سہے          برسا کے جانب نازق قریب          منتظر یوں کے جانب اکبر جد قریب</p>
<p>سود عدم یہاں سے کوئی دم جاوے          پانی کیا ہی بند جہنم میں جاوے</p>	<p>پانی میں تھایہ شور کہ ہجی اوگھاٹے          کھینچتی ہی تیغ تو رہے سر کاوگھاٹے</p>	<p>پیر تو فکن جو عارض یہاں قریب          شب کو چراغ بن گئے جتنے قریب</p>

۱۱۱ کونے میں جگر کے گیسو کشاں گوشتِ بدبویں شمشیرِ صبحِ شام کامین زلفِ اسلیمہ کی در احسام کونے نظر کر لے میں جھلکے سیاہ شام	۱۱۲ اوتھی ہوئی احسام بادِ شرِ نشان بکین بکینی دیکھ کے جوار کا تھان گویا میں نے پیچھے چھوڑے سوتلیاں رونگے سے ہونے چاہئے سو قبتِ گمان	۱۱۳ تغون نے ترک تیغ کی بھی ہمدی نہ کی پینے میں خونِ اہل جفا کے کمی نہ کی	۱۱۴ طوفانِ آبِ تیغِ دودم کا ٹھہر گیا لودنوں قوتِ ملتے ہیں دریا ٹھہر گیا	۱۱۵ تغون نے ترک تیغ کی بھی ہمدی نہ کی پینے میں خونِ اہل جفا کے کمی نہ کی	۱۱۶ شوقِ القہر کا آج پھر انداز ہو گیا	۱۱۷ تغون نے ترک تیغ کی بھی ہمدی نہ کی پینے میں خونِ اہل جفا کے کمی نہ کی	۱۱۸ شوقِ القہر کا آج پھر انداز ہو گیا	۱۱۹ تغون نے ترک تیغ کی بھی ہمدی نہ کی پینے میں خونِ اہل جفا کے کمی نہ کی	۱۲۰ تغون نے ترک تیغ کی بھی ہمدی نہ کی پینے میں خونِ اہل جفا کے کمی نہ کی
--	---	--	---	--	--	--	--	--	--

جی نادان



<p>۱۲۷ بانی گنجیپاوشی شب کے زین خال موجین بنین بنینہ دریا چو چل چل طوفان آب شیشی سے کاغذ سے خوش خال موسیٰ بادبان کی ایجان مسامک</p>	<p>۱۲۸ تھا شو زمر بنین بنین شائے آبد سب سے شنگ مر سے منجھ منجھ چوچہ ار سے شام کی فوج بن آدم چوچہ ار سے شام کی فوج بن آدم</p>	<p>۱۲۹ شب بو کو بن روز قیامت کے سارے خیمہ سے بیرون کے دیکھو اچھا بنین کو بانی میں تیری فوج سے منجھ منجھ چوچہ ار سے شام کی فوج بن آدم</p>
<p>۱۲۸ قنبران سے زیادہ میان مصافحی گویا عصاے موسیٰ دریا تگاف تھی</p>	<p>۱۲۹ دریا میں شیر فضل خدا سے چلے گئے تلوارین مارے ہوئے پیارے چلے گئے</p>	<p>۱۳۰ دریا بجا رہی سیدنہ و سرکاٹ کاٹ کے پل کر دیا ہو نہر کو لاشون سے پھاٹ کے</p>
<p>۱۳۱ دو ہونے کی فوج سے جو وارد اخل چلائے اہل نادر ہو کیون ابو میں بیاض شہ سے آنے صدای کر اخذر اسد علی کی فوج کا پانی ہو بار صید</p>	<p>۱۳۲ بوئے یون سعد سے نامی تھکے تھکے چوچہ ار سے شام کی فوج بن آدم چوچہ ار سے شام کی فوج بن آدم</p>	<p>۱۳۳ اس نکو بن کسی صاحب سوس کی پوچھ کے بھگت سوس شام قیامت کی پوچھ تلوار وہ چلی کہ زمین کو بنین نیات تلوار وہ چلی کہ زمین کو بنین نیات</p>
<p>۱۳۴ لکھویا ہو آب تیغ میں نقد حیات کو اترا ہوں یون چڑھے ہوئے دریا کا</p>	<p>۱۳۵ پیاسے من شہ دین آئین غصہ کمال ہو سیج ہو علی کے لال سے لڑنا محال ہو</p>	<p>۱۳۶ تو جون کے پانون اٹھ گئے سردار مر گئے وہ دیکھ نہ میں علی اکبر اتر گئے</p>
<p>۱۳۷ کلے علم گرائی لڑائے آگری کھٹکے بڑے سے کالی گری ریا میں کھٹکے بڑے سے کالی گری غل تھا دل سے تم اہل جفا گری</p>	<p>۱۳۸ کھٹکے بڑے سے کالی گری کھٹکے بڑے سے کالی گری کھٹکے بڑے سے کالی گری کھٹکے بڑے سے کالی گری</p>	<p>۱۳۹ کھٹکے بڑے سے کالی گری کھٹکے بڑے سے کالی گری کھٹکے بڑے سے کالی گری کھٹکے بڑے سے کالی گری</p>
<p>۱۴۰ اترا ہوا ہو خوف سے منہ ہر سریر کا رہنہ چڑھا ہوا چاند شہ قلعہ گیر کا</p>	<p>۱۴۱ لاکھویر آ کے دار کے میں خدا گواہ یہ جراثیم انھیں کے لیے میں خدا گواہ</p>	<p>۱۴۲ اب فتحیاب جان و دل فاطمہ ہوا آئے یہاں شبیہ بی فاطمہ ہوا</p>

<p>۱۳۱۷ھ ہر ایک محو شوکت شباب ہو گیا شب کو تو مکی جنگ کا فساد ہو گیا دریا پر نہ آنے سے ویران ہو گیا آریا بڑھکے دین کا جلو خانہ ہو گیا</p>	<p>۱۳۱۷ھ چیمبر خاں کی ایک پکارا دہ خوں او سر کشان شام کہ ہوئے کہاں دیکھو دین ہو کوئی ہمارے سوا بیان پانی کے واسطے نہ کیا پائیں مہمان</p>	<p>۱۳۱۷ھ الکبر شمس تھے نہ زمین اعلیٰ کے لئے ملواریں صاف کین تھیں امام نے آواز دی یہ خضر علیہ السلام نے ایسا کیا کہ کام نہ تھنہ کام نے</p>
<p>غیم میں لیلے نلکت کیسو ہو اگئی شہزادیوں نے شکر کیا جان اگئی</p>	<p>نگو شکست صورت عباس دے چلے وہ ساتویں کو لیکے ہم آج لے چلے</p>	<p>تجھے جہانہ سبط بشیر و نذیر ہو تو ادیوان حسین کے سارے میں پیر ہو</p>
<p>۱۳۱۷ھ کسی سی پائیں وقت تھے شہزادہ شب بیدار تھے گام سے آوازہ رشک ماہ بوسے لگا کے عمار دین بیاہ آقا سے قدر دان کے جگر بند واہ واہ</p>	<p>۱۳۱۷ھ شکل کے نہر سے شکل مصطفیٰ آسوت خیر بہ لب ساحل غنی آگیا پیر کے بیان سے دی بیکار نصرا ہم کو بہت پسند ہے یہ آب یہ ہوا</p>	<p>۱۳۱۷ھ بھونکے فرات میں شمشیر تیار تھا بھلیوں میں نو سرو کا آفتار بھلی جو دھوکے جو ہوں کی زلف دھنار تھو کہنے کی فکیر میں تھی حور تیار</p>
<p>انصار شاہ گردھے حلقہ کیے ہوئے ہاتھوں میں نذر فتح کو تھین لیے ہوئے</p>	<p>کس معرکہ کی آج لڑائی لڑے ہو تم ہو اپنی خواہ گاہ جان پر کڑے ہو تم</p>	<p>چہرے سے آب صاف بہا خوب آئندہ دیکھا انہ کے صورت محبوب آئندہ</p>
<p>۱۳۱۷ھ بابین گلستان کے قاسم نے کہا ایک بڑا صابو ابو سلمان کاہری تھا بیتے چلے نہ ساتھ میں ہو بڑا مگلا لوگ سے یہ دیکھ کر پارسے شکل مصطفیٰ</p>	<p>۱۳۱۷ھ دریا سے رشک سرور چھو ہواں یعنی چلے فرات سے شہزادہ جہان آئی صدیہ نہر سے خالق نگاہیان افغانی تھے منتظر کہ ہوئی رقی عیان</p>	<p>۱۳۱۷ھ سرت سے دیکھتے تھے کھڑے عجیب پانی چھوے دیکھ کے پکارا دہ آفتاب مشکوں کے منہ کے تو سلا میٹ کے آب سنگوں نے نہایت پیش کیا باد کے خلاب</p>
<p>اور رشک مہر ہوگی سحر اب لڑو گے تم قاسم لڑو گے مثل علی جب لڑو گے تم</p>	<p>تھا ذکر حل جلی ہو سواری فرات سے آئے ہیں خضر چشمہ آب حیات سے</p>	<p>باہر چلے فرات سے مشکین یہ ہوئے آٹھے سحاب نہر سے پانی پیے ہوئے</p>

<p>۱۷۱ گوئی ہو سید شکر زجاہ کے بجائی ہمارے بیچ ہو سقے ذات پر اگر کیا آج عوض آئینہ مگر مکرات کے بہا دلائے اور ہزار</p>	<p>۱۷۲ جان پر حبیب کی دیکھو مجتہدین دادا کے وقت کی مرشدین بچپن سے میرے ساتھ جاکر حضرت حسین اس بن حسین کی پائی</p>	<p>۱۷۳ اہلہ یہ دن یسین کے علم و نبوت کا نواور ہے خادمہ کا باز کو سلام دادا کا جو غلام ہوئے کار و غلام پاپوس کی بیوی جھکا ہونے کا</p>
<p>۱۷۴ مہینے کے لال کہ رہے تھے کس تنگ میں شاگرد ہوتا آپ کے میں فن جنگ میں</p>	<p>۱۷۵ العظیم چاہیے کہ غنیمت یہ میرا ہیں ایسے رفیق اب ہیں نہ ایسے امیر ہیں</p>	<p>۱۷۶ جھکتے سے اوج خادم سر کا رکو دیا کیا مرتبہ قدیم غمخوار کو دیا</p>
<p>۱۷۷ بوسہ حبیب بن مظاہر زہجدال بیشکل عورت محبوبہ الجلال شہزادان سے لڑے کوئی دنیا میں کمال خونخوشی سے لال پر دیکھو عیدال</p>	<p>۱۷۸ کیا خوش ہوئے تھے انہو کچھنا کیا خوش ہوئے تھے انہو کچھنا میرے چہرے پر میری نے جھکا دیا میرے لئے وفور محبت سے دست دیا</p>	<p>۱۷۹ قدون کی قسمت حکم ہو خوشی کا ہاں بان حبیب بن خف کی کیا نام خدا رشیدین اکبر جبار کیا مجھے بھی تیری تعلیم ہو روا</p>
<p>۱۸۰ میری سے گوئیدہ شمال کمان ہو میں دیکھتے سے اس جوان کی لڑائی جوان ہو میں</p>	<p>۱۸۱ وور سے حبیب بن من جو تھے وہ ہٹ گئے ہم شکل مٹھتے کے گلے سے لپٹ گئے</p>	<p>۱۸۲ پر تھے حبیب این مظاہر نہ ہو شمعین چلا کے رو رہے تھے محبت کے جو شمعین</p>
<p>۱۸۳ چھپا کے دونوں ہاتھ بچے شام آئے ادب سے پاس جھکا وہ جب تیر پہلے مشک کے دھوا ہاتھ لپٹ پر اپنے لڑے ہوج کر تاختلاری</p>	<p>۱۸۴ نہا گوئی ہو سے زبان بن جو شاکرون کیونکہ حقوق بپروازی اد اکرون جان ضعیف نہ کرکرون دل فداکرون اکیس کے شانہ زہد و شوقین</p>	<p>۱۸۵ جسم نہا جان سے حبیب وفا شمار گویا ہو میں بکار سے نہا شمار کیونکہ تو قدیم ہیں بابا کے جان شمار نہا میں سب طریق بزرگوار شمار</p>
<p>۱۸۶ جرات کا نام شیر و بطحا میں رہ گیا افسانہ کہ ہلاک معلا میں رہ گیا</p>	<p>۱۸۷ جھکنا سلام پر محقر کے واسطے یہ قدر دانیان میں ترے گھر کے واسطے</p>	<p>۱۸۸ رونا مثال لبر گھر بار گھبرا گیا اکبر پئے سلام مجھے پیارا گیا</p>





<p>۱۲۱۵ کھڑے قلمبہ ہاتھ اٹھا کے لکھ لکھ کسم کسم بین یگانہ بین تو خوب گرواہ میسور سخن ہوئی تو ملک عدم کی راہ پچھ پچھ اپنے دامنِ حیات میں نہ پناہ</p>	<p>۱۲۱۶ اکبر نے عرض کی کہ میں انکا کوئی قصور لائے نہیں یہ درجہ جو میں نے سیکھو قدموں سے اچھوڑ کر کے لپٹے وہ حضور رکے کہ ہاندہ جائیگے ہم گھر میں اگر حضور</p>	<p>۱۲۱۷ متر تا قدم ہوتا اگر لال تو گنگہ ہون بیسیر جو بہرے صاحبِ جلال ہو گنگہ ہون جلبتی زمین پر وہ خوشی تو بلبل گنگہ ہون جنتی زمین پر وہ خیال کی بلبل گنگہ ہون</p>
<p>رکھتے ہیں عشقِ قاطعہ کے نور عین کا دونوں کو بخشید عیو صدہ تمہیں کا</p>	<p>میدان سے ان بہادروں کو لکے آئے ہیں ان غازیوں کو رک کی خدادید لکے ہیں</p>	<p>مکو خدا بچائے مجھے کوئی غم نہیں لوے حسین بیچھے بیٹوں سے کم نہیں</p>
<p>۱۲۱۸ چلائی گریہ دھڑکے رقیہ گنگہ فگار ای جگہ تو چھاری جسیت کے میں تیار وقت و دماغ مجھے یہ تھے بابا بار جلا کے او بن عین روزانہ زینبار</p>	<p>۱۲۱۹ وہ طرہ سے ہیں کہ کوئی نہ جگہ بیان نہیں سپاہِ شام میں ہو شور و آمان جو تک پہنچ کو تیرم میں نہ شہرِ زمان سرسر جہر بیان</p>	<p>۱۲۲۰ بازر محل سے اپنے شہر میں نہ گئے لاشوں کو لیکے گئے شہرِ شہر گئے نہیں اپنے قلعہ میں آئے گئے نہیں اپنے قلعہ میں آئے گئے</p>
<p>روئے کی دشمنوں میں جو آواز بانی ہو پلے گی روح ہکو بہن شرم پائی</p>	<p>اب یاس ہو گئی مجھے محبوب کر چکے مرنا تھا جنکو اے علی اکبر وہ مر چکے</p>	<p>زار دھیف ہو گئے تھے اسقدر حسین ڈیوڑھی میں آئے بیٹھ گئے خاک پر حسین</p>
<p>۱۲۲۱ لاشوں کے گھر سب کو کھڑی تھیں نہ ہر پھر تھیں اضطراب میں کہ ابو سے ہر کہیں سب کی کیا محبت بیٹوں نے ابو سے کیا کیا محبت بیٹوں نے ابو سے</p>	<p>۱۲۲۲ موتی کا تھا ابھی علی اکبر سے یہ کلام جو غل ہوئی کے نواسے ہو تمام لاشے اٹھائے کہ نہ چھوئے نہ چھوئے بولیں تیرے لیے نہ چھوئے نہ چھوئے</p>	<p>۱۲۲۳ طرح سے زخمیوں سے جو سلطان حسین نہیں تھیں بلکہ تھیں کہا اور نہ زمین بہن جو کئی غلام نوازی فرما بہن ویدو چھوئے نہ خون نہ خون نہ خون</p>
<p>جیتے رہے غلام تمہارا سے بڑا کیا پیاروں نے میرے اے علی اکبر کیا کیا</p>	<p>بیٹھو بھی آؤ بھائی کہاں میں جاؤ گے اس حال میں غلاموں کے لاشے اٹھاؤ گے</p>	<p>گل کی طرح سے تازہ نہا لون کو لکھیں ڈیوڑھی سے اپنے گود کے بالوں کو لکھیں</p>

<p>۱۰۰۰ سببوں نے شریک تو کیا نکال دیو لیکھا جس حسن کا لیسہ کیا نکال دیو میر تقی میر کی سببوں سے جلیو نکال دیو چلائی مان کہ سببوں سے جلیو نکال دیو کلیہ سے دل اسبوں سے جلیو نکال دیو</p>	<p>۱۰۰۰ یہ سننے لگے ملائین کہا ہو کہ تیار جی چاہتا ہوں کہ تصدق ہوں لکھوار لوین نے دودھ خشک دیا آریا ہویا لوین نے دودھ خشک دیا آریا ہویا</p>	<p>۱۰۰۰ جاکے لٹایا سببوں سے صورت نکال دیو قبلی کی سبب پاؤں کی تکھام کے جلیو اگر جس کی سببوں سے جلیو نکال دیو میر تقی میر کی سببوں سے جلیو نکال دیو</p>
<p>۱۰۰۰ کیا یکسی برتی ہی چہرہ آدا س ہو دیکھو عیان پھری بہوئی انکھو نیسہ ہو</p>	<p>۱۰۰۰ میں بھلیان ریاض جہان سے گذر گئے میں بھلیان ریاض جہان سے گذر گئے</p>	<p>۱۰۰۰ خاک شفا میں دونوں کے چہرے بھرے گئے رخمی سروں کے پاس عمامے دھرے گئے</p>
<p>۱۰۰۰ چار اینڈ کے زخموں سے شکر نکال دیو بازد صوبہ کے زخموں سے شکر نکال دیو بازد صوبہ کے زخموں سے شکر نکال دیو بازد صوبہ کے زخموں سے شکر نکال دیو</p>	<p>۱۰۰۰ مکملین ہوش خالی ہو کر مکملین ہوش خالی ہو کر مکملین ہوش خالی ہو کر مکملین ہوش خالی ہو کر</p>	<p>۱۰۰۰ دو توتلے تھوڑے عیون و عیون نکال دیو دونوں نے باغ جوڑ کے آہستہ سے نکال دیو فراہی غلاموں سے اتو نہیں خفا فراہی غلاموں سے اتو نہیں خفا</p>
<p>۱۰۰۰ ہی ہر تمام عضو بدن ہیں چھپے ہوئے باہر اجماعی سدھارے تھے دو طابے ہوئے</p>	<p>۱۰۰۰ اغوش میں ہو قاسم گل پیر کی لاش اغوش میں ہو قاسم گل پیر کی لاش</p>	<p>۱۰۰۰ اب وہ بھٹکے کیے عالم ہی یاس کا حضرت کو واسطہ علی الکی یاس کا</p>
<p>۱۰۰۰ تو نیکو بازوؤں سے کہہ دیا نکال دیو کھو کو کہہ دیا کہہ دیا نکال دیو کھو کو کہہ دیا کہہ دیا نکال دیو کھو کو کہہ دیا کہہ دیا نکال دیو</p>	<p>۱۰۰۰ آئے محل عین حبیب صبح کی نکال دیو آئے محل عین حبیب صبح کی نکال دیو آئے محل عین حبیب صبح کی نکال دیو آئے محل عین حبیب صبح کی نکال دیو</p>	<p>۱۰۰۰ بلوین بسنے کے نیک شاد نکال دیو اچھا سنا نکال دیو بلوین نکال دیو اچھا سنا نکال دیو بلوین نکال دیو اچھا سنا نکال دیو بلوین نکال دیو</p>
<p>۱۰۰۰ کتنی تھی شادی ایڑہ تابلان کرونگی مین کیا جانتی تھی موت کا سامان کرونگی مین</p>	<p>۱۰۰۰ پیری مین طرفہ رخ ہی طرفہ ملال ہو پالا تھا جنکو گو دین انکھیاں حال ہو</p>	<p>۱۰۰۰ تم کون ہو کما شہ دین کے علام مین پوچھا میں کون مین بولے امام مین</p>



<p>۱۸۱ یہ لکے اضطراب میں کہلنے کی حالت دست دعا اٹھائے کہارت و الجبال تو جانتا ہو خوب بھی اس جہی کمال مالک ہو اور وہ میں تیری یہ مثال</p>	<p>۱۸۲ خاموش ہو کے سننے لگدین ہر زبان بار علی کو غیب ہوا شور و گمان آئی صدائی کی ہو عباس بنجیان آوازی دلیہ نہ غصت شہ زمان</p>	<p>۱۸۳ تھا خستہ بیویان جیل کے شکنجہ میں نہ تھی تھی تھی خستہ بیویان سنجھا لیا کہ کہ شاہ بیویان جلدی یہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ</p>
<p>۱۸۴ ہو اسلی لاش کو نہ ازیت فستار میں سوئے یہ میری گو دلی صورت مزار میں</p>	<p>۱۸۵ تھے نالہ حسین کہ بھائی تمام ہو بھائی نہیں تمام لڑائی تمام ہو</p>	<p>۱۸۶ بیکار ہا قہم ہی کہ دل نہ ڈھال ہو عباس مر گیا مجھے صدمہ کمال ہو</p>
<p>۱۸۷ اشتبہ میں لاش ٹھکانے چلے پناہ میں مرد سے سزاوار کے مان نہ کیے ہیں جاؤ دنیا کی خفا میں نور عین بہر گھر سے لگائے ہوئے ہیں</p>	<p>۱۸۸ میں نے جہاں جہاں کی جہاں ہو میں نے جہاں جہاں کی جہاں ہو میں نے جہاں جہاں کی جہاں ہو میں نے جہاں جہاں کی جہاں ہو</p>	<p>۱۸۹ سکھنے ہوئی حسین سکھنے ہوئی حسین سکھنے ہوئی حسین سکھنے ہوئی حسین</p>
<p>۱۹۰ لاشوں میں رکھ کے لاش کو صدمہ ہو رویا کیے امام دو عالم کمرے ہو</p>	<p>۱۹۱ بایا بیکار تے ہیں برادر رکھ گئے لوگوں نہا ہمارے چچا جان مر گئے</p>	<p>۱۹۲ چھوڑائے زمین صاحب مرد فانی لاش لائے نہ گھر میں آپ ہر چچا کی لاش</p>
<p>۱۹۳ انکار طر او سید رو ہو گیا شہر سقاے اہلبیت کے بازو ہوئے قلم مانند آفتاب گہرا کتب کے علم روئے تھے آفتاب ہوئے خفاک پر دم</p>	<p>۱۹۴ بھائی کے لاشیں پھر پھر پھر پھر بھائی کے لاشیں پھر پھر پھر پھر بھائی کے لاشیں پھر پھر پھر پھر بھائی کے لاشیں پھر پھر پھر پھر</p>	<p>۱۹۵ بھائی کے لاشیں پھر پھر پھر پھر بھائی کے لاشیں پھر پھر پھر پھر بھائی کے لاشیں پھر پھر پھر پھر بھائی کے لاشیں پھر پھر پھر پھر</p>
<p>۱۹۶ باجے کہ کہ زمین تلاطم برپا ہو زنیٹ پکارین ابنین معلوم کیا ہو</p>	<p>۱۹۷ دشمن بھی روئے دیکو کے لاشیں سے پھر مشاک غم لیے ہوئے میدان سے پھر</p>	<p>۱۹۸ کیسے گا آب نہر نہ ممکن ذرا ہو سقا تھا راہی سوے کوثر گیا ہو</p>

۱۰۱  
 دل کی تھی جھلک سبکدوشی کے  
 بھیل کے ہاتھ گم زیاہ کے  
 آؤ گئے لگا دین بن اب کمان چھا  
 کئے مر گئے گم ہونے دیتے ہو سے دعا

میری طر سے غدر کی گفتار کھو  
 اکبر گلے لگا کے بہت پیار کھو

۱۰۲  
 پانی کو چھلکے ہون لٹا پانے کیا کیا  
 جانق چھلکے کو باغ سے کھو پانے کیا  
 مہر چھلکے نے حق محبت ادا کیا  
 کیا کیا نہ کارالفت و مہر و وفا کیا

دی جان بہر آب روان میرے واسطے  
 کھو دا چھلکے میرے کھوان میرے واسطے

۱۰۳  
 کھلکے تھے تیرے پیر ناما مہر  
 کھلکے تھے تیرے پیر ناما مہر  
 کھلکے تھے تیرے پیر ناما مہر  
 کھلکے تھے تیرے پیر ناما مہر

تھی شاق زندگی علی اکبر آداس  
 گردانے دامنوں کو نہ دین کے پاس

۱۰۴  
 دل کی تھی جھلک سبکدوشی کے  
 بھیل کے ہاتھ گم زیاہ کے  
 آؤ گئے لگا دین بن اب کمان چھا  
 کئے مر گئے گم ہونے دیتے ہو سے دعا

سلطان کر بلا کا درد گار مر گیا  
 رکھ دو علم بڑھا کے علمدار مر گیا

۱۰۵  
 دل کی تھی جھلک سبکدوشی کے  
 بھیل کے ہاتھ گم زیاہ کے  
 آؤ گئے لگا دین بن اب کمان چھا  
 کئے مر گئے گم ہونے دیتے ہو سے دعا

پانی کی جاوہ مشک ابو سے بھری ہوئی  
 سند کے آگے تیغ و سپر بھی دھری ہوئی

۱۰۶  
 دل کی تھی جھلک سبکدوشی کے  
 بھیل کے ہاتھ گم زیاہ کے  
 آؤ گئے لگا دین بن اب کمان چھا  
 کئے مر گئے گم ہونے دیتے ہو سے دعا

پیلے تھیں سے علی اکبر چلے گئے  
 تنوار چھتے ہوئے باہر چلے گئے

۱۰۷  
 دل کی تھی جھلک سبکدوشی کے  
 بھیل کے ہاتھ گم زیاہ کے  
 آؤ گئے لگا دین بن اب کمان چھا  
 کئے مر گئے گم ہونے دیتے ہو سے دعا

یہ حال ہو گیا کہ حیدر آئین پروین  
 میرے سبب سے آپیدھی رافت ہوین

۱۰۸  
 دل کی تھی جھلک سبکدوشی کے  
 بھیل کے ہاتھ گم زیاہ کے  
 آؤ گئے لگا دین بن اب کمان چھا  
 کئے مر گئے گم ہونے دیتے ہو سے دعا

مستدب کیا اوس کہ صاحب کارم نہیں  
 مشاک علم ہو صاحب مشاک علم نہیں

۱۰۹  
 دل کی تھی جھلک سبکدوشی کے  
 بھیل کے ہاتھ گم زیاہ کے  
 آؤ گئے لگا دین بن اب کمان چھا  
 کئے مر گئے گم ہونے دیتے ہو سے دعا

یہ وہو امین اشک فشانی ضرور ہے  
 پیلے کی نذر کے لیے پانی ضرور ہے

<p>۹۹۹ دولت شامیون میں قیام جو حسین کا اعدائی جیو میں حسین کا خمر صیون کی فانی میں حسین کا دل حسین کا یہ حکم یونین کا</p>	<p>۱۰۰۰ میں نے اٹھائی خاک سے نظر کی لاش کسی فرس پر اپنے نعت جگر کی لاش فرس کے گیسے سے لگائی پس کی لاش گلہ کی نہ پے باغد میں پید کی لاش</p>	<p>۱۰۰۱ پیر سے سے نکال کے دیکھا لاش حسین کا کسی جاکے صاف سند فرزند شہید جلالین میں سے علی اکبر ہو غضب منہ و صلیبی ہون ابے براب کا</p>
<p>اکبر کے دل پر آہ ستان اجل پڑی میں سے بنت حیدر صد نکل پڑی</p>	<p>بابا کو ساتھ ادا علی اکبر نے چلے وقت اخیر آپ بڑا داغ دے چلے</p>	<p>اسپ عقاب اشک بہاتا ہو صاحبو دل بوت میرے شیر کا آہا ہو صاحبو</p>
<p>۱۰۰۲ پیر کو عجب جاکے عجب کپکپاس یہ کہنے کے لئے کی غم پر نگاہ پاس بابا جگر میں گل کی بو جیسے اور پاس بھی ہون جل ہی ہو دین کے پاس</p>	<p>۱۰۰۳ میں نے زینب شاد و سید میں نے گھر سے لاش پے سید میں نے آدھر سے لاش پے سید زخموں سے چور گردن سے لاش پے سید</p>	<p>۱۰۰۴ میں نے جو گھر میں لے شہر دین کا میں نے جو گھر میں لے شہر دین کا میں نے جو گھر میں لے شہر دین کا میں نے جو گھر میں لے شہر دین کا</p>
<p>پانی نہ مانگنا نہیں عادی سوال کے دریا میں بھیگ کر دل اکبر نکل کے</p>	<p>تکلیف آگیا نہ کو اراقی باپ کی ہیں نکلے پاؤں آج سواری میں آگیا کی</p>	<p>بھائی ہو آہ حال مقدر اٹھ کے پہلے سے ہم سمون کے گلے نہ ہٹ گئے</p>
<p>۱۰۰۵ جاگہ آئی کان میں کپکپاس ماؤں میں کپکپاس علی اکبر مر گیا شہر نے کہا بہن علی اکبر غضب ہوا جب یہ سنا سب نے شہر میں مصطفیٰ</p>	<p>۱۰۰۶ اتنا تھا لون جنازہ مصطفیٰ پوتے کی لاش پر نہ لے کر لاشی دا زینب اب دھو دھو دھو دھو دھو دھو سب اپنے جمع حائر حور کے کلا</p>	<p>۱۰۰۷ آئی عصا لیے ہوئے فضا شکستہ حال راشتم بدین کھنکھن آواز میں حال نہمراہ تھے پاؤں کے زاری حال جلالین باغ تھا کہ ان کے ہوا</p>
<p>خندے سے رنگ چہرہ روشن بدل گیا اکھنوں سے چند اشک بے دم نکل گیا</p>	<p>مردے کے پاؤں گود میں سر دیکھ ہو زینب راہ میں لیسوے اکبر لیے ہو</p>	<p>آزیم دل کو حسرت و حیران کو دیکھ لے خندہ ہمارے اکبر و نشان کو دیکھ لے</p>

میں نے

میں نے

دولت



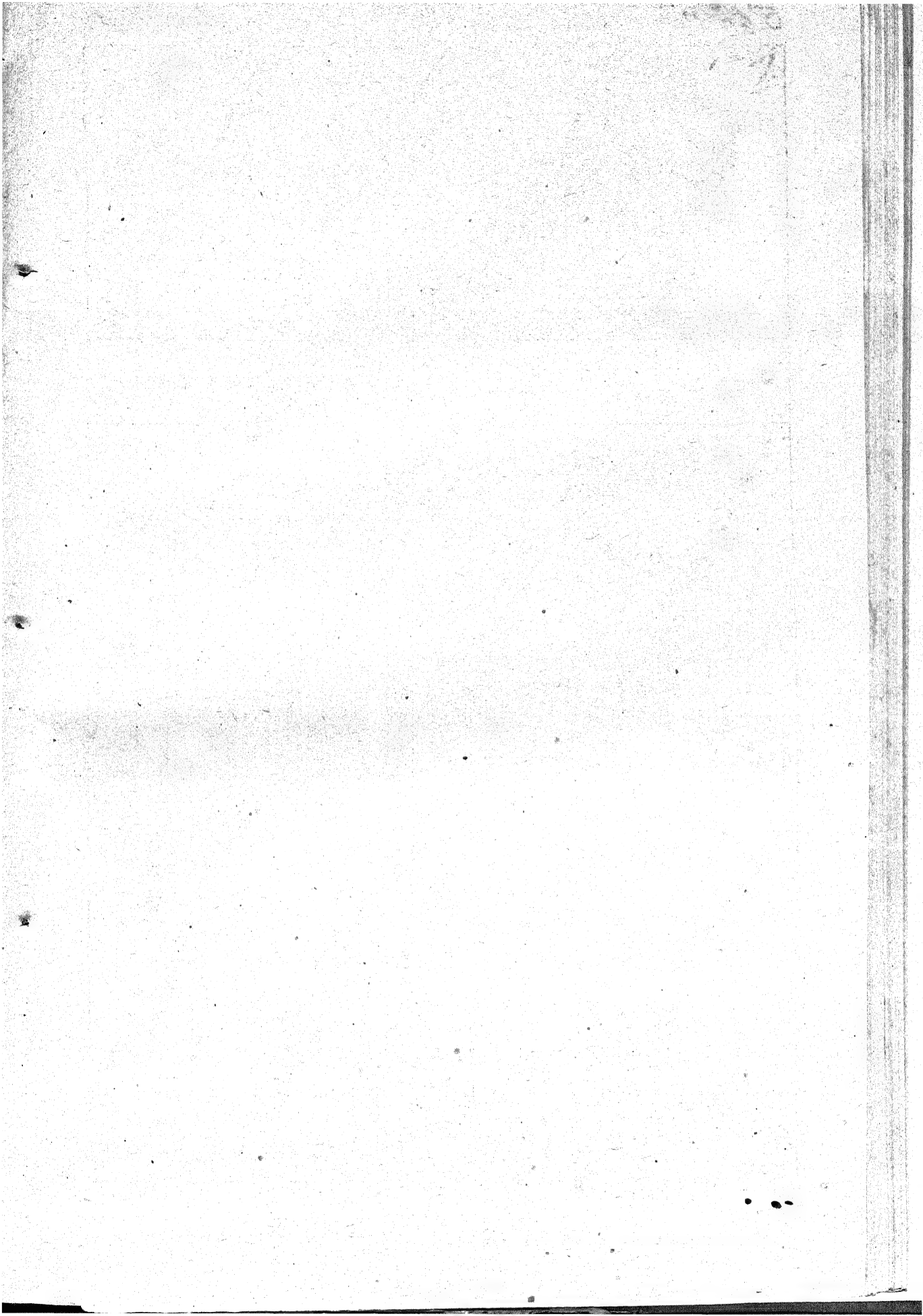
۱۱۳۵ یہ کلمے گزشتہ روزی وہ حال نظر ناک پر فرستادہ جہان پارس میں گزشتہ روزی ۱۱۳۵ کیونکہ منصفہ نہ شکوہ جو درجہ کیا طوائف کا طمع نے طیارہ کیا ۱۱۳۵ لکھنؤ کنار شہر میں دیا چوم کے کلمے دامن تارو حال کے فاطمہ کا چاند لچلا ۱۱۳۵ دقت ناز صبح سے تا عصر کیا کیا لاشعون کو لائے تھے شکر خدا کیا	۱۱۳۶ میں جاب رد مضمین چشم شہ گئی نوندی یہ دیکھنے کو مضمین میں رہ گئی ۱۱۳۶ باہر کے محل میں شہ مشرقین آئے پہو چکا کے لاشہ علی اکبر حسین آئے	۱۱۳۷ سید الشہداء علی اکبر علی امین کچھ سوچتا ہوں میں اس کی تائید ۱۱۳۷ اصغر کو اڑا دیا صدای ناگمان سچ کہا کہ شہر میں طیارہ وہ ناوان ۱۱۳۷ سید الشہداء علی اکبر علی امین کچھ سوچتا ہوں میں اس کی تائید
۱۱۳۸ حضرت کو دیکھتے ہی طغیان فوج نہجین نکلے تھے تیرے تیرے تیرے ۱۱۳۸ گزر رہا جان کو گردن تیرے تیرے جلائی مان کیا بدیہی جہان تیرے	۱۱۳۹ لاؤ بہرٹ بڑا ہی تامل جواب کیا پیدا کیا ہی جسے اسی نے طلب کیا ۱۱۳۹ ہم کو کہ ہم ریاض جہان سے گزر چکے اب بی کے کیا کرن علی اکبر بھی مر چکے	۱۱۴۰ جلائی مان کہ ساتھ تھا اسد جان چلے کتنے لو جاؤ یوسف کنعان کمان چلے ۱۱۴۰ دورین یہ تھے باؤں کے فطرت شہ کیا مٹھا آنسو دن سے دھو کے فطرت شہ کیا
۱۱۴۱ معدوم شمس سے چو تک پہنچا پیکان گلے کو توڑ کر لائے شہ کیا ۱۱۴۱ مٹھی اس طرف سے کے سوزی دم کا ہوا مٹھی میں اس طرف سے تھا ادھر کف تھا	۱۱۴۲ مالک کے پاس عزت شہرت سے جائینگے در بار حق میں بلع شہادت سے جائینگے ۱۱۴۲ اگلا ہو تو پاسے بلورین مٹ گئے سینے سے باپ کے علی محمد غریب گئے	۱۱۴۳ چل سکتے تھے نہ شاہ فہادت پیراں سے منہ دیکھتے تھے لاشہ اکبر کا پاس سے

<p>۱۱۱۱          اے ایک غمگین تھی خاک پر سرسبز          سرسبز تھی خاک پر سرسبز          سرسبز تھی خاک پر سرسبز          سرسبز تھی خاک پر سرسبز</p>	<p>۱۱۱۲          بولیں تو بولیں غم سے کیونکہ حال تو          بولیں تو بولیں غم سے کیونکہ حال تو          بولیں تو بولیں غم سے کیونکہ حال تو          بولیں تو بولیں غم سے کیونکہ حال تو</p>	<p>۱۱۱۳          ہوتے کہ غم کی ہر پہلی اور          ہوتے کہ غم کی ہر پہلی اور          ہوتے کہ غم کی ہر پہلی اور          ہوتے کہ غم کی ہر پہلی اور</p>
<p>۱۱۱۴          تیرا وہ مضطرب ہو وہ اسدم مول ہو          تیرا وہ مضطرب ہو وہ اسدم مول ہو          تیرا وہ مضطرب ہو وہ اسدم مول ہو          تیرا وہ مضطرب ہو وہ اسدم مول ہو</p>	<p>۱۱۱۵          اصغر کے غم سے چاک ل فاطمہ ہو          اصغر کے غم سے چاک ل فاطمہ ہو          اصغر کے غم سے چاک ل فاطمہ ہو          اصغر کے غم سے چاک ل فاطمہ ہو</p>	<p>۱۱۱۶          میں نے فراق البرہہ غم میں کیا کیا          میں نے فراق البرہہ غم میں کیا کیا          میں نے فراق البرہہ غم میں کیا کیا          میں نے فراق البرہہ غم میں کیا کیا</p>
<p>۱۱۱۷          اصغر کے غم میں درد گسری ہو گیا ہو          اصغر کے غم میں درد گسری ہو گیا ہو          اصغر کے غم میں درد گسری ہو گیا ہو          اصغر کے غم میں درد گسری ہو گیا ہو</p>	<p>۱۱۱۸          آئی نہ اس غم کی شکل قائم ہو          آئی نہ اس غم کی شکل قائم ہو          آئی نہ اس غم کی شکل قائم ہو          آئی نہ اس غم کی شکل قائم ہو</p>	<p>۱۱۱۹          تو کہنے لگی ہو غم کی شکل قائم ہو          تو کہنے لگی ہو غم کی شکل قائم ہو          تو کہنے لگی ہو غم کی شکل قائم ہو          تو کہنے لگی ہو غم کی شکل قائم ہو</p>
<p>۱۱۲۰          کیا دیکھتے ہو باپ کو حسرت سے پیار سے          کیا دیکھتے ہو باپ کو حسرت سے پیار سے          کیا دیکھتے ہو باپ کو حسرت سے پیار سے          کیا دیکھتے ہو باپ کو حسرت سے پیار سے</p>	<p>۱۱۲۱          اصغر تڑپ گیا تو نہ رو یا سنبھال کے          اصغر تڑپ گیا تو نہ رو یا سنبھال کے          اصغر تڑپ گیا تو نہ رو یا سنبھال کے          اصغر تڑپ گیا تو نہ رو یا سنبھال کے</p>	<p>۱۱۲۲          گھر دے اٹھیں بشت میں لو کہ درگاہی          گھر دے اٹھیں بشت میں لو کہ درگاہی          گھر دے اٹھیں بشت میں لو کہ درگاہی          گھر دے اٹھیں بشت میں لو کہ درگاہی</p>
<p>۱۱۲۳          آئی صدائے شہر خفا کی حسین واہ          آئی صدائے شہر خفا کی حسین واہ          آئی صدائے شہر خفا کی حسین واہ          آئی صدائے شہر خفا کی حسین واہ</p>	<p>۱۱۲۴          غم کر دیا حسین دوزخ جہان کا          غم کر دیا حسین دوزخ جہان کا          غم کر دیا حسین دوزخ جہان کا          غم کر دیا حسین دوزخ جہان کا</p>	<p>۱۱۲۵          ہاں اسے خاک میں چھوڑتے قلمبہ نظیر          ہاں اسے خاک میں چھوڑتے قلمبہ نظیر          ہاں اسے خاک میں چھوڑتے قلمبہ نظیر          ہاں اسے خاک میں چھوڑتے قلمبہ نظیر</p>
<p>۱۱۲۶          ہو محو یاد حق میں خیال پسین          ہو محو یاد حق میں خیال پسین          ہو محو یاد حق میں خیال پسین          ہو محو یاد حق میں خیال پسین</p>	<p>۱۱۲۷          ہوں ذات بے نیاز خداے جلیل کی          ہوں ذات بے نیاز خداے جلیل کی          ہوں ذات بے نیاز خداے جلیل کی          ہوں ذات بے نیاز خداے جلیل کی</p>	<p>۱۱۲۸          ہنسار پر فلق سے عرق آکے رہ گیا          ہنسار پر فلق سے عرق آکے رہ گیا          ہنسار پر فلق سے عرق آکے رہ گیا          ہنسار پر فلق سے عرق آکے رہ گیا</p>

[illegible]



<p>۴۲۵ گیا کہ شہداء مجاہدین</p>	<p>سب نبین ہوں سے یہ فرائے</p>	<p>بے اختیار ہاتھوں کو پھیلے</p>	<p>پوچھیں زمین ملکیت بھی مجاہدین</p>
<p>روئے وہ لکے ہائے پردہ دم اکٹ گیا</p>		<p>کاپنی زمین دفتر عالم اکٹ گیا</p>	
<p>۴۲۶ تیب ملکین اور شہداء کا سر آدھ</p>	<p>پہر آدھ</p>	<p>زخم آدھ زمین لاش کے خیر البشہ آدھ</p>	<p>تیب ملکین وقت عصر قیامت آدھ</p>
<p>دھلتی تھی دوپہر کہ قضا کر گئے حسین</p>		<p>خورشید کو زوال ہوا مر گئے حسین</p>	
<p>۴۲۷ بے شک ہوئے شاہ و حق پرست</p>	<p>پایا اور مرید نے ترے خوب بند پرست</p>	<p>مقا کہ جو یہ فعل خداے بلند پرست</p>	<p>خوب کا اختیار باطنیت ہو کہ پرست</p>
<p>اللہ کیا فصیح بیان کیا زبان ہر</p>		<p>گویا ہوش خاک فقط اسکی شان ہر</p>	



[illegible]



۱۰ شیرین چو تیرین زارین کتنے ہیں کبیرا دق ہو کبیرا غلام صبح جهان ہو صبح قدر اسکی شام نثار مہون جبین آپ کو دلا دھرم	۱۱ سویان سے نثار اس عجاظ غلام غما سب با قہ زمین جو دم نثار غلام جن لہجہ زردن کا آپ کو زمین پر مقام پوس گئے ہیں صبح کو اس سبب کی ملام	۱۲ یاد آئی عرض حال میں یہ کس کی یاد آقا نے اللہ ہند پر اشتیاق میں عالم کوئی چار و بر حسین میں با خاندانے خواب میں نکلیا بیجا
۱۳ آقا یاد آند کہین سلائے کس کی یاد مردان مچو کس کس در عین عجاظ آگے فرج کے ہوئی لاش بیکار آقا یہ اپنے خوب یہ فدوی مودتدار	۱۴ آقا بلایے تیرے دی سے ہون بوجھال کھاؤں ہو اسے صحن تقدیر ہون کمال اچھا ہو کر تو آپ کو زمین پر مقام ہو سامنے فرج کے فون پر مقام	۱۵ راہ میں جمع تار و تینوں کی دھڑکی گرد فرج سید والا ہجوم ہو
۱۶ گر دھری طائر جان گر اڑ کر یا حشر طوف جان سے ذری کیا کر سب زردن کو دیکھتے تھے غور حسین سب زردن کو دیکھتے تھے غور حسین	۱۷ ایسا حشر تک نظارہ جنت کیا کروں اقلعین مٹی رہیں میں زیارت کیا کروں	۱۸ تھے جلوہ گر فرج میں اس طور حسین سب زردن کو دیکھتے تھے غور حسین
۱۹ جانی ہو تم جان علی جان شہزاد گھر نہ چھوڑو گے پھر تپا کسان دلنیکے نالین مجھے اعمال بیکان آؤ گا کیسے جو اہل سقر بان	۲۰ ایسا رند کا کہ تین تین ناگوار دشت سلسلے ہند میں یوں لگاؤں زندہ میں جیل سے ہو قیدی او بیکار آقا ذوق شوق زیارت ہو بار بار	۲۱ مٹی ہند یوں کی سمت ہو اللہ کا جلیے تھے شوق ہند یوں سے طوفان صبر مٹی ہند یوں کی سمت ہو اللہ کا جلیے تھے شوق ہند یوں سے طوفان صبر
۲۲ کھاتما عشق فاطمہ کے نور عین کا کیونکر ہو گا ہونین شام عین کا حسن رواق و رواق تربیع کھائیے روٹھے کی اپنے شوکت و شمت کھائیے	۲۳ بھر میرے اہل ہند کو کتنے تھے پیارے خاطر یہ مٹی کہ خود نکل آئے مزارے	۲۴ بھر میرے اہل ہند کو کتنے تھے پیارے خاطر یہ مٹی کہ خود نکل آئے مزارے



<p>۵۱۴</p> <p>بن علی نے خود غفلت خراب خالق نے سکون تیرا دل عطا کیا وہ تو اپنے دل سے کمال نہیں کیا یہ پوچھیں غفلت سے کیا کیا</p>	<p>۵۱۵</p> <p>اب جو بیان بچو غفلت سے نہیں اور غفلت سے دل زوال گر غفلت میں غفلت سے غفلت غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت</p>	<p>۵۱۶</p> <p>ارواح ایسا ہی سوال جواب بہت اور ان کا نام و حرم و رات جبکہ سہاہ ارض و سما کیست جواب چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>
<p>۵۱۷</p> <p>بابا پورا اختیار شمس میں نے بے شبہہ تجھ سے نہیں چھینا پورا اختیار شمس میں نے بے شبہہ تجھ سے نہیں چھینا</p>	<p>۵۱۸</p> <p>کچھ سایہ فغانہ زہرا کے ماہ پر تھا چہر آفتاب سر بادشاہ پر کچھ سایہ فغانہ زہرا کے ماہ پر تھا چہر آفتاب سر بادشاہ پر</p>	<p>۵۱۹</p> <p>اس کے بہت بد کوشت دل طول کی شعبہ میر نے مدد کسی کی قبول کی اس کے بہت بد کوشت دل طول کی شعبہ میر نے مدد کسی کی قبول کی</p>
<p>۵۲۰</p> <p>ظفر چاکن کو کہہ کے سر و فک گو یا چاکن کو کہہ کے سر و فک ظفر چاکن کو کہہ کے سر و فک گو یا چاکن کو کہہ کے سر و فک</p>	<p>۵۲۱</p> <p>پاکستان میں بنیاد سے پاکستان میں بنیاد سے پاکستان میں بنیاد سے پاکستان میں بنیاد سے</p>	<p>۵۲۲</p> <p>تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا</p>
<p>۵۲۳</p> <p>چوے حسین کے قدم پا کر لگیا فطرت میں غشی سے افسانہ لگیا چوے حسین کے قدم پا کر لگیا فطرت میں غشی سے افسانہ لگیا</p>	<p>۵۲۴</p> <p>ابا سبیل پر نہیں قبضہ یہ کیا ہوا محتاج آب ہو شہ والا یہ کیا ہوا ابا سبیل پر نہیں قبضہ یہ کیا ہوا محتاج آب ہو شہ والا یہ کیا ہوا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>ظاہر ہوا کہ دست اجسام پاک سے سوئے تھا کہ اس کے اسی فرشتہ پاک سے ظاہر ہوا کہ دست اجسام پاک سے سوئے تھا کہ اس کے اسی فرشتہ پاک سے</p>
<p>۵۲۶</p> <p>تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا</p>	<p>۵۲۸</p> <p>تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا</p>
<p>۵۲۹</p> <p>تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا</p>	<p>۵۳۰</p> <p>تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا</p>	<p>۵۳۱</p> <p>تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا تجربہ کرنے سے کیا کیا کیا</p>



<p>۵۳۷</p> <p>شہنشاہ کربلا کی زمین کو اجلیج تھے اور اچھن محبت کیا اور آج آئیں کھڑے دم و فکروں بارون اصحاب کربلا کیسے پوچھا تو بولے</p>	<p>۵۳۸</p> <p>جس لاکھ لاکھ شہنشاہ کی زمین مہر و خراج کی شش سو زمین کو جو خراج لینے نہیں پید کیا نہیں نہی ایک زمینیت جو ہر زمین پانچین</p>	<p>۵۳۹</p> <p>شہنشاہ کربلا کی زمین کو اجلیج تھے اور اچھن محبت کیا اور آج آئیں کھڑے دم و فکروں بارون اصحاب کربلا کیسے پوچھا تو بولے</p>
<p>اب گلشن بہشت میں راحت کا طوری یہ ظلم و دہی چار طوری آج اور دہی</p>	<p>اس وقت سب طرح کا زمین اختیار ہی کافی مدد کے واسطے پروردگار ہی</p>	<p>زمرہ تھے جس میں یہ پیر جگہ ماجرا ارباب عقائد میں اب کا ماجرا</p>
<p>۵۴۰</p> <p>اوج کے سود پوری ہو لیا زمین ہوا بیکھینے دھوپ میں کی اجڑے خدا لاؤ دست کیسے کیسے کہتے یہ بابا فصلت نہیں کو جو جو تھا خدا کا</p>	<p>۵۴۱</p> <p>دیکھو تو ایسا لاکھ خاص کردگار تقریب کی طرح سے شکر کی نثار اس کے مراتب و اعجاز اختیار کو جو طرف بجا ہر شہنشاہ و افکار</p>	<p>۵۴۲</p> <p>لکھنا ہوں تازہ جو شہنشاہ زمین پیر کی جو سمجھو ابرار میں عیان میں کو جو سے کوئی گر جو عقائد ان پیش کی کی ایک شش عالم و جوان</p>
<p>دنیا کی آفتوں میں یہ آفت نصیب ہو اصحاب کربلا میرا فسانہ عجیب ہو</p>	<p>دیکھو جو زمین میں تو سوے مرگ پھر پڑے موت و اکامام نے وہ مرگے گر پڑے</p>	<p>خوش عقاد و ماہ رخ و ہوشمند بھی زمرہ سے اس کے رخ میں بھی دو چند بھی</p>
<p>۵۴۳</p> <p>رضعت کیا انھیں کے لطفات کچھ نعم جو ایک مقرب محبوب و ذرا کے لئے وہ سب کچھ جو حضور شہنشاہ گروا بنے زمین میں تاب و نور</p>	<p>۵۴۴</p> <p>پسے شوق سے شہنشاہ و ذرا کیوں کو لاکھ میں قدرت ہو کھنڈ حق کی زبان میں ہی ہم کیسے وہ زمین بیاں نہ کے کوئی نظر</p>	<p>۵۴۵</p> <p>پسے زمین اگر خدائے باری ہے پسے طریق آفرین اسلام کے خلاف ظاہر میں زمین کیسے زمین باطن میں قلعہ بافض جہ سلطنت کی آئینہ خرافات</p>
<p>وہ زمین میں کج آپ سے بکت امام کو اب ہم ملے شہنشاہ میں اور ج شام کو</p>	<p>جاہلین جو ہم تو جن و بشر کا پست انہو دار فناء میں کوئی ہمارے سوا انہو</p>	<p>وہی ہی یوں ضلالت ظاہر کربلا جیسے ہر ترخ سرحد جہات زنگ میں</p>

شکر و تہنیت

<p>۵۵۱ ظاہر میں تھی نہ مہر نہ شاد کربلا نہا نہ سب قلب یکو عشق شہباز تھی دل اس کا الفت دلہیز و رقصا کسی کو اس کو چور و شیرین تو جو بجا</p>	<p>۵۵۲ میں نے تجھ کو ان سے بھیجے پیار میں دل کو جس طرح خوش آیا کلام میں میں نے فیما مانت اس کی نظر تھی شمع میں نہا بجا ہر گز سے بھی سوئے جام میں</p>	<p>۵۵۳ مشتوں کی تلاش میں بدین چلا جواں کیجے ایک لعین کو عین چلا میں نے صلح انہیزان راہ نقیب چلا ازید کے گل کھلا گلستان چلا</p>
<p>سوئے سے نہا نہ کام نہ جانڈی سے دق تھا دل میں مگر گیتی زلف نہ کاشوق تھا</p>	<p>میں نے نظر جو خیز زگر کو نام تھا کھانا تو زہر تھا اسے سونا حرام تھا</p>	<p>دو خود سون کو اہل وفا کی تلاش تھی جو دھرم کو صدق و وفا کی تلاش تھی</p>
<p>۵۵۴ میں نے میں نے خانہ ایک کا حلق پایا جو نوم میں سے کسی شخص کا حلق شادی سے کسی باپ کے لیے کیا حلق نیو کی گھر کی دھڑل میں انجام دیا حلق</p>	<p>۵۵۵ یہ وقت تھا کہ نہ نور و نہ زلف نہ جانے عصمت کے بل میں کین تھیں خزانے زلف کا طوق اگر دین غرض میں جانے میں نے دل سے لگایا کو خدا آبرو جانے</p>	<p>۵۵۶ بیشمار کیجاں میں شہر میان راہ پوشیدہ تھیں جہان و جہان و جہان راہ بہشت کے دروازے تھے کسی نگاہ شہر کے دروازے تھے کسی نگاہ</p>
<p>یوں چند روز و طالع و طعن ایک ہا رہے جیسے ہم خرم نہ ہیں سیم و طالع رہے</p>	<p>پوچھا نہ تھا کسی نے مگر آپ سے کہا ناچار ہو کے حال یہ مان باپ سے کہا</p>	<p>سب جسم شکل فقرہ مہر و ہو گیا صدے سے رنگ مثل طالع و ہو گیا</p>
<p>۵۵۷ میں نے میں نے مکان سے شہر کا ایک گھر دیں دیا ہے ایک گھر میں مذہب کا گھر آئی دیا ہے کسی بی بی کی نظر ماتن ہو چکی وہ سب چاہی وہ بد گھر</p>	<p>۵۵۸ میں نے میں نے تانا تو ہو طواف و طواف داؤد کو مکان سے بلایا بی بی تاب آیا جہان سے گھر سے مقبول بی بی تاب چو کی کوئے ساتھ راہ کی بی بی تاب</p>	<p>۵۵۹ میں نے میں نے خط نشان کی بیان صحیح کیا کوئی تھا کہ وہ سولے خط کے کیا شہر سے خط باریک بین دین دھندل چو چو چو چو چو چو چو چو چو چو</p>
<p>شعیر چکل حسن کا بر داند ہو گیا سودا سے خوش عشق سے دیوانہ ہو گیا</p>	<p>شہر کے ساتھ وہ تودا بہ اوھر ہوئی اس عاشق یزدید سیر کو خبر ہوئی</p>	<p>مظاہر خوف بدعت ہوا دست چھپا جنگل میں حبیبیت حبیب سے چھپا</p>

<p>۵۵۵</p> <p>اسلمت فرزند کردہ دوجان گو یا ہوست بنادر شوهر گیر کسان لیجے کہ نہیں کیوں مہربان درون کی صلہ سے باقی خود مضامین</p>	<p>۵۵۶</p> <p>پہلے وہ دونوں دشمن نہایت رسول دین گراں سے بنے بین شکلیے بول نام انکا جو حسین ہوں بل ببول گوئی قبول کی ضمانت کہا قبول</p>	<p>۵۵۷</p> <p>میں نے اسے پس جو ہو یک علی راگ کے کفر عن کی صورت انکلی ماند رنگ مذہب کا قریب کیا فضل خدا بولوں خط خیر کیا</p>
<p>شوہر کا اپنے کیوں نہیں رہی پناہیں ہم یکہ نہ قتل کریں گے بہت آہیں</p>	<p>شک نہ کچھ وہ دونوں جہان کے امل ضامن دیا حسین علیہ السلام کو</p>	<p>گو تھا لو میں غرق گردوں کو چین تھا گو یا حق وعدن عشق حسین تھا</p>
<p>۵۵۸</p> <p>کما بین دو سپاہی نہ شہید نہیں تھی ہرگز کو انصاف تو کچھ اور شہر کی بھی بہار خاندان اور شہر کی فضلی کردگار</p>	<p>۵۵۹</p> <p>جہاں کی ضمانت سلطان کی شوہر کو اپنے دفتر گزرنے دی صدا جلد حسین سے ضمانت تیرا چلا میں نے بن اب جو دیکھا غصہ ہوا</p>	<p>۵۶۰</p> <p>عاشق ہوئی جو سر اسلمت سے لال راگ کے کچھ بھی اندر کچھ کشتال شہر میں شہید مسعود و داغ جال خانی علی کی ضمانت کا جواب</p>
<p>عمر حسین اور کو وہ مانتی نہ بھی مقابل میں عشق نام اگر جاتی نہ بھی</p>	<p>اگے بر معاہدہ خلق سے جانے کے واسطے جلدی چلے حسین جانے کے واسطے</p>	<p>سو بہشت اور نہ سو بہ سفر گئی تن سے نکل کے روح اسی جا بھر گئی</p>
<p>۵۶۱</p> <p>اس سے پہلے وہ سپاہی نہ تھا کما بین دو سپاہی کا کاس اچھا یہ جیکے فرزند تیرے ہیں جابجا میں اور جیکو دے تیرے ہیں نہ جابجا</p>	<p>۵۶۲</p> <p>دو سپاہی میں نہ یک مسکین نزدیک سے نہ دور سے شوقی نام کیا نہاں سے جان نہ چھوڑا یک دل سے دور عشق میں خوف خدا کیا</p>	<p>۵۶۳</p> <p>اسم کیاں دفتر گزرنے کا خواہش قالی کے کچھ کچھ خدا و بی جاہش ساقی نے اسکو کچھ اپنے دونوں بلبل جانی جیکے سے اسکو سب کو بلبل</p>
<p>بلکہ مین نشان نہ دو گئی کھی تھے ضامن جو ہے اٹھیں تو بنادوں ابھی تھے</p>	<p>وہ تھا نہ کچھ ضمانت شاہ شہب کا سہرے قصور کاٹ لیا اس سب کا</p>	<p>آفت میں ہوں شہ ملک جن دو مانی میرے حسین مالک ضامن نہ مانی</p>

۵۵۷



۱۵  
 بایں شاہدین کی مدد سے لگائی  
 کہ غلامی کے سوا فائدہ نہ تھی  
 جو کچھ کچھ میں نے اپنی غمخیزی

کرتے تھے منع دونوں ہی شور و شین کو  
 وہ دہم بکار ہی تھی حسینؑ کو

۱۶  
 چینی چینی گشتِ غم و سس کی ہیم  
 میدانِ طرقت سے غلامی انہم  
 بنی غم و سس کی غلامی انہم

خم سوئے سوا علیؑ پر گاہ تھے  
 وہ خشکانِ خاک کے تار نگاہ تھے

۱۷  
 کہے بایں شش کی سوزی کا کیا  
 گناہ کیا کہے سائے کی سبکداری  
 کہے کو دین جان شش کی سبکداری

ہو کے بلر غازہ روئے ہوا ہوا  
 بالائے رخ بہر مسخا دوا ہوا

۱۸  
 کیا سوا صورتِ غم و سس کی ہیم  
 صہرین بار شاہ و عالم عیان ہوا  
 غم و سس کی ہیم و غم عیان ہوا

شہر کے شمس پر یہ چہرہ کی فو میں غما  
 عجاڑ مثل شوکت و شہر جاو میں غما

۱۹  
 شش کی ہیم و غم و سس کی ہیم  
 غم و سس کی ہیم و غم و سس کی ہیم  
 غم و سس کی ہیم و غم و سس کی ہیم

مرے حسینؑ پر غم و سس کی ہیم  
 غم و سس کی ہیم پر غم و سس کی ہیم

۲۰  
 کہے بایں شش کی سوزی کا کیا  
 گناہ کیا کہے سائے کی سبکداری  
 کہے کو دین جان شش کی سبکداری

شاہدین میں غم و سس کی ہیم  
 عینی غم و سس کی ہیم پر غم و سس کی ہیم

۲۱  
 کہے بایں شش کی سوزی کا کیا  
 گناہ کیا کہے سائے کی سبکداری  
 کہے کو دین جان شش کی سبکداری

کہے بایں شش کی سوزی کا کیا  
 گناہ کیا کہے سائے کی سبکداری

۲۲  
 کہے بایں شش کی سوزی کا کیا  
 گناہ کیا کہے سائے کی سبکداری  
 کہے کو دین جان شش کی سبکداری

کہے بایں شش کی سوزی کا کیا  
 گناہ کیا کہے سائے کی سبکداری

۲۳  
 کہے بایں شش کی سوزی کا کیا  
 گناہ کیا کہے سائے کی سبکداری  
 کہے کو دین جان شش کی سبکداری

کہے بایں شش کی سوزی کا کیا  
 گناہ کیا کہے سائے کی سبکداری



۱۷۷  
نئی دوزخ میں کھینچے اور ان  
کھنکی نون سے جان بھی ہزاروں  
نئی آتش میں آوند سے کپڑے اور  
نہر صفت ہوئی دیگر کو سے جان

۱۷۸  
یہاں اگر کہے کوئی اُس دم بہ حال  
جس دم چلا جائے سنہنشاہ کربلا  
موت سے شہر چلا جائے کربلا  
خدا و دیون بن کر ازبہ قدرت خدا

۱۷۹  
وہ دونوں نے نہایت جوان ہو گئے تھے  
فانی تھے شہادت ابان سے کیا نام  
دونوں کے ساتھ وہ مسلمان تھے تمام

۱۸۰  
لکے درخت میں تو پیام اہل ملا  
شمسہ مرضی انکی عداوت کا پھل ملا

۱۸۱  
چلتے تھے نہ پہر ادب سے لکے ہوئے  
علیسی فلک سے دیکھ رہے تھے جھکے ہوئے

۱۸۲  
سب کی خدا کے سامنے تو قبر ہو گئی  
اکسیر لگاؤ الفت شبیر ہو گئی

۱۸۳  
کے طرف سے تھے حکم شہزادان  
شہر کی توجہ لاش تیری جو کھان  
جس طرح لاش لکھتے تھے پیکر کو بیان  
جس طرح پیکر لکھتے تھے شاد و جان

۱۸۴  
دونوں درختان سے طلب ہو گیا شاہ  
اٹھانے پر کہ حکم سے ہی زندہ آئے  
خدا کے خوف سے کہتے ہیں دادا  
کر زمین سے کہ جبار اٹھا دیکھنا

۱۸۵  
لکے پہل سے دیوان آگے یہ جب  
دیکھا عیان ہو جو شاہ و شاہ لب  
لکے میں ایک نعل میں دو میلاد  
چلتے تھے تین بیچ شہزاد عرب

۱۸۶  
بہر گئے زندگی شہر والاس کے ہاتھ تھی  
تھا اختیار مرضی معبود ساتھ تھی

۱۸۷  
ارتبہ ہوا سچ سے پایا حسین نے  
مردے کو بھر مرگ جلا یا حسین نے

۱۸۸  
اکھ پر ہوا کچھ اور ہی سامان ہو گئے  
اکھ بزد و نون دل سے مسلمان ہو گئے

۱۸۹  
گردن سے شہر کو دلا پیکر  
مرد کو شہر میں خدا کا لاش  
جسٹیل العالیات میں شہر ختم  
خاتم حیات شہر ختم کا

۱۹۰  
دیکھا یہ حال تو زگر کہنے بھی  
آقا کے پاؤں پر وہ سرست گری  
کی عقل سے تین تو فیروزی  
تقدیر میری آج بہان خوب جا رہی

۱۹۱  
زندہ کیا بیان تے تے لکے  
پادشہ حسین میں اب جاک جو کبر  
کیا تھے شہر شاہ شہر  
نہ سے بلانہ ذوق شہر شاہ و جہر

۱۹۲  
چادر اڑنے کے لاش کو حکم بقاد یا  
پردار ہا خدا کی طرف سے جلا دیا

۱۹۳  
ہوے ہماری وجہ سے ہر دل کو حسین ہی  
ضامن ہیں تیرے نام ہمارا حسین ہی

۱۹۴  
کس بیان ہوں میں و مل حسین  
سیرت بیان میں و مل حسین



<p>۴۹۱ جنگ جمل کے حسینؑ کے لیے چلا تا وہ شہر کے سر پہنچتا رہا نزدیک ایک لنگ کے آباد فرشتہ نزدیک وہ رہا بس سلطان ہجو</p>	<p>۴۹۲ کہو کہوں ہر اسمو کمان کمان اعجاز فریق شہر صفت حسن عیان نہیں کہہ سکتا سر سلطان ابن جان زندہ بن کی فتن سے شرافت نمان</p>	<p>۴۹۳ اے پناہات زر گر بیان حسینؑ عنا من فے جلا کے پیچیدہ حسینؑ افسوں کو کمان بوجا بن حسینؑ میکو بلا بن حسینؑ سے جان حسینؑ</p>
<p>ماں دے صبح لو میں بھیس رہا ہوا تا وہ بر سنگ پر سر اقدس دھرا رہا</p>	<p>منہو ہر کمر جی سے سکی نہ گذر گئی آغوش ابن یسے ہے اُس سر کو مر گئی</p>	<p>فریاد با مال امام ام ہوے مرنے کے بعد لاشہ شہر پر تم ہوے</p>
<p>۴۹۴ درداٹھ کے زب سنات خجلیا جلدی سنا نہ فریق شہر کر جلیا ہو جاتے تپو تم نے نکلیا میں جو سے کھف کا سودہ بوجلیا</p>	<p>۴۹۵ اے بیان جلا کے اسکو امام یک نکلی اس رخ رفت سے دشمن شہر یک اوشقان شاہ سرمن ہزار افک ایں کم غم کے گریبان ہو جاکلی</p>	<p>۴۹۶ کھا اور بن جلا بن حسینؑ ابن فدا آپو روز قتل شمشاد بن فدا نام اس را بن شہر بن کا فدا بن فدا کو بھیج کر شہر بن فدا بن فدا</p>
<p>کی ناریوں نے قدر نہ اصلا ہزار حریف رکھا تو زمین سر ہر مولا ہزار حریف</p>	<p>درداٹھ جفا تہ چرخ کمن ہوئی وزیرت حسینؑ اسیر دس ہوئی</p>	<p>شہر سے جدا وہ بد اطوار ہو گیا جاکے شہر یک لشکر کفار ہو گیا</p>
<p>۴۹۷ کسی کی سی صیبت نہیں کسی کی سی صیبت نہیں کسی کی سی صیبت نہیں کسی کی سی صیبت نہیں</p>	<p>۴۹۸ کہا دین یہ عابد کیلین کہا دین یہ عابد کیلین کہا دین یہ عابد کیلین کہا دین یہ عابد کیلین</p>	<p>۴۹۹ جس وقت کٹ چکا سر شہر شہر ناشام کٹ گئے سر شہر شہر اُس شب کٹ گئے سر شہر شہر نہیں بن ابن سعد کے سر شہر شہر</p>
<p>سجاد سے بھی صبر کی تقریر راہ میں باتیں کہے گا سر شہر شہر راہ میں</p>	<p>اے کچھ بھی ہم اسیر قصب گمے یہ حال تھا جب ایک گرا سب کے گمے</p>	<p>سب میدان جلا ہوئے خیمہ میں فیدہ میں سیدانیاں جلا ہوئے خیمہ میں فیدہ میں</p>

<p>منزلہ جب نصف شب گذشتی بنیانِ خمر سوسے سیاه شرکے سپاہی اودھر اودھر خداوند گدازد و از او دوری اندر اٹھادہ ساربان سب گھاگھا کر دیکر</p>	<p>منزلہ مگر کج طرح جو زبردست الم دین زینت و جامین اٹھ کے بطور حزن کین تلاو ایک گنگائی مٹی ہوئی کسین آزاد رفت کیلئے کتنی کتنی زمین</p>	<p>منزلہ اتنی غمی فاطمہ کی صدا کہ کیا کروں کناویں بھلن کا گھاگھا کہ کیا کروں گرچہ جب کے لاش سب کیا آہ کیا کروں پایہ میں نہ جیسے آہ فاطمہ کیا کروں</p>
<p>اس تیرگی میں بہر جفا عجب گلی نزدیک لاش فرم رخصتا گلی</p>	<p>اظہار کس طرح ستم ساربان کروں منہور ہو جو ظلم اُسے کیا بیان کروں</p>	<p>صورت کچھ اور ہو گئی اعضا جدا ہوئے میرے حسین آہ ترے ہاتھ کیا ہوئے</p>
<p>منزلہ کون کا قلم بے چون و شاو خوش صفات پاک بستی پس جو باہر خدا کی ذات وہ لاشہ حسین نہ زینت بلال کی ذات نیور فغان مردم آبی لب فرات</p>	<p>منزلہ مولا کے اٹھ کاٹ رہا تھا وہ سیریاں ہر محنت زدنی ہوئی صحر میں تا گمان لاشوں میں جھپٹا سبب بے تابان محو جان شہیدین قربت کے غم نشان</p>	<p>منزلہ کتنی تھین پسیول نہ علم و عجب کیا نہ ہو جسدین کا اٹھ گیا لباس پوشش پر خطیر یا نہ خطیر سبب داس کون نہیں تو بر جھاکے جو پیشہ لباس</p>
<p>دل لگے سموم جو وقت جفا پسلی آئی لہو سے عطری بوجب ہوا جلی</p>	<p>زمہر اٹھ طوطا کی سواری عیان ہوئی رہیں سیاہ ایک عماری عیان ہوئی</p>	<p>جنگل میں خاک پر ہو میان ناؤ حسین تہا مکان میں کبھی سو یا نہ حسین</p>
<p>منزلہ کین بان ستاروں کی بان بادل جلال کو حق تک کا رہا نہیں بادل تھا جی جو آہ کہ نہ شہر کہاں جا کر کہ لستے وہ سنگا رہا نہیں</p>	<p>منزلہ اٹھنے غم دل کو تھمتے غم دل سے مور فغان سیاہ عاری میں تھین بول آئین میں شہید نے جان مری تھین بول تھا شہر گداز لاشہ سلطان لعل</p>	<p>منزلہ چکا چڑی فاطمہ کا لال نہ کیجے جھکے حسین کا حق پادشاں کیجے رہی جان پہلو و کجا و دھال نہ کیجے کشتے میں باغ و عدت جہاں کیجے</p>
<p>کی خوب حفظ شہ کے تن پاش پاش نے اعجاز سے اٹھ کے دھرا ہاتھ لاش نے</p>	<p>صحر کے خوش و طبع فریاد واہ میں عبرت کی چھاری غمی گھاگھا گھاہ میں</p>	<p>مرنے کے بعد رنج دیا ہو شیر نے بابا عجیب ظلم کیا ہو شیر نے</p>

<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>	<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>	<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>
<p>گل کر دیا جگر غریبی اہل شام نے بیس ہزار ہونے والی کے سامنے</p>	<p>آرام کی وجہ سے دل کو بڑے رہے اکثر یہ ہاتھ میرے گلے میں پڑے رہے</p>	<p>گرجان میں عنایت خالق سے آگے مردے کو جان دیکھتے عزت بچا گئے</p>
<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>	<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>	<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>
<p>روایتی میں یہ کھاتے تھے یہ اگر کہیں افسوس آن جن پر کہیں اور سر کہیں</p>	<p>یہ عاصیوں کے چین کا سامان ہو تو مل بچر نہ حسین کا احسان ہو تو مل</p>	<p>دم بھر تو ظالموں سے جنگا گئے چلو مقتل کی سمت سے ہیں شرے چلو</p>
<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>	<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>	<p>علاء</p> <p>علاء بن ابی طالب کا گھر میں حسین دو بابوین اپنے غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین آؤ وہ غریبوں میں حسین</p>
<p>جو عجیب ظلم کیا ہو شہر پر نے زہر ہار یہ ہاتھ کائے میں میرے شہر نے</p>	<p>مقتل میں اپنی صحت نسیم سحر چلی لیکا امام زاد یوں کو فوج مشہر چلی</p>	<p>دیکھا جو خاک پر تن شہر گر پڑین پشت شہر سے زمین دگر گر پڑین</p>



<p>۱۱۱۱          کھڑکڑکے نظر اٹھانے جو دنیا          خانہ نشین کے کھڑکڑکے کار کا بوجھ اختیار          خواہ غلام اسیر ہو کہ غلام بے غلام          دیکھا جو حق و عقدہ کشائی میں کج کار</p>	<p>۱۱۱۱          ابا ذر غلامانہ سے بچ کر آنا جو حسین          کیا پیرا پیر کے پیچھے گئے شاہ شہین          مٹی جی جی غنی حرم میں آئندہ جیسے          کیوں کر کہ بولے کہیے بنتی نے بن</p>	<p>۱۱۱۱          بن کر کھلے گیت میں سر کی لاش          بیٹی چھری سب سے پیر کی لاش          کھنچے ہیں نہ پیر کی لاش          کچا بیسے میں شہسبیر کی لاش</p>
<p>کافر کو مجھ سے رو دین بتا بیٹے          ابلہ بنے دوستوں کو حدیثہ بچا بیٹے</p>	<p>الفت دکھائی مر کے شہ حق تلاش نے          پھیلادریا لے گئے ہاتھوں کو لاش نے</p>	<p>ہر زخم کی اسیر رسن سے بلا میں لین          سر تو نہ تھا گلے کی بہن نے بلا میں لین</p>
<p>۱۱۱۱          خواہ چار غم سے نوابت اس          چمک چمک شام سے دھنکے تھکے ہیں          بیٹو اب بھروسہ ہی اور سپاس          موت کا پیر میں قتل کی کیا</p>	<p>۱۱۱۱          شہسبیر لاش نے جو بہن کو کھلا          جو لگے کو رو دین بہت بنت و رضا          الفتنے شہسبیر کے طلق بیدار نے دھج          مونی تو میری جلتے والی بہن جا</p>	<p>۱۱۱۱          بلین کلو الم زمان دوری میں          شہسبیر شہسبیر میں زمان دوری میں          تھا پیر میں نصیب جان دوری میں          شہسبیر شہسبیر میں زمان دوری میں</p>
<p>خوجہ سے خشک حق کنا کج کر گئے          بانی نہیں ہزارہین پیاس سے مر گئے</p>	<p>خوش کن جہاں ادو جو بے انتہا ہو میں          پرہیز میں رہ کر کہ تم بے ردا ہو میں</p>	<p>دیکھا یہ حال مر نہ گئی ساتھ آپ کے          کیوں بھائی جان کر گئے کھلے آپ کے</p>
<p>۱۱۱۱          تائین میں گئے بھرنے کا اشتباہ          ناچار بھائی سے یہ صدا صبر سے خدا          اتنی غنی لاش سے یہ بھائی کو کوئی خطا          کرتی نہیں کہ نہ بھائی کو کوئی خطا</p>	<p>۱۱۱۱          خلیفہ کی رو میں نہیں کج بات ایجو          جو لگے باغ و بہار سادات ایجو          جو بادشاہ کی توہین و عزت ایجو          جو آج آخری یہ ملاقات ایجو</p>	<p>۱۱۱۱          جو کوئی شہسبیر خدام حفظہ ایجو          جھٹتا جو یہ مقام خدام حفظہ ایجو          رخصت کا سلام خدام حفظہ ایجو          تائین میں نام خدام حفظہ ایجو</p>
<p>چھوڑا عجیب پاس سے بے پر کی لاش کو          اٹھیں کیا سلام بھادر کی لاش کو</p>	<p>شکر خدا کہ مر گئے سب ظلم اٹھا چکے          جیسا خیال تھا انھیں ہم بخشوا چکے</p>	<p>جلتے ہیں ملک شام بہ انجام دوری          بھائی نہیں گلے سے لگانا ضروری</p>

۴۴۵	تھا یہ بھی ایک عجیب شہزادہ نیک	ترتیب سے کہلا کر شہر کے گزرتے ہوئے	ہر دو رخ میں گل عجب از شہر کی ہو	آریا جو روزِ فرخ شہنشاہِ مہر و پیر
خود اٹھ کے قبر میں شہر بے سر چلے گئے		اعجاز سے مزار میں شہر بے لے گئے		
۴۴۶	عشق و کشتی غیب شہر میں خاص و عام	نہاں نہ کر یہ پیر و تاجیل شہرِ امام	اعجاز سے شروع ہوا عجب اندر بر عام	ہر عرض و فرستہ محبت پلوا دیا امام
شہیون میں ذکر ہوں کہ سرفراز ہو گیا		بیشہر عشق کے لیے اعجاز ہو گیا		

<p>۴۳ گلگون نعلبے صبر بیکار کون ہو جان علی اقبال غبار کون ہو کلیں صبر بیکار کون ہو نیرون بن بیکار کون ہو</p>	<p>۴۴ ہوا میں شکر دار غایت دہ کون ہو چو زانو بنے جاہ طاعت دہ کون ہو بیکارانی جسے زلف شہادت دہ کون ہو کی جسے صیدنی شہادت دہ کون ہو</p>	<p>۴۵ بن ہونو دھڑکنا کار حسین گلزار شکر کجاں آ حسین کرتی دہشت کا طعنے کار حسین قدرت کی ہو صد کار حسین</p>
<p>سوئے سے کسے صاف ہمیشہ ہو کر بلا کس شیر و فگار کا بیشہ سہے کر بلا</p>	<p>تھاشاد کون صوب میں سوئے کر بلا یہ لوگ لے ہیں کسے روئے کر بلا</p>	<p>شیر و ن بن ذکر ہو یا سدر شکر ہو جرات بیکارنی ہو بہادر خدا کے بین</p>
<p>۴۶ حق نے کیا بادل پرین کے بخشا خطاب شہر زینا وطن کے کھنکھنے میں لگ صفت شہین پرین کے صبر و خیر کے ساغر ملا باہن کے</p>	<p>۴۷ دوبابو پرین کے واسطے یہ خاک آراہی پرین کے واسطے یہ سچ پرین کے واسطے یہ بیکار پرین کے واسطے</p>	<p>۴۸ کہا تو کچھ نہ ڈرا وہ دلیر ہو کی جسے شہادت قضاہ دلیر ہو قانون میں غلبہ قضاہ دلیر ہو وعدہ کیا پرین قضاہ دلیر ہو</p>
<p>بچپن سے تھاجو کاشناسادہ کون ہو دولاکھ لڑا ہو جو بیاسادہ کون ہو</p>	<p>صدے سے خلق نام طرب بھونے لگی کسکا لہو بہا کہ شفق چھونے لگی</p>	<p>گو بیکسی کے ذکر میں قاصر زبان ہو مظلوم کی بہادریوں کا بیان ہو</p>
<p>۴۹ کہاں ہو یاد خدا کے گریا قظانہ باغ خدا کے گریا عالم کی صاحبزوں کو یاد خدا کے گریا افاق و عین ظالموں سے دعا کے گریا</p>	<p>۵۰ کی زینت کس شہادت پرین ہو کس لہو کے شہادت پرین ہو کس شہادت کے شہادت پرین ہو کس شہادت کے شہادت پرین ہو</p>	<p>۵۱ جرات کے بیچ میں قرآن پرین ہو تھوڑے بچے نامور پرین ہو دریاد کی مگر پرین ہو جنت پرین ہو</p>
<p>بیدن لاش لگی کس حق کے شیر کی چوب سان سے زلف بندھی کس لہر کی</p>	<p>کس گل کے زخم چشم سہ پر نگہ لگی پتھر کے چشم ز کس شہاد پر لگی</p>	<p>رستم کہین کہ حنیفم دشت و فکین ہنسے بھی جو سوا ہو دلیر اسکو کیا کہین</p>



۱۰ جرات کا یونہی نہایت شہید جیسے جنت میں شہیدوں کی بہار میں پہلے سے جیسے نہایت شہید ایک ہی جہاں پر ہر شہید	۱۱ بین جاجا بچا بچا نہایت شہید ننانہ بین بیان کوئی نہایت جو شاہ کی سب سے نہایت اکھائی اور شہید نہایت	۱۲ ۱۰ حاضر تھے جان نثار شہید تھے ساتھ ذوالفقار کی صورت میں بھی	۱۳ ۱۱ یوں جن شاہ جو ہر رعب و شکیب ہیں دو لکھیں جیسے چہرہ مردم کی زیب ہیں	۱۴ ۱۲ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
--	--	---	---	---

<p>۱۰۱ مٹے پہلو سے علی بن حسین کی مکتبہ بولا یہ ایک بیک صبا دم کھم کور آئے غفلت کے لئے جسے جو غور اللہ کے آب چھایا صوف غور</p>	<p>۱۰۲ کی عرض کی کہ چھاپا نہیں لیا جس حسین بنی نزار کے خاتم خوش خصال اس پسین کی رنگا قلم نذر احوال نہیں روز آگیا کسی خوش خیال</p>	<p>۱۰۳ افنی ببار سے وہ حق جودان ہوا جو شش پہن کے وقت بازوردان ہوا شیر خوار کے اس سے ابوردان ہوا</p>
<p>۱۰۴ فرزند سید نقیلین اٹھ کھڑے ہوئے بس آئیں لٹ کے حسین اٹھ کھڑے ہوئے</p>	<p>۱۰۵ پیا سا جو زیر تیغ ستم مسکرایا یہ مہر کس جھون کو بہت یاد آئیگا</p>	<p>۱۰۶ خورشید غوف سے یہ گھٹا شمع ضوینا کیا بدر نے کمال کیا ماہ نوینا</p>
<p>۱۰۷ اس مہر کے پگال منظر پر کبر خورشید نے پگال سے کی زینت کر کی حفظ و خوش بدیر علی شیب پر ڈالا جو دم غم نظر جسم صاف پر</p>	<p>۱۰۸ فادی کی صورت آج نکھانے دیجیے خادم کو بہر تنگ و بدل جانے دیجیے آئندہ کا رنگ ل جانے دیجیے ملوڑ جو حسین سے چل جانے دیجیے</p>	<p>۱۰۹ درا نزار بار چڑھا اور آگیا رنگ گل مبارک چڑھا اور آگیا خیزون کو بھی بجا چڑھا اور آگیا افلاک پر غبار چڑھا اور آگیا</p>
<p>۱۱۰ سردار سے سرفروش خوش لقب کیا طاؤس ہوشان و دعا کو طلب کیا</p>	<p>۱۱۱ اس دم نہنگ لیم غم میں نہا گیا پانی کا نام سے عجب جوش آگیا</p>	<p>۱۱۲ دریا سمٹ سمٹ کے سایا حباب میں گردون پٹ گیا ورق آفتاب میں</p>
<p>۱۱۳ دیکھنے کی غفیل کے پیونفستان کی شان بے کیا سونو سہی پیر کی جان ہزوات گشتے ہو چھا نہیں یہ جیان دور زنی کی غفلت میں گجارتی جان</p>	<p>۱۱۴ افلاک و علی سے کیا آگیا جویا بلمند و محمد و علی کے گلندار نہر عجب چری سر کر آملے کا زرار ہم چون نہون جات کا جو کسکو اعتبار</p>	<p>۱۱۵ فتنا فتن کے لون سے تنہا چلی گئی ڈرت دور گئی جگہ جگہ چلی گئی تاخیر عشق عاشق شیدا چلی گئی جنون کے دل سے نفرت لیا چلی گئی</p>
<p>۱۱۶ پیدا ہوئے ہوش نہ دہانی کے وسط نصرت میں نہ پائیے پانی کے وسط</p>	<p>۱۱۷ چھتے ہوئے تیغ شرم بھی دیکھ لیں اچھا لڑو کہ طور و غا ہم بھی دیکھ لیں</p>	<p>۱۱۸ کیا حسن تھا حسین کی حالت تباہ تھی یوسف لقا جو تھے انھیں زندان کی ماہ تھی</p>

۵۱	۵۲	۵۳
آفتاد دل کا خاتمہ انجام کے ہے مگر کامو طلال ہو انجام کے ہے میاں و عین سبب نہ دام کے ہے میں اجل نہ دم شام کے ہے	چراغ افکندن کے حق میں تیرا تیرا سوج ہو یا کچھ پی ہوئی شمشیر تیرا منتخب تو گویا گئی تو یہ گنج تیرا گردن خمادین فلک پر تیرا	جس میں منت و خوشام شہرہ تقاطع ہمارا ہو اور کے یک ہو اجلا مرو کے چلا پھر اجو اشارہ کیا پھر آیا کیا چلا نظر آیا چلا پھر
۵۴	۵۵	۵۶
فازک مزاج سایہ و زمین میں جا ہے خود اڑ کے پھول میں گل میں جا ہے نہی رحمت ببار نہ ہوا ادر ادر پونچھی لگا و سید والا ادر ادر چکی عجیب بربق بجا ادر ادر شہنشاہ خوان تھے جاہد کھو ادر ادر	اجلال تظفر سے کما نکلسا رکھ چشمات نور عین شہنشاہ افکار رکھ اُن سے کما نکلسا قراچی کار رکھ پین نہانے بے بین کار رکھ	دو لون جہاں ایک تیزی تھی پاؤں میں حورا یک گاہ دھوپ میں تھی گاہ چھاؤں میں نامرغ و بیاض حسین جا کے رکھی دیا کو عشق شاہ کی اور کے رکھی مرا یک سچ و جد سے قتل کے رکھی چھپی مرا یک لگی گھبرا کے رکھی
۵۷	۵۸	۵۹
پابند فکر قید کے رنجوں سے چھٹ گئے بہل شکار شیریں کے پنچوں سے چھٹ گئے دستی ادب سے ڈرتے تھے منہ کھولتے ہوئے پھرتے تھے گرد مرغ ہوا بولتے ہوئے دریائے شہ کی نذر کے سامان کر دیے چن چنکے دُر جہاؤں کے کاسنوں بھر دیے	پابند فکر قید کے رنجوں سے چھٹ گئے بہل شکار شیریں کے پنچوں سے چھٹ گئے دستی ادب سے ڈرتے تھے منہ کھولتے ہوئے پھرتے تھے گرد مرغ ہوا بولتے ہوئے دریائے شہ کی نذر کے سامان کر دیے چن چنکے دُر جہاؤں کے کاسنوں بھر دیے	پابند فکر قید کے رنجوں سے چھٹ گئے بہل شکار شیریں کے پنچوں سے چھٹ گئے دستی ادب سے ڈرتے تھے منہ کھولتے ہوئے پھرتے تھے گرد مرغ ہوا بولتے ہوئے دریائے شہ کی نذر کے سامان کر دیے چن چنکے دُر جہاؤں کے کاسنوں بھر دیے
۶۰	۶۱	۶۲
ابو ہوسے کشیدہ حسنیہ کو دیکھ کے یکسے چھلکا کان کینوں کو دیکھ کے منہ پھیر سے عاشقوں حسنیہ کو دیکھ کے مٹتے تھے نامدار کینوں کو دیکھ کے	بھل کے شہر آت شہر کی کھل کے آہو بہا چشم سے دیکھنے کو لے اہل ادب جاؤں جب دیکھنے کو لے کیک دری فرس کی گولہ دیکھنے کو لے	تھے راہ میں بچی مددگار انشجان فرج عدو میں نیک پکارا ناگمان نکھار چاند جاہد بستی ہوئے تان تتا ہوا زور ہوئے دیکھنے کو لے
۶۳	۶۴	۶۵
دل قمر یوں کے سوئے قد شاہ پھر گئے گردن سے طوق طاعت شہزاد گھر گئے رکھ دیکھنا میں گو غنہ دشت خراب میں دم تو بچینگے پھینک دلواریں اب میں	گھوڑے کا سارہ دیکھ کے دل باغ ہو گئے طاؤس رشک سے بہر تن داغ ہو گئے گھوڑے کا سارہ دیکھ کے دل باغ ہو گئے طاؤس رشک سے بہر تن داغ ہو گئے	رکھ دیکھنا میں گو غنہ دشت خراب میں دم تو بچینگے پھینک دلواریں اب میں گھوڑے کا سارہ دیکھ کے دل باغ ہو گئے طاؤس رشک سے بہر تن داغ ہو گئے

گردن



۱۷۴ دو لون جهان بین کوئی ایسا جوان نہیں ہو یا تھمرینہ تیغ کہ جس کی امان نہیں	۱۷۵ چلائے گریک صبا تلخ جلیل اُسے کہا کہ اسے تو خادم میں جبریل چلائے دے شہر شادید پیویدیل اُسے دیا جواب کہ نذرین کا ہو خلیل	۱۷۶ پوچھا محمد عربی یہ جوان ہو وی پیک نے صدا کہ محمد کی جان ہو
۱۷۷ گل چاہیے نظارہ رخسار کے لیے آنکھیں ہرین دینی اولوالابصار کے لیے	۱۷۸ چلائے کیون نہ فرشتہ و خلیل جب سنا تھا خواجہ ہر چہر گیل کیونکہ کوئی نظیر ہو کوئی عدیل کہہ دے جو اس عالم شہر تہ جلیل ہو	۱۷۹ میں چاہیے نظارہ رخسار کے لیے آنکھیں ہرین دینی اولوالابصار کے لیے
۱۸۰ پاؤں صفت لطف کیا بیان کر دین خود آئینہ چرخ کی صفا کیا بیان کر دین کچھ نہ ملے دون کی را کیا بیان کر دین خود آئینہ چرخ کی صفا کیا بیان کر دین	۱۸۱ میں چاہیے نظارہ رخسار کے لیے آنکھیں ہرین دینی اولوالابصار کے لیے	۱۸۲ پاؤں صفت لطف کیا بیان کر دین خود آئینہ چرخ کی صفا کیا بیان کر دین کچھ نہ ملے دون کی را کیا بیان کر دین خود آئینہ چرخ کی صفا کیا بیان کر دین
۱۸۳ تقریف روئے شاہ کی جہو سے نہ بینی کا وصف شمع سر طور سے نہ	۱۸۴ پاؤں صفت لطف کیا بیان کر دین خود آئینہ چرخ کی صفا کیا بیان کر دین کچھ نہ ملے دون کی را کیا بیان کر دین خود آئینہ چرخ کی صفا کیا بیان کر دین	۱۸۵ تقریف روئے شاہ کی جہو سے نہ بینی کا وصف شمع سر طور سے نہ

<p>۴۱۱          قلم کی صورت کی صفائی سے پوچھو          باغوں کا حال عقدہ کشائی سے پوچھو          پتھر کا زرارہ سدا کی کلائی سے پوچھو          صانع خدا کو ساری خلایق سے پوچھو</p>	<p>۴۱۲          بیچ جان حلقہ آردہ حلقہ کپشیم          داؤد دیکھتے ہیں اسے منکب کپشیم          کہ لہجہ سے نیلیوں کو گرہ لگائے کپشیم          دیکھا تو کچھ نظر نہیں آتا بسوئے کپشیم</p>	<p>۴۱۳          جو زینت شمع چرخ آستان کمان          لاتے ہیں نور کے لیے بد کمان کمان          بار بیک و قفا سب ان کمان          تو شہاب تیکے ہو کشتان کمان</p>
<p>۴۱۴          گرداب عکس ناف ہو دریائے پوچھ لے          قنات کی استی کوئی طوبا سے پوچھ لے</p>	<p>۴۱۵          کیا نور جسم سے ہو زہ آب و تاب پر          بل کھا کے رہ گئی ہو کرن آفتاب پر</p>	<p>۴۱۶          میں قلب نوک تیر جگر خار کے لیے          ہو خون رنگ پان لبتہ فار کے لیے</p>
<p>۴۱۷          پہلو کی ہوشیاری کوئی صاف دل سے          پوچھو آئین مہر و خوش جو کوئی مستقل سے          قدوس کا وصف ہو جو کوئی مستقل سے          رنگین تر خواتین بیان فتنہ سے</p>	<p>۴۱۸          وہ دھواں ہو کہ جس میں خالی پارہاں          ہو جس کے سانسے سب انتشار زلف          رکت پائسی صدف کے تین گنڈا زلف          حسیب کی دیکھ کے ہو تار تار زلف</p>	<p>۴۱۹          زینت جہین کی تصویر در سے تو          ہو قلب جہین میں یگانہ گور          بیشک ہیں سب کو جو در تار و در سے تو          باہی ہو جسے کاشش ہوئے انکسے تو</p>
<p>۴۲۰          درخشش سے اسلحہ گذرتی نہیں نظر          اسد ری چمک کہ ٹھہرتی نہیں نظر</p>	<p>۴۲۱          رتبہ سپر کا سید والا سے پوچھیے          اس شب کی قدر مصحف ہے پوچھیے</p>	<p>۴۲۲          ہو کیا ہی نور دست دیر انا میں          بجلی ہو ذوالفقار علی کی نیام میں</p>
<p>۴۲۳          شمشاد و شبنم نظر آفتاب          نکلا دی صوبہ میں سر طوبی آفتاب          گل کی جو خود بہ کہ تراخت آفتاب          عیار ہو جس سے صفت جگر آفتاب</p>	<p>۴۲۴          دل طرب آئینوں کی چمک طرب میں ہو          کیا شاد شاد روح سکندر طرب میں ہو          مہر جو تہ تیغ و نسب میں ہو          بیچے جو اب صاف صفائی طرب میں ہو</p>	<p>۴۲۵          گوار کی جہن سے باد سے چھپا پین          دیکھیں جو اس کی یاد نور آگر چھپا پین          سر کے درانیام کو نور سے چھپا پین          چمکے جو چمکے تو کمال سے چھپا پین</p>
<p>۴۲۶          ہو خود آہنی سپر پاک امیر یہ          رسم کا دل دھرا ہو کتاب منیر یہ</p>	<p>۴۲۷          ہو حفظ نور میں تن دلدار مر قضا          چارون طرف ہو جلوہ رخسار مر قضا</p>	<p>۴۲۸          طینچین جو شہ کلام ہو اہل کمال کا          وہ چاند نے غلات اُتار اہال کا</p>

<p>۱۵۴</p> <p>ابن ابی اسب سے ذرا لڑو گے خاک منہ دیکھ کے کہے گئے تھیں خاک پگل گئے پورے شواب تھیں مارا گر تیرے پورے اور دھڑکے پاک</p>	<p>۱۵۵</p> <p>یوں نشان سے گل کے لعل لب کیوں نابود بابت آب کا سبب مکافات سے نہیں آیا ہونے سبب تھیں تو آب تنہی پوئے آب</p>	<p>۱۵۶</p> <p>دش کے دل میں کو جاوے نہ شین پانی کی تین میں آگ کا دین کڑا کا تھیں تین پادین وہ شین کوچھو خف سے آب بقا دین وہ شین</p>
<p>کیا سامنے بہشت کے باغوں کی قدر ہو لب پیش آفتاب چراغوں کی قدر ہو</p>	<p>کہتے ہیں جنکو سبط نبی وہ دلیر ہیں ہم مٹھنی کے لعل میں تھرا کے شیر ہیں</p>	<p>اب کوئی دم میں خون تھا راہا تھکے دریا بڑھ گئے تھر بدن ڈوب جائیگے</p>
<p>۱۵۷</p> <p>چو چو تقاسپا بہین باہم فرات پہ ہو چو خجسین صورت حکیم فرات پہ کھنچی چو شہرے تھیں فرات پہ چمکے بال تیرا عظم فرات پہ</p>	<p>۱۵۸</p> <p>ہو چو جین جان کو کیا جانتے نہیں پچان لو اگر نہیں پچاتے نہیں ماذہب کی کو اگر مانتے نہیں سرفاں پند کی جو جانتے نہیں</p>	<p>۱۵۹</p> <p>پانی علی نہایت چلے اس کا کیا پھینکی جو جاک پیر کی کیا کیا شہر چھو تھیں پانی کو مال کیا ہائیں نہ کہ گن گردن مال کیا</p>
<p>دل آب ہو کے لب نہر ہو گئے تلوارین کھنچ کھنچ کے سفاک ہو گئے</p>	<p>ہیں شیر ہر میں در ہو شیر ہر میں کا دیکھا ہو آنکھ کھول کے چہر ہر میں کا</p>	<p>سے بنیں نجوم نہ وقفہ ذرا کریں چشمے سے آفتاب کے پانی بھر کریں</p>
<p>۱۶۰</p> <p>کیا کس طرح صاف ہو مقاسپا پہ پور دل چھوئی نور کی لوح سیاہ پہ والی نظر غیب میں صفت کینی خواہ پہ چمکے آتی خرم ملک گت پہ</p>	<p>۱۶۱</p> <p>تھیں ہماروں کو تائی ہمدانی رگ رگ میں تھیں تھیں تائی ہمدانی جوشی قلم نے کو صفائی ہمدانی عجاز صبر عقہہ کشائی ہمدانی</p>	<p>۱۶۲</p> <p>اگر کا کا چھو تھیں پوچھان سے ہم لین تھیں تھیں تھیں آب و جان ہم چھو تھیں تھیں تھیں آب و جان ہم دین لطف و دین تھیں تھیں آب و جان ہم</p>
<p>شب تھی سپاہ شیفہ ررب چراغ تھا ایر سیاہ میں گھر شب چراغ تھا</p>	<p>انگلی اٹھائیں ہم تو قمر چھٹے گر پڑے مغرب سے آفتاب شایین پھر پڑے</p>	<p>ہو مہر جائے بال ہا اپنے تلج میں لین آسمان سے دہرہ انجم خراج میں</p>



<p>۴۰۳</p> <p>باقی کیا جو بند جاو لشکر سچے ہو کہ تشریف دہن کیا شہید فانوں سے اپنے ہاتھوں کی حالت ہو گئی دور دن کی پائیں تھیں جی شہید نہ قدم</p>	<p>۴۰۴</p> <p>کھڑی ہوئی درجی جو خون شہد زان تھا شور آب و ہوا جو شہید زان نہیں سمجھتا ہر ایک ہو سے مستعد بیان نہیں ہوئے زمین کی طرف اہل سامان</p>	<p>۴۰۵</p> <p>گو دو جامیان تو امام زمانہ تھا تھے غیظین حسین علیہ السلام کا دھما پہلی نگاہ شاہ کہ گھوڑا روا دھما خط شعلہ شمس سے تازا زانہ تھا</p>
<p>سیر لہجہ کہ کٹھنہ دہن حال نیک ہو دن ہو کہ رات حالت فرد و نزل یک ہو</p>	<p>جبریل طور جنگ جبری دیکھنے لگے بیٹے کی شان اٹھکے علی دیکھنے لگے</p>	<p>روح القدس بر اسے دعا دے دینے کی شان دیکھنے کو مر تھا ہر شے</p>
<p>۴۰۶</p> <p>دیکھنے کے کہنے کی سزا پڑوسی سزا قدم لہو میں نہا جاو پڑوسی جبر اہل زمین ڈوب کے رجاو پڑوسی مانند دوج خوف سے کھاو پڑوسی</p>	<p>۴۰۷</p> <p>وہ چاند حسین کی صورت وہ شام برین وہ نہر کی وہ چپٹی ہوئی حسام دل شاد ہو گیا تبسم ہو سے امام کی حق سے عرض شکر خاوند خاضع عام</p>	<p>۴۰۸</p> <p>پانی ہو تیغ میں کہ گلا جس سے نہ ہو ٹھنڈے ہوں اس کو پیکے ہزاروں کہ نہ ہو</p>
<p>دھے ہو کے جو ہر شمشیر پر نہ تھے یعنے پری نہائی تھی ہر ہال تو نہ تھے</p>	<p>۴۰۹</p> <p>بندہ ہو جی ملت جی تازا بندہ ذلیل تو ناصر درجہ ہو تو حافظہ وکیل بہ چشم زخم سے اسے غمخواری کھیل انپا ہو کر گچا دی آہ میں سبیل</p>	<p>۴۱۰</p> <p>چشم کٹھنہ لب میں ہی منظور اگر نہ کہ لبابین سر کیو پانی پیا نہ سر کچ کیا مجال جو طہر و فرات پر پیدا ہو گئے ہی پیا پیا دھڑا دم</p>
<p>۴۱۱</p> <p>کھانچ برقع و ظفر ناخالص تیغ طوفان برستی جان تھی ہوا تیغ پیرا کٹم خود ہو سے دم خشک تیغ خوب سے یہ یقین زان میں اس تیغ</p>	<p>۴۱۲</p> <p>تھا جذب سیف جوش جو کھایا کیا ہو رگہاے موج میں نظر آیا کیا ہو</p>	<p>۴۱۳</p> <p>پیا سا میان معرکہ کہ ملا رہے لیکن ابھی ہر ایک ہلا سے بچار ہے</p>
<p>۴۱۴</p> <p>سمیت اس حسام کے جلوے کی تھر ہو قطرہ کسی کے حلق سے اُترا تو نہ ہر ہو</p>	<p>۴۱۵</p> <p>۴۱۶</p>	<p>۴۱۷</p>



<p>۴۶۴</p> <p>فانی بنی شمس غفرلہ کے خادم فرات جنگ حسین شہید بن مجید کے عہد مل دردی ہوا بار تھوڑے عرصے کے بعد ہوا اور بھرا ہو ابھی تک کر</p>	<p>۴۶۵</p> <p>اٹھی صفت غول پریشان ہو گیا زیرین کین بریک پر اسان ہو گیا کی جسٹشے جنگ پریشان ہو گیا پہا کی سمٹ کے فوج پر سامان ہو گیا</p>	<p>۴۶۶</p> <p>گھر کے گھر صفت لکھو لکھو کشتوں کو کھیتی کھیتی نابین کامن مین تار نظر سے لکھو دوسے تھے شمع شمع بین لکھو</p>
<p>ظاہر ہوا اہلال و محفل حضور کا انداز تھا جہاد میں بالکل حضور کا</p>	<p>بالائے نہر شیر سر اسرار ہو گیا سارے شکار اڑ گئے شہباز ہو گیا</p>	<p>غل تھا بین جام کا سہ سطر فہرزم ہو ساقی پر جسکا پیک قضا یہ وہ ہزم ہو</p>
<p>۴۶۷</p> <p>فانی بنی شمس غفرلہ کے خادم فرات جنگ حسین شہید بن مجید کے عہد مل دردی ہوا بار تھوڑے عرصے کے بعد ہوا اور بھرا ہو ابھی تک کر</p>	<p>۴۶۸</p> <p>وہ درشت چھپو گشتوں میں آگیا زیرین کین بریک پر اسان ہو گیا کی جسٹشے جنگ پریشان ہو گیا پہا کی سمٹ کے فوج پر سامان ہو گیا</p>	<p>۴۶۹</p> <p>لیکھا صفا بین سے دم چل گیا آئینہ کو خبر نہ ہوئی رنگ آگیا جسکا یہاں سے آہنگ آگیا پہلے یہ رنگ رنگت یا رنگ آگیا</p>
<p>عشرت نصیب چین مبارک حضور کو آئے ہیں اب حسین مبارک حضور کو</p>	<p>کیا جنگ کی قبول کے ہاتے تر شکار میرے پروں میں پھیلنے والے تر شکار</p>	<p>گرد و گارنگ کا طے کے مٹی میں بھر دیا ساری زمین کو تھوڑے فیروزہ کر دیا</p>
<p>۴۷۰</p> <p>پہلے بقیہ شہادہ خاص و عام کانیا قلن سے جسم علی ولی تمام غم سے جو آبدیدہ ہو افاق کا امام شکستین ایک سے کیا ایک نے کلام</p>	<p>۴۷۱</p> <p>پچھنی فرات غفرلہ کے خادم فرات جنگ حسین شہید بن مجید کے عہد مل دردی ہوا بار تھوڑے عرصے کے بعد ہوا اور بھرا ہو ابھی تک کر</p>	<p>۴۷۲</p> <p>میں شمع صفت لکھو لکھو کشتوں کو کھیتی کھیتی نابین کامن مین تار نظر سے لکھو دوسے تھے شمع شمع بین لکھو</p>
<p>ہر کچھ عجب مال نبی کے وزیر کو ڈر ہو غش آنہ جائے جناب میر کو</p>	<p>شہرت رہے جہان میں شیر آلہ کی ہو فتح شاہزادہ عالم پناہ کی</p>	<p>ہر روسیہ کی طو حال سپرے کو لکھی بجلی سیاہ ابر کے ٹکڑوں کو کھا لکھی</p>



<p>۴۰۸ کیا وہ کسی کی طرف سے ہو کر کی عرض یا حق جو کہ اسے جانب طرب ہو فضل سے ہو کر کیا وہ کسی سبب سے ہو کر</p>	<p>۴۰۷ اس وقت اس کی طرف سے ہو کر پس اس وقت اس کی طرف سے ہو کر رو کا گھر حجاب قلعی آہ چھایا گیا آہ سوئے ہوئے کے کوئی دل کو بھلا گیا</p>	<p>۴۰۶ کیا وہ کسی کی طرف سے ہو کر کی عرض یا حق جو کہ اسے جانب طرب ہو فضل سے ہو کر کیا وہ کسی سبب سے ہو کر</p>
<p>۴۰۹ اس دم غضب و رنج میں ہونا حضور کا ہو اضطراب دیکھ کے رونا حضور کا</p>	<p>۴۰۸ تقریر بھی یہ فلاح بدر و حنین کی جو سامنے سے آئی سواری حسین کی</p>	<p>۴۰۷ ای بادشاہ شہرب و بطحانہ روئے زبانوں سے سر اٹھائے بابا نہروئے</p>
<p>۴۰۸ چوین فغان میں شہر خوار کی سیات ایسا قلع ہو کر مجھتا ہوں دن کو رات لو کہ کیا آج تو قبضہ کس نزلت دورن سو گیا حسین کی ملک فضا</p>	<p>۴۰۷ نہل ہو کر اس کی شہر خوار کی سیات نہل ہو کر اس کی شہر خوار کی سیات نہل ہو کر اس کی شہر خوار کی سیات</p>	<p>۴۰۶ نہل ہو کر اس کی شہر خوار کی سیات نہل ہو کر اس کی شہر خوار کی سیات نہل ہو کر اس کی شہر خوار کی سیات</p>
<p>۴۰۹ وہ روز انقلاب زمانے میں آئیگا جو نہر حلقہ سے یہ پانی نہ پائیگا</p>	<p>۴۰۸ صدقہ اتار و فاطمہ کے نو عین آئے جلدی بجاؤں تو حق کی نوبت حسین آئے</p>	<p>۴۰۷ افسان جب اڑے اسی سامان سے اڑے بیٹا حسین واہ عجیب شان سے اڑے</p>
<p>۴۰۸ کھانکال شہر میں حسین کی سیات کھانکال شہر میں حسین کی سیات کھانکال شہر میں حسین کی سیات</p>	<p>۴۰۷ کھانکال شہر میں حسین کی سیات کھانکال شہر میں حسین کی سیات کھانکال شہر میں حسین کی سیات</p>	<p>۴۰۶ کھانکال شہر میں حسین کی سیات کھانکال شہر میں حسین کی سیات کھانکال شہر میں حسین کی سیات</p>
<p>۴۰۹ رشتک فری صاحب شہر کا گلا تاحق لکھیا خشک اسی شہر کا گلا</p>	<p>۴۰۸ صدقہ بڑھا خیال جو کیا بندہ گیا چلا کے روئے آسوں کا تار بندہ گیا</p>	<p>۴۰۷ فانوں میں ظالموں کے بگڑنے کا لطف دو چاروں کی پیاس میں اڑنے کا لطف</p>

<p>۱۰۱ تہا جو ہو چھو چھو چھو چھو درویش صمد ہوا ہونوں کے سر کا جرات دکھائے جس کی کاکل نکلا حلقی خشک کئے دو دم نہار</p>	<p>۱۰۲ آیا کوڑا تین دی دوزخ لپ جین کے خیال سے کہ تیرے بھائی میرا مثال طائر دیوں آفتاب تھا تو چھو بیوں کی فغاں سے کیا ب</p>	<p>۱۰۳ کویا ہوا یہ نیکے چھو کا نور عین تلف جلا لائے ای فاحشین مضربین و لطف نہ تھا شاہ شہین اب کچھ بکادی و جرات میں</p>
<p>۱۰۴ درویش ایک روز شہادت کا وقت ہی وہ وقت چھ حسین کی جرات کا وقت ہی</p>	<p>۱۰۵ فریاد وقت ولت شیر آگیا سوکھا ہوا گلا تہ ششیر آگیا</p>	<p>۱۰۶ خوش خوش سرے دہرے جانے کا وقت ہی بابا ہمیں گلے سے لگانے کا وقت ہی</p>
<p>۱۰۷ اس وقت اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ جس میں درختاں کے ساتھ چھو چھو کاشکی بکلی کی کین کی چھو کاشکی بکلی کی کین کی چھو</p>	<p>۱۰۸ مضربین جو فصول کا تھا حاشو کہ عیان ہو سے اس کے انعام دو لکھ در کے ہشت کے ایسا ہی کام نہت بوال تھا جو کسے نہ تھا کام</p>	<p>۱۰۹ کلیا بیان سوزن پر چھو چھو بالا کوڑا وین پر چھو چھو سینے کو نہ پایا سے چھو چھو سوت اس غلام کے چھو چھو</p>
<p>۱۱۰ ہوئے علی نہ رنج نہ کوئی طال تھا بیٹا ابھی زمین اسی دن کا خیال تھا</p>	<p>۱۱۱ بالاے خال جسم شہ شہرین تھا ز انوسے شہر وینہ پاک حسین تھا</p>	<p>۱۱۲ راحت خیال فح سے ہی ہاتھ پاؤں کو آتی ہی نیند دیکھ کے تیغوں کی چھاؤں کو</p>
<p>۱۱۳ بوسے حسین کی کین کی چھو چھو خاں نے لالہ کی چھو چھو کس کی علی نے لالہ کی چھو چھو نہت کوڑا سے لکے کی چھو چھو</p>	<p>۱۱۴ چھو</p>	<p>۱۱۵ چھو</p>
<p>۱۱۶ بابا کے ساتھ ناز کیا نے رو دیا غم سے ہر ایک دیکھنے والے نے رو دیا</p>	<p>۱۱۷ اس یاسین بھی جرات شہ آفکار تھی دریا کے تشنہ لب کو ہوا ناگوار تھی</p>	<p>۱۱۸ لیتے تھے سانس جرات و صبر و شہادت تھا زخم دل سے شور و ہوا کے ساتھ</p>

<p>۱۱۱ دل کے کھانچو غم کے کھانچو غم چھینچھین غم در جو ہر بار ہو بالا سے خلق شمر کی تلواری تو ہو اس خشت کی ہو جو ہر بار ہو</p>	<p>۱۱۲ اچھا دلن دامن کس کا ہے اچھا دلن دامن کس کا ہے اچھا دلن دامن کس کا ہے</p>	<p>۱۱۳ اچھا دلن دامن کس کا ہے اچھا دلن دامن کس کا ہے اچھا دلن دامن کس کا ہے</p>
<p>صبح ازل سے پائے ہیں صادق بہادری معشوق کو دکھائے ہیں عاشق بہادری</p>	<p>شیر و بہاری پیاس کا غم کھا کے روئو تاوت و فن لاش پر آ آ کے روئو</p>	<p>وعدہ جو تھا تم آج وفا کر چکے حسین شیعوں کو ہم بہشت عطا کر چکے حسین</p>
<p>۱۱۴ تھے خون سے چھپ رہے تھے خون تھے خون سے چھپ رہے تھے خون تھے خون سے چھپ رہے تھے خون</p>	<p>۱۱۵ اولاد کا فراق ہو وہاں موت ہو چونکہ یہ صبح سے یہ وارم ہو</p>	<p>۱۱۶ کی غرض نہ تھی نہ تھی نہ تھی قادر ہوئی کی غرض نہ تھی</p>
<p>ہر چند کام تشنہ لبی سے تمام تھا پر کس شگفتگی سے یہ شہر کا کلام تھا</p>	<p>ناموس بٹکے شہر عالی مقام کے تھے قہر تھے تھے سے بچے امام کے</p>	<p>خزنی بارہ نے تو دیا ہر مزانیا اکوٹا و غنم جو روز عطا ہو گلا نیا</p>
<p>۱۱۷ بہنا زمین گنم ذرا صبر کی گواہ تو باندہ اضطراب میں تھی بہنا</p>	<p>۱۱۸ تھی یہ کلام ہر حسین تھی یہ کلام ہر حسین</p>	<p>۱۱۹ تھی یہ کلام ہر حسین تھی یہ کلام ہر حسین</p>
<p>اؤ دست شمر تیرے ستم کا گلا ہیں خجرتا حسین بہادری یامین</p>	<p>غربت بیان ہوئی تھی شکون سے جرات کا حال تھے جری خوب تھینکے</p>	<p>بروہ جو میرے عیمہ کا اس دم اٹھ دیا تو میں نے اٹھ کے دفتر الم اٹھ دیا</p>

دھارس

نصرت





<p>۱۲۱۱ وہی ہے جس نے اپنے اٹھتے اٹھتے صدائی بکار ماری جو اپنے بھائی کو مجبور و فگار شجر سے کھنڈہ لڑا اس کو مارے</p>	<p>۱۲۱۲ آپا نظر والا شہ سلطان شمس دیکھا کہ لوٹ گئے ہیں بل کین لباس نہا پڑی پو لاشیں کوئی دوش پائیں موسے پڑیں کہنے لگی وہ ایسے</p>	<p>۱۲۱۳ خاکِ گلین تندرست گلگون حسین کبھی نہ بھٹی ہو کبھی نہ کھنکھن غازی حسین شمس صفت حسین اٹھو مدد کے واسطے ای پون حسین</p>
<p>۱۲۱۴ اگر غم نہ تہ شاہ مدنیہ کو چھوڑ دے ہو تا ہی در و زلف سکینہ کو چھوڑ دے</p>	<p>۱۲۱۵ ہو جو حسین بھائی مقدراً لٹ گیا لبوس لٹ گیا سر پر نور لٹ گیا</p>	<p>۱۲۱۶ خواہر کا حال عاشق حق دیکھتے نہیں سر ہو گیا ہر چوب سے شق دیکھتے نہیں</p>
<p>۱۲۱۷ لفظ چھوڑ کے سر کا جو در حسین ہوا کہ اس کو لے لے چلے ہیں حسین بلکہ عین سے جب پہنچا حال حسین بھائی کے سر کو لے کے بیٹھی حسین</p>	<p>۱۲۱۸ پیش پیک ہو دھوپ میں آج غدا سنسان دشت میں اجل آئی بن غدا ہو کے شہید گور پائی بن غدا ہو کر جو پر جسم و سر بن غدا</p>	<p>۱۲۱۹ جلالی پیش پیک کے سکینہ پید موسیٰ مارے شمس حسین کے لگیا پید ہو کر دیکھ کر شمس حسین کا لگایا پید پیش پیک شمس حسین کے لگایا پید</p>
<p>۱۲۲۰ چلا میں ہا سے شیر اسد ذوالجمال کا تھریر آج سر ہو محمد کے لال کا</p>	<p>۱۲۲۱ بیدق خون کی جفا سے ہوا واخی ہیں خشک ہونٹھ کیا ابھی پیلا سے ہوا واخی</p>	<p>۱۲۲۲ اس نہیں ہم نیم ہوے آپ مر گئے شہرہ بہادری کا رہا کوچ کر گئے</p>
<p>۱۲۲۳ بہن روک لے زبان اب او دلفگار عشق بہن شمل امیر اہل عسرا لشکب ار عشق کہ سبجا مصطفیٰ سے پی بار بار عشق ہو شمل برق آٹھ پیر یقین ار عشق</p>	<p>۱۲۲۴ آتے نہیں مدد کو قساق کا و فور ہی</p>	<p>۱۲۲۵ آقا بہت غلام نوازی سے دور ہی</p>





<p>۱۷ شریعہ اگر عشق کو بلا کا سامان کیجئے ہیں فصل خدا سے باغِ جنان و کیلئے ہیں شیعوں کی منفردت کا ملکان کیلئے ہیں مجموعہ اروضہ امام زمان و کیلئے ہیں</p>	<p>۱۸ وہ قدسیوں کا ساتھ دینا کیلئے طوفانِ خلیجِ سبطیٰ ریزو شبان پیشِ نگاہِ روضہ شاہِ عرب کیلئے وہ زائران کا غل دہرا کیلئے</p>	<p>۱۹ گویا قیام و حیاتِ محمدیہ ایسا نہ سال بھی بلا غم و سوگم جب کہ بلا کو چھوڑ کے آئے تھے ہم جاتے تھے جس گلی میں ہی تھا زبانِ بزم</p>
<p>۲۰ بہن کر بلا کو چھوڑ کے بیتاب اس طرح آدم کل کے خلد سے مضطر تھے جس طرح</p>	<p>۲۱ رہنا ہر ایک وقت جنان کے قصور میں جانا بڑے حضور سے چھوٹے حضور میں</p>	<p>۲۲ چھٹنا ہی باغِ صورتِ پیکِ صبا جیل کیا آئے کہ بلا میں ہم آؤ عشق کیا چیل</p>
<p>۲۳ کتنی بڑیوں خور و زنا مل ذرا کیا اچھا نہیں اور دیکھ ہی لینا بڑا کیا چھکے بلا سے ہند میں آیا یہ کیا حاصلِ بخت میں کیوں نہ ہو اور کیا</p>	<p>۲۴ جانینِ خدا سے تو عجب کیا بجوات و جلالِ ابوالقاسم کیا تلاوا میں ہیں جو روضہ غازی میں کیا کتھے ہیں زائر سپہ شاہِ ذوالفقار</p>	<p>۲۵ دیکھو چھوٹے حسین کی عزت ملی ہیں جسکو ندینِ زوال وہ دولت ملی ہیں عجبی بلا میں تھے محبت ملی ہیں ایسی بھی ہو کر وہ وہ تربت ملی ہیں</p>
<p>۲۶ کیوں خاک بن گیا نہ دربو تراب کی ہیسات اپنے ہاتھ سے مٹی خراب کی</p>	<p>۲۷ جلدی ظہورِ قائمِ قدسی تھا کرے یہ بکلیانِ جماد میں چکینِ خدا کرے</p>	<p>۲۸ بیماری گنہ کی دوا لیکے آئے ہیں ہم کر بلا سے خاکِ شفا لیکے آئے ہیں</p>
<p>۲۹ تقدیرِ سامر سے نہ لاتی تو تھکا گر جان کا ظہور میں جاتی تو تھکا بانِ موت کو بلا میں جاتی تو تھکا وہ نگاہِ بین نہ سمائی تو تھکا</p>	<p>۳۰ ہم اور سامر کی فوج تھکا دیکھا مقامِ غمیت صاحبِ تھکا تھا شبِ کوسات چاند کا جلوہ تھکا تھے نعرہٴ نعیم و گہانِ بارگاہ</p>	<p>۳۱ پایا فنِ کھلا نہشت ہو اعلیٰ مردِ بندھا کہ عقدہٴ دشوار کھل گیا مردِ کریم جو شکر کے عجب سے تھکا تھی اور ساتھ عجبہ کہ خاک کر گیا</p>
<p>۳۲ بہر وطنِ بہشت کو چھوڑا ہزار حیف مٹھو روضہٴ حسین سے موڑا ہزار حیف</p>	<p>۳۳ خالق دکھا کے سرورِ عیون کو ظلمتِ مین در سے ڈھونڈتے ہیں آفتاب کو</p>	<p>۳۴ تسبیحِ لیل کے سنگے رہتے تھے ہمیں سوسلے نجات کے ہاتھ آگے ہمیں</p>

<p>۱۰۰</p> <p>مجلس جمع صومام کنون ملک کا بیل چون کلبا سے علی کے بل کا مندانہ یون در شہر دین کے چراغ کا نور صبح خان شہر علی دماغ کا</p>	<p>۱۰۱</p> <p>لعلان جو قدرت تویم جو حسین سلطان مکہ و طب و دم جو حسین تنبیغ رب و کبیر و ظلو جو حسین اشد کیا چاکش فخر جو حسین</p>	<p>۱۰۲</p> <p>بے عروج تہم میں پر تک ہواہ کلبے کا کشتان زینت فلک آنسو یون جو رات کو تاروں کی چوکی لچا کین ہنر نشیون میں شہنشاہ</p>
<p>۱۰۳</p> <p>بڑھنا جو تھا کلام کا تہہ وہ بڑھ چکا میں عشق کمر ہلا سے معلی میں بڑھ چکا</p>	<p>۱۰۴</p> <p>کچھ غم نہ دھوپ کا تن مجروح کور ہا اڈھی قرنے چادر مہتاب سور ہا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>مرد نظر ہو فاح بدر و حسین کو جو آنکھ روئے فاطمہ کے نوہین کو</p>
<p>۱۰۶</p> <p>شام و شجر و فطرہ و زوار سلطان گلشن کے ستر یون کے ستر مکی شوق وہ روشنی کا شام سے ہوتا بیان ملک وہ صبح مصلی سے مناجات وہ دان</p>	<p>۱۰۷</p> <p>اب قصہ کی غریب آفتابیان کرون ظلمتی حسین کا قضا بیان کرون روداد کر بلا سے معلما بیان کرون نہج نصیب گل زہرا بیان کرون</p>	<p>۱۰۸</p> <p>ملاو اچا چھ نہ بیان چاچھ اجو بادیا سے تھین روئے جو شیکہ وہ پڑھائے داغ بنے غیرت سے میں آفتاب سے جو جو نور</p>
<p>۱۰۹</p> <p>لازم ہے عرض میرے بے خاص عام کو آقا پھر اپنے پاس بلا لو غلام کو</p>	<p>۱۱۰</p> <p>یون قصہ دل میں شاہ کے ماتم کا داغ ہو جیسے اوداس موت کے گھر کا چراغ ہو</p>	<p>۱۱۱</p> <p>از آہ دل سرآمدار باب غم شود میدان ازان کس است کہ صاحب علم شود</p>
<p>۱۱۲</p> <p>بند کے کا حال خوب و اشد بیان میں کربلا سے آگے نہ بیان ہو اربان ہر موت پاس دور زار شہر زمان نہ صاحبون کو حاق کوئین کی لمان</p>	<p>۱۱۳</p> <p>نہج کی کیا پیش وہ ظلو جو حسین جس کا کیا نیاس وہ ظلو جو حسین جب بھی نہ نیاس وہ ظلو جو حسین جس کا کیا لباس وہ ظلو جو حسین</p>	<p>۱۱۴</p> <p>راوی جو مقبرہ روایت جو حسین نہج کو توکل شہر کی پرچہ نے دی خبر نہج شہید ظلم جو غیرت سے ظلم و اس سے بڑھ کر تو گناہ کی</p>
<p>۱۱۵</p> <p>آگھو غن روئنی بھی ہو کم دل نہ حال ہو پڑھنا ہو شاق پر نہ پڑھوں یہ حال ہو</p>	<p>۱۱۶</p> <p>اللہ رہے اثر جو کوئی امکان نام لے کیسا ہی سنگدل ہو کیجے کو قحطام لے</p>	<p>۱۱۷</p> <p>تم بھی نہو گی جب سے اعدا ستائش ہم چین سے مزار میں سوئے نہ پائش</p>

روئین

<p>۴۱۵          کچھن کہاں ہو گئی ہے جو مرغی خفا          پیچھی کی کہ پاس میں ہیں بھون بھون          آپ ہوں ضرور یہ پیا راہی کجا          پوچھو پوچھو خاک پر نہ کھائے زمین فدا</p>	<p>۴۱۶          اپنے تواب ہوئے نونگنی نیل جلی          جب کہ روز دل ہوا دود پر دھری          اور آہ آہ تنہا سے مطلق چلی          نہا گیا نچ مین بھی دگر چلی</p>	<p>۴۱۷          رہا ہے کچھ بچہ کچھ بچہ کچھ بچہ          نہ گزرنہ خیال کردو کہین بی بچہ          اسکی ہر ایک بات ہو اشد کوجیل          کجا کجا سو سو قباہیل</p>
<p>اشفاق یاد آئیں نہ مان کے نہ پاسکے          نکلے جو دم حسین کا دامن میں آپکے</p>	<p>کون آخری حسین کی خدمت کو آئیکا          یسین کون نزع مین اسکو پڑھائیکا</p>	<p>جبریل اسکے پیچے پروں کو بچھا نکلے          بچپن کے دوست خدمت آخر کو آئیکا</p>
<p>۴۱۸          ہوتا جو کچھ سانسے آہوئے خفا          ہوتے سر سائے تکیہ زانوئے خفا          اس بات پر چلتے تکیہ سوسے خفا          نہ دیکھا نہ دیکھا ابھی ہوسے خفا</p>	<p>۴۱۹          اسکا کوئی قصور نہیں قصور ہو          گوجان دل سے عاشق غریب ہو          خفتی نہوگی نزع مین اسکو پڑھو          کج وقت دگر پاس کو کوئی ضرور ہو</p>	<p>۴۲۰          خاک پر چرخ شیشی دل کے واسطے          آج بچہ چرخ دین زاریات کے واسطے          خاک پر مزار کھائے عشت کے واسطے          جا بجا روز نشتر شفاعت کے واسطے</p>
<p>کیا جانیے ہو یا کہ پاس نور عین کا          افسوس مین نہ دیکھو کی سہرا عین کا</p>	<p>یہ رسم ہو عزیز جو ہوتے ہیں ای پدر          مردے کے پاس بیٹھ کے روتے ہیں ای پدر</p>	<p>روئگی ساری خلق اسی گلغدار کو          قدسی فلک سے آئینے طوف حرا کو</p>
<p>۴۲۱          ہو گا لو سے لال گرو و اصیتا          ہو گا لال گرو و اصیتا          نہ تپ کیسی شہ کے سر و اصیتا          نہ تپ کو جا بجا گرو و اصیتا</p>	<p>۴۲۲          پچھل جو سو سے چین خلو کجا          چادر ڈھانے کو اسے کوئی نہ آئیکا          رومال کون اسے سرھانے آئیکا          بابا کو حسین کھن بھی نہ آئیکا</p>	<p>۴۲۳          سوچنے اسکے حال کو در کجا          اس شش لال کو در کجا          سب سے نونگ کو در کجا          شعیب جبار لال کو در کجا</p>
<p>اسوقت ساتھ مجھ کو بھی لینا ضرور ہو          پر سہا بن کو بھائی کا دینا ضرور ہو</p>	<p>کوئی نہ پاس آئیکا اس نور عین کے          قبلہ کی سمت پاؤں نہونگے حسین کے</p>	<p>مام بھی نہوگا کم اس نور عین کا          ہر سال ہوگا سو دم و جام حسین کا</p>





<p>۴۱۸ وہ چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے وہ گروان میں شاہ ہونے پر عجب مقام</p>	<p>۴۱۷ انجیل فتح خود سرور زمین داؤد کی نذرہ شہر والا کے زمین</p>	<p>۴۱۶ شہر کی کھینچے ہوئے کہ نہ جلاوہ بہار میں در در غم عیاش کا</p>
<p>ایسی ہیلم پر نہ ذرا رحم کھائے شمر باندھے وہ ہاتھ اوڑھ لگائے شمر</p>	<p>ہرگز نہیں سر گل نہ ہر اکے دوش پر کاکل کا عکس ہر شہ والا کے دوش پر</p>	<p>کھلتا ہی بعد فتح وہ رتبہ ملا اسے باندھا کیے میان و غار قضا اسے</p>
<p>۴۱۵ یار اسانہ سید صبا کی مضحکہ روئے لگا لگا کے گلے سے نہ ہر ہلا</p>	<p>۴۱۴ جاتا بھون سے تیرے شانہ بھون جو کب دستانہ بھون کو چھو چھو</p>	<p>۴۱۳ نور دین بنیان قیام شہر بھون پیشی ہوئی عورت پر ہی بانو جھان</p>
<p>بہر و غافلے مگر اند دھکین سطل گرد و غبار میں روح الامین سطل</p>	<p>دل توڑ کے ضیا کے گریبان بھل گئی خود سر پر اس کے عکس کی تلوار بھل گئی</p>	<p>پایا شرف پہ قدم مصطفیٰ بنی سننے ہیں گوشوارہ عرش خدا بنی</p>
<p>۴۱۲ دیکھا جو عین سید الالٰہی شان تھا کیونکہ نہیں نہ یار احوال کو</p>	<p>۴۱۱ تھے جا رہے تھے چین گلشن وفا ملک طلب کو کس کے سپر تیغ شور تھا</p>	<p>۴۱۰ تھا دل لہا جو سب کو کھینچتا غنیم دم مقاب جو کھینچتا</p>
<p>خود شہید پر غصے کے گھر کا چراغ تھا زور دن کا مہر شہ سے فلک پر دماغ تھا</p>	<p>شہ کی سر سے ہیں گل پر ضرطہ موس یا چاندنی کے بھول میں شب کو کھلے ہوئے</p>	<p>شام و سحر ہیں نقش عم اس کے بہار پر ہیں داغ جسم ابلق لیل و نہار پر</p>

<p>۴۵۲</p> <p>چو پائے چارس در کعبی نغمہ بیاہ جنگل میں اندر ہو کھولی غار کی اندر نہد فون تھا پتھر کو کہ اندک کی بیاہ کارزار اوجو گئی گرا جل کے واہ واہ</p>	<p>۴۵۳</p> <p>نام نہد بیاس پھر چو در تین چو در تہا از حسرتین علم کار عالم کھانا بھی ہو ہم انھیں پانی بھی ہو ہم خاندان سے شعلی ہے بیان صفت ہو ہم</p>	<p>۴۵۴</p> <p>اگر نہ فوج الجناح کا سا پیشہ لگے کچھ نہ دش صاحب عجا کا اثر انجبار نہ چون طائر تصویر اور فصل ہوا بھی گو گزیر ہو پاپا پیر</p>
<p>۴۵۵</p> <p>جب سوانح پر تو فتح دوم گئے ہو کے خیدہ گنبد افلاک تھم گئے</p>	<p>۴۵۶</p> <p>ہرین شعلہ سقر صفت آرا کے سامنے باغ بہشت ہو گل زہرا کے سامنے</p>	<p>۴۵۷</p> <p>نہ ہوا ارشہ کی ہیبت و شان و سکوہ سے پہ پا ہوں پر ترپ کے اڑن لعل کوہ سے</p>
<p>۴۵۸</p> <p>تھی ذوالفقار جھک کر راتھ میں گو بھی مرگ لشکر کفار راتھ میں وہ دھوپ دہ چھٹی ہوئی تلوار راتھ میں کھینچے تھے سب جو ترق شرابا تھ میں</p>	<p>۴۵۹</p> <p>کی جویش سپاہ نے کیا کھینچ لی گھوڑا بول کے شاہانے تلوار کھینچ لی شرعہ کے ماہ نے تلوار کھینچ لی سلطان دین بیاہ نے تلوار کھینچ لی</p>	<p>۴۶۰</p> <p>اٹھا غبار جنگ کے میدان ناکان دیکھا کہ سب جوان زرہ پوش جوان چمکا رہے ہیں نیرازہ و خیر بیان دبان اگر تو سوار و حسب و ترس کے ہوجان</p>
<p>۴۶۱</p> <p>نزدیک فتح کے ہو سپہ خوب بات ہو چرچے میں دنکو شامیوں میں چاند رات ہو</p>	<p>۴۶۲</p> <p>قبضے کی ضویری منہ پر آب و تاب پر غل تھا کہ ماہ تاب گر آفتاب پر</p>	<p>۴۶۳</p> <p>ان کے جلو میں لوگ میں بھالے لیے ہوئے آگے بڑھے ہیں باوہ نخوت پیے ہوئے</p>
<p>۴۶۴</p> <p>تھی برق تیغ شاہ کا ناز اعلیٰ جاری تھی تیغ تیغ سے فون لکون تھی آسب ذوالفقار کا مارا جل کا زہر سب زخمین کو آری تھی سانپ کی لہر</p>	<p>۴۶۵</p> <p>نہج حسرتین تیغ شروہ علم میں دہشت سے گردن فلک پر خیم میں جلی خدا سے تیغ امام امام ہوئی سو سے سقر و اندہ سپاہ ستم میں</p>	<p>۴۶۶</p> <p>تلوار دین کھینچتے ہیں بیل ہر ایک سب آزمودہ کار و جفاکش ویران چمک رہے ہیں تیر وید انجام دیا ظہور ہوا دین دین وین خدا</p>
<p>۴۶۷</p> <p>کسو وہ چھو گئی کہ نبی سے گزر گیا افعی ذوالفقار نے کاٹا کہ مر گیا</p>	<p>۴۶۸</p> <p>ناری جو لو لگائے تھے قتل امام پر پر و اندر مرغ جان ہوئے شمع حسام پر</p>	<p>۴۶۹</p> <p>خود رفتہ سب ہیں جگ جگ دل تلخ ہوئے ہاتھوں میں ہیں نشان پھر ہر کھلے ہوئے</p>

ناری کو جو باندھے تھے قتل امام پر



<p>۴۵۴ یارانِ مہینہ توں نہ غمزدان ہو برساتِ مہینہ توں نہ غمزدان ہو اشد ری نشانِ دشت کوست بقوب کیا بختیشتے لوگ سورہ کوست ایک جا</p>	<p>۴۵۵ حالی گھٹا میں برقی صفت چاہی یکجا گروہ نام کام کیسوں ابو چوری منہج دو دم جہ سے پوری شہر چوری جھانکی پھر اسلٹ سے سپا غور چوری</p>	<p>۴۵۶ گھوڑے کی باگت چھوڑ دی گھٹا بہی زوی میرے کھد فوج شام کو چپڑے کے جھانکوں نے گھٹا رام کو نیرا پانکھ سے گھٹا کیا تشنہ کام کو</p>
<p>۴۵۷ بجلی مٹی منج خون سے میدانِ ہلال تھا گو یا کہ دو پہر کو شفقِ مین ہلال تھا</p>	<p>۴۵۸ سب ڈر سے پست پاہو کے منہ بھی تیرے توری چڑھا کے سید عالم ٹھہر گئے</p>	<p>۴۵۹ فر لوس پر پختے غش مین جہن کو دھڑو گیسوار دھڑا دھڑتے او مین بھرے ہوئے</p>
<p>۴۵۹ پھیلی ضلیا کے پست شمشاد جا جلوے سے پختے ہلال سیا با نین جا دو سبے ہوئے پختے غش مین غوار جا جلاری مٹی زمین قضا دیکر کے ابو</p>	<p>۴۶۰ چو چھان گل جہن سے غش مین چھان پیشیل جو تاج بزرگاری سے چھان صہبے پختے سب زمین سے تاج چھان پیشیل جو تاج بزرگاری سے چھان</p>	<p>۴۶۱ آیا تیرے سب سبط مٹی ایک کیا میری زبان قطع ہو گیا کر کو مین آہ دست شتم پر صا کے لیا تاج بادشاہ مٹی تار کی سرسبز سے کلاہ</p>
<p>۴۶۲ اسد کم کچھ اور صورت دشت نہر دی شمشیر زوجِ فاطمہ دنیا میں فر دی</p>	<p>۴۶۳ گھوڑے کے گرد چھری ہون او شہسوار مین ہوتی ہون خود شمار کروں کیا شمار مین</p>	<p>۴۶۴ تڑپا کیے علی و بی و امصیتا کی اُسے اور بے ادبی و امصیتا</p>
<p>۴۶۳ شکاف صانِ سیف جگہ جگہ خاکانِ ذوالجلال کی خون مین چھان حاضر جواب بھر کر آرا لال جواب خیر بیک بد چل نہ سب سب چھان</p>	<p>۴۶۴ آئی صدو کھنڈ کر لدا واہ واہ سب غریب کیسے دنا چا واہ واہ بیون کے بھائیوں کے غوار واہ واہ اس حال مین یہ غریب بیک واہ واہ</p>	<p>۴۶۵ دم بھڑانہ چین گرسے نہ چھان سلطان شفقین گرسے نہ چھان زیر کار کے نو روں گرسے نہ چھان کچھ چھان چھان گرسے نہ چھان</p>
<p>۴۶۶ وساز نور مین بشیر دندیر تھی گو یا نگاہِ قہر جناب امیر تھی</p>	<p>۴۶۷ سب و رین منتظر مین مختاری ہشت مین بہم چھانے اب یہ سواری ہشت مین</p>	<p>۴۶۸ کیون ظلم شمر سے نہ زمانہ اٹ گیا تھی لاش منقلب سر شہیر کٹ گیا</p>

<p>۴۱۳</p> <p>علی خاں فرخ میر غلام ہوا شہید دشت بلالین خسرو عالم ہوا شہید اسرار و اجلال کا دم ہوا شہید نیامین اسطیج کے کئی کئی ہوا شہید</p>	<p>۴۱۴</p> <p>چلے کر بلالین و بلالین کے چلے کر بلالین گھروں سے غورین کی اوجاں چلے کر گھروں میں کھڑی تھی تھیں شہزاد بلالین چلے کر بلالین باجیل سے</p>	<p>۴۱۵</p> <p>جانبے پہنچے قتل شدہ گوار چلے کر وہ زان عرب ہوا شہید از غیب خیزید و کھنڈم و فگار کرکٹ چکا حسین کا پورا خنڈ</p>
<p>۴۱۶</p> <p>راحت ملی نہ باد شہ مشرقین کو مغان ہلا کے بج کر کیا حسین کو</p>	<p>۴۱۷</p> <p>سنان تھا مکان عزاداری حسین تھا زلزلہ میں خیرہ زنگاری حسین</p>	<p>۴۱۸</p> <p>تھا وارث ایک وہ بھی ہاں گزریا دوڑو کہ یہ تھا راہیجا بھی مر گیا</p>
<p>۴۱۹</p> <p>جبریل کی صدیقی عجب گھر و تباہ ناحق حسین قتل ہوئے کر بلالین تباہ نکلے سون کو کھولے ہوئے الجیت شاہ ب دو سر خاک اڑانے ہوئے تنگ گاہ</p>	<p>۴۲۰</p> <p>تھا علی سے عا بنظر شہزاد منہ زرد سر کھلا ہوا افتخار سے اُٹھی تھی سانس خفت و غشہ بلالین تھا گھبرا کر جو چلے کر کھسکے بلالین گیا</p>	<p>۴۲۱</p> <p>شہزاد بلالین بلالین آواز نہ جاو رشتہ کلا بلالین ہو نہ جاو آواز نہ جاو شہزاد آگے اٹھا آواز نہ جاو چوں کہ ساقی پیر کے لاؤ آواز نہ جاو</p>
<p>۴۲۲</p> <p>آفسو ملے جاتے تھے رت کا جوش تھا بچے تروپ رہے تھے کسی کو نہ ہوش تھا</p>	<p>۴۲۳</p> <p>آگھون اشک بہ رہے تھے آستین پر تھا آفتاب و صوبہ میں طہنی زمین پر</p>	<p>۴۲۴</p> <p>آزردہ ہو نہ روح شہ مشرقین کی بھو غنیمت اب یہ نشانی حسین کی</p>
<p>۴۲۵</p> <p>لو خاک اڑاؤ حشر کا نقشہ ہو صاحبو کیا رنگ کر بلاس مٹے ہو صاحبو آفتا کا آج سوگ اُتار اے صاحبو آلودہ خاک سے سر نہ ہرا ہو صاحبو</p>		
<p>چہلم تمام ہر شہہ عالمقام کا</p>		<p>ماتم کرو حسین علیہ السلام کا</p>





<p>۱۰۰</p> <p>جلدی خبر باغ ملک اختتام جنگو دعا گوین من فعلت سکام ظلمت ہو و نور حضور داد اکا نام الو الخ لاج زورق ہستی کو تمام</p>	<p>۱۰۱</p> <p>بابوت شایا نہ ہو پیر گلین سلوم ہو کہ تھا کیسی شکر کا شین ایمان کی میر سپاس ہو پیر فقیہین بابوت بیدار الیوا دی حق گلین</p>	<p>۱۰۲</p> <p>جلانی پا جان کے سکینہ فدا ہین او جانی کیر پ کا اچھا سا کونین نہاٹو سکین دھوپ میں سلطان صفین ہو ذوالفقار زیب ہزار شہزین</p>
<p>۱۰۳</p> <p>اسرار کا ر ساز جهان دیکے حسین بیٹا اسی لیے نہ تھین لیکے حسین سب کار و بار دفن ید اللہ کے ہاتھ ہو بابا کا ذوالجناح جنازے کے ساتھ ہو</p>	<p>۱۰۴</p> <p>جلتای دھوپ میں تن مجروح آپکا کیا رات کو جنازہ اٹھاؤ گے باپ کا جنتی دھوپ میں تن مجروح آپکا کیا رات کو جنازہ اٹھاؤ گے باپ کا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>سب کار و بار دفن ید اللہ کے ہاتھ ہو بابا کا ذوالجناح جنازے کے ساتھ ہو جلتای دھوپ میں تن مجروح آپکا کیا رات کو جنازہ اٹھاؤ گے باپ کا</p>
<p>۱۰۶</p> <p>سید سلطان چو پو پو مکھو اربین کو سے فقط اپنے ترک پر اس بدلتی ہو جان چا گھڑی شب نور سازد گرج چچ پو پو پو پو پو</p>	<p>۱۰۷</p> <p>غرض کرد رسول کو اچھو پو بھرا ہے حبیب خدا فدا سے جلوس بچان ہو اری باد شہر غریب دوستی و ملوس شہین بین ابل کو نور و درم خطا وری</p>	<p>۱۰۸</p> <p>ایک ہ غنیمت میں ہوئی شکر کا کام اٹھا عجیب حال سے جارت شکر کا کام تھرا کے مثل شاہ کراہی زرق و غلام آؤ پکاریا پیسے کے عالم بد و غلام</p>
<p>۱۰۹</p> <p>لاٹے کے پاس بھیجے کے رونا ضرور ہے خدمت ہی آخری وہیں ہونا ضرور ہے ہر چند کیا حشم سے غریبوں کو کام ہے تم ہو رسول حق یہ تھا را غلام ہے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>ہر چند کیا حشم سے غریبوں کو کام ہے تم ہو رسول حق یہ تھا را غلام ہے جلانی ہر جان صاحب اس نوین کی کرنی نہ تھی خبر اسے قتل حسین کی</p>	<p>۱۱۱</p> <p>جلانی ہر جان صاحب اس نوین کی کرنی نہ تھی خبر اسے قتل حسین کی جلانی ہر جان صاحب اس نوین کی کرنی نہ تھی خبر اسے قتل حسین کی</p>
<p>۱۱۲</p> <p>بچو جناب خان بدربین کو آسمان میں لٹنے بار شہر شہر کو آسمان کے پھر نہ فاقہ کے نور عین کو کر دیکھا ہو کہ لو چلے حسین کو</p>	<p>۱۱۳</p> <p>اچھی آجی زینب سلطان آزاد ریشہ پر سب حقیقت سلطان آباد لون جاسے شایا نہ ہو پیر گلین تھی یہ تقید بے سود زشت و خوار</p>	<p>۱۱۴</p> <p>اچھی آجی زینب سلطان آزاد ریشہ پر سب حقیقت سلطان آباد لون جاسے شایا نہ ہو پیر گلین تھی یہ تقید بے سود زشت و خوار</p>
<p>۱۱۵</p> <p>اٹھو ادیبوں کو رسیوں کی شان سے واقف یہاں کے لوگ ہیں بھائی بھائی آرام صد شاہ مدینہ کد صحر گئی جلدی کرو تلاش سکینہ کد صحر گئی</p>	<p>۱۱۶</p> <p>نابین ہوں تو سنوں کی محمد کالال ہو بندہ جاوین نعل عقدہ کشتا با حال ہو آرام صد شاہ مدینہ کد صحر گئی جلدی کرو تلاش سکینہ کد صحر گئی</p>	<p>۱۱۷</p> <p>آرام صد شاہ مدینہ کد صحر گئی جلدی کرو تلاش سکینہ کد صحر گئی نابین ہوں تو سنوں کی محمد کالال ہو بندہ جاوین نعل عقدہ کشتا با حال ہو</p>

<p>۴۹ سر پر تازیانہ سپہ شمشیر کیا تاج حسین کے چہرے پر خون غریبہ طاق سے جاری نہیں</p>	<p>۵۰ جس کوئی کوئی تم سے ناتوان جلد کمال غلامے بن شہنشاہ کونان جس کوئی تھے تھے شہنشاہ کونان</p>	<p>۵۱ اچھا کون کون کہا اچھا کون دیا کمال کہا اچھا کون اچھا کون کون کون کون کون</p>
<p>وہ کہ رہی ہو تھے سے ہاتھوں کو پھوٹا جاؤں کہاں حضور کو جنگ میں چھوٹا</p>	<p>گو یا ہو سے پیر کے تن چاک چاک سے یا یا تمھاری بوجھے آتی ہر خاک سے</p>	<p>کھلی جان پھنسا رہی تھی میں دھولے لائے تھے کچھ نہ ساتھ نہ کچھ ساتھ لے لے</p>
<p>۵۲ کوئی نہ تھا کیا تارک مرزا جان کون اب چھوٹا کیا چھوٹا جان کھانگی کے ساتھ کیا چھوٹا جان</p>	<p>۵۳ کیا تم تھا چلب ابو بن چھوٹا جان کچھ تھے تن چلب سب سنا حق آئے جان سیر کیا جو اس طرح کہان میں کدھو تھے</p>	<p>۵۴ فضل خدا کو کیا بدشہادت سیر کیا کوئی نہ دیا بدشہادت میں دھو تھے میں کھن کی نہیں چھوٹا جان</p>
<p>۵۵ کیونکر رہ سیدہ باؤلی سرور چھوٹا جان کب آئینہ شکار سکر سے چھوٹا جان</p>	<p>۵۶ کھو یا فلک سے قبلہ و کعبہ کے نام کو ہنگام فرج بھی نہ پکارا غلام کو</p>	<p>۵۷ تدبیر سے مطابق تقدیر ہو گیا سونا ہار ا خاک پر اکیر ہو گیا</p>
<p>۵۸ اس وقت شہر کے ہر گھر میں آئے تھے کاشمیر کے ہر گھر میں فخر سے آئے تھے کاشمیر کے ہر گھر میں</p>	<p>۵۹ بولاتے حسین کے شہنشاہ کار دادا کی شکل سے شہنشاہ کار جب سچ ہو گیا تو شہنشاہ کار</p>	<p>۶۰ پڑھیں پڑھیں غلام غلامین خدا دھنستہ آتش صبر و رضا میں ہر ایک شہر کے لطف غرض تھا میں</p>
<p>آفت سے دشمنوں کی رہائی ضروری تم ہو امام عقدہ کشائی ضروری</p>	<p>بھاری ہر رات فاطمہ کے نور میں پر کیا گزرے دیکھتے شہنشاہ اول حسین پر</p>	<p>پانی صفا ہو سے جو ترسینہ ہو گیا تن پر چاغبار دل آئینہ ہو گیا</p>

<p>۵۷۵ اچھا گوشتی ہو یا بانی عین اللہ ہوئی جو خوب شہر و نوا کل نوا کس قریبیے اٹھ گئے اور صاحب فروش ایک خونین مرد وہ ملا جسکی تھی تلاش</p>	<p>۵۷۶ چو در کج لوٹے میں ہوا تیسرے تھے تو میں جو دن شاہ شہید تر آئے لب فرات وہ بیدین و دیگر پہلوں میں آئے کہ لگے کھولنے کو</p>	<p>۵۷۷ گناہ نام نہ زلزلوں کا وہ گمان چو کجی ہو گیا کجی خلیج کشتان زینب کے گئے شہر اسے لیے تھا کوئی جوان آواز کا طوق اور ہر طرف رو کی چلیاں</p>
<p>۵۷۸ کیا نور آفتاب لب بام رکھا مثل نگین حسین شام رکھا</p>	<p>۵۷۹ پیا سونکا خون تن سے ہر دو چھتے رہے تینوں سے خبر و نوا ہو پوچھتے رہے</p>	<p>۵۸۰ غل تمامات غارت ابن علی ہوئی کھولی کسی نے سید مولا علی ہوئی</p>
<p>۵۷۹ ہلوں بلکیا دل نالشا و درد مند تھرتے ہاتھ جانب گردن کیچے بند کی رو کے عرض گرم ہو چکا ہو بیت بند کھل جانے خلق عجیبی غارت بن ہو بند</p>	<p>۵۸۰ شہر دن کا خون کیا تھی چھ بھلے نہا نہا کے ہو دریا سے پیچھا مارے شوقی کے شمع تھے رخسار خلیج تمام صاف خون ماضی شہید شکار</p>	<p>۵۸۱ بھولتے تنکا تھن جو صاحبان آئے انہوں کے لاشے چھ کیے سب پیچھے جنگل میں رہ گئے شکار شہر حجاز تھاج خون مہیج اسرار ہے نیاز</p>
<p>۵۸۱ خالق توبل پاک کے دامن کا واسطہ شہید کی کٹی ہوئی گردن کا واسطہ</p>	<p>۵۸۲ کپڑے بدل بدل کے شکر گلے ملے اصغر بد سے نہ لبین پر گلے ملے</p>	<p>۵۸۳ بے غل بکین گل زہرا پر رہے اٹھ اٹھ گئے مریض سیاح پر رہے</p>
<p>۵۸۲ مقتل عین تھیں وہی نہ بچ کا خلف ساری باریں ہو گئیں عالم سے بھولت خجہ آرائی فوج شکر سے شریف کعبہ جلانے حرم سے پیچید</p>	<p>۵۸۳ غارت کا مال جمع کر دیا بلیاں لایکونی ہو سے بھرا شاہ کا لباس خفا خال نیت عقد کشتا تھی کسی لباس پیشکش کے قاتلین کا بے گناہی لباس</p>	<p>۵۸۴ وہ دن قلیل خواب بن گیا شہر شجاع جنگل میں چھوٹے بندوں کے شجاع انجار کی وہ چھاؤں وہ شہید کی شجاع وہ غار جا جاوہر پادوں کی انفاع</p>
<p>۵۸۴ لوٹے برج خمس خدا کے کریم کے دیر بگرنے لیے گوش تیم کے</p>	<p>۵۸۵ کوئی عامہ شہ صفدر لیے ہوئے کوئی روا سے پاؤں مضطرب لیے ہوئے</p>	<p>۵۸۶ سنان سب دخت ہوا بھی تھی ہوئی یتوں میں گر گئے شہیدان جی ہوئی</p>





صوت اگر تک نہیں سار کا  
بجوں کو بار بار بیان آ رہے غش  
تھے مرنے مرنے میں دبان اور  
نہی خاک ترش عزت سلطان جوں

غل سے کاشکوں کے بیان انتشار تھے  
بہر آہ گوشہ گردون کے بار تھے

وہ شاد دیا نے غلطی نہ سنا کا جا  
بڑھ بڑھ کر کیداروں کا جگلی جگ  
چو نہ ہو اسے گشت خون شہر دیا  
مردم خراب قاطعہ نہ ہو کی پیدا

ایجان جان کیا تری ہلکان ہو گئی  
بیٹا حسین میں ترے قریبی ہو گئی

زمین کا رکنہ زانو نہ پختہ  
سے تیک نام سبیل کی کو پکارنا  
گم کیا کر کے زلف کلمہ سوانا  
ہو کا دل سے باغ و بہار گارانا

کیون ولی نہیں روا بھی تن با شوق  
ہو گی یہ چاندنی شہر بکس کی لاش پر

موسے پادشہ شہر بلا نشیون دیا  
وہ روزی کس کی وہ غیر جلا ہوا  
لینا کبھی ملنا بون کا وہا متعین ہوا  
تھکانا جانی قاتلون کا روزن وہ جا بجا

آئی سموم گرد آڑی دم بھی رک گیا  
گھر اس کے آگھ گھر میں ہو میں جب نہ جھک گیا

عالم کی شان بڑا بیان تھی خاک  
توچن کے جو آئی چاندنی اوچا جگ  
ڈر دے کے دیکھنے کے جگہ رادھو  
تیرے پھینک دیں شہر کی نیرینا شکے

بیٹھے ہوئے تھے جان محمد اسی جگہ  
بجی تھی کل حضور کی مسند اسی جگہ

عقاب شہنشاہ کا رکنہ زانو نہ پختہ  
اکبر کے رکنہ زانو نہ پختہ  
چو نہ ہو اسے گشت خون شہر دیا  
مردم خراب قاطعہ نہ ہو کی پیدا

بڑھنا دعائیں باد شہر بے نظیر کا  
تھا آہ عصر تک یہیں جھولا صغیر کا

آہ بوجھ تن سے باطن کا  
مردم کی شکل دادنی غرت ہوا  
پہنا زمین نہ چنچے نہ خست عزت شاہ  
چور و کچھ قاتلون میں خلد تھے تباہ

تھے شگے ستر عام ملک آسمان پر  
بجھائی تھی گیسو وکی سیاہی جہان پر

وہ شہنشاہ خیر و نیک کا شہر  
لاکھوں ناز و دل و شان کی شہر  
مان سے گھٹکے کے سکھنے تھی کیا یہیں  
کو تو نیرینا شہر کی نیرینا شکے

دے آ کے کوئی دلیر نہ تھا کی کو دین  
بیٹی کو چین آئیکا بابا کی کو دین

میں جہنم کی چاندنی تھی نہ غش  
نہ پختہ زانو نہ پختہ  
تھا رکنہ زانو نہ پختہ  
نہ پختہ زانو نہ پختہ

رخمون کے ہار پہنہ ہوئے ہاتھ پاؤں میں  
سوئے ہیں میرے چاند ستاروں کی جھان میں





<p>۴۱۴</p> <p>میر نے آن بھونک کر اس کا دل بی خدا کا فضل و غم جانے لیا کوئی فسانہ عم کہیں آراں میری آج سوری تو یہ لیا چپا</p>	<p>۴۱۵</p> <p>بل کا حال گلیوں کوں کہا خوش کوئی نہ کوئی چپ پڑا و حسین کھنچ کھنچ کے ابروؤں کی کانوں کی تیرا شاہ گونہ نشین کا چھپا</p>	<p>۴۱۶</p> <p>پچھلے ہر نہ بہ خدا روئے حضور کچھ پہلے نوش کیے پھر سوئے حضور دوران بہ مصروف قدم تو تیرا شوق شوقین پر آفتاب</p>
<p>۴۱۷</p> <p>پہونچی قریب سرور جو سرور کی یاد میں آنسو نکل پڑے قدا کبر کی یاد میں</p>	<p>۴۱۸</p> <p>مردم کو بچ نور نگاہ میں ہوا آنکھوں کو صدق و بیخ زلال علی ہوا</p>	<p>۴۱۹</p> <p>چوین زبان حال سے کہنے تجھ کو ہو تار بار سے زیب میں روشن نور لباس شاہ کا پرخون و چین کانوں میں بالیوں سے کہا و دم</p>
<p>۴۲۰</p> <p>آیا جیو دارا صفیر نہ کیا کلا گلا سے شمع کو دیکھ کے دل و چراغ آفتادہ خاک پر تھے جو شمشاد بولا تھا طو لال شاہ سے شہیدان کہلا</p>	<p>۴۲۱</p> <p>گہرا کے یاد کا کل شہر میں جو پھر پڑی بے اختیار دیکھ کے سنبل کو گر پڑی</p>	<p>۴۲۲</p> <p>لشکار و کھر خدیو فلک بارگاہ کا کھڑے رہا تو تن سے کسی یگانہ کا</p>
<p>۴۲۳</p> <p>نہ گیس ایک لکھ پڑی یاد آئی شہنشاہ وہ ایک نہ دروختا بلکہ سنبل کے گلہ نظر و نظر آئے تو جالت ہوئی تباہ نظر و نظر میں پھر گیا شاہ دین پناہ</p>	<p>۴۲۴</p> <p>آواز طوق تھی اکھ گھوڑی نغان پہن دو جھوٹ گدازن جازنا توان غبت میں کہ رہی تھیں نہ یاد پڑیاں ہوہ ہر جہان و خیر سلطان ارجان</p>	<p>۴۲۵</p> <p>جی تن سنگ تو کہا تھا کہے یا رسول تو نے کہے کیا کہیوں غافل و غافل</p>
<p>۴۲۶</p> <p>تھی بلبلون میں دھوم عجب زوین کی آئی شکست گل سے صد اوامین کی</p>	<p>۴۲۷</p> <p>گہر کے کہاں داسے قصور ہو نہیں زہر کی بیویوں کے سروں پر رواں</p>	<p>۴۲۸</p> <p>آرام ہو نہ بہر منزل سے چین ہو دل نے کہا کہ خاک ہو جسم میں ہو</p>

<p>۱۰۰ دل پر تمام حال کھلے ہوئے نہ خجالی کھوئے بیان جو چہرے نہ سفیدی سب تیرے دل کو کے چلی نہ خجالی حسرت گزند ہو طرقت عرصہ قتال</p>	<p>۱۰۱ آئی صدا کہ حضرت علیؑ کی تصویر جتنی رہی ہو تو دل کی تصویر کاشمیر جاؤ باو کے ریکارڈ الوداع سونا خدا کو جو جائے شیر الوداع</p>	<p>۱۰۲ آئی تیرے تفریقیت کو دل پر عریض تمام دیا بادران وطن کو بی بی بیام کچھ نہ تیرے پیاس میں غم کیسے جو کام خاقان نے کھ لیا کھوئے سر کر تیرے نام</p>
<p>۱۰۳ بس خود سوار کی لال محمد کی رک گئی زیب من حسینؑ رخت و جھک گئی</p>	<p>۱۰۴ گر دیکھنا نصیب ہوا اپنے مکان کو پر سافر و دیکھے گانا نا جان کو</p>	<p>۱۰۵ دل مشتعل رہا دم آخر ہنسا کیا خبر پھر کیا یہ مسافر ہنسا کیا</p>
<p>۱۰۶ جلالیت کے سیر اسیر بن چلی لو جہانی الفراق کہیں بن چلی چھوڑ کر چھٹ کے بلبل غم بن چلی تکلیف میں تو چھوڑ دیا کیف بن چلی</p>	<p>۱۰۷ لے لے گا آپ سیری طرقت ہی ضرور ناتفاق ہو کر حسینؑ آپ سے دور است نے آپ کی جھجھکار تو مقصود نہا نہیں کوئی جو رہا حافظہ دور</p>	<p>۱۰۸ صفت کچھ کہیں رہا لگا لگا جھجھک لے لے گا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا آئے مگر دل نے بھی لگا لگا لگا لگا فرقہ دہ پیری نہ بیان آسکا پیر</p>
<p>۱۰۹ ہوں قید سے رہا وہ زمانہ ہو یا نہ ہو بھر دیکھے ہیراں کھی آتا ہو یا نہ ہو</p>	<p>۱۱۰ چنل پڑے ہوں خار جو صابر کی قریب دو چار پھول رکھ دے مسافر کی قریب</p>	<p>۱۱۱ تھا و صیان پیاس میں دم آخر بھی پکا پانی سٹے تو فخر لازم ہو باپ کا</p>
<p>۱۱۲ کھنکھناتے گھر کی بی بی بن جتنی رہی تو جہانی ضرور آجی بن ہوئے قافلہ کو لائی بی بی بن اچھا عدد گزرتے ہیں اب جا بی بی بن</p>	<p>۱۱۳ باز فدا ہے ایک ہوا دریا کا حسین یہ سچم چاہے ایک ہوا دریا کا حسین مگر ہوا ناک ہوا دریا کا حسین تفصیلہ فزق خاک ہوا دریا کا حسین</p>	<p>۱۱۴ بہر تمام ہوشیہ کتنے اچھے کلام جلاوٹ نے یہ کتنے طے پڑھا ہے کلام جو پانچ چار روز میں جانا مایاں م عالم نے یہ کتنے کچھ دیکھا ہے کلام</p>
<p>۱۱۵ ہیوون کا بادشاہ مدینہ سلام لو جانی ہو جہانی جان سکینہ سلام لو</p>	<p>۱۱۶ دودن کی بھوک پیاس میں سوجھیا لگا حضرت کی بوسہ گاہ ہمارا لگا لگا</p>	<p>۱۱۷ گر بیان تمام عزت حیلہ رچی گئی بھائی کو دھنی ہوئی خواہر چلی گئی</p>

<p>۴۴۴ خوش خوش عیان کا پوچھ چو پڑے ہوسے آنکھوں کو لیکے گودین میں آکر ٹھہرے ہوسے آئی توجان عورت من کلک شاہ علی دیکھنے کے لیے نہا دیکھنے کے لیے</p>	<p>۴۴۵ سید انیان بن برنہ سوز پختہ ہو گیا نکستے تھے ایک ایک سے جا بیا گیا نکستے تھے ایک ایک سے جا بیا گیا</p>	<p>۴۴۶ نہایت باس فافہ ہر تکرار کیا کرتا تھا جوان معصوم میں بیان نکستے تھے ایک ایک سے جا بیا گیا</p>
<p>خوش خوش عیان کا پوچھ چو پڑے ہوسے آنکھوں کو لیکے گودین میں آکر ٹھہرے ہوسے</p>	<p>ہو کل کا ذکر شاد میں بیکناہ تھے بابا ہمارے شرب و بطحا کے شاہ تھے</p>	<p>کپڑے رنگا دو شاہ خوش تہاں سے تھیں یہ ہنستے ہوئے دیکھ کے ہل حال سے تھیں</p>
<p>۴۴۷ کیا متوج دور اس خلق خراب ہوئی کشت میان شہر شہر چاچا ہوئی اسے میں آمد آمد اہل بجا ہوئی اسے نظر سے قیامت بیا ہوئی</p>	<p>۴۴۸ تھا بادشاہ ازاد یوں چو پڑے خیال جلستہ تھا چھوٹے ہوئے تھے سونہاں شانوں میں تم چھوٹے تھے سونہاں مٹھو کھیلنے لڑاؤں میں مصطفیٰ آل</p>	<p>۴۴۹ یہ تھی ایک کون چاہا ہوئی بھینٹنے لگے دین کوئی اور کی تھی یہ تھی نہیں ہو سب طر شہر زہری کرو یا جوئی ہن شہر گردن ہوئی</p>
<p>جس وقت چاند ساسرا کیر چک گیا اہل شباب روئے کلچر دھڑک گیا</p>	<p>کو ٹھونیر آکے لوگ ردائیں جو دیکھے بڑے تھے سوار نیزدن کی نوکوں سے لگے</p>	<p>بیوہوں سکھیا نظر ہی بیان والہاں صدقہ تو ہر حرام محمد کی آل پر</p>
<p>۴۵۰ مصرف بندوبست سوارانہ ہوئی ہر دم ہوا تین تین تین تین بار آگے تھے کاٹنے ہوئے چو پڑے کھلے لباس ہوئے پیرا پیرا</p>	<p>۴۵۱ نکستے تھے ایک ایک سے جا بیا گیا نکستے تھے ایک ایک سے جا بیا گیا نکستے تھے ایک ایک سے جا بیا گیا</p>	<p>۴۵۲ تھے بعض دنوں میں چو پڑے تھی نہیں کسی سے فصل میں خبر کیا کیا کس ضد یو جہاں کا لٹا ہو گیا چھپا کس نے تھکے لب باہم</p>
<p>کوئی ہنسنا تو ایشا کت است سے ہو گیا بابا کے سر کو دیکھ کے خاموش رہ گئے</p>	<p>امان اٹھا کے پھینک بھی دویم دکھا گیا بابا کے میں میوہ فردوس لاشیکہ</p>	<p>قیدی رشتہ دار کسی بادشاہ کے ہیں فضہ پکاری صاحبو بند خدا کے ہیں</p>



<p>۴۹۱ تھا تو بنی حاکم صفاک و گریان کی عرض ایک پیکر کے تھے گریان آئین اسیر سے اشار کیا گریان مہربان چھاپا بون چوں کو بیگان</p>	<p>۴۹۲ ہو چا کر حاکم ظلم و حجاب رہا کے باقرین سر شاہ فلک جناب وہ گلے لگا کے نہ سنا خانان مرتب</p>	<p>۴۹۳ کچھ بھٹی تپا آب بہ ہوتا کباب کسی نے نہ دیکھا اٹھا نے چھری کباب دادا دین چا کر تپا ہون پر درغاب نارکت بہت بینا ہو چھوٹی مانی کباب</p>
<p>فرط حیا سے پاؤں اٹھانا محال تھا اہل حرم کو دیر میں جانا محال تھا</p>	<p>رکھنا نہ فرق سید ابرار تخت پر تھا پشت میں تو سہوہ نگار تخت پر</p>	<p>جی چاہتا ہوں سر سے لٹ جاؤں دور کے کھلو ایسے جو ہاتھ اٹھا لاؤں دور کے</p>
<p>۴۹۴ چھ بھٹی تو غریب کیا تو نہ کھلے دربار بادہ کش میں بھلا کس طرح جاہل غیبت کو خجی غلط سے ہون پر تپا غل تھا کہ جلیسا نے فیض بون کو تپا</p>	<p>۴۹۵ جام شہر کیا بننے زمین تخت آ کے زیر سیاسے شہا کا تخت ظلم کس کو تخت میں تھی یک جہت آتش دور در پر لک اقل تخت</p>	<p>۴۹۶ اسم کہا نام نہ بڑھ سکے تھی قدم کیون او نہ بیجان کے ابر کیا تم پر عزت و طالب غلہ زندگی تم باشق ان ابون کے سول غلام</p>
<p>فریاد اہل بیت حسین شہید کے ناچار آئے سامنے تخت یزید کے</p>	<p>چھ بھٹی کا نہ مطلق ادب کیا مشہور ہو جو دشمن حق نے غضب کیا</p>	<p>نرخون بہن بال ب اس ل لول کے تھے روز عید ہاتھ میں گیسو رسول کے</p>
<p>۴۹۷ لیکن سی کا ہاتھ نہ اٹھا نہ لگام استاد آئے تخت کے تھے ناواقف آیا جو شہر سے بھٹے ہوئے مسام ایک ایک کو دکھا کہ غیب کیا کلام</p>	<p>۴۹۸ بال شہر پہن علی اٹھا رہا کہیں سین پر اپنے چھری جو شکر غلامین ہو شہر شاہ سلا مانند بیدار بے واسے بھی تھوڑا</p>	<p>۴۹۹ نہ چرانے اسکناز سے لایا زینب پیشیم صطفی کا اجالہ اور زینب اسے فلک سے جادو ڈالا اور زینب مجان تر گیسو دن والا جو زینب</p>
<p>لیٹی تھی اس گرجہ صالت پناہ کی کافی ہیں اسنے خشک کین خلق شاہ کی</p>	<p>زینب جگر کو تمام کھائے سے شاہین واسر تار یہ کہ کے سکینہ لٹ گئیں</p>	<p>جو سے ہیں پیشرب و دندان رسول کے نعل و کثر تار کین ہیں قبول کے</p>

نرخون بہن بال ب اس ل لول کے



<p>۴۹۱ تھا خوش حال کیم صفاک و گریان کی عرض ایک پیکر کے گریان آمین اس پر اسے انا را کیا گریان مردین چھپا پاؤں چوں کو بیان</p>	<p>۴۹۲ بیا چو تیرا کیم عظم و حجاب لگا کے لہو میں سر شاہ فلک حجاب بیا گلے لگا کے نہنسا خانان فریب</p>	<p>۴۹۳ کچھ بھی نہیں تیرا یہ تو تیرا کیم غضب کس کی جیہ نیرا اٹھا کے چھری کو اب داداؤں پکانی ہوں جو دم غضب نازکیت میں ہوں چھری پکانی کیم</p>
<p>۴۹۲ فوطیا سے پاؤں اٹھانا محال تھا اہل حرم کو دیر میں جانا محال تھا</p>	<p>۴۹۳ رکھا نہ فرق سید ابرار تخت پر تھا پشت میں تو سروہ کما تخت پر</p>	<p>۴۹۴ جی چاہتا ہوں سر سے لپٹ جاؤں دوڑ کے کھلو ایسے جو ہاتھ اٹھا لاؤں دوڑ کے</p>
<p>۴۹۳ چھ بھی تو غریب کیم کھانچا کیم دیر بادہ کش میں بھلیا کیم غیبت کو چکی طرد سے ہوں ہر تیرا غل تھا کھلے سارے سب بولوں کو لکھ</p>	<p>۴۹۴ جانب شراب نہ نہ زینت آ کے زینت سارے بھیا نا زینت ظالم کے سوت میں چھری کیم چوب آندروں دور پر نکل نقل و حرکت</p>	<p>۴۹۵ اسد کما نام نے بڑھ کے کئی قدم کیون اوڑھ جان کے اب کیم جو عزت و جلال خداوندی کیم حاشی ان ابوں کے بول نقل و حرکت</p>
<p>۴۹۴ فریاد اہل بیت حسین شہید کے ناچار آئے سامنے تخت یزید کے</p>	<p>۴۹۵ کچھ مصحف بی کا نہ مطلق ادب کیا مشہور ہو جو دشمن حق نے غضب کیا</p>	<p>۴۹۶ تیر خون چین بال ب اس دل ملول کے تھے روز عید ہاتھ میں گیسو رسول کے</p>
<p>۴۹۵ لیکن کجی کا ہاتھ نہ اٹھا کیم استاد ہائے وقت کے تھے ناوا کیم آیا تو شکر سارے کھینچے ہو کیم ایک ایک کو دکھا کیم کیم کیم</p>	<p>۴۹۶ کیم کیم کیم علی اٹھانے کیم کیم کیم کیم کیم کیم شکر خدا میں کیم کیم کیم کیم مانند بیدر کیم کیم کیم کیم</p>	<p>۴۹۷ نہ چرانے اس کو نہ سارا کیم چشمہ صدف کے کیم کیم کیم اس پر فلک نے حادثہ دلا کیم جان بڑا کیم کیم کیم کیم</p>
<p>۴۹۶ لیٹی تھی اس روح ہر بات پناہ کی کافی ہیں اسے خشک گین خلق شاہ کی</p>	<p>۴۹۷ زنیب جگر کو تھام کیم گے سے ہائیں واہسرتا یہ کہ کے سکینہ پٹ گئیں</p>	<p>۴۹۸ جو سے میں پیشرب و دندان رسول کے نعل و کمر نثار کیے ہیں قبول کے</p>

تیرو ایک تھا کہ جاوید یا کر خوش آئے



<p>۱۰۰</p> <p>بلبلانہ شہر سلطان چوہن نیز شہر کی کھیتی کھیتی پوری کھیتی کھیتی کھیتی نیز شہر کی کھیتی کھیتی</p>	<p>۱۰۱</p> <p>ارٹوب سے ضبط ہو گیا جلال تھانہ کے عین میں آنسو کے کمال نیز شہر کی کھیتی کھیتی پوری کھیتی کھیتی کھیتی</p>	<p>۱۰۲</p> <p>اسوقت بھی ہو عقدہ اعلیٰ وارکن شق ہو زمین کے ابھی تو نہ کارکن اس سرکار میں بھی بی بی کارکن نیز شہر کی کھیتی کھیتی</p>
<p>۱۰۳</p> <p>بلخ شرف میں فاطمہ کی ہمدیر ہو نیز شہر کی کھیتی کھیتی</p>	<p>۱۰۴</p> <p>سرد علی کو باغ شہادت ضرور تھا طفلی سے کار خیز شلست ضرور تھا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>ایما کے ساتھ امریندی سے پھر پوس چکے جو برق آہ فلک پھٹ کے گریس</p>
<p>۱۰۶</p> <p>گو یا ہوا وہ شہر خلی کائنات او خواہر حسین کی کوئی بات نیز شہر کی کھیتی کھیتی پوری کھیتی کھیتی کھیتی</p>	<p>۱۰۷</p> <p>جہاں سے وہ تہ کے گری بھائی سے جو دھج مٹی کیا ہمداری باقی رہا حسین سے نام نہ پوری پوری کھیتی کھیتی کھیتی</p>	<p>۱۰۸</p> <p>نیز شہر کی کھیتی کھیتی نیز شہر کی کھیتی کھیتی نیز شہر کی کھیتی کھیتی نیز شہر کی کھیتی کھیتی</p>
<p>۱۰۹</p> <p>مولے وہ کارکن سے یہ عیت کہیں سنی آواز جس کی روح امین نے نہیں سنی</p>	<p>۱۱۰</p> <p>شیر خدا کا شیر بڑا نام کر گیا ہی یہ تو انتہا سے شجاعت کمر گیا</p>	<p>۱۱۱</p> <p>بیتاب ہندسے یہ حال کھڑی ہوئی بیٹھا جا رہا ترقیق اٹھ کھڑی ہوئی</p>
<p>۱۱۲</p> <p>بولانیدان تو سب گھٹ گیا بریں طوت سے جو دل شہر گیا دیکھا ہمداری سے چلی گئی ارادہ کا حامی رقی گئی</p>	<p>۱۱۳</p> <p>کھلی تھنت نشینی اسد جلال و قمرین جب جلال نیز شہر کی کھیتی کھیتی پوری کھیتی کھیتی کھیتی</p>	<p>۱۱۴</p> <p>گھبرا کر کھڑے ہوئے کسی کیل سے دور کے جلدی نڈیا نیز شہر کی کھیتی کھیتی پوری کھیتی کھیتی کھیتی</p>
<p>۱۱۵</p> <p>سرخو بیان لہو سے وہاں جسم لال ہو محلج ہو روح کو تھا را یہ حال ہو</p>	<p>۱۱۶</p> <p>عم ہومین خوشی ہو خدائی کے وسط بندھوا لے ہاتھ عقدہ کشائی کے واسط</p>	<p>۱۱۷</p> <p>بچے ذرا سے کئی ساتھ ساتھ تین در دارن میں حضرت تزیی کے ہاتھ تین</p>

دو دہے

<p>۱۱۱ دو ہفتے پہنچتی ہوئی تھی وہ روز جلانی دور کیا کہ غضب ہو گیا حضور تھا جو خیال آجکوار سکا ہوا طور نفران کیا ملا نظر ایسا اندین ہو</p>	<p>۱۱۲ نور سیدان کھڑے ہوئے سحر انگیز حاکم سے نیت شریفہ ان کے کام چپ سب خنجر میر با لکھنا تیار سب سکون تھا حضور دار کا کیا تشہیب</p>	<p>۱۱۳ ہر باپ بوا عجب عالم ہر ایک گھبرا کے اٹھ کھڑا ہوا اللہ کا وعدہ بولاردا کو وال کے اسیر کیا مدد جھک گیا ذلیل بیکاری وہ بیکسو</p>
<p>اشکوں کی ہزار گھونٹیں بہتی ہوئی تھیں اللہ خیر ہو یہی کہتی ہوئی چسپنی</p>	<p>کچھ جسے کام تھا نہ شہ مشرقین کو پھر ایذا نیکس لیا مار حسین کو</p>	<p>پروردہ کی میرے خوب تجھے کہہ ہوا زید سرنگے خاندان محمدی ہوا زید</p>
<p>۱۱۴ گرمی تھی ساتھ خواص کی تھی جسم وہ کا پتی ہوئی پوچھی تھی کری کہانی بھڑکی ہند خاک پر کہہ نہ تھو کہ انے لگا بجے جگہ</p>	<p>۱۱۵ دیکھ چلے جو سیکڑوں خنجر حال کے بہ ہند اٹھ کھڑی ہوئی دل کو نکال کے دیکھا نام زادیوں کو نکال کے عکس کے گرو گیسو دو خنجر حال کے</p>	<p>۱۱۶ ہر فرقان شاہ ولایت میں پائین رہا یہ نشان شرافت میں پائین دکھن کہیں کہیں جنت میں پائین فرقان اٹھا کہ نور کی صورت میں پائین</p>
<p>دل سے کاٹا دل سے صدمہ ہی فکر ہو سنو کمانی باتیں ہیں کس جا کا ذکر ہو</p>	<p>پروردہ اٹھا کے ہاتھ سے بائیں گل پری ہی وہ حسین کہہ کے کھلے سرنگل پری</p>	<p>۱۱۷ بچھ ہی بچھ حسین کی عزت کا وہ بیان ہو بچوں کی گردنوں میں رس حق کی شان ہو</p>
<p>۱۱۸ پچھ ہی ہند پدہ در سے آدھرتی گرم غم غم غم غم غم غم غم غم دل سے کہا کہ مجھے گم غم غم غم پہرے صدمہ آہستہ آہستہ غم غم</p>	<p>۱۱۹ بولی حسین اٹا را غضب ہوا نہیب کے بادشاہ کو را غضب ہوا بیجان ہوا بول کا پیرا غضب ہوا ٹوٹا خدا کے شوش کا تا را غضب ہوا</p>	<p>۱۲۰ نہیب جھکنا نظر آج کل کا پروردہ کا پھینک دے وہی شمشیر گم قدم پر آئے یہی درد سے فغان ہوئی غضب حضور کمان چلے کمان</p>
<p>غصے میں بلبل جن راز کون ہو اول یہ فاطمہ کی ہم راز کون ہو</p>	<p>چھوڑا زمین پر شہ گردن وقار کو کسے کیا یہ فوج غریب الد یار کو</p>	<p>۱۲۱ بولی حسین مر گئے قدر اب کمان رہی اویسند نہیب آج وہ نہیب کمان رہی</p>

<p>۱۱۱ جاں نچو دخل میں تجھے نہیں بھیجیو اچھے قتلے تھے بھی کہ بدو سے قتلے نہیں میں آج کل سی کے سزاوار اور غم خیز</p>	<p>۱۱۲ کیا بعد بابت میں بھائی میں نہیں میں ہوں اسیرِ افکارِ صغیرِ وطن میں بہو ہر کا تیر سے ظلم و عابد رس میں بیدار لاشہ شہرِ زیب وارن میں</p>	<p>۱۱۳ اے کہے کہا قریب سکنیہ کہ تو حال نیلے پین شاخِ زارہ عالمِ گارِ گل رہی پین کان دیکھو تو فوج سے شاہِ بال بولین نہیں نہیں تجھے ہو گا سب مال</p>
<p>۱۱۴ مخ بے نقاب زلفِ سیہ تار رہی ای ہند نہ بھی گردشِ لیل و نہار رہی</p>	<p>۱۱۵ بالکل محل میں بھائی کے دیوانہ ہو گیا حال اس خدیوِ عصر کا افسانہ ہو گیا</p>	<p>۱۱۶ فرقِ مبارکِ شہِ عادل سے پوچھنے ای ہند میرے باپ کے قاتل سے پوچھنے</p>
<p>۱۱۷ میر جان ہو چکا علی صغیر زینب نے دی صد علی کی بھی مرگ</p>	<p>۱۱۸ پانچ چار دی ہوئی بھی جعفر بھی مرگ چالیس کوئی قاتل سمجھا بھی مرگ</p>	<p>۱۱۹ فرز دس کو گئے رفقا کس امام بھی بیسر ہوئے حسین علیہ السلام بھی</p>
<p>۱۲۰ تا کی بیان حال اس میرانِ درد مند اربابِ غم کو نہیں ملے غمِ پسند</p>	<p>۱۲۱ سرِ علی کی وج سے تیر ہوا بلند صخرِ حق میں جسکو زور بھی تیر بند</p>	<p>۱۲۲ تیر اکلام صورتِ یوسفِ عزیز تیر اکلام صورتِ یوسفِ عزیز</p>



<p>۴۰</p> <p>آنست چن چن کون فدا ہوئے خدا خلق کیلین ناپا ہوئے</p>	<p>۴۱</p> <p>کھینچا رہن کو لشکر اعلیٰ کیلین ناچار کھڑے ہوئے شجاع و دلیر</p>	<p>۴۲</p> <p>بولو حسین بن علی بن علی نست کردند ظالمون کی بیخودان</p>
<p>۴۱</p> <p>تھے حلقہ سپاہ میں ریشہ بدین تھا زہرا کے آفتاب کا سوچ گمن میں تھا</p>	<p>۴۰</p> <p>زنجیر برہنہ شک سلسل پڑے ہوئے غل تھا کہ تیر یونین ہن موتی جڑے ہوئے</p>	<p>۴۰</p> <p>بہرہ دہی کو بکارا نہ جاسایگا لاشامیان قبر تار تار نہ جائیگا</p>
<p>۴۲</p> <p>کھنڈیہ لہجہ کی گریبان چن چہرہ آداس غرق مرق و پھول ہن</p>	<p>۴۱</p> <p>پتھن مال کے سر سے بکارے چلین سوے دیا شام اب اسے چن چن چلو</p>	<p>۴۱</p> <p>بلیکا دل تو سب پتھن عین ہن کیا نہ غلہ کس جو آئیگی ادھ</p>
<p>۴۱</p> <p>شانوں سے اہل ظلم رسن کو تہ نہ تھے سجاء و سر جھکائے تھے کچھ بولتے نہ تھے</p>	<p>۴۰</p> <p>جنگل میں لاشن صوفیے مددے اٹھائیگی بابا کے سر سے ہکو بت شرم آئیگی</p>	<p>۴۰</p> <p>فیض بہار نخل بدن کو حصول ہن بیٹا ہزار دہ صد و پنجاہ بھول ہن</p>
<p>۴۲</p> <p>گھٹی گردن ضعیف و بلیک پہناتے دوسرے طوق کیم کیم</p>	<p>۴۱</p> <p>ہم پتھن چن کر دے تہم پتھن باندھو گھٹے کو ہاتھ کھلے پتھن</p>	<p>۴۱</p> <p>کجاوہ گردن تہم اسے میر شہ کام تربت بنائے اور کسی کا نہیں کام</p>
<p>۴۱</p> <p>خدا کی نہ اٹھ کے حضرت سجاد و زین رویا کیے کھڑے ہوئے حداد و یرنگ</p>	<p>۴۰</p> <p>خدمت یہ آخری ہوشہ مشیر قہن کی گرم کہو تو قربا لہن حسین ۲ کی</p>	<p>۴۰</p> <p>بہر زیت سان جی ہون پر خبار جی شہیر سر فراز جی ہوا کسار جی</p>

<p>۱۸ بیکس پر کار خیم بنیاد کیجئے نہ کہ بیکس پر کار خیم بنیاد کیجئے</p>	<p>۱۹ کوئی نہ تھا اندیشہ و سوسائت کا کوئی نہ تھا اندیشہ و سوسائت کا</p>	<p>۲۰ تھے خیر خدایوں کی سبکدوشی تھے خیر خدایوں کی سبکدوشی</p>
<p>۱۹ گردن کو فطر صفت ڈالے ہوئے گردن کو فطر صفت ڈالے ہوئے</p>	<p>۲۰ خاک غرائی ہوئی تھی گرد راہ کی خاک غرائی ہوئی تھی گرد راہ کی</p>	<p>۲۱ جب لون ملی وہ لاغور و لگہ جگ گیا جب لون ملی وہ لاغور و لگہ جگ گیا</p>
<p>۲۱ بوسکہ صدف خالق غفار دے مجھ بوسکہ صدف خالق غفار دے مجھ</p>	<p>۲۲ بوسکہ صدف خالق غفار دے مجھ بوسکہ صدف خالق غفار دے مجھ</p>	<p>۲۲ تھے خیر خدایوں کی سبکدوشی تھے خیر خدایوں کی سبکدوشی</p>
<p>۲۲ فرحت سے طمنازل صبر و صفا کروں فرحت سے طمنازل صبر و صفا کروں</p>	<p>۲۳ یون بیریان میں زار و ساجد کے ہاتھ میں یون بیریان میں زار و ساجد کے ہاتھ میں</p>	<p>۲۳ سامان تھے یہ رونق و توبر کے لیے سامان تھے یہ رونق و توبر کے لیے</p>
<p>۲۳ تھا طوق آبی گلابی گلشن تھا طوق آبی گلابی گلشن</p>	<p>۲۴ تھا طوق آبی گلابی گلشن تھا طوق آبی گلابی گلشن</p>	<p>۲۴ تھا طوق آبی گلابی گلشن تھا طوق آبی گلابی گلشن</p>
<p>۲۴ کاغذ پر ایک عرق ہو اس گل کے پائوں کاغذ پر ایک عرق ہو اس گل کے پائوں</p>	<p>۲۵ ہاتھ کی تھی صدا کہ خوش خوش کیوں ہاتھ کی تھی صدا کہ خوش خوش کیوں</p>	<p>۲۵ سہمت اہل کین تھے وہ بیکین بچ میں سہمت اہل کین تھے وہ بیکین بچ میں</p>

<p>۱۹</p> <p>و المومنین دھوپ دیکھ کر ہوسنا تھا پانی چھوڑ کر جاتے تھے سینہ بھر کر مچھنے سے رخسار کے سارے رخسار اور زبیرہ دھوپ میں سے نہ لے کر لگوار</p>	<p>۲۰</p> <p>جب لگنے لگا تو سوار سے نکلے روئے پڑی جو صورت بیاں نظر چو چاکر کس بلالین ہوا غم سے چو چاکر کس بدورت کس بلالین دھوپ</p>	<p>۲۱</p> <p>مکوارین کچھ گچھ کرتے تھے وار لنگھ نناؤں سے نہیں تھکے کایاں نہ وار دم فخر یہ کہ ہر سی تھی تیغوں سے خط شکستہ نہ کھڑی کونین انکے خط</p>
<p>شہزاد یون کا حال حیا سے تباہ تھا زلفوں میں چہرے آنکھوں میں عالم سیاہ تھا</p>	<p>کتاب دل ککھنا زور غم سے پلے ہو کجا ہوے ہو قید کمان اب چلے ہو</p>	<p>سر کا ورا ہوا زخیم و ملول ہیں یہ جانشین راکب دوش رول ہیں</p>
<p>۲۲</p> <p>مکوار ہوسنا کے سکینے کیلئے ناتھیں تھیں لے کے نہ کوئی دوا کر چا کو چاکری کی کر کر کر کر کر وارث ہو گیا کہین کہین تھے</p>	<p>۲۳</p> <p>بوسہ عجیب در سے عیاں تھان جاؤں ساز و قوت کس میدان ملت نہیں کرتے مفضل کہین بیان کافی ہو کہ کثرت پڑا ہوا آسان</p>	<p>۲۴</p> <p>آٹھ کی طرح نہ قدم بوسہ سرت کی دیکھ کے سر سر کر دیکھ وہ پڑا کہ کیا ہو سر سے چپے جا ہی چاہتا تو لٹ رہا خون خاک لٹا</p>
<p>سنتے ہو بھائی کہتے ہیں بہت شعار کیا کس داس سے کہا کہ میں اختیار کیا</p>	<p>نوٹا سکر دن نے ہمارے خیام کو ہم کر بلا سے آئے میں جلتے ہیں شام کو</p>	<p>دم لینے دین یہ کون کے اہل شام سے بابا بسرب چلا نہیں جاتا غلام سے</p>
<p>۲۵</p> <p>چنگل میں دور سے جو نظر لگے بچپن کے دھوپ میں چلا سے آب آب بچپن کے دھوپ میں چلا سے آب آب بچپن کے دھوپ میں چلا سے آب آب</p>	<p>۲۶</p> <p>چنگل میں دور کی بندھی سنگھین پوچھا کہ قوم کیا پرا غریب مشین پہیلیاں ہیں کون ہیں غیری اسن کے کوئی بچھو چھو کی لکھن کو کھن</p>	<p>۲۷</p> <p>آٹھوں میں تو تھے شہزاد کیا کیا ژرہ دکھائی دی نہیں آہ کیا کیا پہلیاں ہیں کون ہیں غیری اسن کے کوئی بچھو چھو کی لکھن کو کھن</p>
<p>کہہ کیے یا حسین کی چون کو تھا ملو گھر کیلئے اہل شام نہ پانی کا نام لو</p>	<p>ہم سید غریب ہیں عالی مقام ہیں چلائے سنگ ریزہ صحر امام ہیں</p>	<p>میں رہ ہوں جس گھر سے تھے نہیں چیدل بھی حضور نے چلے نہیں یا</p>



۲۳۱  
 کس کو بلادون ہر مرد و عورت کے لئے  
 بآواز خودی صلا نہیں دینا چاہئے  
 کس کو بلادون اور بلادون ہر مرد و عورت کے لئے

۲۳۲  
 جانے تھے شہید چو شہید تھا عیان  
 آنسو ہر ایک آنسو کی آنسو تھے  
 جگمگ داس زرد بکونج آسمان  
 تھے چچہ میں سر نہر اگر دھجیان

۲۳۳  
 غم نہ سنبھلے تھا شہید کا غم  
 تا شام جیسے نال غم ہوا قلب  
 باہم زبان حال سے بڑھ کر تھے خطاب  
 ہمیں نہیں بے فرق جو انان لا جواب

۲۳۴  
 محبوب ہوں کو نہیں مجھے زیادہ ہو  
 صبر سے لگی سوار ہو نہیں تم پیادہ ہو

۲۳۵  
 اُس صوبہ میں سروں کی چاک تھا تھی  
 نکلے تھے چاند قدرت پر درگاہ تھی

۲۳۶  
 سر کے بیکناہ عدد کاٹ لائے ہیں  
 قرآن پڑھنے پر گواہی اٹھائے ہیں

۲۳۷  
 دینی خاک سے واسطے کہیں بیخ مال  
 شاہد تھے آؤٹ پر اعلیٰ خیال  
 لیکن تھا بھائی کی غیریت کا خیال  
 منت کر دے گی کی تو ہو گا اُنھیں مال

۲۳۸  
 محبت ہو کیونکہ پر کون بول تھے  
 نہ ہو کہ باب سر شاہ بول تھے  
 نہ ہو نہ توں سبب یا حق بول تھے  
 گلزار پر بلا سے علی کے بول تھے

۲۳۹  
 جو بھی پہنچے عجب اس تعلیم  
 نہ کہیں نہ دار کے اُنھیں تعلیم  
 روشن بین صفت تھی انھیں تعلیم  
 گویا عیان تھی شک کی تعلیم

۲۴۰  
 چلا کے بول سکتی نہیں جا عجیب ہی  
 ڈرتی ہو نہیں سر علی اکبر قریب ہی

۲۴۱  
 یہ عرق عطر دامن موج ہوا ہوا  
 پھولوں سے تھا تمام بریاں ہوا

۲۴۲  
 کھینچے سے ابرو دُن کے یہاں شکار تھا  
 بیٹے سر نشان شہر ذوالفقار تھا

۲۴۳  
 جلاوطن سب عزیزین شہر والہ لڑائی  
 گردن سے طرفہ حادثہ لڑائی  
 جو جان بلب بہ تازہ کا پا لاد لڑائی  
 کوئی نہیں کر پوچھنے والا لڑائی

۲۴۴  
 نکل شمعیں ان تھا شہر والہ لڑائی  
 بہ نظارہ و شہیدوں کا وہ لڑائی  
 اُڑا اڑا کے ہو رہے تھے سر و سر و سر و سر  
 چھوٹوں کے پر لکھتے تھے لڑائی

۲۴۵  
 قصاص و تہی ہو کر لڑائی  
 غل تھا ہوئی ہو تھی لڑائی  
 لڑا رہی تھیں وہ صوبہ میں لڑائی  
 سوکھے بول تھے لکھ لڑائی

۲۴۶  
 سو ظلم میں ہر ایک قدم پر مدد کر  
 ہونے کی آہ تھی رخصت مدد کر

۲۴۷  
 روشن تھے نیزے شامیوں کے اردم تھے  
 غیروں کے سر چرخ غنیمت شام تھے

۲۴۸  
 کب فرق شہر سے نہایت پر غم تھیں  
 پوسٹ کے سر سے حضرت ابراہیم تھیں

۱۰۳



<p>۲۶۷ دور کو چلا کر دین کیا ہے بلالین چاند ساری جھنکائی کیا کو چلا دین زخمی ہو کر دن آپ کی رسم کس لئے لائین جکیمہ ہر زخمی رہ چھو نہ کر کیا تائین</p>	<p>۲۶۸ کھلے لاکھون کے سر پہ چھ خاں ہزاروں دن وارث ناموں کا رہ کے کمانہ چاہے بس کے لیے بچا اچھا نوین تو صاحبو جو ہو کر کیا</p>	<p>۲۶۹ پیار کو غار میں آخر ہوئی شب پھر قی دی مصیبت داؤد کی خونچنی ترپ شب نام پہ بند حبیب ہر کسے نیکیاں منزل کا تقیر کر حبیب</p>
<p>کچھ تو پہلے ہاتھ سے دل کو شہل لین کیوں بھائی جان توں سے کاٹے کال لین کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>ایذا کا چھ حین کے بیان ہونہ حین کا اس وقت ذکر کیجیے بابا حسین کا کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>در بار کے خیال سے جی پر نبی رہی شب بھر امام زادیوں کو جان کنی رہی کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>
<p>۲۷۰ شب کو زون بون لین کھنکھناتے رات کو زون بون لین کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>۲۷۱ کھنکھناتے رات کو زون بون لین کھنکھناتے رات کو زون بون لین کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>۲۷۲ کھنکھناتے رات کو زون بون لین کھنکھناتے رات کو زون بون لین کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>
<p>۲۷۳ حال مرصی دیکھ کے تغیر حال تھے ورد الوہ سے پیوون کے ہاتھ لال تھے کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>۲۷۴ بھائی حسین مرگے ہم غنٹ گئے نہ اب چھڑائے خدا سے چھڑ گئے کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>۲۷۵ کھائے نہ زخم نرہ و شمشیر و تبر کے پوسے ہیں آپ بھی تو جناب آبر کے کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>
<p>۲۷۶ اشکو نے پائون جو خفا کو جان شیاہو کے پاس دیکھا اور ہزاروں خاک کی سڑیوں نے بھالائی نہ یوں اٹھ کے بیٹھے علی بن ابی طالب</p>	<p>۲۷۷ باؤں کو یہ رہی نہ تھا جو کب دو جا رہیں بین دراز کو دور گو دین کیا کر دن کس نہ رہا کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>۲۷۸ چاند ساری جھنکائی کیا کو چلا دین زخمی ہو کر دن آپ کی رسم کس لئے لائین جکیمہ ہر زخمی رہ چھو نہ کر کیا تائین</p>
<p>چلائی عسرت شہر عالی ترے نثار بیواروں کے وارث و والی تھار کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>بیود عار و نہ در صبح باز ہو یہ رات مثل روز قیامت دراز ہو کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>	<p>۲۷۹ ہر چند کہ کو غم سے حکم کی تاب ہو پر دیکھے وہ جواب کہ جولا جواب ہو کھنکھناتے رات کو زون بون لین</p>



<p>۴۴۱ اسب بیکان دینی فہم و خوشنود آراستہ تھی نرم ز بزم خجالیہ نصویر و رنگ قلم سے نور نہ تھے نہ بند باجون کی جاہست آیا دھڑکی</p>	<p>۴۴۲ قواسد و طعن تھیں شہر سے شہر گہر گہر تھے کھل کے پردہ زار و بار گہر گہر سے ان کے وجہ بھی صاف نظر بارگاہی و است اتحاد کا پردہ دار</p>	<p>۴۴۳ تھا نور و زینت بجارتا فلک یلیلہ لباس میں تھی گل گل عطر کی رنگ لہلال بزم و گہر کی چاک یہودی کے درد و غم کی باتیں چاک</p>
<p>دنیا سے کون صاحب تاج نشان گیا رواق تھی جبکہ دم وہ سلطان کیا گیا</p>	<p>عبرت کا ہر مقام کہ دار و بیان ہو بے پردہ جبریل کی شہزادیاں ہو</p>	<p>سرتاق دم میں نور خدا کو علیل ہیں زخیر و طوق پہنے ہوئے جبریل ہیں</p>
<p>۴۴۴ تھا تخت بزم و بزم و بزم و بزم تھیں چرخ و عمارت جلا دلاستین تھیں چرخ و عمارت بزم و بزم و بزم تھیں چرخ و عمارت بزم و بزم و بزم</p>	<p>۴۴۵ تھا کٹر دہری تھی گو کہ تھیں باغ و بزم گل و ترسے تھے کہیں تو کینے میں بزم ملواریں کھینچنے تھی کھینچنے میں تھیں تھیں آکے دی کی تھیں تھیں</p>	<p>۴۴۶ کون کو کھینچنے تھیں بزم و بزم تھیں کھینچنے تھیں بزم و بزم و بزم جس حال سے تم آئے کی خاطر کھینچنے تھیں بزم و بزم و بزم و بزم و بزم</p>
<p>سوئے کی کرسیاں تھیں ہن خوب خوش تھا رومایوں میں شور و فغان ز پریش تھا</p>	<p>آئے ہن سر کو آب عرش کہ کے حاضرین اہل بیت رسالت پناہ کے</p>	<p>کچھ غم نہیں رضا خدا کا خیال ہی جس حال میں شریک ہو خالق و مال ہی</p>
<p>۴۴۷ استادہ بزم و بزم و بزم و بزم جس بزم و بزم و بزم و بزم و بزم تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم</p>	<p>۴۴۸ تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم</p>	<p>۴۴۹ تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم تھا بزم و بزم و بزم و بزم و بزم</p>
<p>غل تھا ہوا پر آہ بیان فکر جلوہ ہی بر باد ابن فاطمہ کی بارگاہ ہی</p>	<p>بے اختیار رب سے چھوٹے ہوئے ہوئے بہر سلام کر سیدوں کے کھڑے ہوئے</p>	<p>کھڑے ہی کو لباس بیابان کی خاک ہی دامن مگر حساب قیامت سے پاک ہی</p>

<p>۴۶۱ رہنمائی میں طوق چھوٹا لکھ لکھ گردن چھلکی تو حق نہ دیا تو عجیب ترغیبتیں باور دین بڑھا حسن قیاب</p>	<p>۴۶۲ پہلے رنگ شمع ہو آگیا جلال موجود فغانان شکر کار و نہضال من بہ دی سوال ہو تو تھلا سوال</p>	<p>۴۶۳ کیا آنکھ اقبالیوں عسل تنقا خالص عصا میں کیا نثار دہانتقا پیر ہی فقط یہ وجہ حکم خدا انتقا مخا امتحان صبر مقام دفا انتقا</p>
<p>راحت کیا مراد شقت سے شوق ہو یہ طوق اپنے واسطے منت کا طوق ہو</p>	<p>دیکھا زید کو صفت مر قضا علی گردن جھکا جھکا کے کہا سنے یا علی</p>	<p>مخور ضاے خالق کون و مکان ہو نہیں فرعون عصر تو کلیم زمان ہو نہیں</p>
<p>۴۶۴ آزاد رہے طوطی گویا جوانیہ نہم ہو جوان و حافل و غمیدہ داریہ چنبہ سے ختم اندر ہوئے کہے پیچیدہ</p>	<p>۴۶۵ تھلا پہلے جسم سرور نہایت عجیب اعضا تمام کرم سے آگیا عجیب قدرت خدا کی چاند باز شکر قیاب</p>	<p>۴۶۶ یہ کہنے لیک گزر دین اٹھالیا ہو کے خفا نہ یعین سے اٹھالیا گو تھے ضعیف قوت دین سے اٹھالیا غل تھا علی نے کوہ زین اٹھالیا</p>
<p>افسوس جان نیہ من اُس وقت کدہ کی اپنے ضعیف باپ کی تھنے مدد کی</p>	<p>پوچھا قضا نے ہستی عدم ثانی ہم آئی تھی یہ صد آ قیامت کہ آئیں ہم</p>	<p>ہو کے کدہ زور و ست خدا جلیل ہو ہم شیرین بخار کار ہنہا دلیل ہو</p>
<p>۴۶۷ شیرین کھلا کھڑے تھی خدائیں سب جاہلین شیر و حیدر تھی خدائیں گلٹ گیا اسیر ہو کر آئیں خدائیں</p>	<p>۴۶۸ عظیم بین بڑیا ز شلو وین کیا ادبیا جواب سن اپنے سوال کا جہم ترے سامنے جو کھڑے ہیں تو کیا ہوا</p>	<p>۴۶۹ نیا بین کو چھوڑ نہ جائیں گے کرتا شیرین بچوں کے تو تیرے بر تو کیا نہ خلق تین نظر آتا کوئی شک ہوئے نہ خوش و طیر نہ آجارد ہو</p>
<p>میں جاتا ہوں جب غیر تیرے ہو تم پر جہم میرے تخت کے آگے کھڑے ہو تم</p>	<p>فرعون کے شتم سے تردد تیرے رہے نزدیک تخت حضرت ہوئی کھڑے رہے</p>	<p>بڑے زمین کے ساتھ شگاف آسمانین کب کی قیامت آگئی ہوتی جہان بین</p>

<p>۱۰۰ گندہ سے چوہین کی بدولی خفاش آؤ تم سے صاحب غلاف ذوالکرم آؤ تم سے حسین شہید ملکیم</p>	<p>۱۰۱ کدہ سے نام فوج سے روکنے والا ہیں جنگجو تو ضعیف و اہم خفاش خالق ندی و جزات و کلکنا ہیں</p>	<p>۱۰۲ کہو کچھ حسین سے تلو اور چوہے خوشی ان کھڑے ہیں انکا رچوچے احوال جزات شدہ اور چوہے</p>
<p>۱۰۳ سب جانیں سرور عالم کو دیکھ لیں سائے میریوں کے عوض ہکو و کلین</p>	<p>۱۰۴ کھل جائی شجاعت و جرأت جلال میں ہیں صبر میں حسین علی بن جلال میں</p>	<p>۱۰۵ ہر ایک لاش پر شہ جین و شہر لڑے بابا حسین صبح سے نادر و پھر لڑے</p>
<p>۱۰۶ خواب نہ تھی میری عجبہ ادا کیا خواب نہ تھی میری عجبہ ادا کیا خواب نہ تھی میری عجبہ ادا کیا</p>	<p>۱۰۷ تلاوہ روکتے نہ اگر شاو کینیکہ ماہر حسین کو قیاس نہ کرنا انچھو سنا چال میں کوستاندو</p>	<p>۱۰۸ تھا عجبہ اکبر علی صغیر عجب حال تھا عجبہ اکبر علی صغیر عجب حال تھا عجبہ اکبر علی صغیر عجب حال</p>
<p>۱۰۹ روشن ہوئے ہی اور غاروں کے کام ہی پیارے رہے تو عاصیوں کو بخشوا گئے</p>	<p>۱۱۰ جرأت کی تابرو شہ و شیان بڑھا گئے جرأت کی تابرو شہ و شیان بڑھا گئے</p>	<p>۱۱۱ چھ ساتوین سے شہ کے تناول کیا تھا بابا تے تین روز سے پانی پیانہ تھا</p>
<p>۱۱۲ ہیں تیری لکھو کہم آیم سے شاد قرآن میں ہر مہین سے الف لام لام ہیں تیری لکھو کہم آیم سے شاد</p>	<p>۱۱۳ منزل ہو خاک در پہ و بد و حیران دارالشفای ہر مرض نفاستان ادنی دعا دوا کے تپ ظاہر و باطن</p>	<p>۱۱۴ کھنچ چیں قریب مصر جو بابائے و الفقار اس حال میں کہ کین کی کوزار ہو جزات حسین کا افسانہ یادگار</p>
<p>۱۱۵ ایمان کی حفظ آہ رحمت کی شان ہیں یسین ہو گواہ کہ مصحف کی جان ہیں</p>	<p>۱۱۶ رہے مثال حضرت عیسیٰ جلیل ہیں صحت ہو جسکے نام سے ہم وہ علیل ہیں</p>	<p>۱۱۷ چھہ زخمیں دور تک سروتن کے سونہ تھا حملہ کیا تو ہوش کسی کا بجائے تھا</p>



بابی آئینہ چو شمع شمع سیر تو آری تھی تھیں تھیں میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی	اس وقت کہ جنگ سے ہو صاف شعبہ لشکر میں چلے جاتی تھیں گرمی میں جلیان تری مغل میں بار بار میں نظر و شاہ کا سامان کا زار	فرما کہ یہ بلکہ گنگا گنگا پیار سے لیت گینگ گینگ میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی
دیکھیں نہ توئے شان شہ شہ آنکھوں میں بھر رہی ہے امان حسین کی دیکھو تو بھائی جان ہمارا حال کیا ہوئے کہ تھے اب کوئی ہوئے حال کیا	ہم میں خیال تھی شہ لاجواب میں ہر ب کو آڑ وہ نظر آتے ہیں خواب میں دیکھو تو بھائی جان ہمارا حال کیا ہوئے کہ تھے اب کوئی ہوئے حال کیا	دیکھو تو بھائی جان ہمارا حال کیا ہوئے کہ تھے اب کوئی ہوئے حال کیا دیکھو تو بھائی جان ہمارا حال کیا ہوئے کہ تھے اب کوئی ہوئے حال کیا
میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی	میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی	میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی
آتا جو کوئی پاس یہ برات حال تھی سب نے کہا کسی کی بھلا کیا حال تھی	چاہی پناہ یا د شہ شہ حق تو یہ ہو کہ رہے تھے میں تھیں چاہی پناہ یا د شہ شہ حق تو یہ ہو کہ رہے تھے میں تھیں	چاہی پناہ یا د شہ شہ حق تو یہ ہو کہ رہے تھے میں تھیں چاہی پناہ یا د شہ شہ حق تو یہ ہو کہ رہے تھے میں تھیں
میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی	میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی	میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی میں ہر لمحہ سے تھی تھی تھی
یہ حال وقت جنگ امام ام ہوا سیدان صالح خانہ اہل عدم ہوا	روشن ہوئے تھے کہ قہر ہون میں دو لاکھ جس سے ڈر گئے اُسکا پھر یہ حال وقت جنگ امام ام ہوا سیدان صالح خانہ اہل عدم ہوا	یہ حال وقت جنگ امام ام ہوا سیدان صالح خانہ اہل عدم ہوا یہ حال وقت جنگ امام ام ہوا سیدان صالح خانہ اہل عدم ہوا

داری

<p>۴۹۱ واری کو چھوڑ دیا وہ وہاں پہنچا بہشت طے کیا سید بوسے شاہ کربلا رکھو خدا سے کام سو دیکھو جفا گویا ہو کے کر پکا اشرار ہو گیا</p>	<p>۴۹۲ خلق طحہ خدیجہ عیسیٰ بنی اسرائیل گویی جو شیل کا نشان تیکے جلال ٹہی کے کٹا کٹے ہاتھ تین یا چار جلال سیر ہوئے تھے کہ تھوڑے پہنچیں جلال</p>	<p>۴۹۳ کھلا دیاں ستھوق عن کوئی نہ کیا باہمی خفا جو ہم بھولتے نہ کیا جگمگ گری جو خستہ و دیار میں کیا پہنچے پہنچے خاک ہوا اور کیا</p>
<p>۴۹۲ کر تہا مجھے طعن کی باتیں یہ طور پر حضرت وہ بات اور یہ بات دور پر</p>	<p>۴۹۳ پا بند کب بھلا غل و زنجیر کا ہو نہیں وابستہ سلاسل صبر و رضا ہو نہیں</p>	<p>۴۹۴ یو لا ابو تراب غضبناک ہو گئے کیا پوچھتے ہو تخت کو سب خاک ہو گئے</p>
<p>۴۹۳ ہو جا آج کل قریب تھانیاں تواری نہ ہاتھ میں آگیا جلال یہ کچھ گزرا تھو سے رکھا دم جلال اسو جگہ کی صفت یہ نہ جلال</p>	<p>۴۹۴ ماں بھر کر یک ریزہ نہ تھو تخت پر بد خاک ہوا کی کیا جگہ پرہیز سے تھا عجیب نظام ادھر میں تھا قریب اتنی چھوڑا نہیں</p>	<p>۴۹۵ تھا حال قہر میں تھو کا زون جگمگ گئے تھے موت و حیات زون دیواروں میں شکاف درد و بام زون تھا سانس کا رنگ بھی لکھنے زون</p>
<p>۴۹۴ ہشیا را یزید صدادی پکار کے کی ٹکڑے ٹکڑے پاؤں سے طبری تار کے</p>	<p>۴۹۵ جنبت سے تھا یقین در و دیوار کر کے آئینے ٹوٹ ٹوٹ کے یکبار گر کر کے</p>	<p>۴۹۶ کثرت سے اپنی ہل جفا حملش میں تھے الٹی پڑی تھیں کرسیاں سواغش میں تھے</p>
<p>۴۹۵ فرمان شان و شوکت وادار آہن ادب سے موم ہوا تھی بار یوں نہ نہ ریزہ ہوئی نہ خفا خار جین گئے اشارے میں تھیں جان و بار</p>	<p>۴۹۶ قیدی ہر ایک طبع تھو گیا والہ سلاسل تنہی ہو گیا قد و قوت کا پیر و گم ہو گیا صنیر یہ خانہ زنجیر ہو گیا</p>	<p>۴۹۷ جسٹ جگہ کی وہ بدلتا گریا سویا رات کے عالم کی گریا دشست سے با تھو کے منہ کی گریا تسکے حضور کا بدلتا گریا</p>
<p>۴۹۶ حل طرفہ عقدے عابد بیمار نے کیے اثر در کے ٹکڑے حیدر کرار نے کیے</p>	<p>۴۹۷ کڑیوں کے ٹوٹے میں صدیقی مزیدی پہنائی کیوں مرض کو طبری سنائی</p>	<p>۴۹۸ تھا فرق محس نظام بے پیر پاؤں پر دشت عین تھے صورت زنجیر پاؤں پر</p>

<p>۱۰۰</p> <p>کی عرض اگر کیوں آئے صغیر کا دل اس کی بے نیل ہوا چہرے کا دل خادم ہون تم چہرے چہرے کا واسطہ سر پر شہنشاہین ہوا ہی سر کا واسطہ</p>	<p>۱۰۱</p> <p>کیس پر بارے شہنشاہین کی مانند میرے غور کیسوں اور سب پر نشانہ تجربہ شہید باب فدا نہ لقا نہ رو عینا عجب جال کو ہر خزانہ رو</p>	<p>۱۰۲</p> <p>جو آج پاس نہ ہو چہرہ خلیکان پیا لکان حسین طیش طلیکان طوق گران لکان بیجا آگ لکان س نہم میں آں میں بھلا لکان</p>
<p>۱۰۱</p> <p>اسے قسم جو دی سر پر خون شاہ کی ہاتھوں سے دل کو تمام کے سرنگاہ کی</p>	<p>۱۰۲</p> <p>فرزند احمد مجھ سے مراد ہی میرے شہید روح بہت جسے شاد ہی</p>	<p>۱۰۳</p> <p>ترتیب کا سر کھلا ہو بہت دل طول ہی برا کو چین ہو مجھے یہ بھی قبول ہی</p>
<p>۱۰۲</p> <p>اس کی لپٹا کو جو درہم ہے سجاوہ جانب سر شاہ ام ہے کس پاس سے کیے ہو گے کون تو تم ہے کاتب کے ساتھ ساتھ باب اہل تم ہے</p>	<p>۱۰۳</p> <p>قالباش کی نہ ہاتھین تھا تو کھلے خفے کو خوب مال دیادہ میرے لال کھنے سے میرے تو نے اٹھا سے نیسے مال تو تھا جلال بن مجھ تلویش کی مال</p>	<p>۱۰۴</p> <p>خلفہ کے کھڑے تھے تو تھی کے گوار ترتیب کے چلی بن ہو سے شہر کے گوار تھانے ہو سے نقین شانہ سجاوہ مال جلال بن اہل بن ہو بن سے بیعت دار</p>
<p>۱۰۳</p> <p>آئے عجیب جال سے طشت طلا کے پاس بیٹھے زمین پر سر شاہ ہوا کے پاس</p>	<p>۱۰۴</p> <p>اس کا کیا ہو صبر کہ مشکل مقام تھا یسا قسم خدا کی یہ تیرا ہی کام تھا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>جی بھر کے متو باپ سے اہل شہر تھے لواب ہو کہ بھائی سے بیکس بہن تھے</p>
<p>۱۰۴</p> <p>مانند پر طشت میں باہر حسین آودہ خاک سے نظر آ کر حسین جلدی بھلے سے لگا حسین مگر باقی سے تاب نہ لایا حسین</p>	<p>۱۰۵</p> <p>شعبہ رنگی کے بے غدار حسین عاشق ہوں لہجہ چاہے والا حسین منظور کہ ہو بن جان وہی ہون بن پیا فیض سے موت بھی نہیں</p>	<p>۱۰۶</p> <p>لے بن باہن سر کھلا بھائی دیکھے اپنی بن کا حال ذرا بھائی دیکھے شانے میں جو سن سے بھلا بھائی دیکھے عابدی بے دوا و غدا بھائی دیکھے</p>
<p>۱۰۵</p> <p>سے آنسوؤں سے طشت میں بہ بہرہ ہو روئے تھے منہ کو باپ کے منہ پر دھر ہو</p>	<p>۱۰۶</p> <p>مین ہوں ریاض خلد میں شیعہ مفرقین ہوں لازم ہے کہ بلبل گل ایک کمر میں ہوں</p>	<p>۱۰۷</p> <p>قسمت نے طرف کوہ و بیابان دکھائے ہیں بالوں سے منہ چھپائے یہاں تک ہم آئے ہیں</p>



<p>۱۱۱۱          ہر جو اس کو خیر نہ دے غم میں          مگر سے لب بزم صورت سون فلان          بگرہ درجی ہوئی اگر دن غم میں          وزان جواب غم چون کا غم میں</p>	<p>۱۱۱۲          ہوں تو کی عاشق سلطان جبر          باہر میں چھاپی سلکتی کی ہر خبر          سوختہ میں رو بہ کو اندھیر میں          کرتا چھاپا کوئی بدلتا نہیں بد</p>	<p>۱۱۱۳          غمِ اسطون بیابان سے نکلنا          غمِ گلاب جو زینب منظر کو گلستان          شہزادوں نے تازہ دنیا سے ہوتی بیان          بچل ہو کر آہ ہر گم کامان</p>
<p>کب تک سیر دیکھے سید انیان رہیں          کیا جانے رہے آپ کمان ہم کمان ہیں</p>	<p>موتی نہیں ہیں کمان میں زینت کے دن گئے          جو عید کو ملے تھے محرم بن چھن گئے</p>	<p>دنیا سے غم کی چاہتے والی گز گزین          سر سے پٹ کے خواہر شہر میں گزین</p>
<p>۱۱۱۴          زینب کے تھے ابی شاہ شہنشاہ          چلین روئے درویش غلام شہنشاہ          کو تھوپ رہی ہو سلکتی کھینچ رہی          اپنے پر سے سر پہلی کھینچ رہی</p>	<p>۱۱۱۵          گزشتہ میں حب جنت تھا کیا          تباہی لگ کر مٹی تھیں گئے شہر کیا          نہ تھی مٹی خاک عجب اضطراب تھا          بچا کسی نہ تھکے بیان کر رہی کیا</p>	<p>۱۱۱۶          دہلی میں پہلے بزم نانا تھا          کبیا عجب طبع کا عالم تھا          آواز ایک سمت سے آئی پرخندار          جاتا ہوا اب سر پہ شہر کر دھار</p>
<p>سرو نیم عاشق باری کو راہ دور          لوگوں کو حسین کی پیاری کو راہ دور</p>	<p>نشو و نما میں بھونچا اس مٹری ہو          وارث کا سرا و مٹری ہو مٹری ہو</p>	<p>میں سے دواغیر اعظم کا وقت ہو          سیدانیوں میں علی کے ماتم کا وقت ہو</p>
<p>۱۱۱۷          سیدانان ذرا بچتے تھے بکام          آئی وہ درویش سے سیر نام          جبک کے ادب سے اپنے چہرہ کو کیا سلام          جیتی رہو یہ مٹ کے پکارا سلام</p>	<p>۱۱۱۸          چلین کیا کر دین آئی تھا جے          ہر کوئی غصہ ہو اٹھائے خار جے          وہ دیکھ کر ابھی کوئی لاوے در اٹھ جے          کیا جاؤں سامنے کہ ہو مانع جلیجے</p>	<p>۱۱۱۹          لیا چاہیے بانی کوئی دینا          زراعت میں رہو کی خرابی میں کاس          گلاب کے سب نہ یاس سے دیکھا ادھر          کیا باروں تو پہلے تھکے تھکے</p>
<p>کس پیار سے سر شہر دین نے نگاہ کی          حسرت سے بچ رہے تھے بے نگاہ کی</p>	<p>رخ بے نقاب ہو شہ عالی خفانہوں          درتی ہوں میرے وارث دلی خفانہوں</p>	<p>حسرت سے کی جو آہ نظر میں لگیں          پڑھ کے یہ نو حدیثہ و سر پہ لگیں</p>

۱۷۵  
 ہر شے میں غیب ظلم و ظلم حسین  
 سلطان کربلا شگفتہ گلگون قہر حسین  
 سبط رسول دیر شکستہ حسین  
 کین حسین بادشاہ کربلا حسین

زندان کی سمت جاتے ہیں مجبور الوداع  
 لے آئے حسین کے سر پر نور الوداع

۱۷۶  
 بن عشق ماجرا سے شرم کیا بیان کردن  
 شہزاد یون کے رنج و الم کیا بیان کردن  
 احوال قہر اہل حرم کیا بیان کردن  
 دل کا بیستار و قہر کیا بیان کردن

افسوس کچھ عجیب طرح کا زمانہ تھا  
 بس فاطمہ کی بیٹیاں تھیں قید خانہ تھا

<p>۴۱ شرح کبریا مین و ده جنگا خارید و ده دانه در بار مین زیند کسے خضر آشکارا جمع جنگوون کا مین و سب سوار سب عسرت شکر و دوق قارو</p>	<p>۴۲ اب تصفون سے توجہ نیاں کی گئی ہر وقت حال نرم دلوں کو نیک بندش کا لطف کیا غنیمتی رہا ادب یہ حال وہ دم کچھ کچھ پہنچا</p>	<p>۴۳ شکر شکر شکر شکر شکر شکر کرتا ہوں عرض خالق عادل شاہ ہاگس ہوئی بندہ نوازی کا شکر الہی کور شکر ہے وہ مرتبہ دیا</p>
<p>۴۴ پہن کر دہل شام جو حلقہ کیے ہو جبریل سپروں سے مین پردہ کیے ہو مطلع کچھ شہنشاہ کی شہنشاہ کی در بار مین شہنشاہ کی شہنشاہ کی ناقص مین فاطمہ کی شہنشاہ کی تہوون کی تا بہرین جلیان کی</p>	<p>۴۵ التر خیال حفظ مراتب رہا مین یہ حال اس ادب سے کسی کے گمان ملح کا مین پڑا بہرین شہنشاہ ناقص مین شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی</p>	<p>۴۶ کچھ مین کسی سے اگر عجب کو بہر ساحر کہا ہی کو کچھ ذوق لہر پوری زبان کا لطف خور عجب احوال تھی صاحب جو بہرین اوصاف آئینہ کے شہنشاہ کی تورہ کی جو بات وہ رہا بہرین</p>
<p>۴۷ تھے سب سیرام شہنشاہ کی باز و بندہ ہوئے سرافور گھلے ہوئے چار دن طرف مین در مضامین بہرین جاوای مین مین لے ہوئے</p>	<p>۴۸ چار دن طرف مین در مضامین بہرین جاوای مین مین لے ہوئے حسن مین مین مین مین شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی</p>	<p>۴۹ یہ وہ اعراض مین ناسخ طال ہی وہ شاعری بہرین مین گئی کا حال ہی الفاظ خاص مین شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی</p>
<p>۵۰ سلمان عجب عجب نظر سے نہ اصف کشت مین مین مین مین حسن مین مین مین مین شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی</p>	<p>۵۱ محسود ہوں بیچ شہنشاہ کی ہوں مظلوم کیوں ہوں کہ سنی حسین ہوں حسن مین مین مین مین شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی</p>	<p>۵۲ بندش اگر یہ صاف مضامین کا نام کیا مضمون ہو تو بندش مین سے کام کیا حسن مین مین مین مین شہنشاہ کی شہنشاہ کی شہنشاہ کی</p>



<p>۱۰ ہزارہ کو بھی اپنی جگہ لاجواب ہو دودار زمین شکر کی شئی خراب ہو مغنون اٹھنے جاتے ہیں کیا انقلاب ہو مندیب میں ادیب ہیں نظم و انخاب ہو</p>	<p>۱۱ چوڑوں کی رشتہ منی جی طبعی طبعی ہزار اکھین بندھنیں نذر کٹ وری پوچھتی گئے چوڑوں تک اہل غوری مختار چوڑوں کے قیادین بن لوری</p>	<p>۱۲ کھائے تین دیکھ دیکھ کچھ کچھ کچھ گونا گونا پڑا غنیمت غنیمت کو مستعد کھائے کچھ کوئی جھجکائے ہو سکے پاس سستی چوڑوں کی پائیں کینا دین چم</p>
<p>مرغوب و صفت جرات و صبر امام ہو مضبوط اس سب سے ہمارا کلام ہو</p>	<p>سر کو جھکائے سوچ میں چھوٹے بڑے رہے آنکھ میں سب کی عجب کے پردے پردے رہے</p>	<p>جنت کے میوے کھائے ہیں وہ نونہل ہیں پانی سے کیا یہ ساقی کوثر کے لال ہیں</p>
<p>۱۳ حاصل کرتے ملا خاکیا سخت پوچھ ہو نشان کے غلات کوئی لفظ کیا چال راہ خدا میں تیرے دلی شکر کی آں کچھ کی جوتی شرف میں کی گئے چال</p>	<p>۱۴ خیشہ جیسے صفے محل آ کر شام کے آہ خفت جگر گل رہے تھے دہبم آہ غل غلامی کے لال ہیں سب غل بے نظیر کچھ چوڑا رہے ہیں جو امر ہر سب</p>	<p>۱۵ خیشہ پابل کے دوزخ کی جوتی رکھو خیال منی فلیضہ کو آدرا تاشہ تلواری کا نرسنا دل لائے گا سیر چوڑوں کے تو خوار کا کلام تھا</p>
<p>ہو ذکر کیسیوں کے شکوہ و وقار کا فصل خزان میں رنگ ہو فصل ہار کا</p>	<p>آنسو کمان بے ہیں تیرمیں کی آنکھ سے موتی شپک رہے ہیں تیرمیں کی نگاہ سے</p>	<p>ہو سر پر بندہ آل رسالت پناہ کی بیچے زمین کے ہوا اگر اونچی نگاہ کی</p>
<p>۱۶ مشکل کشا اسیر تان کر کیا ہوا مذہب و قیدی جالی ہیں تیرے کیا ہوا کاٹوں میں تنگ غنچہ ہیں تیرے کیا ہوا نیشہ ہیں تیرے اکھوں میں تیرے کیا ہوا</p>	<p>۱۷ مچھ پھینچ پھینچ پھینچ پھینچ پھینچ گو کیا شعلہ ہے جہنم میں کیا پھینچ خیشہ پھینچ پھینچ پھینچ پھینچ میں تیرے کعبہ جاب ورت چوڑوں</p>	<p>۱۸ حاکم ظلم کی وہان صبح بجا فراہی ورت حق صبح بجا بین خادمہ بندگیس ران کر کیا ہوا قدی بیان تیرے وہ چوبان بن کر کیا ہوا</p>
<p>زیب فلک ہیں زیت باغ متول بھی سورج بھی چاند بھی ہیں ستر بھی چول بھی</p>	<p>کرسی پر ایک ایک شقاوت پسند ہو انکے قدم کا عرش سے پایہ بلند ہو</p>	<p>انوارین کھینچے فوج ہو اس بد شاعر کی انکی سپر ہو روح شہ ذوالفقار کی</p>

<p>۲۵۱ آلودہ خاک کے عالمِ گرد و غبار میں کانچہ کس طرح سے بدنِ آفتاب میں سپاندین کو جلوہٴ ماضی حجاب میں</p>	<p>۲۵۲ ابو صبا بن ابی علی ذوالفقاری چشمِ غمِ غریبِ گلِ نرسِ تارین ابر کے نیچے مردمِ چشمِ شکستہ میں حربِ یحییٰ شبِ زندہ داری</p>	<p>۲۵۳ بھاری گلے میں طوقِ بربادی بھولوں کے طوقِ غیبِ بے یاری غمِ ہونہرِ اس قدر کی گردن سے جہان خوارِ انصاف کر یہ طوقِ بولاری جان</p>
<p>نظروں سے اہلِ بیتِ ہین سار چھپے ہوئے ہین نورِ آفتاب سے تارے چھپے ہوئے</p>	<p>طاعت کو مت کہہ میں عابد تھے ہوئے آنکھوں کے دونوں قبلہ میں بکھے ہوئے</p>	<p>بابا کا حال مجھے نہیں ہی چھپا ہوا تو نے اگر یہ بوجھ اٹھایا تو کیا ہوا</p>
<p>۲۵۴ بالائے شانِ زلفِ لعل و جلوہ دینی ہوئے عطرِ لیلیٰ کے جوڑے راہِ خدا میں شوقِ اسیری کی قدر نہی ایک پونہ میں و ایک دین پر</p>	<p>۲۵۵ مظہرِ خوشنشانِ مستِ زہدِ کام لیکین دعا کو لکھنا اٹھائے میں کام مُجز و کرتی زبانِ کوہِ زینِ اور کی کام جو باخدا کامِ خدا میں کیا کام</p>	<p>۲۵۶ غلِ ہی ہو چاند اور یہ بالکر خیال یہ وہ قریہ حبیبا گل و بندِ ہلال گرتے گاہی اوروں کے گاہی گریبا مڑتی ہو صد اسے گل و پورِ گریبا</p>
<p>کیونہیں یہ بے پردہ کی کا کلام ہی سرِ برآزل سے رویتِ تہی کی شام ہی</p>	<p>دنِ ان سفیدِ شرحِ لبِ حقِ شناس میں نسیجینِ موتیوں کی شہیدوں کے پاس میں</p>	<p>راہِ خدا کی قید نے ایسا مزاد دیا یہ طوق ہنسنے اپنی طرف سے بڑھا دیا</p>
<p>۲۵۷ وہ چاندی حسینِ بیدارہ کا غبار تھے آئینہ سے منیِ جامِ آشکار سجدہٴ نشانِ سجدہٴ سچا و بر شاد کیچو چو غبارِ خاندانِ بروجی بکا</p>	<p>۲۵۸ دیکھو نشانِ مصحفِ ناطقِ نبوتِ نفا وہ جس نے خط و عارضِ نبوتِ نفا خطِ غبارِ قتلِ سرورِ جا ہوا کوئی بھی کہہ اسے حق ہے نبوتِ نفا</p>	<p>۲۵۹ سینے کی دو تہمتِ شانِ بروجی قرآنِ مجید میں ہو چھپے ادھر ادھر رشتہٴ بد و بدونِ باز و دون کو دیکھ کے لگے لکھتے ہیں سکر کے بے داد اکا ہوا</p>
<p>سجدے کا تھا جو حق وہ انھوں نے ادا کیا حق نے جہن کو عرش کا تار عطا کیا</p>	<p>کر لڑیا رت آئے ہوئے کربلا سے ہین لکھے ہوئے قرآنِ یحاکِ شفا سے ہین</p>	<p>مغربِ حلقہ ہا سے سن اٹھا کے ہین جوشِ قدیمِ بازو سے مشکلا کے ہین</p>

<p>۲۵۱          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>	<p>۲۵۲          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>	<p>۲۵۳          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>
<p>دریا کف امام سخن کے چڑھے ہوئے          ناخن ہر اس عقدہ کشائی پر ہے ہوئے</p>	<p>کی ہر دفا انھوں نے اسیر تم کے ساتھ          اس کیسی میں بھی یہ دھن تیرا قدم کے ساتھ</p>	<p>اب تک غلام سبط پیر میر کے ساتھ ہی          ہر لاش ساتھ لاش کے سر پر کے ساتھ ہی</p>
<p>۲۵۴          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>	<p>۲۵۵          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>	<p>۲۵۶          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>
<p>کوئی نہ چل سکا وہ کڑی نلی راہ ہی          ہر ایک راہ شام کا کاشا گواہ ہی</p>	<p>دربار عام میں ہوئے روشن چراغ سے          غل تھا کہ پھول کے شہادت کس باغ سے</p>	<p>سر پہ بھون کے صورت گردون پر چڑھے          کیونکر نہ ہون رفیق جناب امیر چڑھے</p>
<p>۲۵۷          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>	<p>۲۵۸          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>	<p>۲۵۹          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید          بے شک و شک و شبہ و تردید</p>
<p>نہیں کا پڑا نہیں سایا زمین پر          بچھا ہوا ہی صاف مصلّا زمین پر</p>	<p>حق نمک نہ اسے ہمارا داد کیا          مارا گیا حسین سے ملے یہ کیا کیا</p>	<p>آئے یہ مثل شمس جہان کا پتہ ہوئے          بھاگے تمام پیر و جوان کا پتہ ہوئے</p>



<p>۴۱۴ چرخ کو انکی لاشیں تب نہ ششدر روئے سرہا نہ تھے کچھ کسے فطرت میں</p>	<p>۴۱۵ گلنک رن کو قاتل کلم کا نام کرے باریو ناسیون کو ب نام کرے</p>	<p>۴۱۶ نیز کو قاتل کلم کو قاتل کلم حکیم جبار سے قاتل کلم چارست کو</p>
<p>تھے ایک آپ جان فدا آج کر چکے سب آشنا بھلی پیے بزرگوں کے مرچکے</p>	<p>ازرق بھی اور چار سپر خاک ہو گئے ظاہر حلال بختیں پاک ہو گئے</p>	<p>سوکا شراب ساقی کو ترکا نام لے ہاتھوں سے ادا میر کچھ کو قاتل لے</p>
<p>۴۱۷ حکیم کو کسے نہ دیکھ گیا نہ ہوا نہ دیکھ گیا</p>	<p>۴۱۸ دیکھا تو اسے میر حسن آئے جو شکل میں قاتل کلم</p>	<p>۴۱۹ حکیم کو قاتل کلم کو قاتل کلم آلودہ خون سے قاتل کلم</p>
<p>پہچان لے سر نہ تھے حسین میں یہ ابن عوجہ یہ زہیر ابن میں میں</p>	<p>حقا کہ بھانجے شہ گلوں تبا کے میں یہ دونوں شیر و خورشید خدا کے میں</p>	<p>عش ہو گئے قرب ہو آگے کھڑے ہو رستے میں لوگ چار طرہ میں ہو</p>
<p>۴۲۰ حکیم کے سارے غلام زینب علیہ السلام کی طرف تھکے</p>	<p>۴۲۱ حکیم کو کسے نہ دیکھ گیا کسے نہ دیکھ گیا</p>	<p>۴۲۲ حکیم کو کسے نہ دیکھ گیا کسے نہ دیکھ گیا</p>
<p>انشہ کیا غیور میں کیا ارجمند میں دیکھیں نہ مجھ کو اس لیے آکھیں بھی نہیں</p>	<p>چہرہ پہ انکے زخم میں مجھے لو کے میں آفت کے نقش میں یہ نشان برکوت میں</p>	<p>دیکھا جو فرق شیر عظیم النظر کا سب نے کہا یہ سر ہی جناب میر کا</p>

<p>۱۰۰</p> <p>مگر کس کا کھڑے ہو سارے درویشان یہ تو تھانے لیا ہوا ہے فیض رہنے کے بعد وہاں نہ رہے یہاں رہنے ہو اور جعفر و قزح کا نام</p>	<p>۱۰۱</p> <p>حاکم کے پاس لکھے وہ شوق یہ چاہیے کہ سب کو پہنچے کہ تون سقا سے اہل بیت عداوت عیاں نامدار و وفادار</p>	<p>۱۰۲</p> <p>بوسے کا غم کا اثر کیا ہے حال حسین شہید کا ہر لمحہ خبر گئی ابھی سے کہ کچھ از دین و زمین و آسمان</p>
--	--	--

<p>۱۰۳</p> <p>سکتے ہیں تھانے دید زبان تک جہاں اقتدرے خوف بات نہ تھو سے کل بھائی کے دشمنوں سے ابھی تک آنکھوں پھری ہیں دیکھ یہ نفرت کمال</p>	<p>۱۰۴</p> <p>بلائیہ سب کا کیا بیان کرو نہیے کے قابل کی وفاداریاں کرو شہان سے شہید کیا بیان کرو کے کرا سے شہید کیا بیان کرو</p>	<p>۱۰۵</p> <p>نیش کے کسی کی کیا کیا کدو پیک سے دیکھ یہ بیان کرو کدو پیک سے دیکھ یہ بیان کرو کدو پیک سے دیکھ یہ بیان کرو</p>
--	---	---

<p>۱۰۶</p> <p>جب یہ سلام کر کے جلے شاہ ساتھ تھے ملا بھی ہٹا بھی گریں گریں ہاتھ تھے آج جو ذکر تیغ گلے بے کٹ گئے سب نے کہا کہ دور سے ابھی دم اٹ گئے</p>	<p>۱۰۷</p> <p>جمل بیان کے نہ تھانے کا حال خوشی جو پہنچے شہید کا حال کچھ جو پہنچے شہید کا حال کچھ جو پہنچے شہید کا حال</p>	<p>۱۰۸</p> <p>آواز گریں تو بہت ہو گا آواز مظہر و خوار ہو گا آواز مظہر و خوار ہو گا آواز مظہر و خوار ہو گا آواز</p>
---	---	--

<p>۱۰۹</p> <p>باہم یہ طور بھائیوں میں دیکھتے رہے مڑ مڑ کے یہ انھیں وہ انھیں دیکھتے رہے شاہ کے دور سے ابھی دم اٹ گئے یہ پاؤں پر چھکے وہ گلے سے لپٹ گئے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>شاہ کے دور سے ابھی دم اٹ گئے یہ پاؤں پر چھکے وہ گلے سے لپٹ گئے شاہ کے دور سے ابھی دم اٹ گئے یہ پاؤں پر چھکے وہ گلے سے لپٹ گئے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>شاہ کے دور سے ابھی دم اٹ گئے یہ پاؤں پر چھکے وہ گلے سے لپٹ گئے شاہ کے دور سے ابھی دم اٹ گئے یہ پاؤں پر چھکے وہ گلے سے لپٹ گئے</p>
---	---	---

۱۱۲

<p>۱۵۴ کیا حال آمد عیاں تن بیان فردی که آج بکس کین از در بیان رن کی زین کای پری تری نشان چرا پدیده بود سخته تری نچ جی</p>	<p>۱۵۵ دیگجا جب اکو تن صفا لیس هم هست که نجل دنیا لیس مشک و نشان سیدر الا لیس دریا پیا که کو در و طو لیس</p>	<p>۱۵۶ پانی و صان صاف ده گنوس کی چلیان کو راج تھے آئینہ پر کیا پری کیال رہ رہ کے در تری یقین کا کو راج چلیان پانی میں تھے جی جی باجر پھر دیال</p>
<p>۱۵۷ جاسوس آ رہے تھے اُدھر سے دور چہرے سفید آنکھوں میں آنسو جو رہا</p>	<p>۱۵۸ نظروں سے اس کھڑی ترادوار گیا آنکھوں میں ہم جھون کے وہ سامان پھرا</p>	<p>۱۵۹ ہینکل کی تھی صدا کہ فروغ چراغ ہوں بچوں کی پیاس کا ہر قوت داغ داغ ہوں</p>
<p>۱۶۰ بوختی تو کی جھونک یہ گفتا کیا کین ہوتا تو کہ موت کا باز کیا کین آئے خباب جید کہ ار کیا کین کیجیا تھے ہم شکوہ ملکہ کیا کین</p>	<p>۱۶۱ وہ دھوپ وہ سیاہ تری فوج کی گھمنا اُتر اہو فرات میں تھا حسین کا کہین وہ نہری وہ گلیا ہ اور وہ ہوا سیر چکر کا بنجر پھر ہرا کھلا ہوا</p>	<p>۱۶۲ پانی سے غم اٹھا جھونک لال جواب وہ زین کی مبارکہ گلی کی آب تاب آکون کا کس ششاعی میان آب وہ جاوہر سلاح جگر بند تو آب</p>
<p>۱۶۳ دریا میں شور تھا کہ درو اس دیر سے ہوئے نہ کوئی ساقی کو تر کے شیر سے</p>	<p>۱۶۴ پتھر چمک گیا تو یہ منی عیاں ہوئے اللہ و یقین کے عدد بے نشان ہوئے</p>	<p>۱۶۵ ہرست شیر نہر کے رستے کے ہوئے یہ بھرے تھے مشک کی نہ جھکے ہوئے</p>
<p>۱۶۶ آئے تھے یار اسے ہوسے لیا کہ کا تھی سے لی صام دوم کا زار کو دی فح نے صدا سپ شیار کو پچھوئی نے کھنچ لیا ذوق قمار کو</p>	<p>۱۶۷ تھا دوم جی ہوئی تو بیجا بیان دیا کی چلیون تین تری چلیان وہ پیاس مشک بوختی عرق روان دریا میں بین پسینے کے طرے کہ مان</p>	<p>۱۶۸ باہر طافرات سے جب کہ پتھر غل تھا کہ سلسیل غل کی ناکے دور دریا میں شور تھا کہ خدا حافظ ای حضور ای خضر و داغ ہوئے ہم قدم سے دور</p>
<p>۱۶۹ حمزہ کی نگاہ برمود کج بھال کے کھا جائیگی یہ تیغ کیجے نکال کے</p>	<p>۱۷۰ کیونکر یہ قطرہ مخ پاک جری نہیں کیا وجہ آب بوتون میں ہر تری نہیں</p>	<p>۱۷۱ نادوم میں آبر و بہن خالق عطا کرے پیاسوں کو ہو صیب یہ پانی خدا کرے</p>





<p>لاشون کن رن مین مین مین مین مین دھارین مین مین مین مین مین مین انبا قضا سلاح کا انجا سے لیند تھی دبدم صدہ نار سے لیند</p>	<p>تھا زور دست عقدہ کنا کے باقین تلاو مین غضب بخدا کے باقین گمہ یاقی ہم بھون کی قضا کے باقین بھی خوشنماوی کی خا کے باقین</p>	<p>سولخ شنگ کچھ کسنا کے باقین بانی کے ساتھ آگہ سے آنسہ کچھ دانتون سے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تھک کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>بھر جائینکے ہم آج سپاہ شری سے تلوار چل رہی ہے جناب امیر سے</p>	<p>بھائی لڑو مجھ کے ہی ٹوکتے رہے ہر ضرب چسپین انھیں روکتے رہے</p>	<p>سینے میں اور شک میں روزن شری سے یہ دو آشیانہ مرغان تیر تھے</p>
<p>میں سے آج تب تھے تھے تھے تھے تھے آسن صوب میں وہ دن کا چھوڑا غار نوار سے وہ لو کے نزاروں میں یہ روح علی حسین سے کچھ تھی مگر</p>	<p>قانون سے ان کے ہاتھ تھے تھے تھے بوسے یہ نیکے خوب ہو چھوڑیں ہم لڑنے کو نہ کر تے ہیں شری کے لڑنے میں بے نہ ہاتھ ہوئے نہ اس کے لڑنے</p>	<p>یہ کچھ خاک پریشاں گرا کر رہا ہے درد و بار سے جھجھکیا گرا رہا ہے</p>
<p>عباس کی وفائی شوکت کے ساتھ میدان آج کا تیرے سقے کے ہاتھ ہے</p>	<p>ظاہر مروت شہ گردون اساس ہے ان دشمنوں کا سید والا کو پاس ہے</p>	<p>آئی صدا غلام اب آخر ہوا حسین بوئے حسین دیکھئے حاضر ہوا حسین</p>
<p>قادر کو اپنے لیے اور خیر حال ہے اس وقت کچھ خوشی ہو چکا ہے میرا یہ ہونا امت صبر خیال ہے چاہا تھا کہ میں یہ خوش حال ہے</p>	<p>بازو دے گئے گئے گئے گئے گئے جانتے تھے سوئے گئے گئے گئے گئے جب شک چھو گئی تھی اس کے گئے تھوڑے سے کیا کچھ خفا مگر گئے</p>	<p>تاری قیدیوں میں کھڑی ہو گئی تار سے تھے اس میں کچھ گئے میں حسین کی یہ کہنیت یہ گئے کرتی تھی جب یہ چاہا گئے</p>
<p>بس لڑ چکا بھگا بھی دیا سب کو مار کے عباس ہاتھ روک لے کد کچا کر کے</p>	<p>محبوب ہوئے شاہ مدینہ کے سامنے بیجا میں کیا پر شک سکینہ کے سامنے</p>	<p>چھینے تھے در جو شری اس خوش صفا کے تڑپی تھی انکی لاش کنارے فرات کے</p>

<p>۱۶۷ نماوردن کی وہ چھاؤں وہ شمشیر کے شاہ کیا آئے سرسبز پائے پھولوں کے عجب پیا کر</p>	<p>۱۶۸ لارے ایک سخت تانی کا شکار تھا جھپٹوں کے چچ میں وہ تریدار شکر سنان میں گھس گھس کے دھن سے پار نیر میں بدین یہ ہوتی ہر طرف بچا</p>	<p>۱۶۹ اسے کہہ دے یہی تھی کئی بھلا تھکا کیون جانی جان آپ کی کیا بھلا جب ہم پوئے اُراس ہوا آپ کو مال چھوڑا اٹھائے باغی کی تھی چال</p>
<p>۱۷۰ تم جو گرے وہاں نہ سگینہ کوکل پڑی میں تمہارے خیمے سے باہر نکل پڑی</p>	<p>۱۷۱ تن سے ہر رسول اُتار یہ کیا کیا است میں جنگی ہین اُفغن مارا یہ کیا کیا</p>	<p>۱۷۲ شکوہ نہیں ہو گردش یل و ہمارے بابا کو ہر معاملہ پروردگار سے</p>
<p>۱۷۳ کی طرف غفلت نہ کر کے جین پناہ حضرت نے کیوں تباہ کیا جالی سقا کباری حضور قصور گنہ کا ہوا دم روئے کی آری کو صدا شاہ جود</p>	<p>۱۷۴ سچے بھائیوں کے پاس سے ہاتھوں دل کو خاتم کے باؤڑ میں بل کا لہر لگے گیسو سے خوار جین چلایں کیا غیو ہو اویس کا زین</p>	<p>۱۷۵ پھرتی پریشان آپ کی آنکھوں میں بار بار تن میں وہ بے عطا وہ بے کبار مرنے کو جب چلے تھے گل سے بن تار کو گلے لگا کے کیا تھا اخیر بار</p>
<p>۱۷۶ تر پے یہ لکے اور جہان سے گذر گئے منہ رکھ لے مشک پر جو کہا آہ مر گئے</p>	<p>۱۷۷ مادر ہی بے نقاب پھوپھی بے نقاب ہی ظاہر ہو گیسوؤں سے خیمین بچ و تاب ہو</p>	<p>۱۷۸ آئے نہ پھر گلے سے لگائے کے واسطے جی چاہتا ہو گو دین آنے کے واسطے</p>
<p>۱۷۹ افسانہ وفا کا بیان تھا کہ کب تک پھیل گئی شبست کی دریا میں کب خوشی شمع پر کب کسی تافک پھر نعرہ بے مل علی اور درویش</p>	<p>۱۸۰ ریشہ بچا تین باغی والی تھی رشتی سے دو دو باغی بھرتی تھی دل میں بلاتین تھی ہون آگاہ جو خدا پوسے میں آہ ادا علی عمر جی رہا</p>	<p>۱۸۱ تو پناہ میں سے کیا خطاب اس دن کی دیکھتے تھے خبر شاہ ابواب خواب میں حال دیکھتے تھے نہ کو تاب رکھتا نہ سکو باج تھی تھا وہ مضطرب</p>
<p>۱۸۲ آپس میں تھا کلام یہ اہل شباب کا آتا ہی سرخواب رسالت تاب کا</p>	<p>۱۸۳ بچپن میں پھرون و دودھ پیانہ نہ سوئے ہو سر کی ہریرے سر کی واجب تو روئے ہو</p>	<p>۱۸۴ چلتے ہوئے نگاہ نہ کی منہ کو نور کے آئے ہین دل کو گنج شہیدان میں چھوڑ کے</p>



<p>۴۹۱ پیش نیکو جو دیکھو گشت کچھ کھانہ کن دیدہ حیرت سے پہلے سے گھٹے کیسے گشت کچھ کھانے سے گھٹے کیسے گشت</p>	<p>۴۹۲ کھینچ کر تلو آئے تھے جب فتح ہوئے تو تلو آئے تھے ساخا کے دور تک شہر بار آئے تھے یہ آئے تھے کہ احمد خاں آئے تھے جو جہاد عالم دربار آئے تھے</p>	<p>۴۹۳ تھے صاحب براق سرباز سایہ کی جگہ حکم تھا دوسرے دور تھا غریبوں کو جاننی جی جہاں کا نور غل بیگمیں آئے یہ بیت کرین حضور</p>
<p>سرب پرجوم شایوں کا آئینہ تھا خوشیہ آسمان شہادت گن میں تھا</p>	<p>بڑو تھا عامہ غضب میں بھڑا ہوا گویا رسول تاج شفاعت دھڑا ہوا</p>	<p>ہاتھ انکی سمت کو دم رحلت بڑھایا کشتے سب انکی تیغ کا کلمہ بڑھایا</p>
<p>۴۹۴ آپس میں کہو کہ حریفی جب تیغ نیک علی بن خدا گواہ بان بان چوڑی بن خدا گواہ چوچا چوچا کہو کہ یہ دی این گواہ</p>	<p>۴۹۵ بے شک منہ میں خاتم نشین تخت شہنشاہ نبوی تو بی بی پو کفن خیمہ زرد کے سبز باپوں سلبین نوشہ بیہوشاں کو چھوٹا تمام زن</p>	<p>۴۹۶ تھی گفتگو سب احل کی تھی تھنڈا ہوا بولوں کی جگہ فدا سب کو سقا و فیض تاج فدا تھے برت آدھ سے تاج فدا</p>
<p>پوچھو تو قاتلون سے نشان اور کیا تھا سر سجاد جسم کا سا پھیلا تھا</p>	<p>رتبہ بیان پیر سے رسالت مات کا غل تھا کہ زیب دوش ہو گدا احباب کا</p>	<p>پانی حسام کا سبب بردہ ہو گیا اُس وقت سے مزاج اجل سرد ہو گیا</p>
<p>۴۹۷ دھاکین ماری سونے سے بڑا شیر کونی سیاہ کا نہ کرنا کیا وہ کام تو تامل رسول خدا کو بھولنا کام</p>	<p>۴۹۸ جو کز کردی زبان بھی تھی اور شیر کشتے تھے سب خلیفہ کہہ پیر ہوئی ضرور نہ موت بھی دوش دشوار تھا کہ شہیت جری پیر</p>	<p>۴۹۹ یوں تھے تیر تیر جی جی بید چلنے سے است بدین کوئی بول کسی غرض صورتی سے لڑے چل بول کسی غرض صورتی سے لڑے چل بول</p>
<p>ہنے کیا قبول سقریرے واسطے لائے ترے رسول کا ستریرے واسطے</p>	<p>چاروں طرف سے اکوند دیکھتے تھے یہ کھ کسی طرح سے اُدھر پھرتے تھے</p>	<p>خم و ثمنوں کے قتل کو تیغ اصیل تھی خلق محمدی کی یہ قاطع دلیل تھی</p>

<p>۱۰۱۰ جب نیرنگ کی کوٹھالی کے کلبہ سب نیرنگ دار دروازے کے کھڑے بنیں جلدی ہی قی جان عدو سے بھاگ لیں</p>	<p>۱۰۱۱ گھوڑے کا حال کے اسی طرح اچھا جب فرسین دور کی ہوئی پری کی گھوڑے کی چوٹی شیر خوک کے پاس گھوڑے کی دشت جو وہ آسمان پاس</p>	<p>۱۰۱۲ کھڑا کے سامنے کوئی گھوڑا چاہا فرسین نے ارشاد کیا چکار کے سوار نے اس کی پیٹھ پر چاہا بھی دس ایک پیٹھ پر</p>
<p>۱۰۱۳ کس اوج پر بدن سے جدا آج ہو گئی ہمیشگی مصطفیٰ مجھے معراج ہو گئی</p>	<p>۱۰۱۴ جنگل میں تھی صدی ہی ہر ایک بھول کی سدرہ کے سامنے ہر سواری رسول کی</p>	<p>۱۰۱۵ راکب کی گھوڑے سے فرس چھوٹا رہا گردن بھرا ہوا کے قدم چومتا رہا</p>
<p>۱۰۱۶ کشت سے لشکر دن کی تھک گیا سب تھے عرق میں غرق ہوا کاغذ کیا رہتا نہ کوئی اون میں لیکن تابین کیا تھا اس قدر عرق کہ غش بھی نہ رہا</p>	<p>۱۰۱۷ استغاثہ میں فرس مصطفیٰ کی چال پہنچا تھیں صاحب شیعہ الفوج چال پہنچا تھیں اور وہ کرتا تھا پانچ مال گھوڑوں کے پاؤں خون کھونچے چال</p>	<p>۱۰۱۸ گھوڑے کا ایک حصہ تھک گیا پاؤں سے تھک گیا فرسین کی تھا فوج پر کہ صاحب بالا کے قوم عار تھا شک خار نے بھی پایا تھا پے چار</p>
<p>۱۰۱۹ گشت کوئی روغن کہہ رہی تھیں اربابین جائیں کمان کل کے پڑے کشت ابین</p>	<p>۱۰۲۰ بولی عروس فتح یہ دشت نفاق میں مخدہ لگائی برق نے پاسے برق میں</p>	<p>۱۰۲۱ دشوار کہہ رہی تھیں گھوڑے کا طور ہو رفت ہو یا برق ہو یا کوئی اور ہو</p>
<p>۱۰۲۲ کشت کوئی کھیل کی تھیں تھیں کشت تھی کہ یک جل کا تھکا تھکا تھی اس کے ہاتھ میں وہ صفائی کہ انڈر تھی اس کے ہاتھ میں وہ صفائی کہ انڈر</p>	<p>۱۰۲۳ باغیچہ کا گل تھی فوجی کی گھوڑے کا ایک حصہ تھک گیا طوافین تھی فوجی کی تھی تھک گیا رہا تھا سوار کا کتنا زان دان</p>	<p>۱۰۲۴ کشت تھیں تھیں تھیں تھیں تھا سب بدن پر تھیں تھیں بہتر کا راجان ملک لوت کا جواب ہر ایک سے بہتر تھیں تھیں</p>
<p>۱۰۲۵ کب آئی تیغ کب گئی مہر کھلا تھکا دو کون ایک کون پر کچھ ہو جتنا تھکا</p>	<p>۱۰۲۶ جب اس طرف سے تیر چلے وہ تھک گیا اس واسطے یہ کوئی نہ جانے کہ دور گیا</p>	<p>۱۰۲۷ زخم سان و تیر سے کیا حق تن کا ہو زیر ہی بنا ہی اس دھن کا ہو</p>

نیرنگ

میرزا

<p>۱۱۱ میں جیسا تھا نظیر جلال جلال کمان میں راہوار ثانی تصور کردن گلگشت باغ و زمین میدان تاجان مردان کی بختیں میں میں زمین</p>	<p>۱۱۲ بہشتیہ دل کا دیکھیں سب سے صفت بصریہ سب سے حاشیہ زمین میں جی کی دیکھیں کو کلمہ سے اکثر نشان لگانا</p>	<p>۱۱۳ گھوڑے پرانی لاش کو کھا کر جا جا کباب دار کی بے جا نظر بوسے حسین کھینچ کر تو فرست کا دست نہیں چاہتا</p>
<p>۱۱۴ ہو راہ ایک راہ وفا اصل نیک ہو ہم سب کی چال ایک سی ہو کھیت ایک ہو</p>	<p>۱۱۵ جب تو چلا تھا کوئی برا طور تو نہ تھا سامان خدا خواستہ کچھ اور تو نہ تھا</p>	<p>۱۱۶ دنیا سے کوچ اکبر ناشا دکر چلے تلوارین مارتے ہو کسے ہم تو مر چکے</p>
<p>۱۱۷ میں نے اپنے ظلم کا خیر ہو چکیا میں نے زمین پر سے نفقہ کیا صدمے سے اگر کبریاں نہیں ہو چکیا مردان کو میں سے بون آئے ہو چکیا</p>	<p>۱۱۸ روٹی پر سے ہوتے تھے یہ تاجان راہواریکیا نہ مظلوم کو دبان دور ایک غل کو فتنہ حاشیہ تھا عیان مردی صلیا اسکے برابر ہے جاکمان</p>	<p>۱۱۹ میں نے اپنے ظلم کا خیر ہو چکیا میں نے زمین پر سے نفقہ کیا صدمے سے اگر کبریاں نہیں ہو چکیا مردان کو میں سے بون آئے ہو چکیا</p>
<p>۱۲۰ کہتے تھے سب شبیہ میر کیاں گئے گھوڑا کمان گیا علی اکبر کمان گئے</p>	<p>۱۲۱ نکلا ہر دم نجیب جبکہ نور عین کا جلتی زمین پر ہو کچھ حشیں کا</p>	<p>۱۲۲ نکلیں محل سے پیٹ کے سناہتا ہوئی پیشین جولاش سے تو قیامت ہوئی</p>
<p>۱۲۳ گندری جو توتی تو ہو کر کھجکھو ہو زمین داڑ کون سر کب کھجکھو آنسو روان کیا سر پہ لپکتا ہو گھوڑے کے ساتھ ساتھ توتی ہو</p>	<p>۱۲۴ یوسف نے لقا تفتضائی ہو اس حاشیہ خانے تفتضائی ہو فرغ نام نہوانے تفتضائی ہو مصلحت تفتضائی تفتضائی ہو</p>	<p>۱۲۵ سب سے حسین تو کی بلالین سب سے حسین تو کی بلالین سب سے حسین تو کی بلالین سب سے حسین تو کی بلالین</p>
<p>۱۲۶ ہو اضطراب پوچھتے ہیں کوچ کر چلے زندہ تو ہیں ابھی علی اکبر کر چلے</p>	<p>۱۲۷ پری میں اس جوان کا ماتم ہو یاں بے آفتاب صبح مسافر اُداس ہو</p>	<p>۱۲۸ بیہوش ہو کے زنیب و شاہ زمین گئے گھوڑے سے لاش اُتار کے بھائی بہن گئے</p>



<p>۱۱۱۱ انعامِ قتلِ شاہ کے خواب میں کوئی کاٹ لے کر تھے دیکھ نہیں میں جان بھی جو دھڑا کر</p>	<p>۱۱۱۲ نہیں کیا بکا میں گئی گٹا خوش خوش شہزادہ زور نہیں علم یہ ہو کے غافل کیا</p>	<p>۱۱۱۳ اس وقت علم سے ہوں گے جا بہارِ شام میں جا شکلِ شام میں جا</p>
<p>۱۱۱۴ لشکر میں تیرے گٹ کے سر پا تو پا نہ بعد فیج بدن یونین رہ گیا</p>	<p>۱۱۱۵ خبر کھینچے ہوئے دہ چوم اہل شام کا سینچ میں حسین علیہ السلام کا</p>	<p>۱۱۱۶ قدی بکارتے ہیں عجب افتخار سے ہم بھی ہیں ساتھ جانب پر درگاہ سے</p>
<p>۱۱۱۷ اکبر کا درختا کہ زیادہ خام ہوئے طور کیا کے نہیں جو تھے وہ روئے کے شل تر</p>	<p>۱۱۱۸ کیا بدین میں تیرے چہان گزاران لیے ہو سنا ہوں کیا چہان</p>	<p>۱۱۱۹ انگلی کی کوئی نوید ہو بست از مال گرو چہرہ اور دست دینچ ہو جو بنے کی</p>
<p>۱۱۲۰ گردون سے شور آہ و فغان ماتم سزا زید کا دربار ہو گیا</p>	<p>۱۱۲۱ محبوب زندگی سے مکرول ہٹے ہوئے ہو تون پر آہ آہ گریبان پھٹے ہوئے</p>	<p>۱۱۲۲ فریاد از غوی دے یار حسین وزنا لہاے دہندم و زاری حسین</p>
<p>۱۱۲۳ حاکم اور بی کوئی کوئی بوزار نہ تیرے کوئی کوئی عشیرہ کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۱۱۲۴ چلے گئے دین کا لکچر سلطان کم ساہ کا لکچر نہیں کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۱۱۲۵ آج بچہ نظر سے سلطان کوئی کوئی کوئی کوئی نہیں کوئی کوئی کوئی</p>
<p>۱۱۲۶ ہاتھوں کو سٹارل ہیں لون پر ہیں ہونوں کی آنکھوں میں آنسو</p>	<p>۱۱۲۷ اٹھاد زید رحمت سے عظم کے لیے جھک جا حسین کی تسلیم کے لیے</p>	<p>۱۱۲۸ مٹا دے غم سے قلب صفا بیاختہ زید بھی رو یا پکار کے</p>

بہارِ عالم

<p>۱۲۱ میر تقی علی سے غلام کی طرح فوج مارا لڑائی کے بعد اسکا ہوسر جسکو دیکھ کر غفلت آگئی وہ فوج جنگل میں ایک کور دی ہوئی لاشیں</p>	<p>۱۲۲ یہاں سے شہنشاہ نے فوج چلائی دیکھا اور فوج فرق شہر لاہور آئے انہوں کو دیکھ کر نہیں چھپا یا رہا ہے پس پکار کر کہیں گے مگر سب</p>	<p>۱۲۳ عشق آج سے غفلت کی طرح نہی سے ہاتھ پیر کے کوئی صرا بابا گھٹا اس میں غلام سے گلا گر زری جو بچا ہے آگاہ خدا</p>
<p>۱۲۴ بارعہ جہان میں کوئی کب ایسا ملے جسکے ہو بے نہ پھول یکساں پھول کہ</p>	<p>۱۲۵ ہو گا قلق خدا کے فدائی نہ دیکھے منہ پھیر لیجے ہمیں بھائی نہ دیکھے</p>	<p>۱۲۶ موتی عجب تھم سے اتارا ہوا شمرنے پر سب گواہ ہیں مجھے مارا ہوا شمرنے</p>
<p>۱۲۷ آج کل کی حالت قرآن کی جیسا آج کل کی حالت قرآن کی جیسا آج کل کی حالت قرآن کی جیسا</p>	<p>۱۲۸ میر تقی علی ایک ایک کسے کہیں میر تقی علی ایک ایک کسے کہیں میر تقی علی ایک ایک کسے کہیں</p>	<p>۱۲۹ بولاسلام دو عالم میں آگیا جنت و نار جہنم کی دنیا گھلا گیا انہوں نے شکر و حمد جو دجھا گیا کہ تو جہاں سے اب سے الگ کر گیا</p>
<p>۱۳۰ اچھا نہیں بھونکے گلے ساتھ کھول دے کہد ویزید سے کہ سب ب ہاتھ کھول دے</p>	<p>۱۳۱ مضطرب ہوئے دوسرے صدائی ہمارے دیکھو بگاڑتے نہیں بیٹا سنوارے</p>	<p>۱۳۲ فضل خدا جو ساتھ نہ دیا حسین کا دنیا میں کوئی نام نہ لیتا حسین کا</p>
<p>۱۳۲ غلامیوں کے غول نیچا چلائے چکھٹال نہ دھن خان حسین آیا نظر جو صورت قرآن حسین فصلی صدائے قرآن حسین</p>	<p>۱۳۳ ملاوین کھانین کو فربہ غلامی باقی کر گیا خیر نہ صبر و زلالی اس کو جھوٹا نہ بھال کے لیا جو غلامی فضل خدا سے بار شفاعت اٹھایا</p>	<p>۱۳۴ شہر کو ایک شہر آباد ہو کر گھر لگ گیا جہنم آباد ہو کر منہ پیر ہا جو خون جبین سے نکلے ہو کر تو جہنم ہی خیر نہ بھال کے لیا جو غلامی</p>
<p>۱۳۵ چلا میں لڑتے ہیں صفت ظلم کو دیکھ کے شرما دیکھ حضور یہاں ہر کو دیکھ کے</p>	<p>۱۳۶ جو تھا ہمارا کام وہ ہم سے کر چکے بیٹا تمہارے ہاتھ پر اب ہم تو کر چکے</p>	<p>۱۳۷ راہ خدا میں لٹ گئے گوہر تو کیا ہوا رسی بندھی گلے میں گھلا سر تو کیا ہوا</p>

<p>۱۳۱۱          اسکا مال کیا جو بیسیر دانندین          جو چوچہ پانچین یہی کو دانندین          اسکا مال کا مقام شکایت کی جانندین</p>	<p>۱۳۱۲          اسکا کیا بیسیر کیسے کیسے          بیسیر فضو و عجب کیسے کیسے          بلجاؤن آپ سے ہی بیسیر کیسے</p>	<p>۱۳۱۳          خوش ہوں کہ چوچہ کیسے کیسے          بری ہیں جو بیسیر کیسے کیسے          زخیر و ملوک میں جو بیسیر کیسے کیسے</p>
<p>۱۳۱۴          کہ کوئی یہ کہے کہ اسیر جفا ہوئی          تم یہ کہو کہ مالک روز جزا ہوئی</p>	<p>۱۳۱۵          مجھے شکایت ای شہر دلگیر ہو گئی          بابا معات کیجئے تقصیر ہو گئی</p>	<p>۱۳۱۶          مر جاے یہ پھٹا ہوا اگر تابدن میں ہو          بعد فنا بھی نہ ہی گردن رسن میں ہو</p>
<p>۱۳۱۷          ہوتا ہوں شاد کہ تیرے بیچ بچان          مارا کیا حسین کیسے اپنے از و قدیر          کہہ نہ کھائیں جھانک کر نہ کھائے</p>	<p>۱۳۱۸          کہنے لگا کہ جان پر تیرا کیا          کیا تیرا اختیار بھی نصیب کیا          مرنے لگا کہ تیرا کیا نصیب کیا</p>	<p>۱۳۱۹          جیت جی ہوئی کہ تیرا کیا نصیب کیا          پوچھا تیرا نصیب تیرے نصیب کیا          رکھے ہوئے تھے فرق نہ کھائے وہ تمام</p>
<p>۱۳۲۰          گھر لٹ گیا ہر فاطمہ کے نورین کا          کنبہ پر قید راہ خدا میں حسین کا</p>	<p>۱۳۲۱          زنی ہو بات مہر جانا تاب پھر ہے          کہہ دین شوق ہو فلاں کھٹ کے گھر ہے</p>	<p>۱۳۲۲          تعظیم بعد برگ کرے کوئی اس طرح          اُسے گھر شہر راہ اس طرح</p>
<p>۱۳۲۳          جسے جلا جوچ ہوں اسکا بوس          کل بن ہوں دان و تر نہ بعد بوس          مانگوں گا کہ ہویت اسیری قبول</p>	<p>۱۳۲۴          پوچھتی کہ خفاص خلک کی قبول          کہ تو ناچھو کہ پوچھا وہ کیا قبول          مانوس تیرے سے ہویت اسیری قبول</p>	<p>۱۳۲۵          دھواں لگا جب سفر نہ ہو تیرا ب          تھے جا تالان شاہ جالت سے تیرا ب          کھانکے کھانکے طشت طلائین شاہ</p>
<p>۱۳۲۶          زہرا ہشت میں جو تھیں سیکے جا تھیں          آنکھوں سے حورین داغ رس کے گان تھیں</p>	<p>۱۳۲۷          طعنا کہیں اسکے ہاتھ اگر کچھ خیال ہے          بولا حسین بھلا کیا مجال ہے</p>	<p>۱۳۲۸          دی سر نہ سکر کے صدا خوشا ہو          شکر خدا کہ قابل نذر خدا ہو</p>

کلی ہوئی تھی











<p>علاء</p> <p>پہلے کا بیان غیبت میں یہ کہ تھا آئی دینار سے قمار کی صدا سچا کہ حسین کے گھوڑے کی صدا سنتے ہو کہ حسین کے گھوڑے کی صدا</p>	<p>علاء</p> <p>سچ میں کی طرح نورین جو زبان آئی صدارت کے کعبہ کی زبان چلیست جلال کا بندھان غصین کی زبان کی صلا میں بیان ہاں</p>	<p>علاء</p> <p>نوبت میں شریک ہو دو نوبت قطع ہو پہلے ناز سے اسی نوبت کا جو دواج موس کی نوبت دلا دلا دلا دلا لگنے جا کے بعد وہاں پہ نوبت دلا</p>
<p>علاء</p> <p>اقبال کا نشان اثر احتشام ہو یہ نوبت حکومت سلطان شام ہو نوبت کی حکومت سلطان شام ہو نوبت کی حکومت سلطان شام ہو</p>	<p>علاء</p> <p>سب کو نشان قدرت معبود ملے رو دین کہ ہر پہل کفار ملے نوبت کی حکومت سلطان شام ہو نوبت کی حکومت سلطان شام ہو</p>	<p>علاء</p> <p>آندھی سے زلزلہ سے ہمیشہ پیاسگی نوبت کی حکومت سلطان شام ہو نوبت کی حکومت سلطان شام ہو نوبت کی حکومت سلطان شام ہو</p>
<p>علاء</p> <p>اس وقت کی حکومت سلطان شام ہو نوبت کی حکومت سلطان شام ہو نوبت کی حکومت سلطان شام ہو نوبت کی حکومت سلطان شام ہو</p>	<p>علاء</p> <p>دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں</p>	<p>علاء</p> <p>ہم میں امام وعظ ہمارا شعبہ ہے چھانہ میں نور و شمع اختیار ہے نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں</p>
<p>علاء</p> <p>گردن ہوا لے کر چمکا ہوا نواب آستان ایک خطہ ہوا نواب دین میں جو فضل ہوا نواب نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں</p>	<p>علاء</p> <p>سب چمکا ہوا لے کر چمکا ہوا نواب نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں</p>	<p>علاء</p> <p>کفار مستعد ہیں ستارے کے واسطے نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں نوبت میں دنیا میں اختیار کمان سلطنت کے ہیں</p>

سازگار الشاکر ازبک اللہ رب العزت  
معارف السعدیہ الشاکر ازبک اللہ رب العزت  
در ذوق کمال تان - سکا لکھنؤ - السعدیہ

<p>۱۰۷۱ لوگوں کے کیا بڑے ہوتے ہیں نہیں نہروان کھڑی میں سن لیتے تیار اس وقت چھٹا ہو جان کچھ گوار مٹھیں ہیں کچھ کچھ گوار</p>	<p>۱۰۷۲ حاکم کیا دنیا چاہا ہے جواب پتی نے چپکے یہ سر سے کیا خطاب بس بے بین ہوئے ہلکی کی کتاب روم پر ہوتی خواست ہو اضطراب</p>	<p>۱۰۷۳ مگر تو بھی ہوں کہے پہ خن نہیں کہے توجہ سے کیا بے بین ماگہ در در و زور و جاب دلا کہ جانے اپنے نہ کہ خستہ بین</p>
<p>لازم ہواں جوں کہ فرین چھڑے ہیں جس کا کھڑے تھے جگہ وہیں چھڑے ہیں</p>	<p>بابا تمھارے پاس ہم اس وقت آئیں گے روئینک چپکے گلے سے لگا لیں گے</p>	<p>اپنے مقام سے نہ یہ عالی نسب بڑھے نہاروں کو جو چپے تھے وہ سب بڑھے</p>
<p>۱۰۷۴ کچھ کچھ نہایت ہوتی عیان کچھ کچھ عیال سکینہ کا گمان آگے بڑھی ہو سوں سے دہ خستہ عیان کہیں بھی رونی ہو سیکے کج عیان</p>	<p>۱۰۷۵ کچھ کچھ نہایت عیان کیا کون کہیں کچھ عیان کیا کون بابا عیال ہو میرا میں کیا کون کہوں میں نہ میرا نہ میرا کیا کون</p>	<p>۱۰۷۶ کچھ کچھ نہایت عیان کیا کون کہیں کچھ عیان کیا کون بابا عیال ہو میرا میں کیا کون کہوں میں نہ میرا نہ میرا کیا کون</p>
<p>۱۰۷۷ کتنی ہو ظہران ملک میں بڑید سے ٹٹے کا حکم سے سر شاہ شہید سے</p>	<p>۱۰۷۸ کین متین بڑید کی کچھ دولت انہیں حاضر ہوں کس طرح کہ رس کھولتا نہیں</p>	<p>۱۰۷۹ کتنی کھڑی ہو دیکھتے ہو حال کھول دو جاؤ میں کے ہاتھ بس لال کھول دو</p>
<p>۱۰۸۰ کچھ</p>	<p>۱۰۸۱ کچھ</p>	<p>۱۰۸۲ کچھ</p>
<p>۱۰۸۳ سب ہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں یہ حسین کا پسینہ کی لاش ہے</p>	<p>۱۰۸۴ یہی کو داوی جان کی خدمت میں چلیں یہی حسین سے جنت میں چلیں</p>	<p>۱۰۸۵ کرتے ہیں منجھی سے گدہ کے واسطے یہ میرے پاس آئی جو منے کے واسطے</p>

۱۹۱  
 حاکم کے کہنے جاؤں غم نہ بولت  
 ہوجاؤں پھر دوسری عالم نہ بولت  
 کہہ سے ایک ایک سے اس غم نہ بولت  
 جیسا کہ تیرا بن ہم نہ بولت

۱۹۲  
 چلتی تو نہ ان گزرا رہے خیال  
 کہنا نہ ایسی بات کہ حضرت کو بولال  
 یہاں کو کہ خوش ہو اگر کیا جال  
 بول نہ سگو اور نہیں جانی کیا جال

۱۹۳  
 جاؤں چھٹ کے غیب سے جیسا کہ بولت  
 ہوجاؤں سب گنگی اور دیر آسن  
 کہنا نہیں ہاری طرے نہ ماہن  
 سرتا بیان سب کے ہاں افسانہ

۱۹۴  
 روکا جاوے اسے تو سزا میری سخت ہو  
 دربار ہو نہ فوج ہو تو ہی نہ سخت ہو

۱۹۵  
 مل اون نہیں کچھ اور ہوس جانے دیکھ  
 کہ مدنی ہاتھ جوڑے کس جانے دیکھ

۱۹۶  
 صغیر الکریم کہ بہن میری کیا ہوئی  
 کہنا تھا ہے آپ کے سر سے قدا ہوئی

۱۹۷  
 بگڑا میرے سر سے فرشتوں کا زخم  
 کہوں ابھی تو نہ نہ ہوا آدمی کا نام  
 میں مانتا ہوں مجھ کو بول شام  
 شام بگڑی دم کی ہو جان یہ شام کا نام

۱۹۸  
 غم کو دنیا کی گنگی مال بہن کو کہ  
 اس سے کہو تو جانی میں ادب  
 بابا کے سر کا چاہیے جانی میں ادب  
 بابا کی گنگی ہے پھر پھر کا زخم یہ میں ادب

۱۹۹  
 بولیں لگا لگا گنگی سے سب کیا  
 کیسی بانی کی کہ تو بابا کی سگوار  
 مانی ہو جاوے آپ سے مل تو غم نہ  
 بولی کہ غم کو جی بولتا مال کا

۲۰۰  
 رہنا ہو اس کا شان لان اہل کشت میں  
 سے آؤ مجھ کو دن اسے یہاں بہشت میں

۲۰۱  
 مر جائیگا آپ کے سر شاہ دین سے ہم  
 تو بھائی جان ہوتے ہیں خصمت میں سے ہم

۲۰۲  
 ہو آپ سے دل کو نہیں مر نہ جائیگا  
 بابا کے سر کو چھوڑ کے ہم پھر بھی آئی گئے

۲۰۳  
 گنگی کے گنگی میں چھوٹے  
 شام کو مار سگندہ سے اس نے  
 فدا کیا کھول کے سب غم کو جانے  
 رفتہ رفتہ رات کی کانہیں میں نہیں سنا لے

۲۰۴  
 بولی ہوئی کہ وہ تار ان الوداع  
 ان نڈکی خطا چھی جان الوداع  
 ان نڈکی سب ان الوداع  
 کہہ رہیں کہ ہم بولی کر ان الوداع

۲۰۵  
 بولیں کہنے زور عجب اس میں شام  
 بولی جھلکے سر کو سگندہ سے اس نے  
 گنگی چھی غم کو مار سے بہت کو اس  
 سونپا خدا کو جانے میں اپنے چھوٹے

۲۰۶  
 بابا بگڑا ہے میں مٹی ہو رہا سن چلو  
 آؤ جاری گوہر میں آؤ میں چلو

۲۰۷  
 ہر وقت بگڑا دوگی یاد اسے غم کہلین  
 افسوس تم کہاں ہیں اب اور ہم کہاں

۲۰۸  
 دس قصر میں وہ ہو گئے آس میں نیلے ہم  
 حال آپ کی دفا کا چچا سے کہینگے ہم





<p>۱۲۱ پسین بیدار کن که در دل دشتین چند کس که با قدم جانب بیدار آتی صفا فاطمه که نهاده این زمین بسی کس که بپای تو این زمین</p>	<p>۱۲۱ گرچه کس که در دین مضطر غرض گرچه کس که در دین مضطر غرض رخسار آنسویان که سر غرض مشهد بود این کس سر غرض</p>	<p>۱۲۱ چو تو غفلت کنی غفلت کن باید ای خاک شفا که غفلت کن مکن ای تو که غفلت کن باید ای تو که غفلت کن</p>
<p>دوا و این کس چاک گریبان کیسه میں دیر سے ہوں گود میں اگلے لیے</p>	<p>جنت میں شہ کے پاس شہید گئی کچھ ہاتھ پاؤں کو حرکت ہو کے رہ گئی</p>	<p>پایا تو سفل غول جرات سے در حسین تیر دن کا لگیا تمہیں تابوت با حسین</p>
<p>۱۲۱ کچھ بایں لاش سے باغیچے پیشہ سوارین غلام کو تیرے چرخ کچھ کس کے چرخ پر میری مدد کچھ کس کے چرخ پر میری مدد</p>	<p>۱۲۱ آواز سچو کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس دیکھا تو کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>۱۲۱ باید ای تو کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس</p>
<p>ہوگا انہیں قن و سینکے جفا ہوئی کس نہ میری جان کہ نان بے درد ہوئی</p>	<p>کس کس نظر و گین یہوش ہو گئے سجاد نفس کچھ خاموش ہو گئے</p>	<p>چہرہ پر پائے خاک کی اشک مل پڑے باید ای تو کس کس کس کس</p>
<p>۱۲۱ کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس</p>	<p>۱۲۱ کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس</p>	<p>۱۲۱ کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس کچھ کس کے کس کس کس کس</p>
<p>بھائی جلا جلا گیا اس ذی شعور سے دربار میں تھکی ہوئی آئی ہو دور سے</p>	<p>ہم دور سے ہیں انکو توجہ اور نہیں سوئی ہیں ہم دور سے ہیں انکو توجہ اور نہیں</p>	<p>کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>

<p>۵۱۷ بیت کہیں حسین کے تہ نہ رہی تباب بیت کہیں پس گویا کین خاک پر باب</p> <p>۵۱۸ چاہیں اب تو چو نہیں بی کو اضطراب کہا بابت دیکھ جاگا کسکیتے ہیں ہواب</p>	<p>۵۱۹ ہاتھ کی بی بیوں کے صلہ پہنچ گئی پڑتی تھی بس ہر ایک یہ یوں کہ گئی</p> <p>۵۲۰ ہوئی بیکر چاہنے والی آگزی کہا بچا تھا کہ دھڑلے میر گئی</p>	<p>۵۲۱ بیت کا ہوا بھابھو اگر تاعن بین نہ بین دونوں ہاتھ ختم حسین</p> <p>۵۲۲ لڑاں بولتے ہیں صفت آقاب سر پہنچا کہ پکارا کرتے ہیں سلطان کروہ</p>
<p>۵۱۹ جانی ہیں آپ عرض ہاری ہواپ سے کہیں تک ملائے گا ہین لکے باب سے</p> <p>۵۲۰ بھجائی نہیں کاو ہی آپ اپوزین ہاں جھکی کھڑی اب تو غم جاتی نہیں</p> <p>۵۲۱ دیکھتا بلف نہ رخ تہہ بھکین نہ چیکے چیکے دو رخاموں نہ ملو دین</p>	<p>۵۲۰ نہی گئی گزشتہ طوطے کی کال خاق نہ کہی کہ دھلتے کسی کا حال</p> <p>۵۲۱ پہلے ہوسے گزشتہ گیندین کی کال جسہ شام کے زلف سکھیں یہ کیا خیال</p> <p>۵۲۲ پہلے زولب تھے بندہ مشرقین کے دیکھا کہ شک ہوئے تھے ہیں حسین کے</p>	<p>۵۲۱ ہوئے تھوہین باب کے ہو سکھیں کہ ہوئے تھوہین جنش میں بادشاہ مارنے کے ہوئے تھوہین</p> <p>۵۲۲ بہن کہے تھے تار خلق ہو کمال عشق کہا فہرستہ نظم کیا ہی حال عشق</p> <p>۵۲۳ گوئی سب اور مرسل کی آل عشق پہنچی تھی بھکے وہی تھا مال عشق</p> <p>۵۲۴ ظاہر میں تھے سیر بڑا اشارت باطن میں ہر طرح کا اختیار تھا</p>





<p>۴۱ تجربہ کن کنین چون چرخ تغیر خاک ترس ترسے محبت گم گشت طمع تیرا کجا جاک تجاشو کہ جوین دریاے مصیبت</p>	<p>۴۲ بیا با قلاق شمشیر بجا سے کننا اعدا کے تیرے کین قتل سے کننا جبال بھی قاطعہ کٹر سے کننا</p>	<p>۴۳ پیارے کسی عوض قاتل کھڑے جو بابا بوسے فردوس کسے کجا بوسے جو پیارے فصل کہیں جو پیش نظر جو پوچھیں اچھے قابوین نول و در جو</p>
<p>۴۴ بولی کوئی کجا شہ ناسا کو چھوڑا ایو قریس باغ میں شہ ناسا کو چھوڑا</p>	<p>۴۵ یار اندر بگا دم آٹ جاے گا اسکا صدمے سے کلیہ ابھی پھٹ جائیگا اسکا</p>	<p>۴۶ جائینگے کہاں اتنا اسی طومر میں رہینگے صدمہ ابھی شیشہ نیکے تو سب ٹل گینگے</p>
<p>۴۷ تم ہے جناب شہ گدگد تیرے سید انیکہ حضرت شہ گدگد تیرے کیا قدر ہو صاحب شیشہ تیرے سلطان چمن بن وہ جانا تیرے</p>	<p>۴۸ بجاریہ مظلوم بلور کی نشانی تھامیادین اسکی اسدا کجا جانی کچھ بھی صفع کسے بھی پانی بوسے نہ دیکھو پانی سے پیانہ پانی</p>	<p>۴۹ شہین خانہ دریاں میں تیرے رونی تیری برکت دھڑکی آدھنی جاوڑوں کے سرخ کی خالی نظری نہاں مکان کجا کے شہر چھوڑی</p>
<p>۵۰ تم کو نسیستی میں لٹے قافلے والو کس مصر میں یوسف سے چھپے قافلے والو</p>	<p>۵۱ دینی ہو تسلی شہ صابر کی طرف سے سینے سے لگانا ہو مسافر کی طرف سے</p>	<p>۵۲ تھیں عیان میں سلطان خوش جام کے ہند بس بھیکیں صحن میں دل اٹھا کے مریت</p>
<p>۵۳ تھیں کہ تم نے کجا نہ چھوڑو تھیں کہ ابھی حال شہ کجا نہ چھوڑو تھیں کہ یہاں نہ چھوڑو تھیں کہ یہاں نہ چھوڑو</p>	<p>۵۴ صفر گئی کرتی تھی ڈو تھی جان نہیں کہیں خوں کے پکاری وہ جان نہیں کہیں کسی نہ پکاری وہ جان نہیں کہیں کسی نہ پکاری وہ جان</p>	<p>۵۵ تھیں کہ ابھی حال شہ کجا نہ چھوڑو تھیں کہ یہاں نہ چھوڑو تھیں کہ یہاں نہ چھوڑو تھیں کہ یہاں نہ چھوڑو</p>
<p>۵۶ ہم آئے امام ازلی رہ گئے لوگو بخل چین میں ابن علی رہ گئے لوگو</p>	<p>۵۷ محبوب ہیں سہ کر تم دجو رہم آئے صحرا میں رہے بھائی حسین اور ہم آئے</p>	<p>۵۸ کیا قمری فرزند محمد نہیں لوگو مسند کی رہا صاحب مسند نہیں لوگو</p>

<p>۲۰</p> <p>کشت سنہ سناے کچھ چھین چکین          سونا جو کان تر کو جان چکین          جاتو شہر یوں کی نیستان فضلیں          بستی تری لوتی ہی حو اسے غبارین</p>	<p>۲۱</p> <p>دل تھا یہ کاشک چن آتشیں          دل پر دس بن خلف کے سنہ بد شعل          دل پر علی اصغر کی جاہد یکے ایک          حاکم بن بنین یوں تنہا چکین</p>	<p>۲۲</p> <p>کچھ بھی جو عبادت گاہ سلطانی          فضیلت گرا کر کے دکان کا نازی          گردن تری عجیبے میں کئی سیغاری          جو بادوہ روئادہ غاروں کو لوری</p>
<p>افسوس جو اتان علی مر گئے رن          سب تبر سچراغون کوین چوڑائی ہون</p>	<p>اسباب جو اتان مدنیہ کا نہیں ہو          ملبوس بھی گنا بھی سنگینہ کا نہیں ہو</p>	<p>تکبیر کی آتی تھی صدارت بھر آقا          کیا نور کار ہتا تھا سمان تا سحر آقا</p>
<p>۲۳</p> <p>فعلی غفلت شان در لای خلی پایی          باقو نے کما اوشہ سل کی نازی          پھٹا جو جاہد یکے سے مکان شال غازی          منہ پر سیاہی سے مکان شال غازی</p>	<p>۲۴</p> <p>عبرت کا عمل دار فامین مکان ہو          خاک تری جو دم گشت چن شعل ہو          جو سقف آہون کا بیون کی جوان ہو          کھڑکین میں غل شاوہ درہ پوچھن ہو</p>	<p>۲۵</p> <p>شب بیکے سانس تھے ہر دین گویا          آنیہ صفت تھے نگارن جانب دیار          آواز تبول آری تھی کان میں ہوا          مونی تھی جو شہر ظلوم کی سکار</p>
<p>قابو نہیں دل پر قلع اسوقت سوہو          حجر علی اکبر کا پریشان پڑا ہو</p>	<p>آر استہ جاق کے فدائی کی نہیں ہو          شمشیر و سپر آپ کے بھائی کی نہیں ہو</p>	<p>ردوق سپہ شہرے شانی اسی گھر کی          لوگو ہوئی دوسوین کو صفائی اسی گھر کی</p>
<p>۲۶</p> <p>والا لون کا نقشہ آواز در کھینچت          سایہ جو جب سے نزار دیکھت          چلتی ہو پریشان ہوا دیکھت          سونہ پر عمار کی جاہد یکے حضرت</p>	<p>۲۷</p> <p>آنکھوں میں سپہ پوچھن آواز در کھینچت          کشتی ہون کہ اب نیتے پوچھت          دھارن ہو طوفانہ کمان نیش پوچھت          دربار میں آئین جو اچھا چھت</p>	<p>۲۸</p> <p>ہم کی صنفین لائین شہر ان فادار          صغیر سے پھرنے لکین بڑے جاہد          چار انہین آئین جو شیت ہو خلکی          تم صاحب ماتم ہو غریب الغریب کی</p>
<p>چار آئینہ و بکتر و شہر نہیں ہو          ہو صاف جگہ سے یہ عیان نہیں ہو</p>	<p>خوشبو و خوشک ہو آئین نہیں آئین          باہر سے نقیون کی صاف نہیں آئین</p>	<p>چار انہین آئین جو شیت ہو خلکی          تم صاحب ماتم ہو غریب الغریب کی</p>



<p>۴۹ اب سب کی زندگی آپ غرار کا رکا ہے کرنے سے کھڑی ہو چکی تھی غارت گاہ ہوئی کہ چھوٹی مین بیدار تھی سب گاہ</p>	<p>۵۰ کھڑکیاں ہر گھڑی کھڑی ہو جاتی تھیں گھڑکیوں کو تار کیسے لگانا ہے کھڑکیوں کو تار کیسے لگانا ہے</p>	<p>۵۱ زندہ تھے جو ہم سب کے حضور آ کر کیلیاں تھی سوجھ بوجھ کی تھی کوئی کرکٹ تھی زندہ تھے جو ہم سب کے حضور آ کر کیلیاں تھی</p>
<p>۵۲ بھائی کی لحد چھوڑ کے بچپانی ہوئی تھی پیرا بھین خود دینے کو مین آئی ہوئی تھی</p>	<p>۵۳ کہ اڑتی ہوئی کالی روائیں نظر آئیں بچائی ہوئی ماتم کی گھٹائیں نظر آئیں</p>	<p>۵۴ بھین نہ حضور آپ کہہ توں سے چھٹکی ہم لوہا بیاں شہزادہ عالم سے چھٹکی</p>
<p>۵۵ رہو یہ جو خلق میں کوئی نہ مان بہاؤ کے جہاں میں رہا ہوا مان بابا کی غرار نبی میں رہا ہوا مان</p>	<p>۵۶ جلالین کا نہایت کا اچھی کام آئین و تار کے لیے خالی نہ مان فخیر نے جو چھوڑا تو تار کے لیے خالی نہ مان</p>	<p>۵۷ تین تار کے لیے خالی نہ مان تین تار کے لیے خالی نہ مان تین تار کے لیے خالی نہ مان</p>
<p>۵۸ بیرون کی خبر بھی کوئی لینے کو نہ آیا صغیرا ہین پر سا کوئی دینے کو نہ آیا</p>	<p>۵۹ ہم کوئی غیر نفس سر نہ مین ہو سب مر گئے اس گھر مین کوئی مر نہیں ہو</p>	<p>۶۰ صدے بھین ہو چنے نہ کہی جن پر کسی ہم سایہ مین رہتے تھے حسین بن علی</p>
<p>۶۱ صغیرا ہین پر سا کوئی دینے کو نہ آیا صغیرا ہین پر سا کوئی دینے کو نہ آیا</p>	<p>۶۲ ناموس بیاں عرب کے لیے بیا گھر مین نہ چلے آئے جبکہ نو بیا</p>	<p>۶۳ انعام شریف صغیرا ہین پر سا کوئی صغیرا ہین پر سا کوئی دینے کو نہ آیا</p>
<p>۶۴ ہم کوئی دینے کو نہ آیا صغیرا ہین پر سا کوئی دینے کو نہ آیا</p>	<p>۶۵ ہم کوئی دینے کو نہ آیا صغیرا ہین پر سا کوئی دینے کو نہ آیا</p>	<p>۶۶ ہم کوئی دینے کو نہ آیا صغیرا ہین پر سا کوئی دینے کو نہ آیا</p>

<p>۴۱۵ بیاورن در خورشید منور شاهجانی کے دم لکھن کا منور بان آسے کوئی سے نہ روادار عشرت کی وادائے ملین بون</p>	<p>۴۱۶ خاک نشین کی کل شہنشاہت دالان بوسہ ماتویں کی ہوش نہرے کے جو دینے سے ہوئی کس وقت نہرے کے جو دینے سے ہوئی کس وقت</p>	<p>۴۱۷ علاقہ انبیین کے بلبل کوئی کی روز ازل کی محبت جو ادا بس مودہ کو فوجی سر جو سارا جوران بخت آئین جو چکا ہوا سارا</p>
<p>۴۱۸ پرہیزمین بے پردہ نکالا مجھ سے امان کی ردا عمر سے چھینی اسی سے</p>	<p>۴۱۹ آمین جو ذرا ہوش میں تعلیم کو سب زینب ناشاد کی تسلیم کو</p>	<p>۴۲۰ نہرے نا اھلین جنت و احوال سے دکھا افسوس کہ دکھا بھی تو اس حال سے دکھا</p>
<p>۴۲۱ سکین خند سے سینہ پین کنا پہرے پین کو چھ کیا پین بلاے خود بچہ پین سے نہ بچہ کو بچاے سب سے بچہ پین سے نہ بچہ کو بچاے</p>	<p>۴۲۲ آمین کنا زینب دلی بون چھائی نہرے کو چھائی نہرے عشرت کی ملے نہرے چھائی نہرے عشرت کی ملے نہرے چھائی نہرے</p>	<p>۴۲۳ عظیم غبار شین خورشید بون تسبیح کیا نہرے چھائی نہرے تسبیح کیا نہرے چھائی نہرے تسبیح کیا نہرے چھائی نہرے</p>
<p>۴۲۴ کس درو سے ہر زینب پھر کے روئی جو آئی وہ صلح کے ترن پھر کے روئی</p>	<p>۴۲۵ عقبہ کشا کتے ہن بابا کو اھن معراج ہوئی خلق میں نانا کو اھن</p>	<p>۴۲۶ تھا غول سوار و کاعاری کے برابر تھے آپ امام انکی سواری کے برابر</p>
<p>۴۲۷ بیاورن در خورشید منور شاهجانی کے دم لکھن کا منور بان آسے کوئی سے نہ روادار عشرت کی وادائے ملین بون</p>	<p>۴۲۸ بیاورن در خورشید منور شاهجانی کے دم لکھن کا منور بان آسے کوئی سے نہ روادار عشرت کی وادائے ملین بون</p>	<p>۴۲۹ بیاورن در خورشید منور شاهجانی کے دم لکھن کا منور بان آسے کوئی سے نہ روادار عشرت کی وادائے ملین بون</p>
<p>۴۳۰ زینب کو نشان سب کا بتائی گئی فضلہ روتی گئی رومال ہلاتی گئی فضلہ</p>	<p>۴۳۱ مان انکی وہ ہن جکانہ قماشل زینب افندہ کے خود تباہ کیا عرش برین پر</p>	<p>۴۳۲ پھر گردی خندہ اشک روان دیدہ تر دھوا جاتی قرآن کی خاک آپ گھر سے</p>

<p>۴۸۰ و کیو چلی و ایل غرا میخیزد جان فتیبت نوار شاد زار میخیزد جان بازدن سے ہر خطا میخیزد جان خدا مہربان کی ہر صلا میخیزد جان</p>	<p>۴۷۹ کچھ بچہ بچہ سے نہ بنی کچھ بچہ بچہ سے نہ بنی صغیر کے لئے کمال سنائی ہوئی اس کے لئے کمال سنائی ہوئی</p>	<p>۴۷۸ جس کو چاہیے شہادت دینی کی اس کو چاہیے شہادت دینی کی روکے ہوئے ہوں دھوپ کو دھواؤں سے روکے ہوئے ہوں دھوپ کو دھواؤں سے</p>
<p>۴۷۷ مرحم کیے حضرت کی غرا دار کھڑی تھیں باندھے ہوئے ہاتھوں کو گہرا کھڑی تھیں</p>	<p>۴۷۶ مٹی پر مسافر سجدہ کی تھیں پہلے یہ خبر کئے سنائی تھیں</p>	<p>۴۷۵ ہوگی کہیں ہون کر دین چکا لگی ہوگی رنگت شہ دیجاہ کی سونا لگی ہوگی</p>
<p>۴۷۴ بچہ بچہ کی حضرت شہادت دینی بچہ بچہ کی حضرت شہادت دینی افسانہ دیجاہ کا بیان کیے سارا</p>	<p>۴۷۳ بولی وہ خیر آئی جو اس کے ڈھونسی ہوئی ورنہ نہ رہی</p>	<p>۴۷۲ آج جو دم کا بچہ چلی جان دینی آج جو دم کا بچہ چلی جان دینی</p>
<p>۴۷۱ ارشاد کیا ضبط عثمان ہو میں سکتی ہر طرف حکایت کہ بیان ہو میں سکتی</p>	<p>۴۷۰ تپن تپن تپن تپن تپن تپن روئے کے سوا اور کوئی گاہ نہیں تھا</p>	<p>۴۶۹ کی حق سے لب بام و عاکول کے یہ چاند مبارک ہو چھڑ کے فرکو</p>
<p>۴۶۸ صغیر اپنی غرض سے نکلا بہ سادہ اول سے بیان کیے</p>	<p>۴۶۷ بالا سے فلک کی چلی گئی گہری گہری گہری گہری</p>	<p>۴۶۶ موت پرانی شہادت دینی تھا چاندنی کے آواز کا دم</p>
<p>۴۶۵ مشتاق ہن سب صاحب نام بھی ارشاد و فصل ہو بھی بھی بھی</p>	<p>۴۶۴ دور تھا نہ پڑن بوندیان جسم شہ دین سنی ہوں لگا تیرم انکی جبین پر</p>	<p>۴۶۳ باتیں بھین ہی پھر دین جاگتے ہوں نانی شہ آوارہ وطن جاگتے ہوں</p>



<p>۴۳</p> <p>کی توجہ نہ دینے کے لئے جھناوہ چرخوں کا پھوپھی لگانا نانی کا نظریے میں وہ خضر شگون سے دھونا سلاسی والوں میں بھیجے ہوئے دھونا</p>	<p>۴۴</p> <p>گنہگار ہونے کا گھٹا افلاک کا مہر چمک چمک جھلکا وہ جس کی دہانہ لوان کا بھی جانا دیواروں کے گرنے کے لیے آگ لگانا</p>	<p>۴۵</p> <p>دیکھنا نہیں کیا بھی یا کوئی پتھر پتھر کا بھی طاقیہ تیار تکے سے پر لپکے ہوئے ہوتے وہ کسی آدھی دہریہ شانی دیوار</p>
<p>۴۶</p> <p>بات کی صداقتی چین دہر چھٹے گا زمین کے غاری کا گارا آج کے گارا</p>	<p>۴۷</p> <p>تھا تو قیامت یحزین کا پتی پتی رہ رہ کے پوچی جان زمین کا پتی پتی</p>	<p>۴۸</p> <p>ٹپکے ہوئے سینے کو غضب کا پتی پتی مستعار سے باہر تھی زبان ہانپ رہا تھا</p>
<p>۴۹</p> <p>ہر وقت زیادہ ہوتی شہنشاہ کی آئی جو دوا میں نے کی شہنشاہ کی کھانے سے بھی پرہیز کر گیاں کی اندر کے خیر سجا ہے جہان کی</p>	<p>۵۰</p> <p>میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا</p>	<p>۵۱</p> <p>میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا</p>
<p>۵۲</p> <p>کھانے کا نہ ہی لطف نہ پینے کا مزہ شہ پر تو نہیں آب و غذا بند کیا ہی</p>	<p>۵۳</p> <p>وہ شام قریب اور وہ افراط خلق کی دل خون ہوا دیکھ کر سخی کو شفق کی</p>	<p>۵۴</p> <p>آئی مجھے خون شہ مقتول کی خوشبو بہیل گئی فاطمہ کے پھول کی خوشبو</p>
<p>۵۵</p> <p>اعظمہ شہد مدد عصب آبا دنیا کا ہوا اور ہی عالم غیب آبا گرمی ہی آتی تھی کہیں شہر آبا میرا نام نہ تھیں چھ وقت آبا</p>	<p>۵۶</p> <p>میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا</p>	<p>۵۷</p> <p>میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا میں نے تو ختم کر دیا ہوا</p>
<p>۵۸</p> <p>دیر چوکی لوگ پریشان نظر آئے سب رگنڈری چاک گردیاں نظر آئے</p>	<p>۵۹</p> <p>چمکا کے ہوا پیپر پر وبال سے بیٹھا دیوار پر آئے ہی عجب حال سے بیٹھا</p>	<p>۶۰</p> <p>معلوم ہو کہ کچھ حال دل جان علی کا تو نہیں تو تو سلیمان علی کا</p>

کمال

<p>۴۵۵</p> <p>کیا جانیں کہین چنانچہ میں نے بجین سے چلی آئی ہو وہ کس کی بیاض خانہ سے یہ کیا قدرت داور عمر طائرون کو کج کیا بھوکے منہ</p>	<p>۴۵۶</p> <p>عصہ نہ کر داب طرٹ مار چار ہو دھوپ پر دن میں شہر اکا اکیلا کمان جی ہو اس وقت جو دانا تو کھاو نہیں بیکار سے نہیں کیا اس میں</p>	<p>۴۵۷</p> <p>ان وقت ہو سکتے تھے اس کے ہم سب کے سب کیان تا ان کو بیان میں نہ کر دای ہو سکتے تھے اس کے میں نہ کر دای ہو سکتے تھے اس کے</p>
<p>۴۵۸</p> <p>ہنگام بحر جانب ویرانہ گئے تھے صحرا میں پیر جتوئے دانہ گئے تھے</p>	<p>۴۵۹</p> <p>جلا دگل پر جو چٹری پھیر رہا ہے جنگل میں لہو دلبس رہا اکا بہا ہے</p>	<p>۴۶۰</p> <p>سوئے مین آیا کوئی سوئے بخت آیا سبا و طرف کو گئے مین اس طرف آیا</p>
<p>۴۶۱</p> <p>دانہ نہ ملا اور شیر نہوا آب برائے لگا آٹ خوشید جہاناب گھر کے صحران جہان تھیں شاداب گھر کے عورت سے جو باقی نہ رہا</p>	<p>۴۶۲</p> <p>یہ تھے اُسے ہم نہ نہ بیکار لیکن گزرا اس وقت ہو آرا حضرت کا گلا کاٹ چکا تھا تم آرا جنگل تھا کہ سدھارا اسلہ دھک بیکار</p>	<p>۴۶۳</p> <p>جہاں میں بن علی میں ہونچا پتھار میں بیان ہوئی ہو دیا چال جہاں میں بن علی میں ہونچا پتھار میں بیان ہوئی ہو دیا چال</p>
<p>۴۶۴</p> <p>صدے نے بہا چین تاب و تولی اسن سوپہ ہم سے دوتون میں ان لی</p>	<p>۴۶۵</p> <p>ساعت وہی تھی نچ شہ تشنہ کلو کی دھارین تھی تھیں ابھی گردن لہو کی</p>	<p>۴۶۶</p> <p>دیکھو گلا جگر و ضہ پر نور سی کی دینی ہو خرقہ حسین ابن علی کی</p>
<p>۴۶۷</p> <p>پتھار تھیں حرارت کے کیا باز و کلا ناکا ہ غیب سے یہ آگئی آواز او طائر و سایہ سے کیا چاہیے ہزار کشتا ہو گلا ہو پین پین ہزار</p>	<p>۴۶۸</p> <p>نہیں تھے ہم میں خانی خانی نہیں تھے ہم میں خانی خانی نہیں تھے ہم میں خانی خانی نہیں تھے ہم میں خانی خانی</p>	<p>۴۶۹</p> <p>نہیں تھے ہم میں خانی خانی نہیں تھے ہم میں خانی خانی نہیں تھے ہم میں خانی خانی نہیں تھے ہم میں خانی خانی</p>
<p>۴۷۰</p> <p>صحرا سے ستم خیز کے مہمان کی خبر لو ای جانور و اپنے سلیمان کی خبر لو</p>	<p>۴۷۱</p> <p>پر کھول دیے دھوپ میں تہما کے بدن پر رو تے رہے سایہ کیے آقا کے بدن پر</p>	<p>۴۷۲</p> <p>طائر کی نہ بانی ہو نہ قاصد ہو نہ خطی دیکھو ابھی کھلی گلیاں سچ ہو کہ غلطی</p>

۴۸۳  
جھک جھک خاک کا شنیہ لکھ  
جانی کے عوض خون سے ملو آگیا  
کی غم پرست جوش امون نظر آیا  
سکویا جھک جھک پیلی دل سے پیہ آیا

شہ فوج ہوئے ہیں شفیق خاک شہاوی  
ناحق پیر فاطمہ کا خون بہاوی

۴۸۴  
تھا تو تین تین تین تین  
اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ  
سب مقرب خوار کے ہوئے  
زینب آئین تین تین تین تین

ہر پر دشمن مائل شیون نظر آئی  
ماتم کی جگہ تختہ سوسن نظر آئی

۴۸۵  
رو کا شہنشاہم کو نکالے نکلے  
ہمراہ ہوئے شہنشاہم کو نکالے  
دی شہنشاہم کو نکالے نکلے  
سکریا کے بڑے اب تو نکالے نکلے

باہر سے جو غازی کی صدا آگئی گلین  
ہمراہ سیکھنے کے میں گھرا آگئی گلین

۴۸۶  
تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے  
شہنشاہ کا لکھ لکھ لکھ لکھ  
ارشا کیا کیا کیا کیا کیا کیا  
شہنشاہ کی گردن سب بڑھ لاک

بیچ ہو کر تیری کی بلا آگئی صغرا  
جنگل میں مسافر کو قضا آگئی صغرا

۴۸۷  
جگہ سے جگہ سے لکھ لکھ لکھ  
شہنشاہ کا لکھ لکھ لکھ لکھ  
حال سفر راہ خدا کیا کیا کیا  
شہنشاہ کا لکھ لکھ لکھ لکھ

بستی نظر آئی کہیں جنگل نظر آیا  
تھی ساتوین تاریخ کہ قتل نظر آیا

۴۸۸  
جگہ سے جگہ سے لکھ لکھ لکھ  
شہنشاہ کا لکھ لکھ لکھ لکھ  
ناچار تین تین تین تین تین تین  
جگہ سے لکھ لکھ لکھ لکھ

کیون نہر سے آقا کو سر کاٹے ہوئے  
کھینچے ہوئے تلوار بڑھ جائے ہوئے

۴۸۹  
اس روز سے ہر روز تیری  
معلوم ہوئی تھی مجھ کو  
بان تیرا جو بھی ہو گیا  
دل خاتم کے کو یاد آئی

سخت اہل شہنشاہ کو ان کرتی ہوئی  
تم صبر سے بیٹھو میں بیان کرتی ہوئی

۴۹۰  
بالا سب نہ ہو شاہ شہنشاہ  
آئے جو نظر شہنشاہ کو ماہ کے  
بوسہ شہنشاہ کو ماہ کے  
شہنشاہ کو ماہ کے

لشکر شہنشاہ کو ماہ کے  
غصہ وہیں عباس علی عہد کو آیا

۴۹۱  
جگہ سے جگہ سے لکھ لکھ لکھ  
شہنشاہ کا لکھ لکھ لکھ لکھ  
جگہ سے جگہ سے لکھ لکھ لکھ  
شہنشاہ کا لکھ لکھ لکھ لکھ

منت سے کہو تم کہ نہیں تو تھوڑا  
رو کے رہو اس وقت ذرا ہاتھ چھوڑا

نور احمد



<p>۴۷۴ یاد آتی خط مجھ وہ حرکت عباس سب سے تیرے عجب دیکھنے عباس جس وقت سنا کہ تیرے عجب دیکھنے عباس کی بیان تیرے عجب دیکھنے عباس</p>	<p>۴۷۵ کرتی ہوں بیان مجھ کو یکین شاکر صبح و عجم و عجم و عجم و عجم راہی ہوئے عجم و عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم</p>	<p>۴۷۶ عجاست عجم و عجم و عجم و عجم باہال ہوا دست و عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم</p>
<p>موجود ہوا حکم شاہ سے آیا عباس علی گھر میں عجم و عجم سے آیا</p>	<p>مردوں کو صف جنگ لایا کیے شبیر لاشوں کی طرح دئے اٹھایا کیے شبیر</p>	<p>کہتے تھے بھیجے کا جب دئے اٹھایا دل ٹوٹ گیا میں غصہ بغل اٹھایا</p>
<p>۴۷۷ اس وقت عجم و عجم و عجم و عجم دہ چوٹن دجا آئینہ وہ گرد سفر کی باصول میں تھی شان تھی شہر کی گردن کو جھکا بے حیا بصر کی</p>	<p>۴۷۸ اور اعلیٰ ہوئے ان کی شہر کی جب لوٹ چکے وہ شہر کی اب سے گئے دوا و عجم و عجم و عجم مقرر گئے کہا تھے عجم و عجم و عجم</p>	<p>۴۷۹ عباس کے عجم و عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم</p>
<p>مغفور کو تھا شوق بہت جنگ جمل تا دیر نہ دیا میں نے محل سے</p>	<p>خاموش ہوئے عجم و عجم و عجم و عجم سوشل سے ٹالا اگر آنسو نکل آئے</p>	<p>دہ اُن کے تصدیق تھے یہ شہر لے برادر جب غش سے کھلی آنکھ کہا با بے برادر</p>
<p>۴۸۰ ظاہر ہے جانتے تھے ان کی جنگ جمل کچھ شہر تھا چلی ہوئی تھی تلوار بہتر ہوئی سلسلے سے ہٹ گئے قہار زیاتے ہوئے دوزخ شہر بار بار</p>	<p>۴۸۱ بیاضہ گویا ہوئے عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم پیش قدمی کا کہنے عجم و عجم و عجم</p>	<p>۴۸۲ جس سے نہ بیان ہوئی یہ جا جاہ حکایت سوانحی ہوئی یہ جا جاہ حکایت سوانحی ہوئی یہ جا جاہ حکایت سوانحی ہوئی یہ جا جاہ حکایت</p>
<p>اعدائے کیا بند چو پانی اُسی دن سے بچوں کو ہوئی شہر دہائی اُسی دن سے</p>	<p>جو تھا وہ کہا شہر شاہ تھے دو نو تھی نام کو میں بندہ اعد تھے دو نو</p>	<p>ہو جاؤ مکی یہوش قلعہ نہ سکو مکی تھے نہ سنا جا کہ گامین کہ نہ سکو مکی</p>

۱۰۰  
صغیر نے کہا عمر کی سن ان چلی گئی ہے  
تھے آپ کے فرزند تو بھائی علی اکبر  
بولیں انھیں کا جو بیان میں سہو بیخاطر  
میں اور عجب اس میں بھائی کی کہ گھر

۱۰۱  
میرا دل چاہی تھا کہ فرزند و برائے  
اس سمت سے خاندان میں شکر ہے  
زخمی کو لیکو دین بھائی نظر آئے  
میں بجا ہوئی ہوا وہ غیب میں ملے

۱۰۲  
گو ما ہوئی لے لیکے بااثرین کی نشان  
کہا ہو چھوڑ کر واری سے زبان  
ہو کے کہ لے جاتے ہیں دنیا سے یہاں  
صغیر اس وقت میں اس میں بھی جان

۱۰۳  
زخمی علی اکبر ہوے وقت اجل آیا  
بر بھی جو بھی ساتھ کیجے نکل آیا

۱۰۴  
مادر نے لٹا یا جو اسے لیکے پر سے  
ہر بار نکلتی تھی ہوا زخم جگر سے

۱۰۵  
ملنے کی ہوس میں سوے کو فرنگے اکبر  
چپکے سے کہا ہاں بہن مر گئے اکبر

۱۰۶  
اس حال میں ان سے علی اکبر چپکارے  
گرتے ہوئے میدان کو شہید چپکارے  
ماکل نظر ہوا تھانہ باکو تھا اسے  
اتنا کہ کما میں نے یہ کیا ہو گیا بارے

۱۰۷  
کب خون میں شہید ہوئے تھے دیدہ بیکار  
صغیر تھے گھر میں گل بریں مہیار  
چھیلے ہوئے بالائے زمین کیسے خدار  
دی میں سے راسے جو بوجھ ہوئے شہیار

۱۰۸  
پیکر چپکارے اس کا شہید کی پیاری  
گران ہوئی صغیر اصفیٰ اربواری  
منہ کر کے سوئے گور غریبان یہ چپاری  
مشکل میں نگاہان ہوا ازب واری

۱۰۹  
کچھ دھیان تھا غم کی گھٹا بھائی بھی  
میں صورت نہ گھر سے نکال دی تھی صغیر

۱۱۰  
منہ کھل نہ سکا پیاس سے دیکھا کیے اکبر  
تا دیر مجھے پیاس سے دیکھا کیے اکبر

۱۱۱  
ماںوسی و زخم دل ناشاد کے صدقے  
ای بھائی مسافر میں تری یاد کے صدقے

<p>۴۸ پیار کی موت ہو کر جان بیٹے کا سفر جان سے کرنا جو ان بیٹے کا شہر خون میں غرق جو ان بیٹے کا کشتل میں جی سے گدازا جو ان بیٹے کا</p>	<p>۴۹ علی شہنشاہ کیلئے کیا دل جھٹک کر نظر کے آئینے کیا پیا و خام کو سر کا آئینے کیا زیر زمین والدہ جھٹکے آئینے کیا</p>	<p>۵۰ پیار سے شاہ زندہ بی بی شہنشاہ کی بجھ کر منتظر آرقض کیا پیار سے شہنشاہ کی بی بی صاحبہ کو منہ چین کے سچ سے تو جیب کی لکھی کو</p>
<p>شباب تھا کہ غم مشرقین سے چھوٹے غضب ہو علی اکبر حسین سے چھوٹے</p>	<p>دور کر رہی بادِ سموم چلتی ہی ہمارے زخم کھلے میں نہیں چلتی ہی</p>	<p>سجھتے ہوں گے وہ دل میں پر نہیں آتا ہمیں کچھ آکھوں اس دم نظر نہیں آتا</p>
<p>۵۱ گر کہیں نہ تارک میں جب جلال جگر کو خام کے چلائے سیدالا گر کہیں نہ زمین پر چوکیوں میں لا امام میں کو کارادہ ناز کا پالا</p>	<p>۵۲ صدا بیکر کی جو ڈیوٹی سے نکل کر تیرپ کے موت سے کیا لب بے چلائی ابا تم شہد کیسے نہیں تنہائی دیکھا وقت ہو فرزند سے نکل کر</p>	<p>۵۳ جو غم جو صاحبِ دلاد ہو وہی جانے جو کوئی کیسے نہ اناشاد ہو وہی جانے جو صرف نالہ و فرما ہو وہی جانے جو اس طرح سے بے بار ہو وہی جانے</p>
<p>ہجوم فوج ہو تائید کیجئے بابا دم و دل ہو تسلیم لیجئے بابا</p>	<p>تسلی اسکو دم اضطراب دو صاحب پسر کار رہا ہی جواب دو صاحب</p>	<p>اسی طرح سے یہ سر ضعیف ہوا ہی تھامے شیر جوان کو حسین لا تا ہی</p>
<p>۵۴ حال کو کہ طبعیت ذرا پہل جائے کہ طبعی نہیں ممکن کہ موت نہ جائے قریب ہو کہ نہ شہنشاہ کی جگہ بدل جائے جو ایک نسل بھی فوج دم نہ چلا جائے</p>	<p>۵۵ شکون نے عجیب شکل کا کو مارا شہنشاہ رسالت پناہ کو مارا نہر شہنشاہ کی کہ کو مارا منہ بوی آپ کے نو نگار کو مارا</p>	<p>۵۶ پہلکے اور بی بی شہنشاہ کو مارا روانہ جانب میدان کارزار کو مارا گر سر زمین پر آلودہ غبار ہو مارا کہ بھی تو آپ کے چال سے شکبار کو مارا</p>
<p>قلق سے بیکر مجروح سرد ہوتا ہی کہ بار بار کیجے میں درد ہوتا ہی</p>	<p>نہیں بیان کے قابل جو بھی اسی ہی جہد میں دیکھتی ہو کچھ عجب دای ہی</p>	<p>بڑے قلق میں یہ اندوہ ناک ہی تھامے بعد تو کچھ ہی خاک ہی</p>



<p>۱۰ بلکہ جان دل خاطر سنبھالے تھے نہیں تھے کوئی سانسے نہیں ڈالے تھے کبھی غفلت نہ تھی نہ کسی غفلت سے وہ مجھے جھٹ گئے غفلتوں کے پائے تھے</p>	<p>۱۱ کہا پاکے عزیزوں کو پیش زاری ہو کہ جاے ایک اونچے ترے جاری ہو کہاں سپاہیں کو بیت زاری ہو سنا جو سینہ اکبر کا غم جاری ہو</p>	<p>۱۲ ترب ہو سوسن جان فریاد چند ادوار و سنان سے دل جگایا گئے تھے آپ مجھ جیسے گو گدھر پایا کہ دیکھتے تھے تیرا پادشاہی پایا</p>
<p>۱۳ سموم میر سلیمان وقار کس جا ہو غبار دشت بتا شہسوار کس جا ہو</p>	<p>۱۴ بھرے ہرین خاک میں بالکل رام کو دیکھا ذرا حسین علیہ اسلام کو دیکھا</p>	<p>۱۵ کہا امام نے اٹھتا تھا اور گرتا تھا بکارتا ہوا اتکو حسین پھرتا تھا</p>
<p>۱۶ لکھناؤں جو توتھال میرا نام غلٹ نہ نہو جیسے پیرا پاہ شکر کی طرح نہ گھیرا جھاچراں کہ یکیں گھر زہیرا ہو</p>	<p>۱۷ فریاد زخمی ہی کہتے تھے دیکھتے تھے یکسر زخم دہشتے تھے تھے حضرت میر حسین کو سوسے اکبر کے گئی نقاب ترب جا کے گولہ ہوتے شہد گیم</p>	<p>۱۸ پکے تھے شکل سپاہ کی تھے لانا مہربان وہ آہ کی تھے بیکر کے زخم جگمگاتے تھے عامہ چھپکے حالت تلوہ کی تھے</p>
<p>۱۹ جگر میں داغ ہو اس رمل سے چھوٹ گیا سب دل و جوش کے گھر سے پھوٹ گیا</p>	<p>۲۰ کہا رہتا ہو کوئی دم دم توڑ پتا ہو یہ کون زخمی تیغ ستم توڑ پتا ہو</p>	<p>۲۱ اٹھ کے رخ شہ مشرقین بیٹھے گئے جگر کو تھام کے میکس حسین بیٹھے گئے</p>
<p>۲۲ میں نے بہت محبت کی جوان پسری جلالی بڑی نصیبی ہو غضب ہو تو میرا نہ صبر و قیامت ہو جاہو ہو وہ آئینہ سر کہ چیرت ہو</p>	<p>۲۳ کہا کہ جان لال ہو گیا اکبر کہا کہ جان لال ہو گیا اکبر کہا کہ جان لال ہو گیا اکبر کہا کہ جان لال ہو گیا اکبر</p>	<p>۲۴ کہا کہ جان لال ہو گیا اکبر کہا کہ جان لال ہو گیا اکبر کہا کہ جان لال ہو گیا اکبر کہا کہ جان لال ہو گیا اکبر</p>
<p>۲۵ بچائے خالق اکبر تبات نصرت ہو چھٹا وہ پھول کہ رنگ حیات نصرت ہو</p>	<p>۲۶ ہوا ہی آپکو صدمہ کمال کبر کا ملاحظہ تو کرین آپ حال کبر کا</p>	<p>۲۷ جگر کے زخم میں برہمی کا پھل چکنا ہو تھارے سینے سے بیٹا ہو چکنا ہو</p>

<p>۴۸۷</p> <p>ضعیف باک و کجا جو استفادہ مضطر گلے بین و آل کے باہر کجا ڈاکٹر زیادہ ہوتا ہو صد مدد دل شکبہ بہ مضطر بچان بہت آپ کو ضرور</p>	<p>۴۸۸</p> <p>بہ تخیل حسین تندرستان چھڑا اپنے سے نہیں لیجے غفلت کیا ارادہ نکالیں لیجے کی شان خانی سے کامیاب کرتے روئے کو جان</p>	<p>۴۸۹</p> <p>عجب گل شہر کے کما خدا حافظ سجاد اکبر گلگون قبا خدا حافظ شہید نہ تھے بلکہ وہ خدا حافظ حسین تندرستان لب لبہ قبا خدا حافظ</p>
<p>۴۹۰</p> <p>دل ضعیف و زین کو سنبھالیے بابا سان ہمارے جگر سے نکالیے بابا</p>	<p>۴۹۱</p> <p>زمان رحلت مجروح ماہوش آیا کھنچا جو ساتھ سان جگر تو غش آیا</p>	<p>۴۹۲</p> <p>رسول میوہ جنت کھلا لینگے دینا تھاری پیاس کو داد اچھا لینگے دینا</p>
<p>۴۹۳</p> <p>پہلے گئے خاموش بادشاہ غریب بہلے آکھو آج منو چکر کے نصیب کے دکھائے مظلوم ساتھ عجب رضی غم کا دین کی غیر مسرت</p>	<p>۴۹۴</p> <p>سان گل سلطان زمین کے بیان پڑھو سنے کی خان کے بادشاہ سے ادا علی جان کے عرض کی نصرت بچان کے</p>	<p>۴۹۵</p> <p>یہ کہہ رہے تھے غریب کہ اور درویش تیبہ اچھو سہل کار تک زرد ہوا وصال سے تم گناہ نہ بڑا ہوا عرق بھی گھٹے یہ آباد بن بھی نہ ہوا</p>
<p>۴۹۶</p> <p>نئی طرح کی مصیبت فلک نے ڈالی ہو دل پسرے کسی نے سان نکالی ہو</p>	<p>۴۹۷</p> <p>عجب حال ہو جینے سے پیاس ہو بابا زبان خشک ہو شدت سے پیاس ہو بابا</p>	<p>۴۹۸</p> <p>غموش ہو گئے مجروح تن علی اکبر گلے جہان سے رشک بن علی اکبر</p>
<p>۴۹۹</p> <p>بہ تخیل حسین گلگون قلب نے فرمایا بہ حال گردش تقدیر سے نظر آیا تھیں حسین نے پایا تو نیجاں لیلیا سوئے غم کہ نہ خدمت پر جالا یا</p>	<p>۵۰۰</p> <p>کلام سیکھ کر شہر کے کی زاری پڑ پڑا آپ کے یہ گوارہ عاشق باری نزد دین آپ کے یہ مقام جا پاری جنگلی پاپی آپ کی تو تباری</p>	<p>۵۰۱</p> <p>امام حسین بچان تن بے شک کس خطر آج ملے اور خطر کیا سبھی دین کو خون پسرے تر کیا سبھی فلک کی طرف ہوئے نوا کر دیا</p>
<p>۵۰۲</p> <p>جواب نبھایا اس وقت تو سنبھالینگے تم آنکھیں بند کرو ہم سان نکالینگے</p>	<p>۵۰۳</p> <p>وداع کیجئے مجروح کو غسل گئے ہیں جناب ساقی کو خر بہین ہلاتے ہیں</p>	<p>۵۰۴</p> <p>نہ کوئی دوست نہ غسل و فراق سان تھا پسر کی لاش تھی شہید تھے بیابان تھا</p>

<p>۱۵۴ پس کے فیض سے نسبت علی پہ چلائی پس کو روئے ہو کیا قدر ہو گیا بچائی پکار کے شہر دین نے یہ بات فرمائی بنا بین کیا جو توبہ ہی حسین پر آئی</p>	<p>تمہاری گود کے پالے گزر گئے زینبؑ ہمارے اکبرؑ ناشاد مر گئے زینبؑ</p>
<p>۱۵۵ اڑا کے خاک پہ تھے تھے بار بار حسینؑ بڑے قاتلین تھے وہ اکبرؑ کا حسینؑ تمہارے سوکھے ہوئے خون پر حسینؑ تمہاری سیپاہی کے قربان بن گیا حسینؑ</p>	<p>بیان مصیبت شبیر ہو نہیں سکتی تمہارے دفن کی تدبیر ہو نہیں سکتی</p>
<p>۱۵۶ چمکے لاش اٹھائی چلے امام زمانؑ خوش خوش نہیں دل میں تاب غبطہ فغان عمل میں لاش کا لانا بھلا ہو کس سے بیان امام زاد یون میں تھا عجیب شہید بیان</p>	<p>سب اہل بدیت شہر شہنہ کام روتے تھے الگ کھڑے ہوئے بکیں امام روتے تھے</p>



<p>۴۸ مردی چون در زمین پند صفدر آئے تیندین کھنچے پوسے نر کی گائے دشت فانی دلالتے پوسے چیدر آئے فاطمہ امین حسن آئے پیکر آئے</p>	<p>۴۹ خوش چاہے تے تھے جو وقت شاد و خوش آٹھلے شاہ شیدا چھلے تھے قلب کی خوش جیسے کی فکیرین چھلے تھے صفدر کا خلف روسیا یونین گھر آقا تو بھی خوش</p>	<p>۵۰ تو کفارین تو جو نہ کھانا اسلم بیکسی پاشو والا کی نہ جاناسلم طرح خانہ بیکوٹا نا اسلم مکھلے بیچین شو عادل گرا اسلم</p>
<p>ہوش چاہے نہ کہ نہ ہر اکے ذرا آتا تھا منہ سے بس نعرہ بکیر نکلتا تھا منہ سے بس نعرہ بکیر نکلتا تھا</p>	<p>سار الشکر سو پشیم پھر پڑتا تھا سر سے احمد کا عامہ بھی گرا پڑتا تھا</p>	<p>فاطمہ بیٹی مین سارے ہی دے مین وقت ہنسے کا ہو اسد کہ علی شہ مین</p>
<p>۵۱ جکسی کچھ سب خلق غدار تھی خاک آڑا تھی تھی مین اوصاف تھی پلو سے دلبر مرزا مین قضاوت تھی دوبہ سج رسول دوسر تھی</p>	<p>۵۲ تھا سیکس کو تھینا آئیسے تھے چو کہ ہوا گئے بیچ سب تھے چاہے سے بھائی چاہے تھے ساجد زباہر دیشکے آئیسے تھے</p>	<p>۵۳ اک دن کچھ کو کلنے دل پر آئیسے چھین جی تو کھین جی تو کھین جی بیچین جی تو کھین جی تو کھین جی تے ہر وقت سے آواز دے چلتے باب</p>
<p>نیکو لون سینے مین ہر رخ نظر آتے تھے خون کچھ لٹن شہ مین جے جاتے تھے</p>	<p>مستعد جنگ کہ ہو فرقہ کناری رن مین گئی ہو دیر سے بابا کی سواری رن مین</p>	<p>آہ نہ ہر بھی ہو آواز غنا بھی آجائے دیر آباد ہو کعبہ پر آؤ اسی آجائے</p>
<p>۵۴ شاہ پویش تھے بھائی ہوئی تھی چھلے پائیں تھے بے بان باجی کھلے کھلے تھے بھائی ہوئی تھی باب عقیبا خانہ غور کھلے تھے</p>	<p>۵۵ کھلے کھلے تھے بھائی ہوئی تھی چھلے پائیں تھے بے بان باجی کھلے کھلے تھے بھائی ہوئی تھی باب عقیبا خانہ غور کھلے تھے</p>	<p>۵۶ ہو چو پھول خزانہ گل مید کلین جائے سو سے بھان گل مید کلین ہو چو پھول خزانہ گل مید کلین جائے سو سے بھان گل مید کلین</p>
<p>حکے ہوئے تھے کہ ہمت نہ ذرا ملتی تھی مٹھکے کرتے تھے شہ مین زمین ہتی تھی</p>	<p>ہو یہ سو اس بھے جان چلی جاتی ہو دادی کے رونے کی آواز چلی آتی ہو</p>	<p>کعبہ دیران ہو مدینہ مین تباہی آجائے مرقا احمد مرسل پرانہ میرا چھا جائے</p>

<p>۱۰ نارنگی آنکھ غنیمت ہوئی کہ غنیمت رشتہ ہر غصہ جو کچھ ہے بیکس بجائی تھی کہ فدا کردہ عالم پر کمان لوچھا اعلیٰ تو گویا پستی وہ تو کھینچ</p>	<p>۱۱ تو جس سے درد کے لڑنے غنیمت بچنے پر کے دھڑلے تو غنیمت کب بیکس کب بیکس آہ امام بیکس چرخ سے آفت غنیمت کب بیکس</p>	<p>۱۲ نور کوئی غنیمت نہ آواز انسان کی غنیمت کا تو جو دستان دوہڑا غنیمت کی غنیمت کو کس غنیمت غنیمت سے پا بیکس</p>
<p>آئی ہوں غنیمت مضطر نے مجھے بھیجا ہی دختر حیدر صفدر نے مجھے بھیجا ہی</p>	<p>تن کے ہر زخم سے نوارہ خون چھٹتا ہی سینہ زانو سے جو دوتا ہی تو دم گھٹتا ہی</p>	<p>ذوالجناح شہدین پاس ہی چڑھ سکتے نہیں چاہیے پڑھ لیں غنیمت تو پڑھ سکتے نہیں</p>
<p>۱۳ ہسکا پاد چھتے ہو نام تو غنیمت کمد لڑو بھی زندہ تو دین سلطان بیکس غنیمت کو ہو نام تو غنیمت بیکس غنیمت کو ہو نام تو غنیمت</p>	<p>۱۴ زینل قوسور ہی لہو کا تھا دھوپ میں چاند کو گھیر کر ہلستا ہی امت عاصی بیکس سینغ خورشید بیکس ہی بیکس</p>	<p>۱۵ قتل شہدائے کربلا سے سنا ان ہوگا ذبح انھوں نے سسرور شہدائے کربلا کاٹ لادے سر شہدائے کربلا جیو جیو سے بس فائدہ ایمان ہوگا</p>
<p>اسکو اسوقت جو کچھ اور خبر جائیگی میری ہی ابھی سر پیٹ کے مر جائیگی</p>	<p>بہر شاہ بھنگ آدھر ہوتے ہیں گر کے سدرہ سے آدھر روح الین تہ ہیں</p>	<p>تو نے اسدم جو دلی بن لی کو مارا نام ہوگا کہ حسین بن علی کو مارا</p>
<p>۱۶ ان میں سے جو دارا بیکس کھینچ کر کیا ہی غنیمت دائیں میں سے بھی غنیمت گردن صحت اطلق سے ملی ہوگا</p>	<p>۱۷ نور کوئی غنیمت نہ آواز انسان کی غنیمت کا تو جو دستان دوہڑا غنیمت کی غنیمت کو کس غنیمت غنیمت سے پا بیکس</p>	<p>۱۸ نور کوئی غنیمت نہ آواز انسان کی غنیمت کا تو جو دستان دوہڑا غنیمت کی غنیمت کو کس غنیمت غنیمت سے پا بیکس</p>
<p>خاک پر پیٹھے کے چلائی جگر بھٹتا ہی میرے سردار کا آقا کا کلا کستا ہی</p>	<p>ضعف اس مرتبہ ہی جان چلی جاتی ہی خاک پر گردن پیٹھے ڈھلی جاتی ہی</p>	<p>روح محبوبہ ابھی سے گھرائی تھی بال بکھراے ہوئے فاطمہ تھرائی تھی</p>

بیکس

<p>۴۹۱ ہاتھ شاہ نے فضا کو اشارہ کیا بیں میں تب تو غم بھر خدیجہ میں جا کھدے نہ تیرے کو بھائی کا کتا جو کلا میں تیرا ہون بیان عاتقی کی دعا</p>	<p>۴۹۲ کیا زینب تیرا بیان سیکھنے کا کیا دونوں ہاتھوں علی عارفوں کی کیا معین بن قحط کے بازو سے لڑنے کی کیا کہا بی بی کو خالق سے لڑو نہ پاک</p>	<p>۴۹۳ وہاں تیری تھیں بیانیان خدیجہ سے چنی چنی شکر کے آمار تھے قلب کی طعن گر دجھائی تھی بدلتی تھی تھے غنوت جنگ سے زینب کے حرم شاہ خف</p>
<p>تم دعا مانگو کہ آسان میں مشکل ہو جا طو کہ میں مرحلہ خنجر قاتل ہو جا</p>	<p>پاس کی تار ہی تیرے بیکس تنہا یارب باپ کو میرے نہونج میں ایذا یارب</p>	<p>پتے صحر سے درختوں کے اڑے آئے تھے اُٹے مرغان ہوا دیکھ بھر جاتے تھے</p>
<p>۴۹۴ کو کھول کے جلدی ہو سکتا ہیں نور پر شہادت سے ہوا پر حسین دیکھ لے لاکھ غبار کا دربار حسین نیشہ لست کی ہو غبار حسین</p>	<p>۴۹۵ تیرے تھے تیرے سیکھنے کا کیا تیرے تھے تیرے سیکھنے کا کیا تیرے تھے تیرے سیکھنے کا کیا تیرے تھے تیرے سیکھنے کا کیا</p>	<p>۴۹۶ ہر طرف دیکھتی تھی شمسہ دین کی زلفیں تھیں تھیں تھیں تھیں سجدہ کرتی تھی تھیں تھیں تھیں دیکھو دم دیکھو دم دیکھو دم</p>
<p>۴۹۷ فوج گھیر رہی جان اس گھڑی ہی زینب اتحان شہ مصطر کی گھڑی ہی زینب</p>	<p>دوست کیا دشمنوں پر بھی تو کرم کر تار خانہ زادی کا یہ مظلوم تو دم بھر تار</p>	<p>کان میں سن سے کچھ آواز جو آجاتی تھی غم سے ہر ایک پسینے میں نہا جاتی تھی</p>
<p>۴۹۸ فکے شمسہ سے جو بھی کچھ فضا کا آئی زینب سے کہا خواہر سلطان کا کام ہی فاطمہ کے گور کے لیے کا تمام بی بی میں لیجے ارشاد شہ عرش مقام</p>	<p>۴۹۹ گذرے دور دور کے عرش و عرش تو ہو گا عینوں کی ستم رانی سے عشق کی ہون میں سن سوت پشانی سے میں نہ کجا کے شہ شمسہ کا آسانی سے</p>	<p>۵۰۰ فکے شمسہ فکے فکے فکے فکے فوج اعدا میں بچنے کے لیے جاگا غل ہو اکاٹ لیا فرق شہ عرش نہا آئی جوبیل کی آواز کہ آواز نہا</p>
<p>ہی یہ آوارہ وطن تم سے دعا کا طالب بھائی اسدم ہی میں تم سے دعا کا طالب</p>	<p>اپنے پیار محبت کو شفا دے مالک سختی مرگ سے بابا کو بچا لے مالک</p>	<p>گر پڑا عرش امامت کا ستار افروشا میرے شاہزادہ فیجاہ کو مارا فروشا</p>



<p>۴۵</p> <p>کھنکھانے سے بے اختیار ہوا شمر کے ہاتھ میں تھک گیا خون میں لٹ رہا تھا قد بالائے حسین</p>	<p>۴۶</p> <p>کتنی تھکین فاطمہ دیکھ کر تارا غلق سے صاحب شہید سفر کرتا ہوا بیل کشن تو بے سفر کرتا ہوا سکہا کون ابدا شہید سفر کرتا ہوا</p>	<p>۴۷</p> <p>دن میں چلائی بھی راج جناب ہوا ہو گیا سہ و در پہنچی تڑپنے لاغا پاپس میں کی بے سفر فاطمہ بے راز گشت گئی رونق و آبادی کوہ و چرا</p>
<p>۴۸</p> <p>ذبح ہو کے جو مہ فاطمہ رہیں تڑپے کیوں نہ پھر پیر تا بندہ گن میں تڑپے</p>	<p>۴۹</p> <p>ہاے رومال ہلانے نہیں آتا کوئی ہاے چادر نہیں زخمی کو اڑھاتا کوئی</p>	<p>۵۰</p> <p>طائر آنے لگے ہر شہر سے ویرانوں میں ماتم فخر سیلان ہوا حیوانوں میں</p>
<p>۵۱</p> <p>بچوں نے سینوں کو مجروح کیا غاروں سے بچے اورد بھی پکچھے ہوسے سر غاروں سے</p>	<p>۵۲</p> <p>ہو سکا اور نہ بچہ دھوپ میں پرداروں سے لاش پاپانی وہ پکچھے تھے منتقاروں سے</p>	<p>۵۳</p> <p>تھی قیامت کی گھڑی پیٹ رہی تھی زینب شمر ہنستا تھا کھڑی پیٹ رہی تھی زینب</p>
<p>۵۴</p> <p>بے بس بطلوں نے دے فائدہ کیا ہوا تیراب کھینے کی نہیں رہنے کی جا ہوا</p>	<p>۵۵</p> <p>تو تبا خان شمر عقدہ کشا ہوا ہاگ خالق سے دعا وقت دعا ہوا</p>	<p>۵۶</p> <p>نہ سلام شہید گوی کا کسی سے لینا ہاں چولینا تو حسین ابن علی سے لینا</p>

<p>۴۸ ایں غزین خنجر کا سامان آج ہو جس گھر کو دیکھتے ہو پریشان آج ہو آباد و جاگیر ہی نہ سنساک آج ہو سب قلعے سے پاک گریبان آج ہو</p>	<p>۴۹ ہڑائی ہو خاک بنیہ شیخ پرورد قل کو پہچان میں سلطان حق شناس گنگے سطر کو پہچان میں دین پاس فرار ہے میں سید اول کلام پاس</p>	<p>۵۰ عابد کھڑے ہیں شہید کی ہوش و حس باز دے شاہ قلعے کو پوچھتے ہیں جا سکھڑے ہیں کربلا کے دامن قبا سکھڑے ہیں دواؤں و دواؤں چنر ہو بیا</p>
<p>کیسا ہی آب سرد ہو پینا محال ہو پیا سا جناب ساقی کو تر کا لال ہو</p>	<p>کس سے سفارش آج سوائے خدا کروں سر پر اجل کھڑی ہو کہ دم جاؤں کیا کروں</p>	<p>مرے کو خیمے سے شہ عالم نکلتے ہیں صدے سے شاہزاد یوں کہ دم نکلتے ہیں</p>
<p>۵۱ پیشہ میں آج فاطمہ زہرا کا آہ ہو روٹی ہو غلج گلشن عالم تباہ ہو آل جبرائی آگھوں میں نیا سیاہ ہو جنبت میں آج مرقہ شیر آہ ہو</p>	<p>۵۲ جو بابو کے خون کی بیان نہ آج ہو جاتے ہو کیدان نام زمان تباہ ہو صاحب عمارتے ہو کمان تباہ ہو کیا قصد ہو تباہ بیان تباہ ہو</p>	<p>۵۳ نہ سب اب حسین کی نصرت کا وقت ہو نہ ہر اکے نو عین کی نصرت کا وقت ہو سلطان مشرقین کی نصرت کا وقت ہو سب درویش عین کی نصرت کا وقت ہو</p>
<p>سدرہ پر آج روح امین جان کھوٹینگے طوباکو دیکھ کے ملاک الموت روٹینگے</p>	<p>زمینیت بھی بال کھوے ہو شہ کے تھارے پٹکا ہو شہ کا اور سیکندہ کے ہاتھ دین</p>	<p>اشکون کی نذر چاہیے پیاسے کیواسطے روتے ہیں دروول اولے کیواسطے</p>
<p>۵۴ لیڈیج شاہ کی نصرت کا وقت ہو پیر دیوین میں طرہ نصیب کا وقت ہو نزدیک حسین کی حلت کا وقت ہو پیر نے بیچ دوا قیامت کا وقت ہو</p>	<p>۵۵ سمرقند سے آرائی ہو کوئی تیار چوٹی ہو گور و درویش عیال نامدار لیڈی ہوئی ہو باؤں کا کھنوم و کھار قصد بائین لیکے یہی ہو بار بار</p>	<p>۵۶ ایک وقتاں سب طرہ نصیب کا کرد بہر عورت کیس میں غلج چکارو سے کے نام شہ خنجر کا کرد کم از کم اسون چکارو</p>
<p>تغ و سپر لگاتے ہیں مرنے کیواسطے غل ہو حسین گجاتے ہیں مرنے کیواسطے</p>	<p>فرمائے حفظ خالق باری حضور کی ہی ہو یہ آخری ہو سواری حضور کی</p>	<p>یہ دن ہو رخت شہ عالی مقام کا ماتم کرو حسین علیہ السلام کا</p>

<p>۵۰ یہ روز دوشنبہ ہے ہرگز نہیں کرے بہی آداس بنم کرے کمان منبر کمان پر کمان پر کمان دوسے کو تھپتھپان دے نہ ہم</p>	<p>۵۱ شاہین آج چھوٹے پتے تاج تاج بانو بن بنی کی دینی پر فخر بنی در پانی ہو سہ بن شاہ کے ترسینے بنی در پانی بن سگوار خون کے سیاہ بن</p>	<p>۵۲ سورہ کو بلائے علی کا آج حال لوتی آج جناب رسول خدا کی آل آج آفتاب فاطمہ پر آگیا زوال سورہ کی لاش آج گھوڑے کی پامال</p>
<p>بس یہ اخیر مجاہد شاہ انام ہی محان بن حسین محرم تمام ہی</p>	<p>ہر ایک جا طور غم درخ و یاس ہی کعبہ سیاہ پوش مدینہ آداس ہی</p>	<p>آج اٹھ گئے امام دو عالم جہان سے ہر سیاہی خون آج کے دن آسمان سے</p>
<p>۵۳ فصل خمان پر بلبل لہو لہو آج مجاہد بن باغ چھوٹے بھولے آج دنی میں توں بن بنی علی آج مردن میں گھر بنی علی آج</p>	<p>۵۴ اہل شہاب علی کا رنج ہی چون آتش کا ہی دم کراںج ہی سب اہل کین کو شاہ کی دفتر کراںج ہی سبجہ توں کو زینب مفضل کراںج ہی</p>	<p>۵۵ یہ دن نہ کر قید ہو سزا و تادیب شکاک شاکہ پستے کو بنی بنی بنی کا تاسیر حسین کیا زینت سنان لٹا باہاس لاشہ پر خون جہان</p>
<p>جی بھر کے رو دھا جواب جا بھگے جنگل پھر سال بھر کے بعد کہیں گئے حسین</p>	<p>جتنے جری ہیں خلق میں جان آج کھینکے لے کے نام حضرت عباس و کینکے</p>	<p>خیمہ جلا دیا شہ علی جناب کا لوٹا ہر کات رسالت آب کا</p>
<p>۵۶ گروہ گتی تو یہ سامان کمان پھر ترم حسین کمان اوں کمان نیم ترم سرور دلا کمان عاشق کو یہ آہ و فغان مبدم کمان</p>	<p>۵۷ یہ دن وہ جو قتل ہو سہ سرور بوسے پیکر راہی پشیم کی بہن دو دبا ہوین آج سلیمہ کا بہن خون راہی کے شاولون راہی بہن</p>	<p>۵۸ مردن ہو سہ شاہ ذریعہ نصیب مکن ہو اندھ غل و کفن و نصیب بھائی کو روکی نہ بہن و نصیب کیسے اٹھائے رخن و نصیب</p>
<p>آج تھینکے شہ کے گھر یہ شہر و دیار میں تہیگی روح بہر زیارت مزار میں</p>	<p>سراج کائنات کا سترن سے کٹ گیا یہ دن وہ ہی کہ دفتر عالم اٹ گیا</p>	<p>غم آج تک ہو خلق میں تازہ حسین کا اٹھانہ کر بلا میں جنازہ حسین کا</p>

ذی



<p>۱۹۱</p> <p>دوبارہ ہوا بہ ہر حال آقا کرے قضا سارے غلاموں کے نہیں جانے جا آقا بھی کون بولتی شاہ کر بلا</p>	<p>۱۹۲</p> <p>جی بھلے کہ روئے حضرت کی عین ہاں کہہ کر جو کہ جو بھلے شریک ہیں سہیلے ہیں حیدر صفیہ کی عین ہیں</p>	<p>۱۹۳</p> <p>مگر پھر شامیہ اور زین گنگار خادم لگا کے پھر مریض نہ جا دستار و خوارہ و گللی سے آشکار اسکا سوار و دشمن کا کا تھا سوار</p>
<p>۱۹۴</p> <p>کیا کیا گناہگار و نہر احسان کر گئے بخشش کا ہم غلاموں کی سامان کر گئے</p>	<p>۱۹۵</p> <p>آتش تھارے پوچھتی جاتی ہیں فاطمہ تم سب کے ساتھ خاک اڑاتی ہیں فاطمہ</p>	<p>۱۹۶</p> <p>دوبارہ ہوئی کہ ہو سے رکابین میں مال بھی ملوار بھی لگی ہوئی شامانہ کھال بھی</p>
<p>۱۹۷</p> <p>یوں آج روئے زین کے واسطے جیسے غلام روئے ہیں آقا کے واسطے پڑوسن کو سید والا کے واسطے ارضی سماجی روئے ہیں آقا کے واسطے</p>	<p>۱۹۸</p> <p>کیا ہو خدا ورت و شریعت عین کس سے ہوئے وہ آج اٹھانے ہیں کیا ہوتے ہیں آپ ساتھ کھلے سر پہنچا ہمراہ سب فتن و عزیز اور آشتا</p>	<p>۱۹۹</p> <p>باجا جیسے حضرت عباس علیہ السلام سارے رئیس پیش منہ سے شام ماں کا شور مچا ہوا قادم سے کھنکھاتا دم دیکھنے والوں کا دیدم</p>
<p>۲۰۰</p> <p>آواز آمد ہی ہو عجب شور و شین کی ہو دھوم ہر مکان میں ہو حسین کی</p>	<p>۲۰۱</p> <p>نکلے جدم سے تعزیر رستہ وہ بس گیا سب قہم کے روئے موتیوں کا منہ ہر گیا</p>	<p>۲۰۲</p> <p>یار اہمیں ہونا نہ وہ نہ یاد و آہ کا ہو بھائیو جنازہ کس بادشاہ کا</p>
<p>۲۰۳</p> <p>کھانے کو نہ ابرار الوداع ایں عزیزین احمد غبار الوداع سید عیب کیسے یاد الوداع مظلوم الوداع دل نگار الوداع</p>	<p>۲۰۴</p> <p>کس طرح سجا ہوا ایک پنج شہر قصویدہ الجناح و شمشاد کلام سارے بدن میں تیرین لگے ہوئی کلام سر پہ ڈھال و خال نقیبوں کا ہو کلام</p>	<p>۲۰۵</p> <p>پھر نہ کر کے تغیر آبادہ حشر کی مہر نہ پھول نہیں پاشان گھڑ کی دہ دیکھنا جیسے ہر سونے کی جھوپیاں وہ دال و شہید کی جھوپیاں</p>
<p>۲۰۶</p> <p>صدقہ غلام آپ پر ایسے لقا حسین اچھا سدھاریے طرف کر بلا حسین</p>	<p>۲۰۷</p> <p>کیونکہ پھر نہ آنکھوں میں سامان کر بلا خالی ہو آج ہر کب سلطان کر بلا</p>	<p>۲۰۸</p> <p>کھا نا جب آیا سامنے بس تنگ حل پانی پیا تو آنکھوں سے آنسو نکل چلے</p>

<p>۴۸</p> <p>بنو نادرہ شام کا نذرہ رونق مند وہ شاہ</p> <p>خالی وہ قلعہ یون کی جگہ درویشی جی</p> <p>رہا رہ کے آہ سر دی سوچ دیہ</p> <p>یہ سب وہ ہو چلا ہو فیہین حرم</p>		
<p>۴۹</p> <p>تارے ہین خاک پر شہ بدر و حنین کے</p> <p>تڑپینگے آج اندھیرے میں بچے حسین کے</p>		
<p>۵۰</p> <p>بہن عشق بن خوش قیامت ہوئی کیا</p> <p>کچھ کچھ اختیار اختیار نہیں شکر کی جو جب</p> <p>یہی رہیں رہیں ہو بین صاحب غمرا</p> <p>یہ تو تم درخشاں اکبر سے یہ عجب</p>		
<p>جوت دروان ذکر سبط رسول ہوں</p>		<p>یار ب سب اُنکے دل کی مرادین حصول ہوں</p>

<p>۴۱ جب تک چنگر گلا ابن علی کا کچھ پائے ناصحت کیا ابن علی کا لبوس بیابان بین ثنا ابن علی کا پونجی نینج پونج پونج ابن علی کا</p>	<p>۴۲ وہ خیمے کا جلادہ تلاطمہ تنباہی وہ خاک کا اڑا زادہ صولت تنباہی کھینچے تلواریں کھینچے تنباہی کلاریوں کی پٹیاں کھینچے تنباہی</p>	<p>۴۳ گھر قائمہ کا لوٹ سب سے جو قبیل تھا شرم سے دریت خلیفہ کا قبیل برباد ہوئی سند سلطان خلیفہ کا زیادہ چھپی حضرت کلثوم خلیفہ کا</p>
<p>خالق کی دو ہائی ہی یہ جلاتی تھی ہٹا ہر مرتبہ لاش سے لپٹ جاتی تھی ہٹا</p>	<p>چھتی تھیں دین تم ایسا دکھ ہے تھے ناموس نبی طرہ مصیبت میں ہے تھے</p>	<p>چلاتی تھی فضا شہ لولاک کا گھر ہے لوٹنے اسے بختن پاک کا گھر ہے</p>
<p>۴۴ خاک چاکھڑی تھی ابن جب ہٹا پاکہ چاکہ چاکہ سید ہٹا اب خوف کی کیا نہیں بجائے ہٹا بمان جلدے جلدے فاطمہ کا ہٹا</p>	<p>۴۵ کچھ دھڑکتا ہوا آواز آتا ہوا منہ کر کے سوسے توبی دیتی دیتی ناہا ہوتی آج کچھ سب گھر کی صفائی بارگیا مجھ مضطر و ناشاد کا بجائی</p>	<p>۴۶ خیمے خیمے خیمے خیمے خیمے گھر گھر گھر گھر گھر گھر نہوڑے گھر گھر گھر گھر گھر جلالے گھر گھر گھر گھر گھر</p>
<p>جاتے ہی خیام شہ دلگیر جلا دو عرصہ کرو مسند شہیر جلا دو</p>	<p>جو بھائی سے تو قہر تھی اسدن گئی نا منہ کس سے چھپا میں کہ رو اچھن گئی نا</p>	<p>صدے سے دل افکار کو پیاسی کو بخش نا اس احمد مرسل کی زاسی کو بخش نا</p>
<p>۴۷ بسم بجا زت عمر سے پائی سینج سنم سنم سنم سنم سنم رازدن سنم سنم سنم سنم سنم گھٹنے کے مار یوں نے سنم سنم</p>	<p>۴۸ خیمے خیمے خیمے خیمے خیمے گھر گھر گھر گھر گھر گھر نہوڑے گھر گھر گھر گھر گھر جلالے گھر گھر گھر گھر گھر</p>	<p>۴۹ تھا غش میں انو سنم سنم سنم نہوڑے گھر گھر گھر گھر گھر کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ سب سے دلا شکر گھر گھر گھر</p>
<p>نرسے میں کسی کو نہ رہا ہوش کسی کا گھر لٹنے لگا سبط رسول عربی کا</p>	<p>کفار کو تھا بغض جو ازون کیوں سے ہاتھوں سے گھر بچھین لے طوق گھون سے</p>	<p>جب ظالم ہر جمنے یہ بے ادبی کی تھرائی بہت لائل حسین ابن علی کی</p>



<p>۱۰۰ ایا جو کچھ کینہ طفت خنجر بید کانون سے گھر لے کر لے گا حکم کیسے چھتے تھے درگوش میں بیٹھی تھی کانون چلتا تھا اموگھ سے آنسو</p>	<p>۱۰۱ عالم جو چھوڑ کے بازو سے کینہ دشست سے پونق عرق اور کینہ دوبہا سے تھے خون میں گس کینہ سحر حرم دیکھتے تھے سے کینہ</p>	<p>۱۰۲ باگا ڈھکھا شمر لے باغ خنجر بید بوجھا وہ عین عالم پد کینہ کے برابر بولا کہ میں سب کرون میں آئیں رکھو لگا قدم سینہ سجا دو خنجر بید</p>
<p>بیٹا تب تھیں ہم اسودن دھوئی تھیں رو ہر اکٹ ت کیتی تھیں وہی تھیں میر ہر اکٹ ت کیتی تھیں وہی تھیں میر</p>	<p>کتی تھی کھنڈ اسودن دھوئی نہیں سکتے بابا کا کلا کٹ گیا ہم رو نہیں سکتے</p>	<p>زہرا و علی سے نہ ڈرا ہوں نہ ڈرو گا مثل شہ منظلوم سے فوج کروں گا</p>
<p>۱۰۳ ہر بارہ چلائی تھی داد ارانی دہائی پوتا جو ستم خالق کیا کی دہائی چھتے تھیں گھر احمد و میر ارانی دہائی کانون کا عجبال ہو بابائی دہائی</p>	<p>۱۰۴ غش غش آئی ہو کینے جو وہ کینہ عیار غل تھا کہ قضا کر گئی نیت خدا بار دڑے تے تے ایجا دوسوے عالم بید دیکھا زمین ہوش میں صبا آزار</p>	<p>۱۰۵ تھا استقبال جو ستم ایجا گردن کو جھکا تھے تھے خنجر بید بیون کو نظر آئی تھیں یہ روداد جھاڑے تھیں وہ دل افشرد و ناشار</p>
<p>سرور کا کلا کٹ کے یہ اور بھاکی فریاد ہو فریاد ہو عباس چچا کی</p>	<p>بس لوٹ لیا بستر بیمار بھی جا کے تیکے کسی ظالم نے لیے سر کو ہٹا کے</p>	<p>شمر ستم ایجا کو سر کاتی تھی فضہ یا شیر خدا آؤ یہ چلاتی تھی فضہ</p>
<p>۱۰۶ جنگ کینہ نے بزرگوں کو بھارا جنگ بھلا کے شمر شمر گارے مارا صدے سے رہا حضرت زینب زینب زینب چلائی تھی شمر نہ کھڑکھ خدا مارا</p>	<p>۱۰۷ جنگ غش سے کھلی آنکھ باغ نظر آئے مراہٹ نظر میں آئے نظر آئے سجین میں غش ہوئے غش غش نظر آئے عریان سر آمد میں پید نظر آئے</p>	<p>۱۰۸ پڑن شمر سے تھی تھی تھی تھی تھی کین ظلم سے تو نے شہ ظلم کو مارا گھر احمد و میر کا لٹو الیسا مارا بیون کا نہیں اس کے سوا کوئی سہارا</p>
<p>سینے سے کوئی دم نہ جدا کرتے تھے بھائی ہر وقت اسے پیار کیا کرتے تھے بھائی</p>	<p>بوسے کہ ہوا صدق سفر کر گئے بابا ہم غش میں ہے شہ دہن گئے بابا</p>	<p>ناحق تجھ اب تو ہو س جو رہا ہے فرزند محمد کا کلا کٹ چکا ہے</p>

<p>۴۱ کسی کی بیوی یا بیٹی کی جاکر اور لوگوں کی نسبت میں محبوب خدا کو بھی بلان نہیں کوئی بناؤ نہ کہ تم کو کھانا نہ</p>	<p>۴۲ کسی کے صدا کا گناہ نہ کرے گم کر کے نہ جا کر کہانہ سے کو باز باقی سے درود میں اور پہلے سے اشارہ نہ کیا جاب</p>	<p>۴۳ کسی کے گناہ سے دروغ نہ بگوید وہ اپنے اور لوگوں کی نسبت دی شہادت اور ان کی شہادت بلان نہیں سے بلان</p>
<p>یہ دشمن بن منت و زدی نہیں سنتا ہم دوست ہیں و زبوا ہاری نہیں سنتا</p>	<p>اسباب سیری پہ بیمار سنگا ہاں دیر نہ طوف کر انبار سنگا</p>	<p>محبوس دین جسد گرداں نہ ہی کو اب لہو و ناموس حسین کا بن علی کو</p>
<p>۴۴ زمانی نہیں کہ ساز و جوار زمانہ نشان شہر صاحب و جوار کہ چون کی حاجت نہیں آتو جوار کہ چون کہ شہر سے بھی ناصر و جوار</p>	<p>۴۵ بن اور اس لیے عداوت کے گردان ہو جگہ سے ہو نہ پون بھا ناموس کی کسی چیز میں نہ ملے بہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ</p>	<p>۴۶ باز دین عتبات اطہر کو کہیں اہل حرم سیدار کو کہیں مضطرب کیسین ناچار کو کہیں کہ حال میں عاقل و جاہل کو کہیں</p>
<p>دور کا بھی جی سے گزر جائیگے بچے اسکو جو کیا بچ تو مر جائیگے بچے</p>	<p>مر جا بگا یا کہ گواہ نہ سوا و وہ پہتاؤ زمین طوف کران اسکو ہٹاؤ</p>	<p>چو چھٹا کوئی حال اس حق کو کی کا تم شوق سے کہنا کہ یہ پوتا جو علی کا</p>
<p>۴۷ جس پر شہر اہل حرم سیدار آئی یہ صدا حیدر کہ ارک کی کبار ایک شہر کا زور و جوار کہ ایک شہر سے نہ خفا و خوار</p>	<p>۴۸ جس پر شہر اہل حرم سیدار آئی یہ صدا حیدر کہ ارک کی کبار ایک شہر کا زور و جوار کہ ایک شہر سے نہ خفا و خوار</p>	<p>۴۹ جس پر شہر اہل حرم سیدار آئی یہ صدا حیدر کہ ارک کی کبار ایک شہر کا زور و جوار کہ ایک شہر سے نہ خفا و خوار</p>
<p>اس وقت نشان افسر سا کا نہ رہا ایک قیامت جو لوہا سا بہر کا</p>	<p>اس آں ہمیری کی اسیری کا نقد مجھ سکین مضطر کی اسیری کا نقد</p>	<p>آرام نہ دینا کہین نذران کے بلوں کو رو بھی نہ سکین بالذمہ دوسرے کلو کو</p>

<p>۵۷۴</p> <p>ہمیت سنگین رسنیں فرج فنا نے</p> <p>بکجا بکجا سید نبوت کلاہل جفا نے</p> <p>کی آہ دفنان روح رسول دوسرا نے</p> <p>ہی سب بندھے زینب علیہا السلام کے شانے</p>	
<p>بند سے تھے گلے شک نشان ہوتے تھے عابد</p>	<p>مان ہنوں کا شمع دیکھتے تھے روتے تھے عابد</p>
<p>۵۷۵</p> <p>کیا اختر ہوئی اس کی نیکی جو باری</p> <p>ان غصے پہاڑوں کو گلے باندھے تباری</p> <p>زینب علیہا السلام کی طرف بکجا کرم سے باری</p> <p>دیکھو جو کجی کج نہیں فقیر سب باری</p>	
<p>ہاتھوں میں رس بندستی ہے مغموم رہا سینگے</p>	<p>ہم باپ کے ماتم سے بھی محروم رہا سینگے</p>
<p>۵۷۶</p> <p>فانوشیں لہاؤ شمشع غم فرخ و رخسار</p> <p>خون کی طاقت جو نہا راسے خون ہار</p> <p>یہ جو رت زینب سلطان زینب اور</p> <p>زیادہ کہ باور دین گلا کب رس اور</p>	
<p>اب تاب سماعت کی نہیں اہل عزا کو</p>	<p>ہن فاطمہ کی بیٹیاں محتاج ردا کو</p>



<p>۴۱ ببر باد و خوار کوئی باو نشا نرغین تشنه لب کوئی گیکناه فکرم ستم گھر کیج تباہ ہو کیونکہ میان حال شیرین نیاہو</p>	<p>۴۲ لوگے تنہا شمشاد میں نہتر دیو کی خانوں میں بانہری کی سن عابدین غش میں جگہ ملے غفران لشکر ملک کا آل غنی غلام حسن</p>	<p>۴۳ کاشون آہنکے پہن حال تھا آہیون شاکت ہے غش دل فصل تھا بجاری گلے میں غنم صدمہ کیا تھا آہرین میں غنم گلاب لال تھا</p>
<p>۴۴ مجھے چلے امام کے ابن امام کے ناموس لٹ گئے شہ عالمقام کے</p>	<p>۴۵ اسباب لوٹ کے ستم ایچا لے چلے ادھون پر اہل بیت کو جلا دے چلے</p>	<p>۴۶ ظاہر میں نکلے پاؤں کانٹوں کو شہ پر باطن میں تھے مگر قدم پاک عرش پر</p>
<p>۴۷ جسہ عمر عیان فی شب شور کی آہ مقلد کھڑے چین کیسے پیر وقت اذالہ میں ہے شیرین پر کیونکہ میان ہو ستم گھر</p>	<p>۴۸ آہیون غش شام کیون باہی ستم غش غزن پر شہید کیون توڑوں جو ستم دے کے سسک تیرے غنی اویسے دبیم زیادہ کمان گئے شام شہ ستم</p>	<p>۴۹ کجا دروڑ نے غش کیسے کھڑے غش گلے غش دھون مار غش پیر راہدین کی طرح دل صدمہ ہو س باہون میں اپنے پاؤں کی بجائے</p>
<p>۵۰ تھار شیخ خلق شہ مشرقین کا زینت ہے آگے کاٹ دیا سر حسین کا</p>	<p>۵۱ لہتی تھیں وہ کاشہ جن دیشہ کا سر غیر ہے پراچہ نیم جو تیرے پد کا سر</p>	<p>۵۲ زنجیر نمی نازی و زاہد کے ہاتھ میں غل تھا کہ سجدہ کوہ لوعا بد کے ہاتھ میں</p>
<p>۵۳ جس کے لٹے کو جلا کر غش بلاز گل کی کھجور میں گدڑوا زیادہ اسکو شہ شہ دشمن خدا ختمال بہت فاطمہ میری غش کیا</p>	<p>۵۴ ادھون کی دست کیجیں میں تھی ان کے غش غش ہے جسے کسا زینت کاشون میں نہ غش غش لاکے گلخدا نہ غش شکار دیکھ لادون کو باہار</p>	<p>۵۵ دروڑ میں غش غش غش غش غش پیل میں غش غش غش غش غش کاشون میں غش غش غش غش غش دروڑ میں غش غش غش غش غش</p>
<p>۵۶ بچوں مسند شہ عالی و تارلی بڑھ کے کسی نے ہادر زینت اتار لی</p>	<p>۵۷ راہ خدا میں صبر ہے چلنے کا شوق تھا خوش تھے کہ تن میں زبور زجر و طوق تھا</p>	<p>۵۸ بجاری غش میری میں مضطر کے پاؤں میں لگاتری کو بیٹھے بائیں نہ جھانوں میں</p>

[illegible]

<p>۵۱۷ نقل مینا لعلی جی حبیب ہند زینت کلا شمشاد مینا لعلی نظر نغمہ عالم جان خاطر مینا لعلی نغمہ غم سے زرد ہو یا نظر کیا جاوے</p>	<p>۵۱۸ ہنگامہ نوری مینا لعلی پیشانی پر شمشاد لاش کے کینے دور سے جو کچھ لاش سے کو جاوے موسکے بندہ کو کینے زینت لعلی دی صدا</p>	<p>۵۱۹ کسے نہیں کیلے کسی غم نہیں تہا ہوا آج رادی غم نہیں بازو ہوا باد و دھن جو نہیں پایا ہے کینے لعلی جان نہیں</p>
<p>۵۲۰ دیکھی ہو چاک شہ کے تن پاش پاش پر بہت علی لکڑی گل زہرا کی لاش پر</p>	<p>۵۲۱ فریاد ہو کہ دی ہین ایذا چھڑا لیا دیکھو ہین کو بھائی سے نانا چھڑا لیا</p>	<p>۵۲۲ ہین پاس شاہ جن دیش کو بھار نا پیارے دلو گے جب تو پدر کو بھار تا</p>
<p>۵۲۳ دوئی کو کج بھائی لعلی وہ رنگار زینت مینا لعلی و الفت جو بیکار غم سے کپ کی تین شاہ فاکت فار کہا ہوئی مینا لعلی سے بابا</p>	<p>۵۲۴ اصغر کی فریاد کینے باؤنے دی صدا آجھ لادان مجھے مینا لعلی سے کیا اٹھو کہ تھنہ درد و دین سے کیا جھجکل مینا لعلی کی بات کو بھلا</p>	<p>۵۲۵ بھجکل مینا لعلی کینے درگاہ ارمان تھنہ بھجکل مینا لعلی راؤ خان مینا لعلی جلاواہ داواہ شاہ فاکت مجھے سے ہوا لال کی گاتہ</p>
<p>۵۲۶ پیش نہی اہل جفا کے جاسنگے سرنگے بھائی شام مینا لعلی پھر لینگے</p>	<p>۵۲۷ بہلائے والا کون ہو در کے جو درد گے کیوں داری لعلی باب کے پہلو میں جو گے</p>	<p>۵۲۸ سینہ ہو چاک چاک نہیں کوئی گود مین تم سو کے نہ چاک نہیں کوئی گود مین</p>
<p>۵۲۹ جسدم بیکھل دی بہت چٹکین گو یا ہو بہن سے تن اکلر حسین اش شت مینا لعلی کج فاقہ حسین نویا لعلی نہ بونان پر حسین</p>	<p>۵۳۰ کرتا ہو میلاد شلو کا سنگا دار مین جون دور سے در پاش آفین پیشا نہیں ہو کہ تھنہ لعلی پاش مین کس کج کون نہیں کوئی کو باؤ مین</p>	<p>۵۳۱ دیکھا کو ذرات سکینہ نہ لعلی چلائی ہیں سوسینہ وہ دل لعلی کچھ جیت تھ چاہی ان کی نہا تھ لاش کو ہر ملد کو ان کی</p>
<p>۵۳۲ عرفت ہر کمال مین خالق کے ہاتھ ہو تو میرے سر کے ساتھ جو سر نہوت ساتھ ہو</p>	<p>۵۳۳ سوئے تھے میری گود مین تم کی بات ہو تہا ہوا آج گود مین یہ پہلی رات ہو</p>	<p>۵۳۴ اسوقت پاس اپنے ملائے نہیں مجھے پرے میں آنے لال بھلائے نہیں مجھے</p>



<p>۱۲۵</p> <p>کرنا غلام سے نہ گزرتا یہ بیان</p> <p>اور انکس بل بیت کی کھنکھان</p> <p>بچتے بچے باجی وادار تین تھان</p> <p>تا اسکا بندہ سیرت کی حق نشان</p>	<p>تھا تخت پر پریدہ بڑا اہم سام تھا</p> <p>نیچے سہرے میں علیہ السلام تھا</p>
<p>۱۲۶</p> <p>خاکدان کہ اور زینت جب لگا</p> <p>لو کہ اور زینت دغا سے بابا</p> <p>خانہ میں اول سے چلے</p> <p>اور انکس طرح نہ ہوا نہ میرزا دار</p>	<p>جو اس بول میں چلے بڑی ہوئی</p> <p>سہرے میں بڑے کے آگے کھڑی ہوئی</p>
<p>۱۲۷</p> <p>بوغیہ میں تین کی دست این بولام</p> <p>اور از دست میں کہین</p> <p>اور انکس میں تین کیس کوئی نام</p> <p>کرتے ہیں کہ بلاتین یہ کہ کلام</p>	<p>اور از ازل بہا تم تو در بے خاک</p> <p>گیسویے شام بازو گر بیان ضعیف پاک</p>

<p>۴۴ مستحق عالم کا بیانیہ میں جس سے عجل اکامان ایسا خوب کیس میں مضطر عجل اکامان علم جہاں میں تکیہ پر عجل اکامان ایسا جہاں میں تکیہ پر عجل اکامان</p>	<p>۴۵ بدر کشتی کو تباہ ہو زمین کی گہری ظلمت میں غریب کی جو بے پروا بزدل کی ایک کشتی کو گریہ خسار پر گمان کی گریہ</p>	<p>۴۶ اس کا زلزلہ کوئی غریب کی گمان وہ کشتی کو تباہ ہو زمین کی گہری ظلمت میں غریب کی جو بے پروا بزدل کی ایک کشتی کو گریہ</p>
<p>۴۵ ذی قعدہ کی شہر و فلک احترام میں ہادی میں پیشوا میں غی میں امام میں</p>	<p>۴۵ جب عقل عقل کی خردی ہم ہوئی تفصیل نامہ ہادی کس قسم ہوئی</p>	<p>۴۵ بلیا لاشک سید فخر کو کل پرے چشم رسول پاک سے آنسو کل پرے</p>
<p>۴۶ عالم کا بیانیہ میں جس سے عجل اکامان ایسا خوب کیس میں مضطر عجل اکامان علم جہاں میں تکیہ پر عجل اکامان ایسا جہاں میں تکیہ پر عجل اکامان</p>	<p>۴۵ بدر کشتی کو تباہ ہو زمین کی گہری ظلمت میں غریب کی جو بے پروا بزدل کی ایک کشتی کو گریہ خسار پر گمان کی گریہ</p>	<p>۴۶ اس کا زلزلہ کوئی غریب کی گمان وہ کشتی کو تباہ ہو زمین کی گہری ظلمت میں غریب کی جو بے پروا بزدل کی ایک کشتی کو گریہ</p>
<p>۴۵ اہل ملک میں کہ سکندر دقت میں چشم سے شکل آئینہ لیل ہمار میں</p>	<p>۴۵ چہر بہت اداس ہو اس شخص حال کا ہر دم ہر وقت مہر فلک کے زوال کا</p>	<p>۴۵ ما نظر کام آئینہ شکر میں ہو گا نہ عصرت کوئی یاد میں</p>
<p>۴۶ عالم کا بیانیہ میں جس سے عجل اکامان ایسا خوب کیس میں مضطر عجل اکامان علم جہاں میں تکیہ پر عجل اکامان ایسا جہاں میں تکیہ پر عجل اکامان</p>	<p>۴۵ بدر کشتی کو تباہ ہو زمین کی گہری ظلمت میں غریب کی جو بے پروا بزدل کی ایک کشتی کو گریہ خسار پر گمان کی گریہ</p>	<p>۴۶ اس کا زلزلہ کوئی غریب کی گمان وہ کشتی کو تباہ ہو زمین کی گہری ظلمت میں غریب کی جو بے پروا بزدل کی ایک کشتی کو گریہ</p>
<p>۴۵ اہل ملک میں کہ سکندر دقت میں چشم سے شکل آئینہ لیل ہمار میں</p>	<p>۴۵ چہر بہت اداس ہو اس شخص حال کا ہر دم ہر وقت مہر فلک کے زوال کا</p>	<p>۴۵ ما نظر کام آئینہ شکر میں ہو گا نہ عصرت کوئی یاد میں</p>

۱۰  
نہایت بگنی صوبی ہو گا وصال  
بالاب مالش بن بدو کا کمال  
ناحق اگر کجا بجائے تو خیر وصال  
دیو گویا ان تین فاعل کو گویا کمال

دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے  
ہم نہ رہے چو معاہدہ تن سے انا کے

۱۱  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ

پانی دریا دیا نہ شہزادہ کو  
نہ ہر اک کے گئے دیکھ کیا ہو حسین کو

۱۲  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ

کھاؤنگا کھ تو فون جگر اب پونگامین  
نام کر دنگا باب کا جیک جیون گا مین

۱۳  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ

عابد کو نہ کھچکے جیسے سے لایگا  
ہفتاد تازیانہ سگر لگائیگا

۱۴  
دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے  
دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے  
دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے  
دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے

نقدیر آج نہ رہے باؤ مکی سو گئی  
بے بھائی کی وہ ہو گئی وہ راہ ہو گئی

۱۵  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ

نظرے عن کے جسم سے جس چاہے گئے  
بالاے خاک چند سارے چھٹا گئے

۱۶  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ  
بہشتی شہزادہ شہزادہ خلیفہ

لاشہر تو لو سے شہر بظہیر کا  
ہر شرف جو ہا نہ بی کے وزیر کا

۱۷  
دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے  
دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے  
دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے  
دشمن ہونیکہ نہ پر اس گل عذار کے

زندہ نہیں ہیں شاہ زمین فوج ہو گئے  
تین ستم سے شہنشاہ زمین فوج ہو گئے

۱۸  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ  
عالمی عبادت گاہ شہزادہ خلیفہ

غائب ہاں سے جب سر شاہ ہوا  
غل غماک دیکھنا سر شہر کیا ہوا



<p>۱۹۷ بولا شہلا تو بیا کر شہاب یعنی کہ جو کلمہ خدا کا عتاب تو نے نہ سنا تو بیا کر شہاب</p>	<p>۱۹۸ امداد کا یہ وقت و تشریف لایا ہے کیونکہ جو درد غم سے بابا چاہیے تو نے نہ سنا تو بیا کر شہاب</p>	<p>۱۹۹ اس کا ہی کہیں نہ نکلتا بیانیہ گلہ سب کلمے کا تیرے ہونے کی گواہی تو نے نہ سنا تو بیا کر شہاب</p>
<p>آیا وہ ماہ حسن بد اختر کے سامنے عابد کو لائے شہر تنگ کے سامنے</p>	<p>اعجاز دیکھو فاطمہ کے نور عین کا نیز پر آپس سے پھر حسین کا</p>	<p>ہر خد مبتلا سے مرض رشک ماہی لیکن یہ شیر دلبر شیر الہی</p>
<p>۲۰۰ رہے تھے جب کوئی بیان نہ ہو ظاہر ہو وہ حال بیان نہ ہو بولا شہلا تو بیا کر شہاب</p>	<p>۲۰۱ بیا جو بیان سب کی فوج بیان بالوں سے کھڑے کھڑے روئی بیان تو نے نہ سنا تو بیا کر شہاب</p>	<p>۲۰۲ ظاہر ہو وہ حال بیان نہ ہو لیکن یہ شیر دلبر شیر الہی تو نے نہ سنا تو بیا کر شہاب</p>
<p>پھوڑا نہ حق کے خوف سے زار خوف کو ہفتاد کوڑے غم مارے ضعیف کو</p>	<p>پیشی تھی کمکتاں بدن ماہتاب سے ہر جا بھر کے روتے تھے افزون حجاب سے</p>	<p>ظالم کاٹ کے بازو سے سچا دلچلا عابد کو قتل کے لیے جلا دلچلا</p>
<p>۲۰۳ وہ تازہ شہر کا کہ جسم ناتوان قدرت خدا کی ماکوان اور کمان تو نے نہ سنا تو بیا کر شہاب</p>	<p>۲۰۴ دریا میں تیرے ناموں شہادت ہے مصنوع ہونے کے کھڑے ہوئے شہادت ہے تو نے نہ سنا تو بیا کر شہاب</p>	<p>۲۰۵ جسم کا تشوون کو یہ حال کیا نظر لیکن یہ شیر دلبر شیر الہی تو نے نہ سنا تو بیا کر شہاب</p>
<p>پھر بول سکتے تھے جو نہ امت کے پاس سے منہم دیکھتے تھے شہر تنگ کا پاس سے</p>	<p>نیچی نگاہیے ہوئے باہم کھڑے رہیں ناموس بادشاہ دو عالم کھڑے رہیں</p>	<p>معصوم کو قتل یہ ہوا دل لٹ گیا بیکس پر سے دوڑ کے باقر لٹ گیا</p>

<p>۱۰۰          چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر          جلا دے چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر          جلا دے چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر          جلا دے چھوڑ کر چھوڑ کر چھوڑ کر</p>	<p>تو جسم سے اٹھارہ اس مہم بین کا          جلا دے اس کے عوض مجھ حنین کا سر</p>
<p>۱۰۱          یہ تو تھا کہ خالق اکبر وہاں ہی          یہ تو تھا کہ خالق اکبر وہاں ہی          یہ تو تھا کہ خالق اکبر وہاں ہی          یہ تو تھا کہ خالق اکبر وہاں ہی</p>	<p>ہو تا ہر قتل عالم نہ شاد یا علی          فریاد رس نہیں کوئی فریاد یا علی</p>
<p>۱۰۲          ناگہ آئی یہ شہر شہر کی صرا          ناگہ آئی یہ شہر شہر کی صرا          ناگہ آئی یہ شہر شہر کی صرا          ناگہ آئی یہ شہر شہر کی صرا</p>	<p>اللہ کیا تیرے افلاک ہو گیا          اے عشق بس خموش جگر چاک ہو گیا</p>

<p>۱۳۸ جس کی صحبت محبوب غلامان کا لیکنا ہونے کی طرف جزا نزل کر نہ چوں کو تھا چہین و از نزلان میں نہ جاہ عالم کہ آتی تھی ہوا نزلان میں</p>	<p>۱۳۹ دل تیرا پست اس مملو کے ہے نہ چھپ حال میں عیاں لاد کے ہے اشک و دم میں دیکھ کر اکیلا ہے روح عین پر پھیل گئی لاد کے ہے</p>	<p>۱۴۰ یوں کی در سیکھ کر کی موت نہ رہی نہ کو طول ہوا اب شقت نہ رہی بڑھ گیا ضعف کہ نہ رہی کی عاف نہ رہی پروں پر پہنچ گیا کین کی عاف نہ رہی</p>
<p>چادر یمن میں برسوں پہنچے ہونے کی قید میں قید تھی شہزاد یوں کے رہنے کی</p>	<p>گور ہوئی نہ میر نہ جنازہ ہوگا زخم بھائی کے جگر کا اسی تازہ ہوگا</p>	<p>نہ دوا تھی نہ غذا رنج و پریشانی میں ہوے سامان اجل بے سرو سامانی میں</p>
<p>۱۴۱ ان کا تھی سیکھ کر کی موت نہ رہی نہ چوں کو تھا چہین و از نزلان میں نہ جاہ عالم کہ آتی تھی ہوا نزلان میں</p>	<p>۱۴۲ ابتو قصہ کیا اب کو پکاروں ان کا اس گھر کی خلق کے آقا پکاروں ان کا خوشن را احمد و زمر کو پکاروں ان کا تیرے پہنچو یوں کو پکاروں ان کا</p>	<p>۱۴۳ نہ چھپ حال میں عیاں لاد کے ہے اشک و دم میں دیکھ کر اکیلا ہے روح عین پر پھیل گئی لاد کے ہے</p>
<p>۱۴۴ کان میں دیہی ہیں زمین برائیاں کس سے کہیں کہیں میں علی صغیراں</p>	<p>ہیں بڑے صاحب اعجاز جیسے آیتنگ قید سے آل میر کو چھڑا جیتنگ</p>	<p>قید میں یوں تو گنگا ابھی کم مرتے ہیں جس طرح خانہ تارک میں ہم مرتے ہیں</p>
<p>۱۴۵ نہ چھپ حال میں عیاں لاد کے ہے اشک و دم میں دیکھ کر اکیلا ہے روح عین پر پھیل گئی لاد کے ہے</p>	<p>۱۴۶ نہ چھپ حال میں عیاں لاد کے ہے اشک و دم میں دیکھ کر اکیلا ہے روح عین پر پھیل گئی لاد کے ہے</p>	<p>۱۴۷ نہ چھپ حال میں عیاں لاد کے ہے اشک و دم میں دیکھ کر اکیلا ہے روح عین پر پھیل گئی لاد کے ہے</p>
<p>خون ابھی گردن سے پکھتا ہوگا دل ابھی بھائی کا صدمے سے دھڑکتا ہوگا</p>	<p>رو نہ یوں ہی تیر کی سونے والی میری غم میں آباپ کی رونے والی</p>	<p>کرب میں باپ کی عاشق جو زمین پڑی مان بھی لہو تمام کے ٹپ کے برابر پڑی</p>



<p>۱۱۰</p> <p>روشنی ان کی چاندنی درخشاں کی جگہ جلد ترغیب سے مہینہ کے سرھانے لائے نہایت کیلکے سب عضو بدن تھے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>کا ملک کیا جاہ و شہر کے پونے کی طرح نامہ لکھا گیا آفاق میں بلکہ دور ناتوان ہونے بہت رو بہ فرمان بن</p>	<p>۱۱۲</p> <p>اسکی پوتی ہوں غم اسوت ہی تارہ جکا شب تاریک میں اٹھا ہی خبارہ جکا</p>
<p>۱۱۳</p> <p>پاپ کے پاس گئی میری سگینہ ہی مرگئی دہر سلطان مہینہ ہی</p>	<p>۱۱۴</p> <p>استے آہستہ کہ ہم سب کی فضا صدور قید نہ سارا عین آفتاب بیشمار و مرم و خطا صابر و شاکھانی</p>	<p>۱۱۵</p> <p>سائے حاکم اظلم نہ لائے ہم کو ہم چلے قید سے اندھ چھڑائے ہم کو</p>
<p>۱۱۶</p> <p>کون اب رات کو بہاؤ میں بھلا سو گلا کون ہر صبح کو اب ساتھ میدان وے گلا</p>	<p>۱۱۷</p> <p>ظلم سے دلبر زہرا کا گلا کاٹا ہی کچھ غیب ظلم سے بابا کا گلا کاٹا ہی</p>	<p>۱۱۸</p> <p>حاصل کی جگہ تیری آج شہنشاہی خلدین حضرت شہنشاہی شہنشاہی سب جگہ باب پوچھی تیری جاہ پوچھی</p>
<p>۱۱۹</p> <p>طرف سامان کیے ہکوستانے کے لیے ایک چادر مہینہ تیرے کو اڑھانے کے لیے</p>	<p>۱۲۰</p> <p>سزمین سرسپ کے ناچار ویران غریب خاک پر چھپ کے پڑے لگتے آن ترغیب</p>	<p>۱۲۱</p> <p>نہ بیان دفن و کفن کا کوئی سامان نہ اسی کرتے سے مجھے خاک میں نہاں نہ</p>

<p>۴۱</p> <p>نہایت غم و غصہ کی حالت میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>	<p>۴۲</p> <p>حکم و فرماندہان گلیانوں کو منع کرتے تھے کہ گلیانوں کو آج کل کھول کے روئے زمین گلیانوں کو پس نہیں چھوڑا کہ اسباب کوئی جانوں کو</p>	<p>۴۳</p> <p>نہایت غم و غصہ کی حالت میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>
<p>۴۴</p> <p>مہر زندان کا ٹھکانا بھی اُسدم رویا شور ماتم جو سنا حاکم اظلم رویا</p>	<p>۴۵</p> <p>کہو سچاؤ سے ہو شغل بجا حاکم کو راستے مرنے کا بڑا رنج ہو حاکم کو</p>	<p>۴۶</p> <p>مرگی پر بھی سیری کا گمان باقی ہو رسمان کا بھی گردن نشان باقی ہو</p>
<p>۴۷</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>	<p>۴۸</p> <p>کوئی وہ دن کا اسباب کیا گیا جو غضب و عداوت کا باعث بن گیا</p>	<p>۴۹</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>
<p>۵۰</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>	<p>۵۱</p> <p>غم ہوا دختر فرزند بی کا محب کو پاس ہو حسین ابن علی کا محب کو</p>	<p>۵۲</p> <p>روینے کے حال سکینہ جو بی کی گئی گال پھل طمانچن کا علی کی گئی</p>
<p>۵۳</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>	<p>۵۴</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>	<p>۵۵</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>
<p>۵۶</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>	<p>۵۷</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>	<p>۵۸</p> <p>یہ وہی ہے جو کہ نہایت غم و غصہ میں کچھ نہیں کھاتے نہ پیتے مگر رات کو کچھ سواتے اور صبح کو کچھ کھاتے اور شام کو کچھ کھاتے اور رات کو کچھ سواتے</p>

<p>۵۱۳</p> <p>کبھی ہے نہیں اٹھانگی یہ نیست تیری اگر لگا ہو اس لیے نیست تیری</p> <p>پیش پشوب خدا ہو گی شکایت تیری عرض کیا گیا اشد سے عبرت تیری</p>	<p>۵۱۴</p> <p>باب کا حال بیان کر کے بہت خطرے خاتم کے دل سخن درد و الم فرمائے</p> <p>تصل اشک بجائے آنکھوں میں تو آگے اہل بیت اسدا اشد سوا گھبرائے</p>	<p>۵۱۵</p> <p>ضد کیا کرتی تھیں پوشاک پہننے کے لیے آج تھی نہیں زمان سے پہننے کے لیے</p> <p>بائین کرتی نہیں کیوں مان سے پہننے کے لیے گمچی میں کفن نفوس کو ملنے کے لیے</p>
<p>دفن کرنے کے لیے آپ قبول آپیشگی حورین اسکے لیے کافر جان لائیں گی</p>	<p>بولین زیب کہ بہت حال نہ تغیر کرو رکھو خالق سے عرض دفن کی تدبیر کرو</p>	<p>خلد میں جا کے یہ پوشاک تارویں آگے ہین لینے کو بابا تو سدا رہاویں</p>
<p>۵۱۶</p> <p>عالم بانے کی نہیں اسکے لیے کچھ پوچھا پا پیچہ ہو کو قحط سائے افضل خدا</p> <p>اگر کئی بیجا و جبے شمرنے پائی نہ بیا اگر بی بیاری ہو جسے قتل کیا بی بیاسا</p>	<p>۵۱۷</p> <p>پھر کیا دفن سکے عینہ کا تو اباب ادر صوت ماتم ہوئی سب آل رسول طر</p> <p>عشق تھیں مرد سے کے ترن زینب تقیہ ہو کہ رہی تھی جی سے لے کے بلا بین مادر</p>	<p>۵۱۸</p> <p>اگر زمر کی صلیب سے بلبلاؤ گی اپنی پوتی کو بین فردوس میں بجاؤ گی</p> <p>اسکی پوشاک میں عروں سے بلبلاؤ گی عرض کی مان سے بغیر اسکے میں گھبراؤ گی</p>
<p>جسکو بیگور و کفن دشمن دین نے رکھا سیٹنے پر جسکے قدم شمر لیں نے رکھا</p>	<p>تو سدا رہی مجھے چھوڑا پے افغان پٹی ہا سے آیا ہر ترے دفن کا سامان پٹی</p>	<p>عشق بسری عشق دم نالہ و فریاد ہے مردہ خواہر کا اٹھانے کو جو بجاو ہے</p>



<p>۴۸</p> <p>جنگلِ نون کی ربانی سکونت کے نزلان کے کیون کی ربانی سکونت کے غورِ حقیقہ کی ربانی سکونت کے نیلِ حجاز کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۴۹</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۰</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>
<p>۴۹</p> <p>چشمِ بین غرارِ امام دوسرا کے ہوتے ہیں اس آج حرمِ عقد کشا کے سینہ پر زخمِ درد کی ربانی سکونت کے سینہ پر زخمِ درد کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۰</p> <p>روئے سے فراغتِ شہرِ شامِ نبین ہو جز ماتمِ شہید کوئی کام نہیں ہو سینہ پر زخمِ درد کی ربانی سکونت کے سینہ پر زخمِ درد کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۱</p> <p>بر فرق جناب شہدِ دلیہ نہ دوں گا اگر یکس و تنہا سرِ شہید نہ دوں گا سینہ پر زخمِ درد کی ربانی سکونت کے سینہ پر زخمِ درد کی ربانی سکونت کے</p>
<p>۵۰</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۱</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۲</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>
<p>۵۱</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۲</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۳</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>
<p>۵۲</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۳</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۴</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>
<p>۵۳</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۴</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>	<p>۵۵</p> <p>مکتبِ نبوت کی ربانی سکونت کے مکتبِ ظلم کی ربانی سکونت کے خاموشی کی ربانی سکونت کے سکون کی ربانی سکونت کے</p>

<p>۱۰۰</p> <p>مہمات نہ تھیں تال سو نہ تھیں اسباب بگڑیں داد نہ تھیں اطفال کا نہ ہو جی بابر نہ تھیں اسباب نہ تھیں عاقل نہ تھیں</p>	<p>۱۰۱</p> <p>ہزار دن بابل کی لالہ نہ تھیں زیادے گئے نشہ دین نہ تھیں سلوک نہ تھیں شہر امان غلط نہ تھیں کیا فاطمہ نہ تھیں</p>	<p>۱۰۲</p> <p>کچھ قدر نہ کی دلبر نہ تھیں سب خشک لہن کٹ گئیں ہاں نہ تھیں کچھ قدر نہ کی دلبر نہ تھیں سب خشک لہن کٹ گئیں ہاں نہ تھیں</p>
<p>۱۰۳</p> <p>بلا شکر اسباب جمع نہ تھیں بلا شکر چادر اور عابد نہ تھیں سے جاہلین اسے اپ نہ تھیں میں عاشق داد نہ تھیں کیا نہ تھیں</p>	<p>۱۰۴</p> <p>اس نہ تھیں بھوب ہو اظالم نہ تھیں بہن نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں میں تھیں نہ تھیں نہ تھیں ناموس نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۰۵</p> <p>کیا جاؤں ابھی نہ تھیں نہ تھیں اسباب تو آیا نہ تھیں نہ تھیں کیا جاؤں ابھی نہ تھیں نہ تھیں اسباب تو آیا نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۱۰۶</p> <p>بہو نہ دیا چین ستایا نہ تھیں آقا بہن سر نہ تھیں پھر آیا نہ تھیں بہو نہ دیا چین ستایا نہ تھیں آقا بہن سر نہ تھیں پھر آیا نہ تھیں</p>	<p>۱۰۷</p> <p>بیو نہ تھیں ہوا نہ تھیں نہ تھیں بہو نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں بہو نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں بہو نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۰۸</p> <p>کیا ظلم ہوا انصاف کیا جا نہ تھیں دیتا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں کیا ظلم ہوا انصاف کیا جا نہ تھیں دیتا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۱۰۹</p> <p>زندان میں نہ تھیں نہ تھیں اٹھانہ نہ تھیں نہ تھیں زندان میں نہ تھیں نہ تھیں اٹھانہ نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۱۰</p> <p>فرزند نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں رائدین نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں فرزند نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں رائدین نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۱۱</p> <p>فرزند نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں رائدین نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں فرزند نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں رائدین نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>

<p>۵۱۱ پیشانی تھی تھکتے تھے شہر کے بازار وہاں ہوا اسباب بھی لاکھوں کی کیا دیکھا جو اسیرین نے لباسِ ابرار دل غم سے تر پے صفتِ بے حق لگا</p>	<p>۵۱۲ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ بناؤنی فالتے ہوئے شہرِ بارہ زجاہ بیرونِ اکبر جو نظرِ اکبر کا گاہ ملانی اور اسے ہوا خستِ پائشاہ</p>	<p>۵۱۳ کوچ کوچ کوچ کوچ کوچ کوچ کوچ کوچ ایک طرف یا ایک طرف سے کیا جلد سے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ سور کے قاتل کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>گلہ رنگ تھی پوشاکِ دلی ابن دلی کی یہ آہی خمی غمِ حسین ابن علی کی</p>	<p>برجی سے چھدا قلبِ سحر سے علی اکبرؑ محتاجِ کفن آہ ہمارے علی اکبرؑ</p>	<p>سنی ہوں کہ جلال نے بھی طرزِ جناح کی لاش کے کٹے ہاتھ دوہائی جو خدا کی</p>
<p>۵۱۴ قصہ دروہ سے سر زینبِ نظرِ آری غم سے وہ خیزن دیکھنے کی تاب لائی چلائی تلوارِ دردِ عالم کی دروہائی از سر میں لگائی مارا کلبا بجائی</p>	<p>۵۱۵ الودہ خون کی نظر شاہ کی پوشاک بیچی وہ زیبِ مسرِ بیضا شہِ لاک سر سے بیان شکرِ خداوندِ غیبِ ناک پیشاتِ ابرار و بے ایمانِ جلال</p>	<p>۵۱۶ مقلدِ تین شہادتِ جہاں آئینہ بانی بن چکے سرِ جیسے باہرِ نکلی جب شہید تھی بے نالِ مین تھی دہائی جب شہید تھی بے کھوٹِ لبائِ لکائی</p>
<p>یہ چادرِ جانِ دولِ مجذوبِ حیدری از غیبِ جسے شمر نے چھینا وہ دروہی</p>	<p>اعلانے کیا کچھ بھی نہ پاس آپ کا بھائی تلوارِ دنِ گھر ہو لباس آپ کا بھائی</p>	<p>عباد کی طرفِ غیظِ مین کٹے تھے حشر ردتے تھے جو بچے تو کھڑے تھے سنگر</p>
<p>۵۱۷ اصغر کے شکوے جو نظر آگئے زیاد نواں کچھ قصہ دین پہلائی وہ فاشاد خمر خالِ تین پہاں جو ان ہوئی بباد پہاں پہاں خفا کا کلا داک بباد</p>	<p>۵۱۸ کلیں عجب بیان کیا کہ خبر پنہ سے خند سے جو بٹھا شہرِ سنگر سینہ چھو دیا وہ طاق سے خست کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۵۱۹ جانی سرِ زینب کے آزادی جادو باز دین میں ہو چکی اندوسِ جادو کوچاں سکندریہ کا ناسنے بباد کانوں سے سنتے خونِ تباہ بن گئے گدو</p>
<p>پہلے سے مین کھوں یہ اکھوں بھوکے علی اصغرؑ پہناؤں کے اب یہ شلو کے علی اصغرؑ</p>	<p>اکھوں کو لگا اکھوں کی نہر ہی تھی جہاں پہ تر پڑتے تھے مین سر پٹ ہی تھی</p>	<p>اکہنی تھی نہ کر ظلم قسم کچھ نبیؐ کی ای شہر میں بیٹی ہوں حسین ابن علیؑ کی</p>



[illegible]

<p>۵۴ جہاد الہی کوئی بڑا شہید نہ بے منتفع جہاد نہ کوئی زار و حزن نہ بزرگ بین بلین نہ کوئی صاحب بیع نہ خون اور سے کسی کی تہہ پین نہ</p>	<p>۵۴ امدادی تانہ غم و حسرت و کلام زینب کی جی و کثرت کا جہان کی کلام دریں ہے ناز و محبت جو شام لکھن میں لکھنے بلبلت کا کلام</p>	<p>۵۴ فاغ نسوئی تعین جی اور کلام بوقل قسے شیر خدا کی شام بیانیت بین زنت سلطان جہم سرتی تعین پانندہ باب لکھنا جہم</p>
<p>۵۴ زینب ہی آوارہ وطن ہو دی جانے جس میں کے بازوین رس ہو دی جانے</p>	<p>۵۴ کثرت ہی اسوجہ سے اندوہ محن کی مہنام ہی یہ زینب آوارہ وطن کی</p>	<p>۵۴ امان ہی چھین جان کو شر کے بابا کوئی نہ بزرگون میں رہا مگر کے بابا</p>
<p>۵۴ زینب میں کی خاتون خود خدائی کی طرح سے کیبنا طبعی ہوئی خود نہ عالم زینب میں کی زینب میں کی</p>	<p>۵۴ پہلو میں جس نے زینب کی بارگاہ و زنت میں طرز نصیبیت کی قرار بہشتی کے رس کی طرح کی جی دن جو ہو سکون و زینب شہ بار</p>	<p>۵۴ پیشاک عظمیٰ کی زینب کی بارگاہ انوس کا زینب میں اور عین میں کیبنا طبعی ہوئی خود نہ عالم زینب میں کی زینب میں کی</p>
<p>۵۴ تواریف کے کہ کوئی عالی سہی کی بڑی ہین علی کی تو داسی ہین نہ کی کی</p>	<p>۵۴ دنیا میں کسی نے نہ اٹھا ہے الم ایسے پانی ہو دل کوہ سے اگر ستم ایسے</p>	<p>۵۴ ماون کہ غرض کہ انصین سنے سے نہیں کی زینب کو فراغت کہیں و نہ سے نہیں کی</p>
<p>۵۴ جنت کو پوسا خود خدائی نام کیا نا کا زینب کی شوکت شاہی مظہر گنیمت تیلے بوقل آئی نہی زینب میں شام کو صورت ماہی</p>	<p>۵۴ انور میں جس نے زینب کی شوکت باقی فقط لکھ جی زینب کی شوکت کوہ سے زینب کی شوکت جی زینب کی شوکت جلال شاد کوہ کی جی زینب کی شوکت</p>	<p>۵۴ انور میں جس نے زینب کی شوکت باقی فقط لکھ جی زینب کی شوکت کوہ سے زینب کی شوکت جی زینب کی شوکت جلال شاد کوہ کی جی زینب کی شوکت</p>
<p>۵۴ زہر کی طرح حشر میں کام آئی زینب ساتھ پناہ سے ظلم میں لیا آئی زینب</p>	<p>۵۴ تھے میں دم نالہ واقفان ہین چھوڑا روئے کے لیے اپنے امان ہین چھوڑا</p>	<p>۵۴ زہر کی طرح حشر میں کام آئی زینب ساتھ پناہ سے ظلم میں لیا آئی زینب</p>

<p>۱۷۷          غنیمت ہے تو خدمت امیر کوسلجین          بیانیان مدد کے ہیں توت درویشین          ہر دو پہ پہنت ساری کجی کو چھین          بدین جن چین یوں چھپکے ہو سکی ہیں</p>	<p>۱۷۸          غنیمت ہے تو زانو سے فاش ابدار          بنی ب نظر لاندہ سیکین تائب ناجار          منہ پٹ لیا جاکے تپین دھن گلا          کس تومے یونہی نہ تافتہ نفا</p>	<p>۱۷۹          غنیمت ہے تو زانو سے فاش ابدار          بنی ب نظر لاندہ سیکین تائب ناجار          منہ پٹ لیا جاکے تپین دھن گلا          کس تومے یونہی نہ تافتہ نفا</p>
<p>۱۸۰          اعضا این جاتیوں سے شاہ سہد کا          باندھین تن پر نور کے ٹکڑوں کو ملا کے</p>	<p>۱۸۱          سر کاٹ دیا اس حال میں خالق کے ولی کا          زیر کایہ فرزند ہر پیارا ہوئے کا</p>	<p>۱۸۲          دریا سے شاخیمہ ولی ابن ولی کا          سامان ہوا قتل حسین علی ابن علی کا</p>
<p>۱۸۳          شہر ہو جو حکم کرے اس کا بھلا ہو          اور سرساز کرے نہ تکلیف دہا ہو          جس سے دارت کا کار نہ جلا ہو          نیچے کے سامان میں کیا جانے کیا ہو</p>	<p>۱۸۴          بھلا ہے جو زانو سے فاش ابدار          اور بھلا ہے گلا گلا شاکر          فخر جو گلا ہے بے مٹا ہو یہ بے          بیانیان میں بدستور حق شہر</p>	<p>۱۸۵          دوسوین گلشن شہید میں آئی          ناظم ہستی شاہ کے چولن کی صفائی          مارا کیا عیاں شہید کا گلے جی بانی          بیانیان میں بدستور حق شہر</p>
<p>۱۸۶          کیوں نہ پرا مادہ ہوا صاف کی جا ہی          تو دیکھ تو یہ آب ہی دم توڑ رہا ہی</p>	<p>۱۸۷          دیکھیں ذرا اپنے فدا کی کے گلے کو          جو مکی ہن پیار سے بھائی کے گلے کو</p>	<p>۱۸۸          تہلے حسین ابن علی دشت بلامعا          بس شمر کی تلوار ہی سید کا گلا تھا</p>
<p>۱۸۹          اور غنیمت ہے تو زانو سے فاش ابدار          بنی ب نظر لاندہ سیکین تائب ناجار          منہ پٹ لیا جاکے تپین دھن گلا          کس تومے یونہی نہ تافتہ نفا</p>	<p>۱۹۰          ملک میں کاسقدا و ظلم کیانی          لپکا میں کسے شہر بار میں بانی          مونی جو دم میں غنیمت ہے تو زانو سے فاش ابدار          بنی ب نظر لاندہ سیکین تائب ناجار</p>	<p>۱۹۱          اور غنیمت ہے تو زانو سے فاش ابدار          بنی ب نظر لاندہ سیکین تائب ناجار          منہ پٹ لیا جاکے تپین دھن گلا          کس تومے یونہی نہ تافتہ نفا</p>
<p>۱۹۲          وہاں میں وہاں میں حلت کی گھڑی ہو          جوں میں ہو کہ ہیں کہ مصیبت کی گھڑی ہو</p>	<p>۱۹۳          ہموکانہیں ایسا کوئی پیاسا نہین کوئی          ابلد در محمد کا نواسا نہین کوئی</p>	<p>۱۹۴          شہید ہے جن بشر پیٹ رہی تھیں          اگر دہر فاطمہ سر پیٹ رہی تھیں</p>



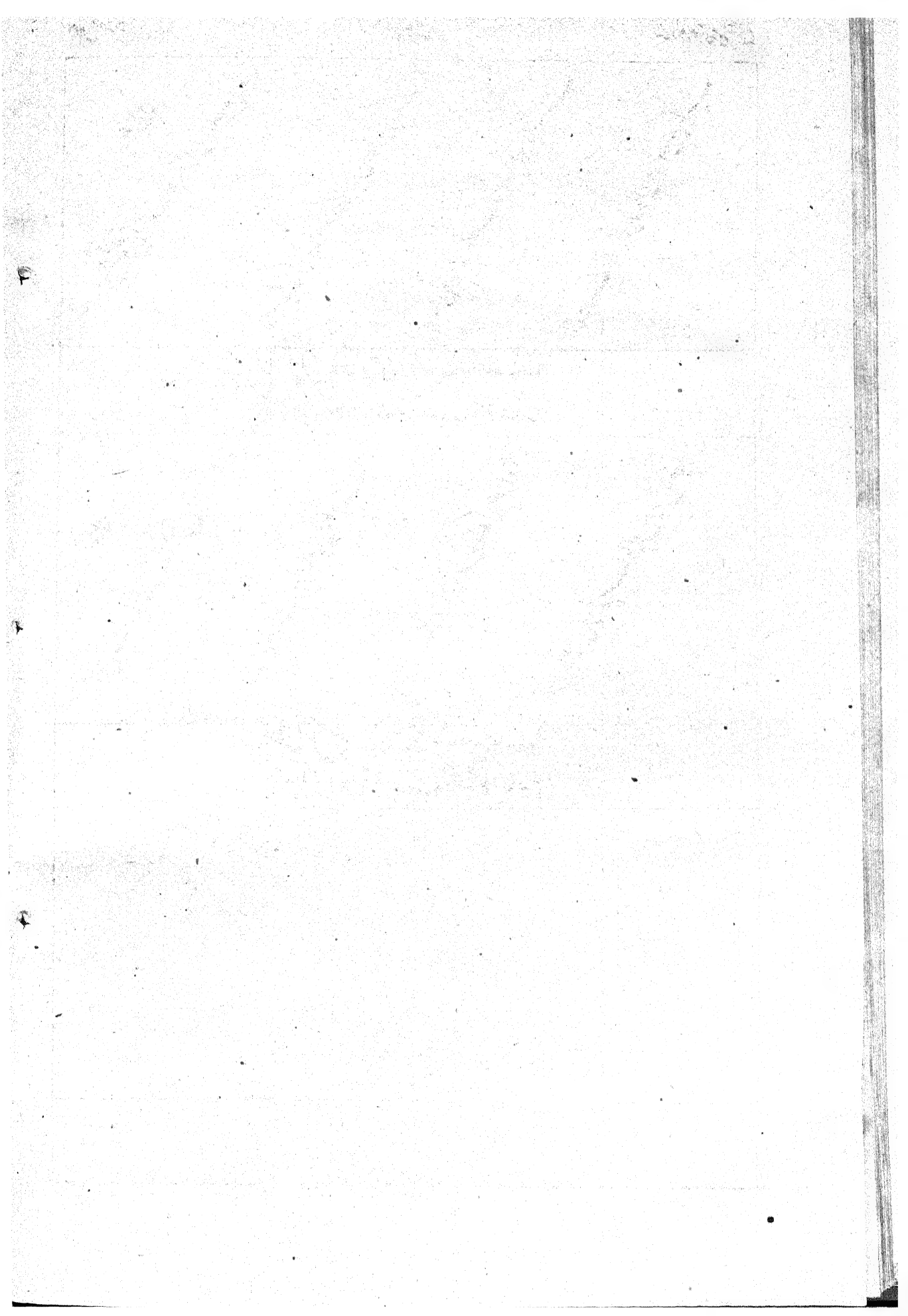
<p>۵۱۹</p> <p>کچھ عیسائیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر کا مذاکرہ کیا جو کہ ان کے لئے شہید ہو گیا شہداء کی حالت تھی کہ ان کے لئے شہید ہو گیا کچھ عیسائیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر</p>	<p>۵۲۰</p> <p>خدا کی سنائی پر مشابہت نہ دلا سیاہیوں کو لوٹ کے لایا جو ادا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر بلائی تھی انہیں فقط قاضی ہوا</p>	<p>۵۲۱</p> <p>جسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر جاء من فیہ وجاہتہ من تہن اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر</p>
<p>۵۲۰</p> <p>بہت سے اہل وطن سے گھبراہٹ تھی کہ زینب کو مار سے ہر بار پٹ جائی تھیں زینب</p>	<p>۵۲۱</p> <p>تھے نیزہ فرق نہ داسب کے برابر تھا بھائی کا سر نہ زینب کے برابر</p>	<p>۵۲۲</p> <p>نیر غم و حسرت کا نشانہ ہوئیں زینب فصلہ کو لیا ساقدار نہ ہوئیں زینب</p>
<p>۵۲۱</p> <p>نہ سے کہ جن شہداء کی تقریر زینب کے پیچھے رہیں وہ ہیں نہ سے کہ سالانہ وقت کا ہوا ہوں زینب کے پیچھے رہیں وہ ہیں</p>	<p>۵۲۲</p> <p>چاکھو زینب کی مصیبت کا نشانہ وہاں پہنچے ہم جاوین جانا چھوڑ گئے اس فائدہ بادرینا گنہگار تھے سب جیسا بادرینا</p>	<p>۵۲۳</p> <p>اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر نہ سے کہ سالانہ وقت کا ہوا ہوں زینب کے پیچھے رہیں وہ ہیں نہ سے کہ سالانہ وقت کا ہوا ہوں</p>
<p>۵۲۲</p> <p>لیکے تن شاہ خوش انساں کو چھوڑا بیدون و فتن فاطمہ کے لال کو چھوڑا</p>	<p>۵۲۳</p> <p>کچھ کہ نہ غم شاہ خوش تباں ہوئے تھے قتل نہ ظلم کو دو سال ہوئے تھے</p>	<p>۵۲۴</p> <p>عبادہ سے کہ کتاب میں آج آئے تھے بھائی تشریف ہمیں کیے کولائے تھے بھائی</p>
<p>۵۲۳</p> <p>علی بن ابی طالب کی تقریر اور ان کی فائدہ ہوا کہ ان کی تقریر چھوڑ گئے وہ کہ ان کی تقریر چھوڑ گئے وہ کہ ان کی تقریر</p>	<p>۵۲۴</p> <p>بدلت ہو آواز زینب کا نشانہ کیا ہو چھوڑ گئے عابدہ کا نشانہ پھر زینب آئیں انہیں پہنچے عابدہ نہ جاوے سے شہید حضرت جیسا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>نہ سے کہ سالانہ وقت کا ہوا ہوں زینب کے پیچھے رہیں وہ ہیں نہ سے کہ سالانہ وقت کا ہوا ہوں زینب کے پیچھے رہیں وہ ہیں</p>
<p>۵۲۴</p> <p>گلزنگ ہوئے زینب بجاہ کے بازو اسی سے بندھتے ہیں ایدہ کے بازو</p>	<p>۵۲۵</p> <p>سچ شہد الامین گرفتار تھیں زینب کھڑا ہو کر اس عہد میں بیا تھیں زینب</p>	<p>۵۲۶</p> <p>آج اوگی فردوس میں غم سے چھوڑ گئی ہم سے جدا ہو گئے ہم سے چھوڑ گئی</p>

نہ سے کہ سالانہ وقت کا ہوا ہوں

<p>۵۲۱ تو توفیق ملاقات شہید صاحبہ شاہ اس مجلس ایجاب دین بہن آنحضرت از قوی دیوار حافظ و نامہ نفسہ کے کما سیری اور قدرت مٹاؤ</p>	<p>۵۲۰ ظاہر عجب ہے شہر و نشان بہن کا پیش تھا نعل نعل بان خا بہن زینبؓ کی کب لایان کتنے بہن ہی فقہین آ کر لکھتے تان</p>	<p>۵۱۹ مجاہد کا قتل غم و داغ سے تفریق خاص صاحبہ مجاہدہ صاحبہ تفریق گردن سے دواہن جلا بواہن سے تفریق کس صورت و فن کفن غار پر تفریق</p>
<p>۵۱۸ اس شہد میں اہل ہر محلے ایک شجر سے خوشبو میں زیادہ چودہ مشک گل تر سے</p>	<p>۵۱۷ یہ دعوت میں غلش میں دہ سوا خا سے نکلا روئے کی صدا سنتے ہی گلزار سے نکلا</p>	<p>۵۱۶ اقت سے چھپیں زینت تربت ہوئے زینت بھائی ملکین داخل جنت ہو بہن زینت</p>
<p>۵۱۵ ابن شہد میں جب لے لے لے لے لے لے لے نہیں لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے کہ بھی سنان نہ لے لے لے لے لے لے لے نہیں لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۵۱۴ رست ہم مجاہدین آہی اودار آگاہ جانبت علی سے ہے حکما وہ فلک لے لے لے لے لے لے لے لے وہ فلک لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۵۱۳ نہیں لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے عالمیت کی کی کی کی کی کی کی کی کی جسوت لے لے لے لے لے لے لے لے لے نفسہ کو تھوڑا شوش بھی شدت توت</p>
<p>۵۱۲ مجاہد کو اس شہد میں دہ نکل کدہ ہو اہل سے بھی مل لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۵۱۱ تھلے فلک میں جو تورا کے زمین پر غل تھا کہ گرین فاطمہ شہد کھاکے زمین پر</p>	<p>۵۱۰ ہر چند بھی کہتے رہ مت و کہ سے نفسہ نہ رہی حضرت زینب کی حد سے</p>
<p>۵۱۰ نفسہ کی غصہ کیا پرست کھلی غصہ میں توجاری کچھ پرست دیکھا جو زینبؓ سے توجاری کچھ پرست زینبؓ کو دیکھا توجاری کچھ پرست</p>	<p>۵۰۹ بہن ملاقات برادر زینبؓ زینبؓ کو فضا کر زینبؓ زینبؓ روئے رہے عجب کچھ کچھ کچھ کچھ چکل میں زینبؓ کی طرح کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۵۰۸ وہ دہ جو دہن بہن سنا دہن سنا ہر شہد کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ طاعت کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۵۰۷ جی یاد شاہ میں کھوئی رہیں زینبؓ اس نعل سے پیشی ہوئی رونق رہیں زینبؓ</p>	<p>۵۰۶ نفسہ نے کہا پرست کفر یا د خدا کی واحد مسل کی نوا سی نے قضا کی</p>	<p>۵۰۵ کہتے ہیں سے عشق ہیں گدہ ہیں ہو نفسہ کی کھد مرقد زینبؓ کے فرین ہو</p>

۵۲۴ بہر عشق کہ اب ضبط فغان ہو نہیں سکتا	زینب کی شہادت کا بیان ہو نہیں سکتا	غیر غم اندوز و غمیان ہو نہیں سکتا	اندوہ سے خاموشی و دان ہو نہیں سکتا
	شہید سے کہ شیفہ رب کا تصدیق نائبہ کو حضرت زینب کا تصدیق		
۵۲۵ خالق سے دعا کہ گیت عشق گلوں اگر کار	نائبہ سلامت الدین ابی بکر غرض سے	صاحب محبت جس کو زینب کی عزت دار	غم و اندوہ نہیں بر غم سلطان فاش اظہار
	عباس کا سایہ رہے شہید کا سایہ زہرا کی امان زینب و لکیر کا سایہ		





<p>۴۱ اک شاہ خراسان شیخی کے تصدیق ای نور مری صلیت کے تصدیق اطاعت کے قربان غائب کے تصدیق آقا تری تنہائی و غریب کے تصدیق</p>	<p>۴۲ کیا مریہ بادشہ طوس عیان ہو کیا وصف ہو اسکا جو کوہ کجکان ہو چاہیں بیابان شریف باغ جنان ہو زہر صلیت مرگت نشان ہو</p>	<p>۴۳ دو صفت ششم زیدہ دل کبیر راہو ہر تر تہہ شوقی زیارت کی صلابو وہ صحن قدس ہو وہ ایوان طلاہو وہ جمع ہونے زار وہ کس جلوہ ناہو</p>
<p>۴۴ ہوئے مضرب الحال کہ ہوتا ہوں خلق میں مذبح دعا چاہیے مداح کے حق میں</p>	<p>۴۵ یہ ہادی ہستم بین غریب لغز ہا ہین اس گہو رضا نام کہ راہنی ہر رضا ہین</p>	<p>۴۶ سامان فرار شہ دین دیکھ رہے ہین لو فرش سے ہم عرش ہین کھیلے ہین</p>
<p>۴۷ دراخت و دل شوق ہو طافیں خبر ہے یہ کار شعلہ ہو یا کس خبر ہے کوئی نہیں ہر مست و افسوس خبر ہے ہو وقت درد بادشہ طوس خبر ہے</p>	<p>۴۸ کوئین شایا کیجے کہ شاہ ایکٹ چین گلزار میں گل گل لایا نہیں چین گلزار کی شربت کی تکی سے بے دن خدا کیجے کہ شربت میں نام کیجے چین</p>	<p>۴۹ ار شوق شام نظر آتی ہیں شمعین جلوہ شوق کباب کا کھلائی ہیں شمعین تارون کی جاکت کچھ جلی ہیں شمعین حقیقت ہے جو خورشید وہ منور پائی ہیں شمعین</p>
<p>۵۰ دنیا میں بھی عقلی میں بھی سال ہوں دکا مشہور ہوں شان میں شان خوان ترے جد کا</p>	<p>۵۱ سلطان عرب و رعم راہ منساہین زوار کے حامی ہین معین الضعفاہین</p>	<p>۵۲ ترجم ادب میں ہو انھیں خوش سیرن ہو شعلہ نہیں نور عامے ہین سردن ہو</p>
<p>۵۳ دل شوق آئینہ طافیں ارم ہو دراغ جگر ہو گلزار چشم ہو کافہ کی شکن صاف ہے اکبرم ہو خواب کی روانی تم آہوسم ہو</p>	<p>۵۴ انکا ہو مقولہ شجاعت میں زباہ حال انکا ہو مظلومی غریب میں زباہ ہست میں پیدا در سخاوت میں زباہ انادار ہو کل ہو وہ حضرت میں زباہ</p>	<p>۵۵ ہمسکونی سلطان اسان کا تنہا ہو جمع ہے جی نوزون طوفان زار میں ہو زور میں مکان ملکیت دوس میں ہو کی نصیر کی نہ ہو کی خوب میں ہو</p>
<p>۵۶ دل کو صفت و صفہ اقدس ہین جو کہ ہو عشق یہاں ہاتھ میں جنت کی ہو</p>	<p>۵۷ زوار کو تکلیف ہو کیا آب و غذا کی ہو جنت میں بھی کچھ نہیں نعمات خدا کی ہو</p>	<p>۵۸ دنیا میں وہاں کا چشم و جاہ و کلام وہ نہر وہ روئے زمین اٹھ کر دکھائے</p>

<p>۱۰۰</p> <p>ایں منہ کی آنکھیں طلب کیے کیا ہو شاہین کی دم کا خیمہ اس سے کیا ہو اس کا فطر و گہر میں مبادی شدائے فرشتوں سے ترس کر گھبراو</p>	<p>۱۰۱</p> <p>پایوں کی چھب پائی میں شمس کا نظار منہ و مہونہ اور خال سے کج کا نارا پوچھن پر غم کو کس سے کتنا کرتا کا اچے نہیں انداز تو سارا</p>	<p>۱۰۲</p> <p>ہو دھوم سببان حق آگاہ میں اسکی یوسف کا بھی دل ڈوب گیا چاہوں کی</p>
<p>۱۰۳</p> <p>مالک ہے زہر ادا پیدا شد بچا نا تہا کو میان سفر اندر بچا نا</p>	<p>۱۰۴</p> <p>ہو فرق اسل تباہ عیان ہو وہ نہان ہو و چشمہ نور پاک یہاں ایک بان ہو</p>	<p>۱۰۵</p> <p>گلستے جبین جاپوت کستے میں نزار چو چو جان بستی تھی این نوردار مخاک جانانے میں بانی کے گلزار فوارے میں آستین کی پوچھ پوچھا</p>
<p>۱۰۶</p> <p>از ماب کی طرح غم کی چھری آہ جلی تھی گو یا وہ شب قتل حسین ابن علی تھی</p>	<p>۱۰۷</p> <p>اگس میں سخن یغما ہی درویش عینی کا دیران ہوا چاہتا ہو شہر نی کا</p>	<p>۱۰۸</p> <p>دعائے عروج است کہ جاپون سے کیا ہو چشمہ نور شہید بھی خشک ہوا ہو</p>
<p>۱۰۹</p> <p>حضررت کو پوچھو شوق کہ گویا نہیں ملے ہو لوگ جفا ہوتے ہیں پھر کیا نہیں ملے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>شام اجل اس رات کی ایک بیک گھڑی تھی اکی نہا عین ندیکہ کشویش بڑی تھی</p>	<p>۱۱۱</p> <p>وہ چھیلیاں ہرگز نہیں عالم میں صفک سب ختم نظر آتے ہیں جسم شہدا کے</p>

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳



<p>۵۱۹ بہشتی کی طرح جانے میں غضب ہو یوں پوچھنا نظر نہیں بخیر غضب اگر کسی کی طرح لگائے میں غضب کتنے میں جہل جہل ہے میں غضب</p>	<p>۵۲۰ یاد دہانی جو جس نصیب میں ہے کتنے میں جہل جہل ہے میں غضب جو میں میں جہل جہل ہے میں غضب جو میں میں جہل جہل ہے میں غضب</p>	<p>۵۲۱ اوجھا ہوا جس وقت نشان نہیں ہوا فلان و وظیفہ کے جو عاشق داد حضرت کی بن جو آزار میں ہے یوں کہ غم و غم سے عداوت کے بار</p>
<p>۵۲۲ بیدل کو یقین ہو کہ تداپ آئی ہے بھائی افسوس ہو اس شہر سے کل جائیے بھائی</p>	<p>۵۲۳ کل دتر جو فرشتہ بیدار کے سفر کا دو شہر کا ہو مجھے نالہ مرغان شہر کا</p>	<p>۵۲۴ جانے بھائی اب کوئی جزا میں نہیں ہو پھر تے بیٹے بہ بہن اس نہیں ہو</p>
<p>۵۲۵ میں کی جب شکل نظر آتی ہو تو فصل قیام و دوری کی آتی ہو تو رہنے کی صلاح پر آتی ہو تو بھائی سے جلدی کی آتی ہو تو</p>	<p>۵۲۶ ماتر سے بی بی پند میں کی آتی ہو تو فلان سے تر شاہیوں کو بے رہا ہو بھائی میں کی کوئی نہ ہر سان پر غلام کیا ہوں نا کو دم اوچھا ہو بے رہا ہو</p>	<p>۵۲۷ اس سے جا کر میں کی آتی ہو تو نکو و زبانی تو جاؤ گی بھائی کیا دل مانا کو بھائی بھائی موت آتی تو کس نہ ہوں بھائی</p>
<p>۵۲۸ ہونگے نہ بہان بیکس مغموم براور چھٹ جائیے ہمیشہ سے مظاہم براور</p>	<p>۵۲۹ اڑن یاس کے آثار عیان ارض سے مگر ہے جاتے ہیں کیلچے کے ہوا سے</p>	<p>۵۳۰ آماہ میں گراں سہم بے ادبی پر تم بیٹھو ہر قبر رسول عسری پر</p>
<p>۵۳۱ چھوڑا کا طبع خود غائب ہوگا کل کو اس طرح میں ہوتا ہے گا رہتے ہیں کوئی صین کا سبب ہوگا میں اس غم سے بے تاب ہوگا</p>	<p>۵۳۲ بہشتی کی طرح جانے میں غضب ہو یوں پوچھنا نظر نہیں بخیر غضب اگر کسی کی طرح لگائے میں غضب کتنے میں جہل جہل ہے میں غضب</p>	<p>۵۳۳ بہشتی کی طرح جانے میں غضب ہو یوں پوچھنا نظر نہیں بخیر غضب اگر کسی کی طرح لگائے میں غضب کتنے میں جہل جہل ہے میں غضب</p>
<p>۵۳۴ ہو گا نہ کوئی یاس جہاں سوئیے بھائی کیا جانے کل شب کو کہاں سوئیے بھائی</p>	<p>۵۳۵ کم موت سے ہرگز نہ براور کا الم ہے کا فورہ سحر دیدہ ہمیشہ میں ہم ہے</p>	<p>۵۳۶ کہنا کہ مجاوریوں جو ہوا کے دشمن پھر تو نہ سنانے کے لیے آئیے دشمن</p>

۵۱۷  
 صخر گمان کیا کون بار ازین خج  
 بین جادان شیب گوار ازین خج  
 کفزار مجھے جو کھار ازین خج  
 زباز ازین خج بر سے بار ازین خج

۵۱۸  
 بلبل چن سکے وہ کوئین کا خدم  
 سبیل حسین علی بن علی  
 ناموس کے نہ سے کسی ماضی ختم  
 کیا جیسے چہ کر کو پیش چہ

۵۱۹  
 تجاڑی نو بوبات کر نہ سب اندھو بابا  
 معلوم کئے کیا ہو دربان کیا نہ ہو بابا  
 رستے میں کوئی آگیا بایا نہ ہو بابا  
 کیا ہو حسین پانی ہو دینا نہ ہو بابا

۵۲۰  
 جانے میں کردن خدو حق سے ندر لگا  
 ظالم اسی جیل سے مجھے نسل کر لگا

۵۲۱  
 آرام کا میرے کوئی طالب نہیں خواہر  
 لیجاؤں تمھیں ساتھ مناسب نہیں ہر

۵۲۲  
 تقصیر کرینگے نہ عدد دل شکنی میں  
 خادم کوئی ہمراہ رہے بیو طنی میں

۵۲۳  
 کوئی چن چا رہا نہ ہوتے تو نہ جانے  
 گر جویت غفار نہ ہوتے تو نہ جانے  
 آفت میں گرفتار نہ ہوتے تو نہ جانے  
 مجبور میں ناجائز نہ ہوتے تو نہ جانے

۵۲۴  
 کیا ہو میں جسم نیا در کی تقر  
 کیا اب چلی سی طور سے پائی کیسے بچہ  
 دھیلان آگیا ہو کہ ہو بچہ بدہ بدہ  
 نہ مست میں بری ہو تو ہو فو آتش تقر

۵۲۵  
 چوچم خطا توں جان کیب جان ہو  
 جنگل میں بلبل اس کا سامان ہو  
 لٹکتے کا درگاہ بیان کلاہ دیان ہو  
 ہر وقت تو دام اجل اجل جان ہو

۵۲۶  
 دیکھتے تھیں غمچہ اسید کھینکے  
 زندہ ہیں تو پھر کسے بہن آکے پلینکے

۵۲۷  
 ہو فکر کہ مجھ میں ناز و حزمین ہوں  
 کچھ حضرت زینب سے زیادہ تو نہیں ہوں

۵۲۸  
 ہو چین کی صورت نہ مکان میں ہو آئین  
 ہوتا ہو بڑا خوف مسافر کو سر امین

۵۲۹  
 ہنسنے کی گمان ہے متصل آنسو  
 دل پر نہ کہ گشت زندہ سے قاید  
 رہا گشت خارا کہ کسے گشت شہ گور  
 کس گشت چلائی وہ مصدقہ تو بخور

۵۳۰  
 گاہ کہ قحطی خوش سیر کے  
 رہنے کوئے جنت قریب پلکے  
 ارشاد کیا آپ کیون تو مگر کے  
 کس عرصے میں جو جہنم میں لاکے

۵۳۱  
 جہنم مقام تپ شہ نام کہ گچے  
 جہنم شہ او شاخوش انجام کہ گچے  
 دیکھتے گسکتے تو سب کام کہ گچے  
 جہنم شہ پارت لخت دارم کہ گچے

۵۳۲  
 جانی کا ہو قصہ زحیم ہرادر  
 اچھا نہیں لیتے چلو ہر ہرادر

۵۳۳  
 بعد آپ کے ہر دم کف افسوس ملون گا  
 کوئی نہیں ہمراہ تو میں ساتھ چلون گا

۵۳۴  
 آنکا نہ کوئی شہ صفر کے ہرادر  
 بیٹھے رہینگے رات کو بستر کے ہرادر

بین اور

<p>۵۱۷          بنی نذر دین بدار کے سوا ہم          کو نہیں دیکھیں کسی حضرت جبار ہم          نہ کہیں کسی روز بدلا ہم          نہ کہیں کسی زیارت کیلئے حج و عمرہ</p>	<p>۵۱۸          اور ستون غم گند جا بگنڈے پات          خست کی حالت ہم جا بگنڈے پات          آئینے بین اور کدھر جا بگنڈے پات          خودی کی خبر جو جا بگنڈے پات</p>	<p>۵۱۹          گویا ہوسے بھر کے ہیں شہ صاحب          بوجہ تینے جا بگنڈے پات          ایک ملائین وہ بھی گریہ ساز          ایک ملائین وہ بھی گریہ ساز</p>
<p>جب وہ سو آپ کو کوئی نہ دے گا          ہم کس سے کہیں جو کوئی ظلم کرے گا</p>	<p>آئے میں نہ پھر ویرا کہ جو بیٹا          تم کے مہین غسل و کفن و جو بیٹا</p>	<p>حضرت جو چلے تو انہیں فی القور ش آیا          افسوس صد افسوس کہا اور غش آیا</p>
<p>۵۲۰          حضرت کے صاحب کیا چاہیے بیٹا          پھر ان کے خدایں وہ جا چاہیے بیٹا          ہر حال میں یہ ہم دغا چاہیے بیٹا          میں نہ بظہر نہ ہو جا چاہیے بیٹا</p>	<p>۵۲۱          ظم کر کے زنگین ہیں شے منازل          کہتے تھے تین مخفی زبان قاتل          تم بعد پانچ نام اور کمال          کی عرض انوکھی کہ تیرا ہو بہت دل</p>	<p>۵۲۲          عاشق کو جو چاہیے شے رخصت نہ نکلم          غش آئے تھے زینت کھنڈہ ہم کو نکلم          خاک کے گل میں ہی شیون نہی ہم          یہی تھیں نہیں نہ ہم یک صحابہ</p>
<p>بیٹا وہ اندھیرا کہ آجالا نہ دور و تم          حافظ ہو وہی پالنے والا نہ دور و تم</p>	<p>ہر بات میں دل پاس سے بھرتے ہو بابا          کیا بگڑی کی خبر دیتے ہو بابا</p>	<p>لہتی تھیں کہ آقا تھیں اللہ کو سوچا          ای میکس و تھا تھیں اللہ کو سوچا</p>
<p>۵۲۳          کہیں تھیں جا بگنڈے کہیں تھیں جا بگنڈے          کہیں تھیں جا بگنڈے کہیں تھیں جا بگنڈے          کہیں تھیں جا بگنڈے کہیں تھیں جا بگنڈے</p>	<p>۵۲۴          فرزند کی بات بندھا آواز نہ نکلا          خوش میں کیا تھیں نا دیکھ کیا پار          رستہ ہوتے تھے صفت حیدر ار          دل بند سے بھلے کہ بہت روز دلا</p>	<p>۵۲۵          عافانہ مولائین سے سامان کیا ہم          غم میں آدھو شائق سلطان کیا ہم          اسباب شوق کے رہے جو تھے سے جو خدام          بوجہ کامیوید رہیں کہ نہ ہیں آرام</p>
<p>ہم جا میں سے طوس کہ تدبیر ہی ہو          تم طہرین رہو خواہش تقدیر ہی ہو</p>	<p>کعبہ ایک گادل نہ تم میر سے چل ہم          اب وادی غریت ہو مکان آخر سے چل ہم</p>	<p>ہوئے کہ ہوا چاہتے ہیں جلوہ گرفت          اٹھے ہیں ابھی پر صدمے کے ناز گرفت</p>



<p>۱۵۴          چوگون کی ملک کی فتنے آج          اندر جس حسین ابن علی جاہ          عباسیہ چاہوئے خلیج برب          خانہ آفتابین نہ نہایتی ہلاکت</p>	<p>۱۵۵          سر کدھ کے قلم پر جو کدھ ہے ہزار          میراد و مالک کسم جی آتسو ہو سجا          کل کسم ہے شریفانہ عاشق بادی          ارست ہوا شو کہ بان لادو ساری</p>	<p>۱۵۶          آئسے کی امید اب نہیں باہوس چلا ہوں          یہ جھٹ اکثر ہو سوسے طوس چلا ہوں</p>
<p>۱۵۷          ہاتھوں پر آکھوں گلے گلے کھلب          زبا و جب بایں ہم کھینچیں پرک          ہو جائی کہ بوط لانات کن خاب          غریب بن نہ بان میں شہر ناب</p>	<p>۱۵۸          جب کب نہیں کسم کسم سید غریب          بین کسم کے علاوہ کیا کدھ          غریب چچ میں کسم کے پیرا کسم کیو          گوید کہ کسم کدھ کسم کسم کسم</p>	<p>۱۵۹          کھڑے یہ جاتی ہو اہل محکو یقین ہو          کیا عالم غربت ہو کوئی ساتھ نہیں ہو</p>
<p>۱۶۰          ایک سے ارشاد کیا جسے تائب          برکت خلاف نہ جان فل کے طالب          ہو مری جی غم نہ گرفت ارضاب          چھوئے نہ وطن در و در و راج سے تائب</p>	<p>۱۶۱          بار و خدا حمد گئے اس شانے حضرت          مولائے پیغمبر من مقدس من باریات          نوحی اور سلسلے کسم کسم کسم کسم          نزدیک کسم کسم کسم کسم کسم کسم</p>	<p>۱۶۲          دیندار و زمین ہفتا شور فغان شکستے تھے          ہاتھوں میں علمے یہ سر پٹ ہے تھے</p>

<p>۵۵۵ اولیٰ علی الدین پاشا کاسفرو چو شہر پاشا خراسان کاسفرو ایمانیو مالک بیان کاسفرو دوران جو رہی نہ دین پاشا کاسفرو</p>	<p>۵۵۶ اب کبھی تیری اینی فوجی فوجی درین نہی نہ صفت مر حلی پاشا عادل درد الیٰ پاشا دالم طے پاشا وہ جانہ پاشا خانہ دامن پاشا</p>	<p>۵۵۷ ہنگام طبع نمدین کا حجب آبا بہن عجب بکریا الیٰ الیٰ حجابا بیباختہ پاشا پاشا پاشا علیٰ حجابا پاشا پاشا پاشا</p>
<p>ابو کو کج گرفتار ہوا ہے بین آفت اب جگر مجھ سے جدا ہوتے ہیں آفت</p>	<p>نصرت ہم ایجاد میں تصویر علی تھے بتخانہ میں فوج حرم میں بی تھے</p>	<p>معلوم ہوا خوش دایر جوان کو ہاتھ لکھ گئے تسلیم نام دو جوان کو</p>
<p>۵۵۸ ایک جگر حجابا حجابا حجابا سر پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا</p>	<p>۵۵۹ خانی سے عیان دیدہ حجابا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا</p>	<p>۵۶۰ حالت ہوئی تغیر حجابا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا</p>
<p>ہر صاحب دین حاکم ڈاتا ہو جانین عاشق کا عالم نظر آتا ہو جب انین</p>	<p>جب کہتے تھے فوجت و اجمال محمد کہتے تھے ہم صل علی آل محمد</p>	<p>ابو جو ہوا خیر ہوا اب نہ کرینگے تغیر شدہ ہوا دوسرا اب نہ کرینگے</p>
<p>۵۶۱ ایمان بر امام در جان حاکم آواز کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ شیخو پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا</p>	<p>۵۶۲ سر داران آپس میں کیا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا</p>	<p>۵۶۳ خانیسارن جمع تھے مومن کا انصاف پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا پاشا</p>
<p>فریاد جگر دہر سے چھائی گئے رضا کا ماتم میں ہو غل ہا سے غریب الغریبا کا</p>	<p>پیشہ کو نہ جائینگے نہ تنظیم کرینگے پردے کو اٹھائی گئے نہ تسلیم کرینگے</p>	<p>سر داروں کو بھی غلامیان بے ادبی کی آہ ہوئی فرزند رسول عسب کی</p>





<p>۴۷۷          بامون جو تھا اظہر من الشمس          تھا اس کے غلاموں میں بلال بن رباح          بچا کے لگے اس سے خلیفہ کا اقرار          دئی ہر حال میں بچھائی اسی کو</p>	<p>۴۷۸          سامان کے لئے گئے جو کئی اور جہاز          گویا شے بچی کہ نہیں فریاد          اور موبین و دب گئے خون میں گداز          پتہ نہیں ہو کر موبین سادہ باز</p>	<p>۴۷۹          کی ایک نظر سنا نظر نہیں تھا          جو بچ من سید جو در زمین تھا          دھبہ کجی کہیں خون کا جزو نہیں تھا          منہ سے کجی فاق کہ چہ در زمین تھا</p>
<p>۴۸۰          ہمراہ کیا اور کئی اہل جفا کو          تاج و تہ چلا قتل غریب الغریا کو</p>	<p>۴۸۱          اس شہر میں کوئی نہیں آوارہ وطن کا          سامان کیا چاہیہ آب غسل و کفن کا</p>	<p>۴۸۲          کرتے تھے دعا آنسو دلی نہر ہی تھی          خم تھے دروہ پار زمین کا نہ ہی تھی</p>
<p>۴۸۳          بامون کے بچے بن ستر لاکھ برابر          لپیٹے تھے تھوڑے اور دھڑلے پیر          بامون کے دل سے نہ ہوا فون پریم          ظالم نے کیا تیغ سے کھڑے تنہا</p>	<p>۴۸۴          اپنے جہاد کا حکم بنا دی نے غدا کی          حاکم کے لیے جو دے پادی نے فضا کی          سب جہاد میں بیٹھے پنے پنے کی          کثرت ہوئی حاکم کے کافین و کسائی</p>	<p>۴۸۵          باغیوں کی ٹھکانے کا عابین وہی انداز          آواز یا انداز سے مٹی ہوئی آواز          جگہ ہو مگر آواز نہ اسے ہو نہ ساز          آواز نہ اسے جان میں کہتا ہو جہاز</p>
<p>۴۸۶          اکو دو خون غصہ جو سارے نظر آئے          جس میں شوق صبح کے تارے نظر آئے</p>	<p>۴۸۷          بیس سید پوش جو ہر پر و جان تھا          سب اہل جہاد میں یہ کپڑوں سے بیان تھا</p>	<p>۴۸۸          ہو گیا نہ ضرر گرا نہیں تلوار کے پھیل سے          کھانے پینے تھے زہر شہادت پہاڑ سے</p>
<p>۴۸۹          کھانے بھانے کا جہاد کے پھر آیا          صد جاک نہن ایک ضار کے پھر آیا          قرآن کے آواز کو جہاد کے پھر آیا          جہاد کے جہاد کے جہاد کے پھر آیا</p>	<p>۴۹۰          بامون نے اپنے غصہ صوت نام          خدا کی طرف سے گویا ظالم ظالم          جس سے سنا سنا کی صدا لگتی تھی          فہم کے قدم گردن کے سارے تھی</p>	<p>۴۹۱          بامون بھلا شمع گردن کو چھو گیا          بولا یہ کو جان میں ایک کب سے جانے          اچھے ہیں اچھے ہیں کوئی شمع چھو گیا          اچھے ہیں اچھے ہیں کوئی شمع چھو گیا</p>
<p>۴۹۲          حاکم سے کہنا ظالم و ستم کرنے والے          آیا ہوں تیرے حکم سے کہیو گرا کے</p>	<p>۴۹۳          حضرت سے کٹا دین طبیعت جو بری تھی          انکیر کے نعرے کی صدا تھی کہ چھری تھی</p>	<p>۴۹۴          بگڑی ہوئی تھی شکل بہت رشک قرکی          منظور ہوا سرور و فن ابھی گھر کی</p>

<p>۵۳۳</p> <p>کے ہونے کے لئے وہ کمال کھڑا کر دیا کے لئے ہونے کے لئے وہ کمال کھڑا کر دیا حضرت نے پہلی نہ کسی بات کا اندھا کیوں نہ تھے کیونکہ پھر کے کچھ بھی جانا</p>	<p>۵۳۲</p> <p>معبود سفر میں تھے دریں سفر ہر ایک طرح حسرت و حرمان کی نظرو جس سے صفت سب پر جو جگہ جس بات چاہاں جو رہیں جو نہ رہیں</p>	<p>۵۳۱</p> <p>وہ کہہ دیا کہ افسوس صد افسوس افسوس افسوس افسوس صد افسوس نہ نہ ہو اور کہے افسوس صد افسوس کیا یہ خاموشی افسوس صد افسوس</p>
<p>۵۳۴</p> <p>کیا وہ گداز خسرو و انجمن از غنا تھا اتنا بھی کبھی اس سے نہ پوچھا کہ یہ کیا تھا</p>	<p>۵۳۳</p> <p>آسان ہو شکل یہ وہاں کون کرے گا الہا و بیان میرے سوا کون کرے گا</p>	<p>۵۳۲</p> <p>مجرے میں جو ہریت کو میت کی ضیائی حسرت سے کہتے ہیں جس سر کی حد تھا</p>
<p>۵۳۵</p> <p>عقلا و لبت کی بھی فقر کے شہان افسوس سے تارک و دلی سے رفا کی مات و نہیں ہی نام جو تو غبار کی نہیں کو جس کی فدا لبت کی وفا کی</p>	<p>۵۳۴</p> <p>بہتر و بہتر حال دریا چھوٹی نہیں جو جان کو دیا نہ جو کچھ چھوٹی نہیں جو مالک سے نہیں کی خطا چھوٹی نہیں جو مالک سے نہیں کی خطا چھوٹی نہیں جو</p>	<p>۵۳۳</p> <p>لاش ہی مسافر کی تھی جو شہن دل سے کسی نے بھی کیا با تم و شہن جس لئے مسافر کا جنازہ مسافر نیا رہی تو کراہدین پوین دون</p>
<p>۵۳۶</p> <p>مخزون ہے مغموم ہے غم سے بھولے کیا ہے جو مغموم ہے غم سے بھولے</p>	<p>۵۳۵</p> <p>گویند بیان لوگ نہ زہار کرے سنگ ماتم ترے مظلوم کے زہار کرے سنگ</p>	<p>۵۳۴</p> <p>حیرت ہوئی وہ قدرت باری نظرائی خود نہر جہان قبر میں جاری نظرائی</p>
<p>۵۳۷</p> <p>لوگوں نے جب دیا زہار کیا آغاز ہو کر سب شرافت کا جو زہار نہ وصل کے بھی شہر و مفا انہی چھپے گردن کی طرقت ہوا دعا</p>	<p>۵۳۶</p> <p>وہ کہتے ہوئے ہوئے زہار کیا تو نے بھی نہ زہار کیا وہ وقت سب سے سب کیا کیا ہو تو خیر کی جا صاحب عجا کیا</p>	<p>۵۳۵</p> <p>لگا ہوا نہ خاص کوئی خاص نزلے عطار فدا سے کی ہو صلیت نیا نہ کیا گیا کی بھی ہے بیت نیا نہ کیا گیا کی بھی ہے بیت</p>
<p>۵۳۸</p> <p>کی عرض تجب عالم غربت ہو مدد کر تو بوس تنہائی و وحشت ہو مدد کر</p>	<p>۵۳۷</p> <p>سہرہ بزدل زہر سے آوارہ وطن کا پہلو میں صنوبر جو شہادت کے چین کا</p>	<p>۵۳۶</p> <p>یہ رقم وہاں پھینکیو تاخیر نہ کرنا تو غسل و کفن کی کوئی تدبیر نہ کرنا</p>

محم

<p>۵۹۱ معلوم ہو تو فرزند حسن و زین اب و جلیلانی پانی بن نظر اگر کین ناپ دوازده غلام شہر ذوق و زوئل نقاب دل کو صفت ایلیک بنی نقاب</p>	<p>۵۹۲ جسبے بے غسل و غلظت و کین کو در دین لیا تھا رضا کا ن فتن مینا کا فتنے بہت کچھ بوجھیں کے کچھ نہ ہو حد سے بہن کو بوجھیں</p>	<p>۵۹۳ کو دین کا کھنکھ و دین آلیک جاننا و دین کے کتب سے میر جانت کھنکھ کے کتب سے میر جانت کچھ نہ ہو حد سے بہن کو بوجھیں</p>
<p>۵۹۲ اے کو وہاں والد بال سے سمیل کے دروازہ کیا مقبرہ کا بہن رنکل کے</p>	<p>۵۹۳ فرصت ہوئی غسل و کفن جہم بدر سے غائب ہے وہ حامل اسرار نظر سے</p>	<p>۵۹۴ دل میں صفت کرب پر سوت نکاح خاموش تھے کرتے کار گریاں بھٹا تھا</p>
<p>۵۹۴ کیا کہتا ہو دین سے دفعہ خوشی لے لیں جگہ کی گنج و زینان لکھتے تھے بیٹے بن اور شاہ خراسان میں سے ملنے تھے بن وہ تباہ</p>	<p>۵۹۵ مجاہد دین نام سے نکاح کا کچھ لکھتے تھے بیٹے بن و زینان کچھ نفیس و زینان سے نکاح بوجھیا بیٹے بن و زینان</p>	<p>۵۹۶ یہ لکھتے تھے بیٹے بن و زینان تشریف اچھا لکھتے تھے آپ بیکان آؤ گے روئے بن اس وقت کہاں ہو جو سرور کو نکاح سے نکاح</p>
<p>۵۹۵ اے کو پسر و والد افسردہ ملے تھے گواکہ گل تارہ و پڑ مردہ ملے تھے</p>	<p>۵۹۶ اے چہرہ انور سے عیان شکل عزا کی ارشاد کیا والد ماجد نے قضا کی</p>	<p>۵۹۷ یہ لکھتے تھے بیٹے بن و زینان بابا کو بھی غسل و کفن سے کچھ بہن</p>
<p>۵۹۶ بے کس و خشنودہ و تابان نور نکاح دین فدا میں نام سے جواہر درابیان دین نام سے جواہر سوج سے گیا جہم و جواہر</p>	<p>۵۹۷ بوجھیا کو آپ کو معلوم کیا کہ میں آپ سے بیٹے بن و زینان کا کچھ نیا لکھتے تھے بیٹے بن و زینان اس وقت سبب امر و عیان لکھتے تھے</p>	<p>۵۹۸ اس کا وقت سے بہت غم و حال میں آپ کو کتب سے کھنکھ کو لکھتے تھے بھلی بھلی و کتب سلطان میں قابل نہ لکھتے تھے بیٹے بن و زینان</p>
<p>۵۹۷ دینا کو کفن میں کا دلی بن کے دلی کو یوں آکے غسل محمد نے علی کو</p>	<p>۵۹۸ لیا و چھتے بن اب کہ امروہ دلی ہو بھگت و خبرانی بیٹی سے ملی ہو</p>	<p>۵۹۹ جب جس کی جانب سے ہوا کی اوہ کو روئے ہے سبب نام کے ہاتھوں سے جواہر</p>



<p>تلاش مخلوق عالم بظلم و جور با کبریا مظلوم و ستم و کین کی سب کفر و دیار نظر سے جھپکا جائے نہ صبر اور توبہ جلابی ہو زبان برائے جن دم</p>	<p>تلاش طوفان میں مٹا دے غم و غل کا سفید سبیل وطن کی جیتے غم سے سرکار پیر کے لیے جیتے غم سے سرکار نہاں میں وہ دولت تابوت کی کینہ</p>	<p>تلاش کھین گئے ہیں نہ ستم و کین پوچھا کہ کس کی توبہ کی کیا جلابی ہو زبان برائے جن دم نہاں میں وہ دولت تابوت کی کینہ</p>
<p>شمال و گلستان، ایت ہو جنائین جز خال و خاک نہیں باغ جہانمین</p>	<p>مقابل کو پہنچی کا قلق اشک سے تھے سب امتوں سے آنسوؤں کو پوچھ رہے تھے</p>	<p>کیا جانے کیا کیا ہو سچ و محن آقا بھڑکے وطن میں نہ غریب الوطن آقا</p>

<p>تلاش خاموش ہیں اس عشق دم آہ دیکھا ہو</p>	<p>تلاش کس پائین کے عالم میں کسا ہو</p>	<p>تلاش آقا سے دعا ہے کہ ہنگام دم عسری</p>
---	---	--

البتہ غم فائدہ زمانے کے سہون میں  
حضرت نہ آہوں آپ سے تو کس سے کہو نہیں

## خاتمۃ الطبع

بعد حمد پروردگار و نخت سید ابرار و مقبوت آل اطہار کے غزاد اران جناب سید الشہداء  
وذاکریں مصائب خاص آل عبا کو تازہ حال سنایا جاتا ہے کہ جس طرح سے ذخیرہ مجموعات ہر قسم  
مرثیوں مرزا دیر مرحوم و میرانیس مغفور و میر موسیٰ مہرور کا مطبع ہذا میں چھپ کر افادہ بخش ہوئیں  
وذاکریں ہو اسی طرح سے سابق جلد اول مجموعہ مرثیوں ابلیغ البلاغ جناب حسین میرزا صاحب  
تخلص عشق کی کہ جس کا نام تاریخی گلزار غم پر خوش بیانی اور رعایت صنائع و بدائع لفظی و  
معنوی کی تازگی جو اس مجموعہ اولین میں تھی وہ بعد طبع کے ایک عالم پر آشکار ہوئی اور ہر طرف سے  
آفرین و مرجا کی صدائی اکثر اہل شوق کی خواہش ہوئی کہ اور بھی مرثیے اس سنگ کو کامل فکر کے  
چھاپے جاویں بحمد اللہ کہ تائید ایزدی سے بڑی کوشش و تلاش ابکار ان مطبع و صرف ذکر  
کے یہ جلد ثانی مجموعہ مرثیوں اسی مخمور عالی خیال کی کہ جس کا نام تاریخی برہان غم ہے  
مرتب ہوئی قدر شناس سخن ملاحظہ فرماویں گے کہ اس مجموعہ ثانی میں کیسے کیسے نور و نایاب مرثیوں کا  
ذخیرہ ہے جو حال مشرق و مسلسل جناب علی اکبر سے تاحال داخلہ اہلبیت اطہار مدینہ منورہ میں  
مفصل مرقوم ہے قطع نظر بلاغت و فصاحت لفظی و معنوی کے اس خوبی و حسن بیانی سے ہر حال  
کو لکھا ہے کہ جس کے سننے سے بے اختیار دل بھر آتا ہے چشم تر سے آنسوؤں کا دریا جاری ہو جاتا ہے  
عمل کی اس مجموعہ کی لائق دید ہر نہ شنید۔ بالفعل افضال جناب حدیث سے مجموعہ ثانی  
موصوف الذکر مقام لکھنؤ مطبع منشی نو لکھنؤ میں بار سوم حسب یہاں جناب اے بہادر  
منشی پر آگ زار میں صاحب الک مطبع باہ نو مبرہ ۱۹۱۷ء مطابق ماہ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ چھپ کر طیار ہوا





قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۰	تو ایک دلکش پرفضا بلخ نظر آئی ہے جس کے دلوں میں سرست روح کو فروخت پہنچتی ہے۔ متفرق جلدیں بھی فروخت ہوتی ہیں جلد اول گلزارِ غم - اس کتاب میں ۲۳ مرثیہ ہیں مگر ہر مرثیہ میں دو غم کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہے۔ جلد دوم ہرمانِ غم - اس میں ۲۴ - مرثیہ ہیں مگر ہر ایک لاجواب قابلِ انتخاب ہے۔ تحفۃ النافع - اس کتاب میں مسائل مذہبہ فقہیہ اہل تشیع کے بیان کئے گئے ہیں۔ از تصنیف علامہ ابوالقاسم جعفر ابن الحسن۔ مواظع جعفری - اسمین ہول اور فروع دین مذہب امامیہ کے نہایت آسان طریقہ سے سید غلام حیدر خان صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔ مجموعہ مرثیہ میر ضمیر - اس میں مصنف مرحوم نے ۲۴ مرثیہ اس موزن و قافیہ کے بھرے ہیں جنکو پڑھ کے جعفر پانی اور فولاد کا کلیجہ موم ہوتا ہے وہ ٹھک ذریعہ اشک ریزی حصولِ محبت کے لئے یہ جیسے مثل اور لاجو کتاب ہے مرقعِ غم - اسم با مسی کتاب ہے اسکے	۱۰	کلیات مرثیہ ۱۳۵ مرزا دبیر - مرزا دبیر مرحوم جس پایہ کے طبع و فصیح مرثیہ گوئے آج زمانہ میں نظر میں آئیں ہیں۔ بلندی مضامین و نکات خیال و بلاغت فصاحت سے قطع نظر کر کے انکے کلام کو جب دوسری حیثیت سے دیکھتے ہیں تو اسکے اندر وہ درد نظر آتا ہے جسکو کسی بیچارہ دل بھرا تا ہوا ہر شعر ایک تیر بچھا ہوتا ہے جو نشانہ بدبو بخ کر اپنے معمولہ کام کو انجام دیتا ہے۔ ہر دو جلد جلد اول - جلد دوم - کلیات مرثیہ و سلام میر یونس - مرثیہ گوئیوں میں میر یونس مرحوم کا درجہ بھی کسی سے کم نہیں۔ یہ اپنے بھائی میر انیس مرحوم کے رنگ کے ایسے دلدادہ ہیں کہ ناواقف آدمی انکے انکے کلام میں فرق نہیں کر سکتا ہی رنگ ہی رنگ ہی طرز ہی طرز ہی ساز کامل سے جلد - متفرق بھی فروخت ہوتی ہیں۔ جلد اول جلد دوم جلد سوم کلیات مرثیہ و سلام میر عشق صاحب کا حل - رزم و بزم مصائب کر بلا کے دلگذاز و دلکش بیان کو چھوڑ کر جب اس کلیات کے نادر صنائع و بدائع معنوی و لفظی کی طرف خیال کیا جاتا ہے

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	زیریں المتقین - مولفہ مولوی سید محمد تقی صاحب اس کتاب میں اور اود و طائفہ و عمل و اذکار و احکام مذہب شیعہ کا بیان ہے اور ادعیہ معتبرہ و فضائل تلاوت قرآن و احکام و فرائض و تحمیم و فضائل اذان اقامت و احکام و آداب نماز پنجگانہ و احکام سجدہ مرہون و فضائل ماہ رمضان و اشغال نور و زور و دیگر ادویہ فقہ شیعہ فضائل سورہ کلام مجید فضائل نماز جمعہ و دیگر نماز و فضائل حج وغیرہ و فضائل زیارت ائمہ معصومین و دیگر احکام و مسائل بن وغیرہ کا بیان ہے کاغذ سفید۔	۴	مصنف صفحہ پرورد و غم مصائب و الم اہل بیت رسول اور سفلی اور چٹا کاری و سنگہ لی اور تابکاری کفار تا مقبول کی اہلی تصویبین سوز و گداز کے رنگ و روغن سے و لکش طریبان کے فوٹو میں چھپائی ہیں قابل دید ہیں۔
	انارۃ البصائر و کشف السیر - کتاب عجیب تہ کی پر حسین اصول میں مذہب شیعہ کا بیان نہایت تفصیل تو ضیح سے برائے و براہین بزیان اردو عام فہم تحریر کیا گیا ہے اس کے عالم المعنی فاضل اودعی جناب شفاء اللہ ذکار الملک حکیم سید فضل علی خان بہادر مدبر جنگ میں یہ کتاب چار جلد میں کامل واضح و خوشخط بہ تصحیح مصنف علامہ بھی نہایت عمدہ کتاب ہے حسب تفصیل ذیل کاغذ سفید۔	۵	بچو غم مرثیہ مرزا دلگیر - مرزا دلگیر بھی لکھنؤ کے مرثیہ گوین میں زبردست استاد تھے انکا کلام بھی بے مثل ہوتا ہے۔ قابل دید ہے تینوں جلدوں کی قیمت مختلف جہہ حسب ذیل
۱	ایضاً جلد اول	۱	ایضاً جلد اول
۲	جلد دوم	۲	جلد دوم
۳	جلد سوم	۳	جلد سوم
	نہر المصائب ہر سہ جلد کیجائی۔ یہ کتاب مصائب خاص آل عباس علیہم السلام و الشاہدین نہایت عمدہ لکھی ہے۔ مصنفہ حضرت مرزا قاسم علی صاحب - یہ پہلے بھی چھپ چکی ہے مگر بسبب کثرت خریداری نوبت طبع مکرر کی ہوئی۔ اب پھر بعد نظر ثانی مصنفہ باضافہ بعض مجاہد کے طبع ہوئی ابی مرتبہ قلم بہت واضح کر دیا گیا ہے اور تقطیع کاغذ کی بڑھادی گئی تاکہ شب کے وقت اکثر ذاکرین کو پڑھنے میں آسانی ہو کاغذ سفید۔	۴	ایضاً جلد اول
۱	جلد اول - بیان توحید میں	۱	جلد اول
۲	جلد دوم - بیان نبوت میں	۲	جلد دوم
۳	جلد سوم - بیان امامت میں	۳	جلد سوم
۴	جلد چہارم - بیان ثبوت امامت میں	۴	جلد چہارم

